تربیتِ عاشقانِ خدا

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال کراچی پاکستان

عرضِ مرتب

اطلاع حالات واتباع تجویزات راہِ سلوک میں مسترشدین و طالبین کا شیوہ رہا ہے کہ اصلاح کے باب میں یہ شیخ کا ایک اہم حق، سالکین کی اصلاح کا ذریعہ اور اولیاء امت کا طریق ہے ۔

مستند رستے وہی مانے گئے
جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

چار شرطیں لازمی ہیں استفادہ کے لیے
اطلاع و اتباع و اعتقاد و انقیاد

کسی نے محبی ومحبوبی مرشدی ومولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد اختر صاحب ادام اللہ ظلہم سے پوچھا کہ اتباع وانقیاد میں کیا فرق ہے تو حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ اتباع نام ہے ظاہر کی اطاعت وفرماں برداری کا کہ شیخ کے ہر حکم کو بجالائے، اصلاح کے باب میں اس کے ہر مشورہ کا خود کو پابند کردے اور انقیاد نام ہے باطن کی تسلیم وتفویض وتصدیق کا کہ قلباً بھی اس کی تشخیص وتجویز کا پابند رہے اور اس میں اپنی رائے کو مطلق دخل نہ دے۔

ماضی میں حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ کے منسلکین نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی اصلاح کے بارے میں جو خطوط لکھے اور حضرت والا نے ان کے جو جوابات ارقام فرمائے وہ تربیت السالک کے نام سے شائع ہو چکے ہیں جو روح کی بیماریوں کے علاج کا بے مثل ذخیرہ ہے اور جس سے آج بھی طالبینِ اصلاح منتفع ہو رہے ہیں۔

اس دَور میں مرشدی ومولائی عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان کام لیا اور حضرت والا نے

بے شمار خطوط کے جوابات ارقام فرمائے جن میں جملہ امراضِ روحانی کے علاوہ خصوصاً اس دَور کے مہلک مرض بدنظری وعشقِ مجازی کی تباہ کاریوں کے ایسے نادر اور بے مثل علاج مرقوم ہیں جن کی مثال تاریخ تصوف میں نہیں ملتی کیونکہ بدنظری وعشق مجازی کا مہلک مرض اس دَور میں جس شدت سے ظاہر ہوا ہے غالباً اتنی شدت سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ حضرت والا سے اس کے علاج کا جو کام لے رہے ہیں وہ بلا شبہ کارِ تجدید ہے جو صدی کے مجدّد سے لیا جاتا ہے کیونکہ غضِ بصر کا شعبہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا حتّٰی کہ لوگ بدنظری کو گناہ ہی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت والا دامت برکاتہم سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان کام لیا اور اس کے نقصانات اور تباہ کاریوں کو امت پر ظاہر کر دیا اس لیے اکابر علماء معترف ہیں کہ حضرت والا مجدّدِ غضِ بصر اور اس صدی کے مجدّدِ تصوف ہیں۔ یہ قول ہما شما کا نہیں بلکہ احقر نے پاکستان بنگلہ دیش جنوبی افریقہ اور برطانیہ کے بعض اکابر علما سے خود سُنا ہے کہ حضرت والا کے کارنامے بتا رہے ہیں کہ حضرت پندرھویں صدی کے مجدّد ہیں اور یہ بھی کہ عشقِ مجازی اور بدنظری کے متعلق نفس کے مکائد اور اس کے معالجات جس تفصیل سے حضرت والا نے بیان فرمائے ہیں اس تفصیل سے اکابر کی کتابوں میں بھی نہیں ملتے کیونکہ یہ اس دَور کا خاص مرض ہے جو اس قدر عموم اور شدت کے ساتھ پہلے نہ تھا۔ اور اس کی اصلاح کا عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے حضرت والا سے لیا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ یہ علماء کی تصدیق ہے۔

میں ہی اس پر مر مٹا ناصح تو کیا بے جا کِیا
میں تو دیوانہ تھا دُنیا بھر تو سودائی نہ تھی

اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایۂ عاطفت ایک سو بیس سال تک امتِ مسلمہ پر قائم رکھے اور حضرت والا کے فیوض و برکات کو قیامت تک جاری رکھے۔ آمین

مذکورہ مرض یعنی بدنظری اور عشقِ مجازی کے معالجات کے الہامی نسخے جو سالکین کو حضرت والا نے وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں جن کو اگر جمع کیا جائے تو امید ہے کہ قیامت تک امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہوں گے۔اس لیے ماہنامہ **''الابرار''** میں یہ سلسلہ امتِ مسلمہ خصوصاً سالکینِ طریق کے استفادہ کے لیے **''تربیتِ عاشقانِ خدا''** کے نام سے شروع کیا گیا جو تا حال جاری ہے۔

حضرت والا کے متعلقین سے گذارش ہے کہ جن کے پاس اس قسم کے اصلاحی خطوط ہوں تو ان کی فوٹو کاپی حضرت والا کے نام خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر۲، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲ کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔صرف حال اور جواب شائع کیا جائے گا، نام شائع نہ کیا جائے گا۔ پھر بھی اگر کوئی صاحب چاہیں تو فوٹو کاپی یا اصل سے اپنا نام محو کرکے خط ارسال فرما سکتے ہیں۔

ماہنامہ الابرار میں شائع شدہ خطوط اور ان کے جوابات کو افادۂ عام کے لیے کتابی شکل میں تربیت عاشقان خدا کے نام سے شائع کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور قیامت تک امت مسلمہ کے لیے نافع فرمائیں اور مصنف حضرت مرشدی دامت برکاتہم اور جملہ معاونین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں۔

آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ

العارض

احقر سید عشرت جمیل میر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

خادمِ خاص ومجازِ بیعت

عارف اللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نوٹ: اس کتاب میں جو ذکر و وظائف شامل ہیں وہ ہر سالک کے مزاج کے اعتبار سے مختلف ہیں۔لہٰذا ان ذکر و وظائف پر بغیر پوچھے عمل نہ کیا جائے۔

تربیتِ عاشقانِ خدا

۱ **حال:** ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں آپ کے ارشادات عالیہ اور پند ونصائح نے مجھے جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔

جواب: اپنے مربی کی بات سے اس قدر متاثر ہونا مبارک ہو کہ محبت شیخ کی نعمت عطا ہوئی اور سلوک کی فہم عطا ہوئی۔ شکر ادا کریں۔

۲ **حال:** جی چاہتا ہے کہ دل نکال کر آپ کے حضور رکھ دوں لیکن گناہ کے اظہار میں آپ کی نصیحت مانع ہے۔

جواب: اظہارِ گناہ کے بجائے تقاضائے گناہ کو اجمالاً تحریر کرنا کافی ہے کہ فلاں قسم کے گناہ کا میلان زیادہ ہوتا ہے۔

۳ **حال:** بدنگاہی کے جرمانے کی چار چار رکعت نفل ادا کرتا ہوں۔

جواب: یہی علاج مناسب ہے اور نفل کے بعد رونا یا رونے کی شکل بنانا بھی تلافی کا جز سمجھئے۔

۴ **حال:** ادائیگی جرمانہ کے نوافل کے دوران یا دُعا کرتے وقت آپ کی دُعاؤں کی برکت سے رونا آتا تھا اور دل ہلکا ہو جاتا تھا۔

جواب: ماشاءاللہ

۵ **حال:** مسجد میں جاتا ہوں تو حفاظت نظر کی غرض سے یہ دیکھنے کی بھی جرأت نہیں کرتا کہ برابر کون بیٹھا ہے۔ ڈرتا ہوں کہ برابر میں اگر دوست احباب یا جاننے والے ہوں تو وہ میرے اس عمل کو بے رخی یا کسی اور بات پر محمول نہ کرلیں۔

جواب: کچھ پرواہ نہ کریں، اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں البتہ جب نظر مل جائے تو مسکرا کر سلام اور مزاج پرسی کرلیں یعنی مزاج شریف! بھی کہہ لیں۔

۶ **حال**: حضرت والا! کرم فرمائیے۔ میرا ماضی انتہائی تاریک اور بھیانک، ڈراؤنا اور داغدار ہے۔ میں نے اپنے ہاتھوں اپنے چہرے پر کالک ملی ہے، جو آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آپ کے دست کرم ہی سے یہ کالک دُھل سکتی ہے۔ دست کرم بڑھائیے کہ میرا آپ کے سوا کوئی نہیں۔

جواب: کچھ فکر نہ کریں، حق تعالیٰ کی رحمت کا پانی سب داغ دھو دیتا ہے، اور ہر کالک چہرہ کی دُھل جاتی ہے۔ ان کے آبِ رحمت کی تاثیر کو کیا پوچھتے ہو ؎

گبر صد سالہ ہو فخرِ اولیاء جوش میں آئے جو دریا رحم کا

۷ **حال**: ایک دفعہ ایک اَمرد سے ضروری باتیں کر رہا تھا تو اس میں بھی سازشِ نفس محسوس ہوئی۔

جواب: اَمرد سے بہت زیادہ محتاط رہیں۔

۸ **حال**: اللہ کا ذکر کرتا ہوں تو اکثر بے کیفی رہتی ہے۔

جواب: ذِکر مقصود ہے، نہ کیف مقصود نہ بے کیفی۔ اس لیے کسی بے کیف کو اپنی بے کیفی پر حیف نہ ہونا چاہیے ؎

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اِک کیفِ مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اُس حال کو اکمل دیکھا ہے

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

حضرت والا کے ایک مجاز مولانا مفتی بشیر احمد صاحب ضلع قاضی آزاد کشمیر نے تحریر فرمایا

۹ **حال**: جناب والا کی ذاتِ گرامی ایک ابرِ بہار کی مانند ہے کہ جہاں جہاں قدم پڑے گوہرِ بارانِ رحمت برسا گئے، خشک کھیت ہرے بھرے ہوگئے اور لوگ نغمۂ توحید سے جھومنے لگے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ آمین آپ کے اس دورۂ کشمیر کی ماشاء اللہ بہت برکات ظاہر ہوئیں۔ کافی لوگوں نے داڑھیاں رکھ لی ہیں اور

نمازی بن گئے ہیں، عقائد درست ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عنایت کرے آمین۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کے حُسنِ ظن کے مطابق احقر کے ساتھ معاملہ فرماویں۔

اِک عبد پر گماں ہے، ہوں اہلِ کمال میں
وہ کس خیال میں ہیں میں ہوں کس خیال میں
سچّا ہی کر دکھائے خدا اُن کا حُسنِ ظن
قدرت سبھی ہے میرے شہِ ذُوالجلال میں

۱۰ **حال**: مگر اِس ناکارہ کا حال یہ ہے کہ کوئی حال نہیں۔ جناب والا کی بارش تو یکساں برس رہی ہے مگر میں اپنی نالائقی اور غفلت کی وجہ سے قدر نہ کرسکا اور تلچھٹ کی طرح پڑا رہ گیا ہوں۔

جواب: یہ تواضع مبارک ہو۔ احساسِ ندامت و تقصیر سلوک میں اُن اعمال سے افضل ہے جو سبب پندار و عجب ہوں۔

۱۱ **حال**: آج کل بچے ساتھ ہیں۔ صبح دو گھنٹے اُن کو ناظرہ قرآن مجید اور جمال القرآن اور ترجمہ قرآن پڑھانے میں لگ جاتے ہیں اور بعد میں عدالت کا وقت ہو جاتا ہے۔ اس طرح تلاوت کی تعداد کم ہوگئی ہے۔

جواب: حسبِ فرصت تلاوت کریں نیک عمل اگرچہ قلیل ہو ناغہ سے بہتر ہے۔

۱۲ **حال**: اگر اسباق کم کرتا ہوں تو تلاوت کی مقررہ مقدار پوری ہو جائے گی مگر اس صورت میں بچوں کی تعلیم کم ہوگی لہٰذا جنابِ والا سے گذارش ہے کہ کون سی صورت اختیار کی جائے۔

جواب: تعلیم اطفال اہم ہے اور یہ بھی عبادت ہے۔

۱۳ **حال**: آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں میں داخل فرمالیں۔

جواب: میرے قلب وجاں سے دُعا ہے۔حق تعالیٰ شانہ ہم کو بھی اور آپ کو بھی مع متعلقین اپنا مقبول اور محبوب اور مقبول بنالیں۔

۱۴ **حال**: ایک طالبِ اصلاح عالم صاحب نے لکھا کہ کوئی نامحرم لڑکی گاہ گاہ راستہ میں سلام کر لیتی ہے میں بھی جواب دے دیتا ہوں لیکن دل اُسکی طرف مائل ہوتا ہے۔بظاہر میں اُس سے اعراض کرتا ہوں لیکن وہ خود آگے بڑھ رہی ہے۔

جواب: کسی نامحرم لڑکی کا سلام کرنا کسی اجنبی مرد کو یا اسکے برعکس (مرد کا نامحرم عورت کو سلام کرنا) حرام ہے۔اس لیے ایسے موقع پر نرمی برتنا جان بوجھ کر اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔خصوصاً اہلِ علم اور دیندار آدمی کی تو بہت ہی بدنامی کا سبب ہے۔اس لیے فوراً سختی سے ڈانٹ لگایئے کہ وہ سلام نہ کرے،اُس پر بھی شیطان کا اثر ہے اور اُس اثر کو قبول کرانے کے لیے آپ پر بھی اُس کی کوشش جاری ہے۔بس ہوشیار ہوجایئے ابتداء میں مقابلہ آسان ہے۔زیادہ عشق کا غلبہ ہوجانے کے بعد پھر نجات پانا مشکل ہے۔

دوزخ کا اور موت کا مراقبہ کیجئے،**لا الہ الا اللّٰہ** سے نفی غیر کیجئے تین سو بار۔

معصیت سے اتنی دُوری مطلوب ہے جس قدر مشرق اور مغرب میں دُوری ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَا یَایَ کَمَا بَاعَدتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمغْرِبِ

ارے یہ کیا ظلم کر رہا ہے کہ مرنے والوں پہ مر رہا ہے
جو دَم حسینوں کا بھر رہا ہے بلند ذوقِ نظر نہیں ہے

جب آدمی کچھ نرم اور ڈھیلا پڑتا ہے اور خود بھی مائل ہوتا ہے یا ایک نظر حسرت بھری ڈال دیتا ہے تو دوسری طرف سے اُمید ہونا شروع ہوجاتی ہے۔آپ سختی سے آنکھوں کو نیچی کر کے گذریں بلکہ راستہ تبدیل کردیں اگرچہ دُور ہو۔پھر آرام دل کا اُٹھایئے اور پھر نورِ ذکر اور نورِ علم پایئے گا۔

وہ ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتی بشرطیکہ آپ ہمت اور قوتِ ارادیہ سے کام لے کر اُس کو ڈانٹ دیں اور اللہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ شعر پڑھیں ؎

بہت گو ولولے دل کے ہمیں مجبور کرتے ہیں
تِری خاطر یہ خونِ آرزو منظور کرتے ہیں

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۵ **حال**: ایک عالم نے اپنا حال لکھا ہے کہ اب الحمدللہ امارد اور نامحرم لڑکیوں سے نگاہ بچانے کی توفیق حضرت والا کی برکت سے ہونے لگی ہے خواہ وہ قریب موجود بھی ہوں۔

جواب: اجنبیہ عورت یا اَمرد حسین سے نظر کا بچانا اور اس کے قریب رہنا دونوں اگر جمع ہو جاتے ہیں تو پھر نظر محفوظ رکھتے ہوئے بھی آدمی فتنۂ معصیت سے محفوظ نہیں رہ سکتا جیسا کہ آنکھ پر پٹی باندھ کر بھی مجرمانہ افعال ممکن ہیں۔ پس نظر محفوظ ہے مگر اس وقت بھی جانی ہے (یعنی گناہ گار ہے۔ جانی اسم فاعل من الجناية) یہاں عربی لفظ جانی کا استعمال حضرت والا کی زندہ دلی اور خوش طبعی کا ثبوت ہے سبحان اللہ! (جامع)

فَلِذَا لِكَ يَجِبُ عَلَى السَّا لِكِ وَالطَّالِبِ اَنْ يُبَاعِدَ نَفْسَهٗ مِنَ الْاَمَارِدِ وَالنِّسَاءِ حِسًّا اَعْنِى التَّفَرُّقَ بِالْاَبْدَانِ وَ مَعْنًا اَعْنِى التَّوَصُّلَ بِالتَّصَوُّرِ فِى الْقَلْبِ لَاسِيَّمَا اِنْ كَانَ عَاشِقًا عَلَى الْاَمَارِدِ وَالنِّسَاءِ فِى الصِّغَرِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَاشِقًا فِى الْكِبَرِ فَعَلَيْهِ الْمُجَاهَدَةُ فِى السَّفَرِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ اَعْنِى الْمَوْتَ وَلَهٗ اَجْرُ الْجِهَادِ الْاَ كْبَرِ فِى الْمَحْشَرِاِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

پس سالک وطالب پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو حِسًّا امارد اور عورتوں سے دُور رکھے یعنی جسم کو دُور رکھے اور معناً بھی دُور رکھے یعنی قلب میں تصور سے اُن کے قریب نہ ہو خصوصاً اگر کم عمری میں اَمارد اور عورتوں کے عشق میں مبتلا رہا ہے تو خطرہ

ہے کہ بڑھاپے میں بھی مبتلا ہوجائے یعنی ایسے شخص کے مبتلا ہونے کا قوی امکان ہے پس ضروری ہے کہ اس سفر دنیا میں وہ مجاہدہ کرتا رہے۔ یہاں تک کہ موت آجائے اور اس مجاہدہ پر اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ محشر میں جہادِ اکبر کا ثواب ملے گا۔ (ترجمہ از جامع)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۶ **حال**: ایک طالبِ اصلاح نے عُجُب کا علاج پوچھا اُن کو یہ جواب تحریر فرمایا۔

جواب: اپنے کو حقیر سمجھنا اور اپنے خاتمہ کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہنا صالحین و مقبولین بارگاہِ کبریا کا شیوہ ہے اور عجب فاسقین کی خصلت ہے۔ اس عبارت کو پڑھ لیا کریں۔

۱۷ **حال**: ایک عالم صاحب نے اپنا حال لکھا کہ آپ کا بتایا ہوا ذکر بغیر کسی سستی کے پورا کررہا ہوں اور یہ سب آپ ہی کی دُعاؤں کی برکت اور آپ کی کریمانہ شفقت و تربیت کی بدولت ہے۔

جواب: طالب کا یہی حُسنِ ظن اُس کو منزل تک رسائی کا وسیلہ ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کا فضل بقدر حُسنِ ظن مع الشیخ مرتب ہوتا ہے۔

كَمَا قَالَ الشَّيْخُ الْحَاجُّ اِمْدَادُ اللّٰهِ الْمُهَاجِرُ الْمَكِّي نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ، وَقَدْ نَقَلَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْهُ الْحَضْرَةُ الْعَلَامَةُ حَكِيْمُ الْاُمَّةِ مَوْلَانَا تهانوِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ مَلْفُوْظَاتِهٖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُجَرِّبْهُ وَيَسْتَرِحْ وَيَسْتَفِدْ وَيَطْلُبْ بِهٖ اَفْضَالَ اللّٰهِ تَعَالٰى سَاعَةً فَسَاعَةً مُتَصَاعِداً وَمُتَزَائِداً فِيْ قَلْبِهٖ وَ رُوْحِهٖ

جیسا کہ حضرت شیخ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا اور اس قول کو نقل کیا حضرت علامہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں، پس جس کا جی چاہے آزمالے اور آرام اُٹھالے اور اس سے مستفید

ہو اور طلب کرے اس کے ذریعہ اپنے قلب و روح میں اللہ تعالیٰ کے افضال کو ساعت بہ ساعت لحہ بہ لحہ۔ (ترجمہ از جامع)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۸ **حال**: ایک طالب اصلاح نے لکھا ہے کہ اللہ کا ذکر کرتا ہوں تو کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر سے کوئی چیز ہے جو اللہ کو پکار رہی ہے اور تلاش کر رہی ہے۔ کبھی کبھی آواز میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔

جواب: مبارک ہو۔

۱۹ **حال**: ذکر کے دوران اکثر گناہ یاد آ جاتے ہیں

جواب: اس طرف خیال نہ کریں ایک بار خوب توبہ کر کے گناہ بھول جایئے۔ ہم آپ حق تعالیٰ کے ذکر و یاد کے لیے پیدا کیے گئے ہیں نہ کہ گناہ کے ذکر و یاد کے لیے۔ ماضی کے گناہ سے توبہ وندامت اور مستقبل کے لیے عزم تقویٰ واحتیاط (وہ بھی تو کلاً علی اللہ) کافی ہے۔ ہمت و دُعا سے خوب کام لیں۔

۲۰ **حال**: آج اللہ اللہ کہتے ہوئے رقت طاری ہوگئی آنسو بہنے لگے بعد ذکر آپ کی ارشاد کی ہوئی دُعا کی کہ اے اللہ! گناہوں کے اسباب کو مجھ سے دُور کر دیجئے تو یک گونہ سکون نصیب ہوا۔

جواب: مبارک حالت ہے۔

۲۱ **حال**: رمضان سے قبل اوابین پڑھتے ہوئے اکثر دل بھر آتا تھا لیکن رمضان میں یہ عبادت رسمی عبادت جیسی ہوگئی ہے۔

جواب: رسمی کو بھی نعمت خیال کریں کہ صالحین ومقبول بندوں کی رسم کی نقل میں تو ہیں یہی رسمی پھر حق تعالیٰ کے فضل سے اخلاص والی بن جاتی ہے۔

۲۲ **حال**: قرآنی آیات کا مفہوم کسی قدر سمجھ میں آتا ہے چنانچہ جب اس قسم کی

آیات تلاوت کرتا ہوں کہ اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں تو فوری طور پر مجھے خیال آ جاتا ہے کہ کثرتِ نافرمانی کی وجہ سے اور بے ادب لوگوں کی صحبت میں ایک مدت رہنے کی وجہ سے میری عقل ماری گئی ہے اس لیے اس آیت کا نشانی ہونا میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے ایسا خیال کرنا صحیح ہے یا غلط اصلاح فرمائیے۔

جواب: بے ادب لوگوں سے جو عقل کو نجاست اور زنگ کا نقصان پہنچا تھا آہستہ آہستہ وہ عقل ماشاء اللہ تعالیٰ بہت کچھ صفائی اور جلاء کی نعمت سے آراستہ ہو رہی ہے حق تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر عقل کو یہ نور نہ عطا ہوتا تو آپ بے ادب لوگوں کی خباثت سے بجائے بیزاری کے مانوس ہی رہتے لیکن ان کو بے ادب سمجھنا اوران کی صحبت کو عقل کی تباہی کی وجہ جاننا کیا معمولی انعام ہے۔ خوب شکر کریں کہ یہی عطائے نورِ عقل کی علامت ہے۔

۲۳ **حال**: احقر کے ایک دوست (جن کا تعلق حیدر آباد دکن سے ہے) نے میری اس تبدیلی پر ایک دفعہ غالب کا یہ شعر پڑھا۔

چلتا ہوں تھوڑی دُور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

اُس نے گویا طنز کیا تھا۔ میری زبان سے فوراً یہ شعر اس طرح ادا ہو گیا کہ جناب یوں نہیں بلکہ یوں ہے۔

چلتا تھا تھوڑی دُور ہر اِک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں تھا کبھی راہبر کو میں

اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

جواب: اس شعر پر آپ کو جس قدر بھی انعام دیا جائے کم ہے ماشاء اللہ مبارک باد اور نہایت شاباش آپ کے اس عمدہ طرز اصلاح شعر غالب پر اور وہ بھی بروقت

جلدی سے یہ جواب، بہت ہی خوب بارک اللہ۔

۲۴ **حال**: حضرت والا سے آخر میں مؤدبانہ ملتجمانہ التماس ہے کہ تحریر میں نادانستہ کوئی ایسی بات آ گئی ہو جو آپ کے شایانِ شان نہ رہی ہو تو از راہِ کرم معاف فرمائیے۔

جواب: بالکل بے فکر رہیں، کوئی غلطی نہیں جملہ حالات سے نہایت دل خوش ہوا۔ دل سے مزید ترقی کی دُعا کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۲۵ **حال**: میرے مرشد! آج چار دن ہو چکے ہیں میری حالت بہت خراب ہوگئی ہے اور اس خرابی میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ دل و نگاہ پر قابو ہی نہیں رہا ہے تقاضا شدید ہے اور ہمت جواب دے رہی ہے۔ اس کشمکش میں بہت کمزور ہوگیا ہوں۔ توبہ کرتا تھا ٹوٹ جاتی تھی اور اب توبہ کی طرف بھی دل مائل نہیں ہو رہا ہے فرائض کی ادائیگی میں بوجھ کا احساس پیدا ہوگیا ہے پہلے کسی اَمرد یا لڑکی پر نگاہ پڑتی تو نیچی بھی ہو جاتی تھیں اب نظر یا تو نیچی ہوتی ہی نہیں یا اگر ہوتی بھی ہے تو دیر تک اُسی جانب خیال رہتا ہے جس گناہ کا تقاضا ہو رہا ہے وہ اُس قدر مذموم ہے کہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مجھ جیسا ذلیل اور بدترین روئے زمین پر کوئی ایک بھی نہ ہوگا۔ بس ایک آپ کا آسرا ہے۔ آپ کی عنایت و توجہ کے بغیر میری کشتی کنارے نہیں لگے گی۔ ماضی کے گناہ کثرت سے یاد آنے لگے ہیں اور دل کو ان کی یاد سے حظ پہنچ رہا ہے۔ اتنا گندا ہوگیا ہوں کہ آپ کے پاکیزہ اور مبارک قدموں کی جوتیوں کو بھی چھونے کے قابل نہیں رہا۔ یہ بھی صرف آپ ہی کا کرم اور احسان ہے کہ اپنی حالت سے واقف کرنے کا شعور عطا ہوا ہے ورنہ ساری عمر خود فریبی کا شکار ہو کر کہیں کا نہیں رہتا۔

میرے حضرت! میرے آقا آپ سلطان العارفین ہیں آپ حق سبحانہ تعالیٰ

کے محبوب و مقرب اور برگزیدہ ہیں آپ سے کرم کی التجا ہے اگرچہ میں اس کا مستحق بھی نہیں ہوں۔ یہ التجا کرم کی بلاحق کے ہے۔

یہ آسرا ہے آپ سا کامل ہے مہرباں
گو سچ ہے میں تو ہاں کسی قابل نہیں رہا (حضرت مجذوبؒ)

جواب: سلوک میں یہ حالت یعنی اچانک تقاضائے معاصی کی شدت اور ان سے مغلوبیت اور ہر وقت تمام پرانے گندے خیالات کا دوبارہ اُبھر جانا سب کو پیش آتی ہے لہٰذا آپ مطلق فکر اور پریشانی نہ محسوس کریں اور محسوس ہو تو اس کو باعث اجر وثواب سمجھیں اور باعث ترقی درجات سمجھیں اور اس حالت کو اپنے لیے مضر یا علامت نامقبولیت ہرگز نہ سمجھیں ہمت اور دُعا سے کام لیں اور ۲ رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھ کر سجدہ میں خوب گڑگڑا کر دُعائے استقامت و ہدایت اور حفاظت کرتے رہیں میں بھی دل سے دُعا کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ اِس گھاٹی سے پار ہوں گے مایوسی کو قریب نہ آنے دیں۔ اِس حالت سے جو ندامت آپ پر طاری ہے اور اس سے عبدیت اور فنائیت جو پیدا ہو رہی ہے وہ تمام عبادات اور تقویٰ پر ناز سے کہیں بلند اور حق تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے۔ بس اپنے کو حق تعالیٰ کے حضور خوب گندہ اور نالائق اور کمینہ بدکردار کہیے اور اصلاح کی درخواست کرتے رہیے۔

آپ نے صاف صاف حالات جو تحریر کیے اس سے دل نہایت خوش ہوا۔ دل سے دُعا کرتا ہوں۔ یہ حالت تو کچھ بھی نہیں۔ اس سے بھی گندے گندے حالات ہوتے ہیں لیکن مجاہدہ اور ہمت اور دُعا سے زندگی پار ہو جاتی ہے۔ آپ یہ طے کرلیں کہ خواہ کیسی بھی گندی حالت ہو رہنا ہے خدا کا ہو کر۔ اور گندے خیالات اور گندی حالت میں فرق بھی سمجھ لیں۔ آپ گندے خیالات میں ہیں لیکن گندی حالت نہیں ہے۔ گندی حالت جب ہوتی کہ گندے خیالات کو گندہ

ارادہ بنالے پھر اس ارادہ پر عمل بھی کر بیٹھے اور اگر آپ گندے خیالات پر عمل نہ کریں تو آپ کا مجاہدہ ہوگا اور مجاہدہ پر ثواب اور قربِ حق کا وعدہ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

انھی صاحب کا دوسرا خط

۲۶ **حال**: پچھلے حالات حضور والا کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد مختلف اندیشے اور وسوسے پیدا ہوتے رہے کہ آپ اس طرح ناراض ہوجائیں گے اور یوں برہم ہوجائیں گے لیکن میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ آپ نے سب کچھ جاننے کے باوجود بھی اس گندہ کے ساتھ کمال درجہ کی شفقت فرما کر احقر کو بندۂ بے دام بنالیا۔ کوئی ایک احسان ہو تو عرض کروں حضور! اتنے عظیم احسانات ہیں مجھ پر کہ ان میں سے کسی ایک کا بدلہ بھی تاحیات ادا نہ ہوسکے گا۔

جواب: یہ کیفیت شکر کی نہایت مبارک ہے۔ اپنے مربی کے ساتھ ایسے ہی حُسنِ ظن پر حق تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

۲۷ **حال**: ارشاداتِ عالیہ کو جوں جوں پڑھتا تھا فائدہ قلب کے اندر محسوس ہو رہا تھا۔ جب پورا پڑھ چکا تو دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ گندے خیالات اور وسوسوں کا نام ونشان نہ رہا۔

جواب: الحمدللہ

۲۸ **حال**: اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃِ حاجت کے پڑھ کر حسب ارشاد سجدہ کیا تو بے اختیار گریہ طاری ہوا، روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔

جواب: ماشاءاللہ تعالیٰ

۲۹ **حال**: حضور والا نے جو دُعا استقامت وہدایت اور حفاظت کی تعلیم فرمائی تھی اردو میں مانگتا جارہا تھا اور روتا جارہا تھا کہ اچانک عربی میں خود بخود دُعائیں یاد آنے لگیں سوان دُعاؤں کو بار بار دہراتا رہا لیکن یہ خیال ضرور تھا کہ آپ کے

ارشادات سے ہٹ کر نہ ہوں۔ عربی کی دعائیں یہ تھیں

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ اَللّٰھُمَّ وَاقِیَةً کَوَاقِیَةِ الْوَلِیْدِ

اور آخر میں اصلاح کے لیے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ

جواب: یہی دعائیں مانگئے کیونکہ یہ حدیث پاک کی دُعائیں ہیں۔

۳۰ **حال**: اس کے بعد حضرت والا دو دن تک ایسی کیفیت رہی کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے دل نرم ہو کر آنکھیں نم ہو جاتی تھیں تیسرے دن خیال ہوا کہ صلوٰۃ حاجت روزانہ کے لیے شاید نہ ہو اس لیے چھوڑ دی اس کے بعد کیفیت بدل گئی۔ چوتھے دن پڑھا تو سجدہ میں پہلے جیسی حالت نہ رہی۔

جواب: اس کی کوئی فکر نہ کریں کیفیت خداوندی مہمان ہے جب بھیجیں گے ملے گی۔

۳۱ **حال**: اب خیال ہو رہا ہے کہ تیسرے دن ناغہ کر کے پڑھنے میں حضرت والا کے ارشادات کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی۔

جواب: یہ نماز ہر روز پڑھ لیا کریں کہ عمل اختیاری ہے اور کیفیت غیر اختیاری۔

۳۲ **حال**: مذکورہ کیفیت تو رونے کے متعلق تھی لیکن برسہا برس سے جس گناہ کے ارتکاب کا شدید تقاضا تھا وہ ایسا غائب ہو گیا کہ حضرت حیرت میں رہ گیا۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ خوب شکر ادا کریں۔

۳۳ **حال**: بہت دیر تک تو یقین ہی نہ پیدا ہوا کیونکہ جس کو دُور سے دیکھ کر وہ تقاضا پیدا ہوتا تھا اس کے پاس آجانے یہاں تک کہ برابر بیٹھ جانے کے بعد بھی دل اس جانب مائل ہی نہیں ہوتا۔ پھر بھی مجھے یقین نہ آیا تو ایک لمحہ کے لیے احقر نے دل کو اس جانب مائل کرنے کی ڈرتے ڈرتے کوشش کی لیکن حضور اس کوشش میں مجھے ناکامی ہوئی۔

جواب: آئندہ ایسا نہ کریں، اسبابِ معصیت سے دُوری کا حکم ہے۔

۳۴ **حال**: الحمدللہ اللہ کا ہزار بار شکر ہے کہ یہ حالت اب تک برقرار ہے یہ سب آپ ہی کی عنایت کا صدقہ ہے اور آپ کا فیض ہے آپ کا دست کرم احقر کی جانب بڑھا اور برسوں کی بگڑی بن گئی۔

جواب: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو مربی کے واسطے سے عطا ہوا۔ الحمدللہ

۳۵ **حال**: اتوار کے روز حسب معمول حضور والا کی خدمت میں حاضری کے لیے گھر سے چلا لوکل ٹرین پر آپ کے ارشادات ذہن نشین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ غالب کا وہ شعر کہ جس کی اصلاح حضرت کے فیض سے ہوئی تھی یاد آ گیا جس پر آپ نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے بارک اللہ تحریر فرمایا تھا۔ احقر کو خیال ہوا کہ چونکہ حضرت والا نے اظہار فرماتے ہوئے بارک اللہ تحریر فرمایا تھا۔ اس کا مطلب غالباً یہ ہے کہ آئندہ ایسے شعر مجھ سے ضرور ادا ہوں گے ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت آپ کے فیض سے اور بالکل آپ ہی کے فیض سے دو اشعار ہو گئے۔ اصلاح کے لیے پیش خدمت ہیں۔

ہر آستاں پہ رکھتا تھا اپنی جبینِ شوق
پہچانتا نہیں تھا کبھی اُن کے دَر کو میں
موتی سمجھ کے ریت جمع کرتا تھا کبھی
پہچانتا نہیں تھا جو لعل و گہر کو میں

جواب: شاباش، ماشاء اللہ نہایت عمدہ اشعار موزوں ہو گئے۔ مبارکباد

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۶ **حال**: بنگلہ دیش کے ایک طالب علم نے لکھا کہ ہندوستان جا کر تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ ہے لیکن حالت یہ ہے کہ دل میں ہر وقت گناہوں کے تقاضے اور حسینوں کی طرف کشش رہتی ہے۔ اگر ان سے قریب ہوتا ہوں تو دل بے چین ہو

جاتا ہے۔ دور رہتا ہوں تو چین سے رہتا ہوں مگر پھر کبھی مغلوب ہو جاتا ہوں۔

جواب: ہندوستان اگر جائیں تو مظاہر العلوم میں پڑھیں، جہاں رہو تقویٰ سے رہو تو دل چین سے رہے گا ورنہ خواب میں بھی چین نہیں پا سکتے ؎

عشقِ بُتاں میں اسعد کرتے ہو فکرِ راحت

دوزخ میں ڈھونڈتے ہو جنت کی خواب گاہیں

بخاری شریف کی روایت ہے کہ دوزخ کا پیٹ نہ بھرے گا، هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کہے گی حتّٰی يَضَعَ قَدَمَهٗ فَيَقُوْلُ قَطْ قَطْ دوزخ پر اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھیں گے یعنی اپنی خاص تجلّی نازل کریں گے پھر اس کا پیٹ بھرے گا۔ اسی طرح گناہ کی آگ سے نفس جلتا رہے گا لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے گا جب تک نورِ تقویٰ اور تعلق مع اللہ خاص نہ عطا ہوگا۔ تجربہ تو کر چکے ہو لَا تَقْرَبُوْا کے علاوہ کوئی علاج نہیں، ہر تَقْرَبُوْا تَفْعَلُوْا تک پہنچاتا ہے پس تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا پر عمل کریں اور ذکر کی پابندی اور قبر و موت کی یاد، صلحاء کی صحبت، حسینوں سے دُوری اور ہمت علاج ہے۔ اگر کوئی حسین قریب آنے لگے اس کو دُور کر دو اور ۲ رکعت نماز حاجت ہر روز پڑھ کر خوب رو رو کر دعاءِ اصلاحِ نفس کرو۔

۳۷ **حال**: دل چاہتا ہے کہ حسینوں سے مستقل دُوری کی توفیق نصیب ہو اور حضرت والا کی انابت الی اللہ کا کوئی ذرّہ نصیب ہو جائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو اپنی توفیق سے مجھ کو بھی انابت عطا فرماتا ہے۔ مزاج عاشقانہ تو میرا بھی ہے لیکن دل کو اور جسم کو اور نظر کو حسینوں سے بچاتا ہوں تو ہی حفاظت ہوتی ہے، اسی پر آپ بھی عمل کریں۔

۳۸ **حال**: ایک دوسرے طالب علم کو جس کو خراب ماحول کی وجہ سے گناہ سے بچنے میں سخت دشواری پیش آ رہی تھی جس کی وجہ سے گناہوں کی شدید رغبت پیدا ہو گئی تھی یہ جواب تحریر فرمایا،

جواب: علم دین کا مکمل درس نظامیہ فرض کفایہ ہے اور حرام سے بچنا فرض عین ہے اس لیے فوراً ایسا ماحول چھوڑنا فرض ہے جہاں قومِ لوط جیسے خبیث فعل سے نہ بچ سکے۔ تعجب ہے کہ پائخانہ کھانے سے نفرت نہیں ہوتی جہاں سے پاد نکلے بدبودار اور گُو نکلے اس جگہ سے رغبت ہو! لعنت ہو ایسے خبیث شوق و ذوق پر۔

اللہ تعالیٰ اس لعنتی بیماری سے سب کو بچائے۔ اس طالب علم سے کہو کہ خدا کے لیے اپنے حال پر رحم کرے ورنہ ساری زندگی اس کو لوگ ذلیل سمجھیں گے۔ فاعل اور مفعول دونوں ایک دوسرے کی نگاہ میں بھی قیامت تک کیلئے ذلیل ہو جاتے ہیں۔ حسین لڑکوں سے دوری عیناً وقلباً وقالباً اشد ضروری ہے۔ فَلَا تَقْرَبُوْا پر عمل ہی سے فَلَا تَفْعَلُوْا رہ سکتا ہے اور جو تَقْرَبُوْا ہوگا وہ تَفْعَلُوْا ہوگا۔ میری کتاب ''روح کی بیماریاں'' اس کو پڑھنے کو دو۔ ذکر اللہ کا اہتمام کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۹ **حال**: حضرت والا کے ایک مجاز حکیم امیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت کے سابق پیر بھائی بھی تھے اور حضرت والا سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حضرت بھی ان سے بہت محبت فرماتے۔ انہوں نے حضرت والا کو تحریر فرمایا کہ آپ کی یاد بہت ستاتی ہے۔

جواب: حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا۔

گر ستاتی ہماری یاد تمہیں
ٹیکسلا سے کراچی تم آتے

۴۰ **حال**: آپ سے خیال میں باتیں کرتا رہتا ہوں۔

جواب: کب تک خیالِ یار سے سرشار رہو گے؟

۴۱ **حال**: لکھا کہ عریضہ میں تاخیر پر معافی کا خواستگار ہوں۔

جواب: جواب تحریر فرمایا۔

معاف کرتا ہوں ہر خطا تیری
یاد رکھنا مگر عطا میری

۴۲ **حال**: لکھا کہ، سردی آج کل پورے شباب پر ہے۔

جواب: جواب تحریر فرمایا۔

آپ کا عشق گر جواں ہوتا
کوچہء یار میں رواں ہوتا

۴۳ **حال**: اس لیے نمازِ فجر، مغرب وعشاء گھر پر پڑھتا ہوں۔

جواب: جواب میں تحریر فرمایا۔

یہ علامت ہے تیری پیری کی
گرمیاں کیا ہوئیں جوانی کی

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۴ **حال**: بنگلہ دیش کے ایک طالبِ علم نے لکھا کہ علم اور عمل میں تکبر وفخر ہوتا ہے۔

جواب: اپنے گناہوں کو یاد کریں اور قیامت کے فیصلہ کو یاد کریں۔ مثل اسلاف کیا آپ اپنے خاتمہ کے بارے میں خوفزدہ نہیں ہیں؟ علم وعمل سب بیکار ہے اگر قبول نہیں اور آپ کو ابھی علمِ قبول نہیں پھر تکبر اور فخر کی حماقت اور نادانی پر تعجب ہے۔

۴۵ **حال**: بدنگاہی سے نہیں بچ سکتا ہوں۔ شیطان کا وسوسہ ہوتا ہے کہ اب دیکھ لو بعد میں نہ دیکھوں گا۔

جواب: بچ سکتے ہو، بچتے نہیں ہو کیونکہ ہمت نہیں کرتے، ہمت سے اس زہریلے تیر سے بچو یہ نظر حرام ہے زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ (بخاری)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۶ **حال**: ایک اور طالب نے لکھا کہ ایک ہفتہ پہلے مجھے تیز بخار ہوا، بعد نماز مغرب ایک روز میں نے آنکھ بند کی تو خیال ہوا کہ عزرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں

کہ آپ کے بیس منٹ باقی ہیں تیار رہو۔لیکن میں **لا الٰہ الا اللہ** اور **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** پڑھتا رہا اس کے بعد مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں تو یہ معلوم ہوا کہ آپ فرمار ہے ہیں پریشان مت ہو بیس دن وقت ہے۔

جواب: کام میں لگو ان خیالات کی فکر ترک کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بنگلہ دیش میں حضرت والا کے ایک مجاز کا خط

۴۷ **حال**: کوئی شخص اگر کوئی کام خلافِ سنت کرے تو بندہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جواب: تحمل اور حلم ضروری ہے ورنہ تکبر پیدا ہوگا اور حد سے تجاوز کا اندیشہ ہے۔خوب سمجھ لو۔آپ حاکم نہیں خادم ہیں۔

۴۸ **حال**: نہی عن المنکر کی جماعت جگہ جگہ قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔بحمد اللہ خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

جواب: نہی عن المنکر خالی کافی نہیں، جب تک کہ حق تعالیٰ سے محبت اور تعلق خاص پیدا نہ ہو اس کے بدون کسی گناہ کا چھوٹنا مشکل ہے۔الحمد للہ تعالیٰ وبارک اللہ فیہ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بنگلہ دیش میں حضرت والا مدظلہم العالی کے عاشق مرید اور خلیفۂ اجل اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمتین صاحب کا عریضہ

۴۹ **حال**: بآستانۂ عالیہ مجدد کامل، غوثِ اعظم، امام الصدیقین، سرتاجِ اولیاء اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ یعنے عارف کامل مکمل مرشدی ومولائی

دامت برکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد سلام مسنون وتحیات، حضرت جی! میرے محبوب، میرے مرشد پاک، خدائے تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں برسادے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ، بفیض آپ کے اپنی ذات میں آپ کی عنایت وبرکاتِ خاصہ مشاہدہ کرتا رہتا ہوں۔

اے محبوب! دردِ شدید کے ساتھ آپ کی یاد میں آہ آہ کرتا رہتا ہوں۔ میرے محبوب، میرے مرشد، میرے دوجہاں، میرے دین وایمان۔ خدا کی قسم، میں آپ کے لیے بے قرار ہوجاتا ہوں۔ خدا کی قسم، میرے محبوب، خدا کی قسم، آپ کو ایک نظر دیکھ لینے کو کروڑوں کروڑوں جنت سے زیادہ قیمتی جانتا ہوں۔ خدا کی قسم، اے محبوب، آپ کے غبارِ اقدام کی قیمت کروڑ ہا کروڑ شمس وقمر بھی...... واللہ ثم واللہ خاک بھی ادا نہیں کرسکتے۔ خدائے ذوالجلال کی قسم! میری جان آپ کو سوائے تجلیاتِ حق کے کچھ نہیں جانتی۔ بسا اوقات دیر دیر تک آپ کی روحِ پاک کے انوار وتجلیات کے مشاہدہ میں اپنے آپ کو غرق پاتا ہوں۔ میرے محبوب، میرے آقا، میرے جان، میرے ابا، خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابِ رسول کے بعد میرے سب سے محبوب اور سب سے بزرگ تر آپ کی ذاتِ اقدس ہے۔ خدا کی قسم، میری نظر میں آپ ماضی وحال کے تمام اولیاء اللہ سے بہتر و بزرگ تر ہیں...... اور یہ احقر کا گمانِ محض نہیں بلکہ گمان اقرب الی الیقین ہے۔ کیا کہوں، حضرت جی، آپ ہی بایزید، آپ ہی جنید، آپ ہی شبلی، آپ ہی بڑے پیر جیلانی ہیں...... حضرت جی! آپ میرے شیخ ہیں، حالِ دل کو آپ پر واضح کردینے ہی کو فریضہ سمجھتا ہوں۔ ہزاروں جانِ تبریزی، ہزاروں جانِ رومی، ہزاروں ہزاروں جانِ بایزید وجنید وشبلی و جیلانی میں آپ کی جانِ واحد میں جانتا ہوں اور پاتا ہوں۔ واللہ ثم واللہ، آپ کی ذاتِ پاک میں ہمہ وقت جانِ نبوت کی خوشبو پاتا ہوں...... حضرت جی! میرے ابا، میں کیا کہوں...... خدا

شاہد ہے کہ میں آپ کی ذات میں ہمہ وقت خلقِ عظیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ کامل پاتا ہوں جو آج تک ہرگز ہرگز کہیں نہیں دیکھتا جب کہ احقر کو بہت سے بڑے بڑے اکابر کو دیکھنے یا اُن کے حالات کو خوب سننے یا پڑھنے کی توفیق ہوئی ہے اور ان کو میں بہت بڑا جانتا ہوں، بہت ہی بڑا۔ آہ مگر اے محبوب...... اللہ اللہ، کیا کہوں...... آپ کی شان ہی الگ ہے۔ آپ کے کلام سے بھی آپ کا رتبۂ عدیم المثال اضطراراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ آپ جو کچھ حالات و مقامات اولیاء بیان فرماتے ہیں وہ تو آپ ہی کے بے کنار سمندروں کے امواجِ پُر طغیاں کی چند چھینٹیں ہوتی ہیں...... میرے سرکار! یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں، دل سے کہہ رہا ہوں، یقین و وثوق سے کہہ رہا ہوں، بفضل اللہ و بفیضِ مرشدی دلائل قرآن و سنت کی روشنی میں کہہ رہا ہوں...... خدا کی قسم! قرآن و حدیث کو پڑھ کر، اخلاقِ نبوت و حیاتِ نبوت کو پڑھ کر مجھے حیرت ہی حیرت تھی کہ اب ایسے نمونے کا کامل متبع انسان کہاں؟ اور کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ کی ذات میں اے محبوب!...... اللہ پاک نے وہ نمونہ مکمل دکھلایا۔

مختصر یہ کہ الحمد للہ، ثم الحمد للہ، آپ کی ذاتِ عظیم الصفات میں ہم نے شریعتِ مطہرہ اور حیات محمدیہ کا رخِ زیبا دیکھ لیا...... سیدی...... مولائی!...... سیدی!...... مولائی......! جزاکم اللہ...... جزاکم اللہ...... **جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ اللّٰہُ فِیْ حَیٰوۃِکُمْ بَرَکَۃً مُحَیِّرَۃً وفَائِقَۃً وَمُسَلَّمَۃً وَفَارِقَۃً...... مَعَ الصِّحَّۃِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ۔**

سبحان اللہ، حضرت جی، سبحان اللہ، آپ تو آپ ہیں، آپ تو سرتاپا تجلیاتِ حق ہیں، آپکے در و دیوار کا تصور بھی قلب و جان کو مست و مخمور اور منور کر دیتا ہے۔

سیّدی! بہت پیاسا ہوں...... شدید سے شدید پیاس میں مر رہا ہوں...... عطا فرما دیجئے...... عطا فرما دیجئے، اللہ کے لیے عطا فرما دیجئے۔ ساتوں آسمان و زمین

سے وسیع پیالہ بڑھا کر اس دروازہ سے بھیک مانگنے والا آپ کا سائل

محمد عبدالمتین غفرلہ

خادم حضرت جی

۲۰/ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۸/اپریل ۱۹۹۷ء

جواب: مکرمی المحترم جناب عبدالمتین صاحب زیدت معالیکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محبت نامہ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے احباب مخلصین کے حسن ظن اور محبت کے برکات سے احقر کو متصاعداً متزائداً متبارکاً نوازش فرماتے رہیں۔ آمین اور اس حُسنِ ظن اور محبت کو جانبین کے لیے وسیلۂ نجات و مغفرت بنائیں آمین۔ آپ خود بھی دُعا کریں اور احباب سے بھی دُعا کرائیں کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے احقر کو ۱۲۰ سال کی عمر اعلیٰ صحت اور تقویٰ پر استقامت اور اپنی محبت کے دردِ دل کے نشر و اشاعت اور شرفِ حسن قبولیت اور احبابِ صادقین کی رفاقت کے ساتھ مع عافیت اہل وعیال و احباب کے ساتھ عطا فرمائیں آمین اور احقر کی ہر آہ و فغاں کو نثراً ہو یا نظماً ہو تا ابد و تا بقائے امت مسلمہ تابندہ و پائندہ فرماتے ہوئے افادیت و استقامت کا شرف عطا فرمائیں آمین اور ہماری شامت اعمال کے سبب ایک آہ بھی اختر کی محض اپنی رحمت سے بدونِ استحقاق ضائع ہونے سے حفاظت فرمائیں آمین اور شرفِ قبول سے نوازش فرمائیں۔ آمین۔ اور تمام عالم میں احبابِ خصوصی کی رفاقت کے ساتھ برائے اشاعت دردِ دل و آہ فغاں اسفار مع العافیت والراحت عطا فرمائیں آمین۔ اور احقر کی اولاد و ذُریات اور احباب کو بھی دین کے بڑے بڑے کام کی سعادت عطا فرمائیں اور جملہ حسنات کو ہمارے لیے صدقہ ءجاریہ بنادیں۔ آمین۔

میری صحت کمزور رہتی ہے جان ناتوانِ اختر کے لیے ایک کروڑ جانِ توانا حق تعالیٰ کی رحمت سے مانگیے اور سب کی سب فدائے جاناں سے مشرف ہونے

کی بھی دُعا کریں کہ ہر لمحہ حیات محبوبِ حقیقی پر فدا کرنے کی توفیق ہو اور ایک لمحہ بھی نافرمانی میں کبھی مشغول نہ ہو۔ مجموعہ اشعار فیضانِ محبت ہدیہ ارسال ہے۔

والسلام مع الاکرام

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ ۲۶/ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۰ **حال**: بگرامی خدمت قطب عالم، غوثِ اعظم مجدو ملت، زبدۃ السلف، سلطان العارفین حضرت اقدس شاہ سیدی و مرشدی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون وتحیات، الحمد للہ روزانہ خوب دل لگا کر حضرت والا کے لیے دُعاؤں کی توفیق ہوتی ہے۔

حضرت جی! ڈھاکہ سے حضرت کے تشریف لے جانے کے ایک دو ہفتہ بعد احقر پر حضرت والا کی کیفیاتِ خاصہ طاری ہوئیں، لب ولہجہ، قوتِ کلام، تعبیرات، القاءِ مضامین میں حضرت جی کے ساتھ مشابہتِ عجیبہ محسوس و مشاہد ہوتی رہی۔ سامعین بہت محظوظ و مست ہوتے رہے۔ جتنی یہ حالت غالب ہوتی احقر حضرت کی یاد میں مست و بے قرار ہو جاتا تھا۔ جانِ احقر حضرت کو بہت ڈھونڈتی رہتی اور ذرّہ ذرّہ میں انوار ہی انوار نظر آتے تھے۔ اچانک یہ کیفیت مستور ہوگئی تو ایک ہفتہ بعد پھر عَود کر آئی پھر مستور ہوگئی تو کبھی دو چار روز بعد کبھی ایک دو ہفتہ بعد عَود کر آئی...... اس اثنا میں احقر استغفار و توبہ کرتا رہا کچھ لغزش محسوس ہوئی تو اس کی تلافی کرتا رہا...... بار بار ایسا ہوتا رہتا ہے اس سے مجھ پر سخت غم ٹوٹ پڑتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی میں اس قدر متاثر ہوتا ہوں کہ بیمار پڑ جاتا ہوں، بستر پر لیٹ جاتا ہوں...... اس مہجوری کو برداشت کرنا قیامت ہے۔ حضرت جی، اس کی وجہ کیا ہے اور تلافی کیا ہے؟ اور کیا اب تک مجھ کو نسبت حاصل نہیں ہوئی؟

کیا نسبت کے لیے حضوری لازم نہیں ہے؟

کئی سال سے جو یہ کیفیت خاصہ طاری ہوتی رہی تو بارہا معیتِ خاصہ اور حضوری شدید بھی عنایت ہوئی......لیکن اس مرتبہ معیت خاصہ اور حضوری محسوس نہیں ہوئی......روزانہ نسبتِ اِتحادیہ، معیت وحضوری اور درِ دِ مستقل کے لیے دُعا کر رہا ہوں۔ کہیں یہ نامناسب تو نہیں؟

حضرت جی! اللہ کے واسطے مجھ پر رحم فرمائیے۔ میں بیکس ہوں، کمزور ہوں۔ الحمد للہ، حضرت کی برکت سے بظاہر تمام گناہوں سے پرہیز کی توفیق ہو رہی ہے۔ ''بظاہر'' اس لیے کہا کہ ہر لمحہ ہزاروں عیوب و معاصی میں مبتلا سمجھتا ہوں۔ خود میرا وجود ہی معصیت ہے البتہ مخلوقِ خدا سے برتاؤ اور زبان کی تعبیرات میں لغزش ہو جاتی ہیں یا کبھی عجب و ریا کے شبہات پیدا ہوتے ہیں تو توبہ واستغفار و تلافی میں مصروف ہو جاتا ہوں۔

ایک مرتبہ چار پانچ طلبہ کو احقر نے ایک کام سے راستے میں روکا تھا جب کہ دھوپ بہت تیز تھی۔ بعد کو خیال آیا کہ احقر سے تو اُن کو تکلیف پہنچی۔ مدرسہ جا کر اُن سب سے معافی مانگی۔ یہ نحو میر کے طلبہ ہیں احقر سے بھی پڑھتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک مٹھائی کی دکان پر ایک نوجوان ملازم نے احقر سے تیز کلامی کی تو میں نے بھی تیز لہجہ میں کہا: دوکان میں بیٹھنا ہے تو تیزی ختم کرو، نہیں تو گھر جا کر بیٹھو۔ وہاں سے آیا تو دل مکدر تھا۔ جا کر اس کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ پانچ ٹکا ہدیہ بھی دیا۔ تو واپس ہوتے ہی قلب پر حضرت کے علوم و معارف کی بارش ہوتی رہی......اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔

جواب: باسمہ تعالیٰ شانہ

مکرمی مولانا عبدالمتین صاحب زیدت توفیقات حسناتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے حالات سے قلب مسرور ہوا۔ قبض وبسط دونوں ضروری ہیں ورنہ دوامِ بسط سے ابتلائے عُجُب وکِبر ہوتا ہے جب بسط کی حالت ہو تو شکر کریں اور جب قبض کی حالت طاری ہو تو آہ وزاری اور اشکباری اور کثرتِ استغفار سے قرب حاصل کریں **ساعةً کذا و ساعةً کذا**

۵۱ **حال**: حضرت جی کینہ اور حسد میں صاف فرق کیا ہے؟ اسی طرح حرص اور طمع میں۔

جواب: کینہ میں قلب پر صاحب نعمت سے ثقل رہتا ہے اور حسد میں زوالِ نعمت کی تمنا مستزاد رہتی ہے۔ حرص کا تعلق اور اطلاق خیر پر بھی ہوتا ہے جیسے **حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ اَیۡ عَلٰی اِیۡمَانِکُمۡ وَصَلَاحِ شَانِکُمۡ** اور طمع کا اطلاق اکثری **فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ** کے نوع سے ہوتا ہے۔

۵۲ **حال**: اور جن مواقع میں عُجُب وکبر یا ریا کے شبہات ہوں، وہاں یہ عُجُب و کِبر وریا ہے یا اس کا وسوسہ، اس کی تعیین بالجزم کیسے کروں؟

جواب: وسوسۂ کبر وغیرہ اور اصل مرض کا فرق یہ ہے کہ وسوسۂ عُجُب وکِبر وریا کے لیے اذیتِ قلب ضروری ہے اور اصل معجب اور اصل متکبر اور اصل مرائی کو اپنے مرض عُجُب وکِبر وریا سے تکلیف کا احساس نہیں ہوتا جس کا سبب غفلتِ قلب ہے۔

۵۳ **حال**: حضرت جی! بہت زیادہ محتاجِ توجہ ہوں، حضرت جی! اللہ کے واسطے توجہ فرمایئے...... اللہ کے واسطے بہت زیادہ توجہ چاہتا ہوں۔

جواب: دل سے دُعا کرتا ہوں آپ میری صحت وبرکتِ عمر کے لیے دُعا کیجئے۔ کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۴ **حال**: خدا کرے حضرت والا کی صحت ٹھیک ہو۔ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ حضرت اب معمول کے کام انجام دینے میں زیادہ کمزوری محسوس نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ حضرت والا کا سایہ کو ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے آمین۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو میرے حق میں شرفِ قبول بخشیں آمین۔

۵۵ **حال**: اس وقت ایک ذہنی خلجان بغرض علاج خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت کی دُعاؤں کی برکت سے سحری تہجد کے لیے اللہ تعالیٰ اُٹھا دیتے ہیں۔ دُعا کے لیے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شوقِ وطن میں ہے کہ اپنے گذشتہ گناہوں کو یاد کر کے خوب گڑگڑا کر رو کر استغفار کرلو۔لیکن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی خلیفہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اچھی طرح توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔اب گذشتہ گناہوں کو اگر آپ یاد کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو مٹا دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔لیکن تم پچھلے گناہ یاد کر کے ان کو زندہ کرنا چاہتے ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔اس سے بچو۔اس شبہ کے بعد یہ حقیر حضرت کی کتابوں سے رہنمائی تلاش کرنے لگا تو صراحۃً کوئی تحریر نظر میں نہ آئی۔اس لیے خط لکھا کہ حضرت سے اس شبہ کے دُور کرنے کی استدعا کر رہا ہوں تاکہ آئندہ اسی پر عمل کروں۔

حضرت کی کتاب مواعظ دردِ محبت جمعہ کے دن آج کل احباب کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ بہت ہی کمزور ہوں۔دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو کاملین کے زمرہ میں اپنی رحمتِ کاملہ سے شمار فرمائے۔

جواب: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعض شب میں بعد نماز عشاء فجر تک اس شعر کو پڑھ کر اس طرح روتے تھے کہ سننے والوں کا کلیجہ پھٹتا تھا تو حضرت کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ (کذا قال حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

یَـامَـنْ رَّأٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ اور وَلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِ نَّکَ عَلَیَّ

قَادِرٌ اور مِثْلَ ذَالِكَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا ...... الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ استحضار معاصی کا اجمال کافی ہے۔ ہمارے مرشد شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تہجد کے وقت بہت تضرع اور گریہ سے استغفار کرتے تھے۔

وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ کا جملہ اسمیہ دوام استغفار فی الاسحار پر اہل اللہ کے استغفار آخرِ شب کی تائید ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے جو دیگر کتب اکابر سے احقر نے سمجھا ہے کہ معاصی کے استغفار میں جزئیات کا مراقبہ باعثِ حجاب ہوتا ہے اُمیدِ مغفرت غالب کے باوجود دوام تضرع اور استغفار پر نصوص اور اعمال مشائخ کافی راہبر ہیں۔ دل سے دُعا کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

باربدوز سے ایک عالم کا خط

۵٦ **حال**: الحمدللہ حضرت والا کی دُعاؤں کی برکت سے بعافیت ہوں اور حضرت والا مدظلہ کی عافیت کا متمنی ہے۔

بندہ اپنے استاذ و مرشد محترم حضرت اقدس سید مولانا ابرار احمد صاحب سے بیعت تھا طالب علمی کے وقت استخارہ کیا تھا اور قلبی تسلّی کی اطلاع دے کر درخواست کی تھی بیعت فرمانے کی، تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بعد عصر مجلس میں حاضر ہوتے رہنے کو فرمایا تھا۔

حضرت والا! میں گنہگار ہوں، نفس کا بیمار ہوں اور اپنی اصلاح کا بے حد محتاج ہوں اور اصلاح کی فکر بھی ہے۔ میرے حضرت مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ والا مدظلہ کو اپنا مصلح اپنا مرشد مشفق اور خیر خواہ مان کر آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں آپ والا مجھے بیعت فرما کر جس طرح مناسب سمجھیں بندہ کی اصلاح فرمائیں۔

جواب: آپ کو خط سے بیعت کرلیا، یہ بیعتِ عثمانی کی سنت ہے۔ پرچہ معمول ہمراہ ہے اس پر عمل کریں جب ملاقات ہوگی ہاتھ پر بیعت کرلوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وقت ہو تو مولانا آصف کے ساتھ ساؤتھ افریقہ آجائیے۔

ایک پارہ تلاوتِ قرآن پاک اور مناجات کی منزل بھی جاری رکھیے، حفاظتِ نظر اور حفاظتِ قلب کا اہتمام ضروری ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

برصغیر کے ایک مشہور عالم کبیر کے صاحبزادے
(جو عربی داں اور انگریزی زبان کے پروفیسر ہیں)
کا بیعت ہونے کے بعد پہلا خط

۵۷ **حال**: خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں تعلق خاطر تو حضرت والا سے پہلے سے تھا مگر بیعت کے بعد تو مستقل ہی حضرت کا دھیان رہتا ہے اور شاید ہی ایسا ہوتا ہے کہ جب حضرت والا کا تصور نہ آتا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس تعلق و محبت کو میرے لیے باعث سعادت دارین فرمادیں۔

جواب: نہایت مبارک حالت ہے یہ محبتِ مرشد راہ حق میں تمام مقاماتِ رفیعہ کے لیے مفتاح ہے۔

۵۸ **حال**: عجیب تربات یہ ہوئی کہ چند روز ہوئے میں نے آپ کے ساتھ والد ماجدؒ کو خواب میں دیکھا۔ تفصیل یاد نہ رہی بس اتنا صاف یاد ہے کہ والد ماجدؒ کے ساتھ آپ بھی تشریف فرما ہیں اس خواب کی تعبیر میں نے یہی لی کہ جناب والا سے بیعت کی سعادت میرے لیے باعث برکت ہے اور والد ماجدؒ بھی اس تعلق پر خوش ہیں۔

جواب: نہایت عمدہ تعبیر ہے احقر اگر تعبیر لکھتا تو بالکل یہی لکھتا۔

۵۹ **حال**: دوسری بار خواب میں جناب والا کو تنہا دیکھا اور وعظ کی مجلس ہے اور

بار بار فرما رہے ہیں کہ اپنی خودی کو مٹادو۔ اِسی پر آنکھ کھل گئی۔

عجیب شئے ہے محبت بھری نگاہ ادیب

کہ ایک دن ہی میں دُنیا بدل گئی اپنی

جواب: یہ خواب حاصل طریق ہے۔ آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ خانقاہ تھانہ بھون سے یہی ارشاد ہوا تھا۔

۶۰ **حال**: کئی بار جی چاہا کہ فون کر کے حضرت والا کی آواز سنوں مگر جی کو روکا کہ حضرت کو زحمت ہوگی اور گستاخی کا احساس ہوتا تھا کہ کیسے حضرت کو فون پر بلانے کی ہمت کروں۔

جواب: دس بجے رات کو پاکستانی وقت کے مطابق فون کے لیے بہتر وقت ہے۔

۶۱ **حال**: میرے صبح کے معمولات حسب ہدایت والا یہ ہیں۔ نماز فجر کے بعد ذکر قدرے آواز کے ساتھ پہلے چند دن تو تین سو بار ذکر میں دل بہت لگا پھر گھبراہٹ کا احساس ہوتا رہا تو دو سو کیا مگر ایک سو سے کم پھر بھی نہیں کیا۔ کبھی کبھی دل لگتا ہے تو تین سو سے زائد کرنا چاہتا ہوں مگر حضرت کی ہدایت کے مطابق تین سو سے زیادہ نہیں کرتا ہوں۔

جواب: ایک سو بھی کافی ہے۔ جب زیادہ غلبۂ شوق ہو تو ۳ سے ۵ سو کر لیجئے اس سے زیادہ میں اندیشہ خشکی کا ہے اور اعتدال مزاجی بھی مطلوب شرعی ہے۔

۶۲ **حال**: دن بھر میں اکثر درود واستغفار کا ورد کرتا رہتا ہوں۔ مسجد ذرا میرے گھر سے دُور ہے پھر بھی عصر مغرب وعشاء کے لیے جماعت کا اہتمام ہے۔ ہدایت کے مطابق نماز عشاء کے بعد وتر سے پہلے سنتوں کے بعد دو رکعت تہجد و صلوٰۃ توبہ کی نیت سے پڑھنے کا اہتمام ہے۔ صبح کو ذکر کے بعد حضرت کی ہدایت کے مطابق ''معمولات صبح وشام'' جو حضرت والا نے عنایت فرمایا ہے اس کا بھی روزانہ اہتمام ہے۔

جواب: جملہ معمولات سے مسرت ہوئی اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَ بَارِکْ فِیْہِ۔

۶۳ **حال**: ذکر کے وقت اور معمولات کے وِرد کے دوران بلا قصد حضرت والا کا تصور آ جاتا ہے اور ذہن میں حضرت والا کی شبیہ آتی رہتی ہے میں اس تصور و شبیہ کو ارادتاً رفع بھی نہیں کرتا۔

جواب: اکابر کا یہی ارشاد ہے کہ نہ قصداً لایا جائے نہ قصداً ہٹایا جاوے۔ محبت کے لیے محبوب کا دھیان غیر اختیاری طور پر آ جاتا ہے۔

۶۴ **حال**: ہر ہفتہ منگل کے دن نماز عشاء کے بعد گذشتہ بیس برس سے ایک مقامی مسجد میں میرے درسِ قرآن کا معمول ہے۔ تفسیر انگریزی میں دیتا ہوں۔ الحمدللہ حاضرین بہت خاطر جمعی سے سنتے ہیں۔ تفسیروں میں اردو میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان القرآن، مولانا عبدالماجد دریا آبادی، مولانا امین احسن اصلاحی اور کبھی کبھی مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیریں پیش نظر رہتی ہیں۔ عربی میں عام طور سے طبری اور ابن کثیر پیش نظر رہتی ہے۔ شاذ و نادر روح المعانی بھی دیکھ لیتا ہوں حضرت کا کیا مشورہ ہے؟ تفسیر سے پہلے وتر کے بعد اللہ تعالیٰ سے اخلاص کی دُعا کرتا ہوں اور عجب وخود پسندی سے پناہ مانگتا ہوں۔

جواب: تفسیر میں صرف تین تفاسیر پر اکتفا مناسب رہے گا۔

(۱) بیان القرآن (۲) تفسیر عثمانی (۳) معارف القرآن

تفسیر موضح القرآن شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ کی بھی مفید ہے اور عربی تفاسیر حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی روح المعانی بہت کافی ہے۔ تفسیر ابن کثیر دیکھنا بھی مفید ہے۔

۶۵ **حال**: الحمدللہ تقریر و تحریر کے مواقع بہت ملتے ہیں۔ خصوصاً تقریر کے مطالبے بہت ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ فلاں بات میں نے ایسی کہی تھی جو کسی

نے اس طرح نہ سمجھائی ہے۔ جب بھی دل میں یہ خیال آتا ہے تو عُجُب محسوس ہوتا ہے تو فوراً دل ہی میں الحمدللہ کہہ کر استغفار بھی کر لیتا ہوں اس کے علاوہ عُجُب سے بچنے کے لیے معمول کر رکھا ہے کہ ہر تقریر سے پہلے دو رکعت نفل کے بعد خلوصِ نیت کی دُعا کرتا ہوں اور اَللّٰھُمَّ ذَلِّلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ وَ عَظِّمْنِیْ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ اور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَغِیْراً فِیْ عَیْنِیْ وَ کَبِیْراً فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ پڑھتا ہوں پھر تقریر کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اس بیان کو میرے لیے اور حاضرین کے لیے نافع کریں۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ یا اس میں کوئی اضافہ کا مشورہ ہے تا کہ اپنی اہمیت وخود پسندیُ سے بعد ہو۔ الحمدللہ از خود کسی اعزاز اور وعظ میں کسی اہم جگہ بیٹھنے کا قلب میں مطالبہ نہیں ہوتا۔ حضرت کی ہدایت درکار ہیں۔

جواب: یہ عمل کافی ہے لیکن ایک شعر اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا اضافہء برکت کے لیے پڑھ لیا کریں۔

ہم ایسے رہے کہ ویسے رہے وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

یہ شعر علاجِ عُجُب وکبر کے لیے اکسیر ہے

۶۶ **حال**: میری ملازمت اس قسم کی ہے کہ ہر قسم کے لوگوں سے ملنا ہوتا ہے۔ غیر محرم خواتین سے بھی سابقہ ہوتا ہے۔ پہلے میں خواتین کے چہروں سے نظر نہیں ہٹاتا تھا اب بیعت کے بعد اہتمام کرتا ہوں کہ اگر غیر محرم خواتین سامنے آئیں تو پہلی اچٹتی نگاہ کے بعد پھر دوبارہ ان کے چہروں کی طرف نظر نہیں کرتا اور اپنے اس طریقہ پر ہر بار قلبی طور پر اندر بہت سکون محسوس کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں مزید کوئی ہدایت؟

جواب: اچٹتی نظر سے بھی کبھی نفس کچھ لذت غیر شعوری طور پر سرقہ (چوری) کر لیتا ہے لہٰذا یہ دُعا اضافہ کر لیجئے کہ اے خدا ہمارے نفس کی اچانک نظر کے بھی غیر شعوری مستلذات مسروقہ کو معاف فرما دیجئے۔

۶۷ **حال**: مجھے تقریباً آٹھ ماہ کے لیے انگلینڈ میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے دراسات اسلامیہ کے مرکز میں قرآن پاک اور فقہ اسلامی کی تدریس کے سلسلہ میں قیام کرنا ہے۔ یہ وہی مرکز ہے جس کی انتظامیہ کے صدر حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

جواب: مبارک ہو اللہ تعالیٰ شانہ شرف قبول عطا فرمائیں آمین اور ہم سب کو باحسن وجوہ خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشیں آمین۔

۶۸ **حال**: عریضہ کو اتنا طویل کرنے کا قصد نہ تھا۔ خیال بار بار رہا کہ حضرت کا وقت اپنی معروضات وذاتی مسائل میں ضائع کرنے کا سبب بنوں گا۔ مگر قلب میں تقاضا بھی تھا کہ حضرت کی خدمت میں سب احوال پیش کردوں۔ اس طویل نویسی کے لیے معذرت پیش ہے۔

جواب: آپ کے طویل مکتوب سے قلب نہایت مسرور ہوا، طولِ زلفِ محبوب باعثِ فرحت ہوتا ہے۔

۶۹ **حال**: ایک بڑی الجھن درپیش ہے کہ حضرت والا کے جواب میں ڈاک کے خرچ کا بوجھ حضرت پر نہ پڑے۔ ایک آسان شکل یہ معلوم ہوتی ہے کہ کچھ رقم حضرت کو بھجوادوں جو ڈاک خرچ میں کام آجائے۔ اس سلسلے میں ہدایت کا محتاج ہوں۔ جوابی لفافہ ملفوف ہے۔

جواب: آپ ذرا بھی فکر نہ کریں آپ کے خط کے جواب کا صرفہ میرا محبوب صرفہ ہوگا۔

۷۰ **حال**: اجازت چاہتا ہوں کہ کبھی کبھی حضرت کی خانقاہ کے لیے کچھ ہدیہ پیش کرسکوں یہ صرف قلبی تقاضہ ہے اور نفس پر الحمدللہ کوئی بار نہیں ہے۔

جواب: نہایت خوشی سے اجازت ہے۔

۷۱ **حال**: میں فکر میں ہوں کہ کچھ وقت نکال کر دو تین دن ہی کے لیے حضرت والا

کی صحبت سے استفادہ کی خاطر خانقاہ میں قیام کر سکوں۔ والسلام مع الاکرام۔
محتاجِ دُعا توجہ خاص۔

جواب: نہایت مفید نہایت عمدہ اور نہایت احسن خیال ہے۔

۷۲ **حال**: حضرت والا کے مواعظ کا مطالعہ برابر کرتا ہوں۔ اپنے امراضِ روحانی اور مسائل کا حل اس سے حاصل ہوتا ہے۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک طالب کا خط جو اعمال قبیحہ میں مبتلا تھے ان کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حکم دیا کہ اگر اصلاح چاہتے ہو تو مولانا حکیم محمد اختر صاحب سے تعلق پیدا کرو۔ ان سے تعلق کے بغیر تمہاری اصلاح نہیں ہوسکتی۔

۷۳ **حال**: حضرت صاحب الحمدللہ اب بدنظری اور لواطت سے مکمل طور پر شفایابی ہوگئی ہے حضرت صاحب جب سے آپ کا جوابی خط پہنچا ہے اور اس پر عمل کیا ہے تو اب صرف ایک مرتبہ بدنظری ہوئی جس پر میں نے آپ کے حکم کے مطابق آٹھ رکعت نماز نفل اور بیس روپے صدقہ ادا کیا جس کی برکت سے الحمدللہ ابھی تک ایک دفعہ بھی بدنظری نہیں ہوئی آپ کے مشوروں پر عمل کی برکت سے لواطت سے مکمل توبہ نصیب ہوگئی۔

جواب: الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں لیکن نفس سے ہمیشہ ہشیار رہیں ایک لمحہ کو غافل نہ ہوں۔ امارد سے ہمیشہ عیناً قالباً وقلباً مشرق ومغرب کی دُوری رکھیں۔ اگر نفس کو ذرا ڈھیلا چھوڑا تو یہ مرض پھر عود کر آتا ہے۔ ذکر اللہ اور دیگر ہدایات پر پابندی سے ہمیشہ عمل جاری رکھیں۔

۷۴ **حال**: حضرت صاحب اب اگلے امراض کا علاج چاہتا ہوں۔

حضرت صاحب میرے اندر غرور وتکبّر بے حد و بے حساب ہے حضرت صاحب اس کا علاج میں نے ایک کتاب سے تلاش کر کے اس پر عمل کیا۔ علاج یہ تھا کہ ہر نماز کے بعد مسجد میں نمازیوں کے جوتیاں سیدھی کیا کرو۔ اور مسجد کے لیٹرین صاف کیا کرو اس پر عرصہ ایک سال سے عمل کر رہا ہوں لیکن کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا بلکہ ایسا کرنے سے دل میں خیال آتا ہے کہ میں بڑا متواضع ہوں میں تو اس قابل نہیں جو یہ کام کر رہا ہوں اور بعض اوقات لوگ تعریف بھی کر دیتے ہیں کہ تم بڑے نیک ہو بڑے متواضع ہو کہ جوتیاں سیدھی کرتے ہو۔ جس سے نفس اور زیادہ فرعون بن جاتا ہے اور تکبّر سے پھول جاتا ہے۔

جواب: جسمانی مرض کا علاج کتاب دیکھ کر کرتے ہو یا ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہو۔ روحانی مرض میں آپ خود معالج بن گئے شیخ کس لیے کیا جاتا ہے؟ اس کو اطلاع اور اس کی تجویز کی اتباع کرنے سے نفع ہوتا ہے۔ عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے۔ پرچہ عُجُب و کِبر کا علاج روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۷۵ **حال**: موچی کے پاس جوتی وغیرہ درست کروانے نہیں جاتا بلکہ کسی بچہ کو بھیجتا ہوں کہ لوگ کہیں گے کہ نئی جوتی نہیں پہنتا اور پرانی پہنتا ہے۔

جواب: آپ یہ کام خود کیا کریں، ہرگز کسی اور سے نہ لیں، معمولی کپڑے اور جوتے پہنیں، کبھی گھر کے لیے آٹا سبزی خود خرید کر لائیں کہ لوگ آپ کو یہ کام کرتا ہوا دیکھیں۔

۷۶ **حال**: اور اگر کوئی بڑا مجھے کوئی اچھی نصیحت کرے تو اس کو اُلٹا بُرا بھلا کہتا ہوں کہ بڑے آئے نصیحت کرنے والے۔

جواب: یہ علامتِ کِبر ہے۔ کِبر کی حقیقت ہے حق بات کو قبول نہ کرنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا۔ جب کوئی بُرا بھلا کہے تو خاموشی سے سُنیں اور سوچیں کہ جتنا یہ مجھ کو بُرا کہہ رہا ہے میں تو اس سے بھی بُرا ہوں۔ اگر میرے بڑے عیب ظاہر ہو جاتے

تو مخلوق پتھر مارتی۔ شکر کریں کہ اللہ نے میرے عیبوں کو چھپالیا۔

۷۷ **حال**: اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں آدمی مجھے نیک اور اچھا نہیں سمجھتا تو میرے دل میں اس آدمی کی نہایت ہی ذلت پیدا ہو جاتی ہے اور میں بھی اس کی غیبت و شکایت شروع کر دیتا ہوں۔

جواب: اپنے اعمال کو یاد کیا کریں کہ تُو تو ایسا ہے کہ اگر مخلوق کو معلوم ہو جائے تو لوگ پاس نہ بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ستّاری ہے کہ میرے عیوب کو چھپالیا ورنہ ایک یہ کیا سارے لوگ مجھ پر تھوکتے۔ لوگوں میں بُرائی کرنے والے کی تعریف کیا کریں اور سلام میں پہل کیا کریں۔

۷۸ **حال**: اور گھر سے باہر بن ٹھن کر نکلتا ہوں اور اپنی ڈاڑھی کو لوگوں سے چھپاتا ہوں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ ڈاڑھی والا ہے۔

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ آپ ڈاڑھی کو اچھا نہیں سمجھتے، توبہ کریں ایک مُشت ڈاڑھی رکھنا واجب اور شعائرِ اسلام سے ہے۔ ڈاڑھی کو خوب ظاہر کریں اور شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمتِ عظمیٰ کی آپ کو توفیق عطا فرمائی۔

۷۹ **حال**: حضرت صاحب دل میں خیال آتا ہے کہ لوگ میری خوب عزت کریں اور میری خوب تعریفیں کریں اور میری نیکی کے گیت گائیں۔

جواب: یہ حُبِّ جاہ ہے۔ سوچا کریں کہ نہ میں رہوں گا نہ تعریف کرنے والے رہیں گے ایسی فانی اور ناپائیدار چیز کی خواہش کر کے اللہ کو ناراض کرنا حماقت ہے۔

۸۰ **حال**: حضرت صاحب یہ ہیں کچھ مختصر تکبر کی علامتیں۔ حضرت صاحب کوئی ایسا علمی و عملی علاج تحریر فرمائیں جس سے تکبُّر و حبِ جاہ نکل کر اپنی عاجزی و ذلت کا ہر وقت استحضار رہے۔

جواب: علاج اوپر تحریر کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نفع کامل عطا فرمادیں اور ہم سب کی اصلاح فرمادیں۔

بنگلہ دیش کے ایک عالم کا خط جو احیاءِ دین کے نام پر ایک تنظیم قائم کرکے اس کا سربراہ بن کر کام کرنا چاہتے تھے حضرت نے ان کو کید نفس سے آگاہ کرکے تنبیہ فرمائی۔

۸۱ **حال:** میرے آقا اور میرے سردار! آپ کی ہر زیارت میرے لیے رحمت رہی۔ مجاہدات کی مجھے عادت نہیں ہے اپنے قصد و ارادہ کے استعمال کے ذریعے کبھی ایک قدم آگے بڑھنا مجھے یاد نہیں آتا۔ لیکن میں نے یہ ہر بار اور بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ میرے حضرت کی صحبت بابِ تزکیۂ نفس میں میرے لیے اکثیر ہے حضرت کی صحبت معاصی سے تنفر اور گھن پیدا کردیتی ہے حضرت کے ساتھ ملازمت ومداومت قلب کے اندر ایک عظیم صفا کردیتی ہے جس کا صاف صاف احساس ہوتا رہتا ہے قلب کے اندر محسوس ہوتے رہتے ہیں علم میں برکات وانشراحات پیدا اور بڑھتے رہتے ہیں۔ اور حضرت سے فراق کے بعد بھی مدت دراز تک عبادات کے جذبات، ذکر اللہ کا شوق، حُبّ اللہ اور حُبّ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سوز، خوفِ خدا، یادِ آخرت اور دینی حوصلے محسوس ہوتے رہتے ہیں۔

لیکن ہائے جتنی دُوری ہوتی جاتی ہے اور مدتِ فراق و بُعد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اتنا ہی نقصان پھر خسران پھر حرمان پھر طرح طرح کی ہلاکتیں گھیر لیتی ہیں اور گھیرتی چلی جاتی ہیں۔ جہاں عصیان سے تنفر تھا اس کی جگہ تلذذ بالعصیان پیدا ہوجاتا ہے۔ پہلے میلان، پھر قربِ معصیت پھر وقوع فی المعصیت ہونے لگتا ہے۔ پھر تو اپنی بربادی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

جواب: اس کی وجہ خود آپ کا ذکر اور فکر اور معمولات کا اہتمام نہ ہونا ہے ارشاد السالکین کے معمولات پر عمل کیجئے خواہ نصف یا ثلث۔ شیخ سے دُوری صاحبِ معمولات لیے مضر نہیں۔

معمولات تزکیہ اور اصلاح نفس کے لیے ارشاد السالکین میں جو لکھا گیا

ہے اس پرعمل کرنا ضروری ہے اور اسبابِ معصیت سے بُعد کو لازم کرلیا جاوے۔

۸۲ **حال**: میرے آقا اور میرے مخدوم و محبوب احب المحبوبین اور اعز المعززین! ہمیشہ اور ہر مرتبہ مجھے یہی تجربہ ہوا ہے۔ ایسے حالات پر آپ نے بار بار تنبیہ فرمائی ہے کہ قصداً اختیار دُوری از معصیت اور اجتناب عن اسباب المعصیت اختیار کرو۔ میرے آقا! ہر دفعہ آپ کے ایسے کلمات کو پڑھ کر نگاہ بسوئے آسمان ہوئی اور گویا کہ دَم بخود جیسا بن کے رہ گیا کیونکہ استعمالِ اختیار کی کوئی ہمت اپنے اندر محسوس نہیں کرتا۔

جواب: استعمالِ قدرت کی آپ کو قدرت ہے لیکن آپ نفس پر مجاہدہ سے گریز اور فرار اختیار کر کے بزدلی اور نالائقی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

۸۳ **حال**: پچھلی زندگی میرے سامنے ہے میرے حالات رفع و خفض کے مجھے یاد ہیں۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سوائے فضل اللہ اور دُعا و توجہ اہل اللہ مجھے کوئی چارہ نہیں۔ اگر اس حالت میں میری موت ہوگئی تو سوائے جہنم کے میرا اور کیا ٹھکانہ ہوسکتا ہے۔ اب تو مناجات بھی کرتا ہوں تو بسا اوقات کچھ نہیں کہہ پاتا ہاتھ اُٹھائے ہوئے خاموش بیٹھا رہتا ہوں اور کبھی کبھی یہ شعر حضرت کا ارشاد فرمایا ہوا پکڑے ہوئے چور کی طرح بلا آواز پڑھتا رہتا ہوں کہ ؎

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانبِ آسماں دیکھ کر

جواب: یہ مجبوریاں آپ کو نہیں ہیں۔ یہ نفس کے حرام لطف کے لیے حیلہ سازیاں اور چکر بازیاں ہیں جن کا انجام خطرناک ہے۔ اے کاش جلد ہوش میں آجاتے۔

۸۴ **حال**: حضرت کیلئے بکثرت دُعائیں کرتا رہتا ہوں صلوٰۃ حاجت پڑھ کر بھی اور ویسے بھی۔ بسا اوقات کچھ تلاوت یا نماز پڑھ کے حضرت کیلئے بخش دیتا ہوں۔

جواب: جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ احقر کی صحت کی خوب دُعا کریں۔

لیااوراحباب سے بھی دُعا کی گذارش کردیں۔ کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ دُعا کی خاص گذارش ہے۔

۸۵ **حال**: میرے سردار! ملک کے گھروں اور مساجد کوسنتوں سے آباد کرنے کے لیے کچھ علماء بار بار مجھے آگے بڑھانے کی کوشش کررہے ہیں ملک کے حالات بہت ہی خوفناک ہیں۔ (اس کے بعد انہوں نے جو کچھ لکھا بہت تفصیل سے لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ) اہل باطل کے منظّم گروہ کے مقابلے کے لیے تنظیمی کام کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں بعض گمراہ فرقے ہمارے اکابر کی شان میں گستاخیاں کررہے ہیں جن کوسُن کر سخت غصہ آتا ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر بھی کبھی آپ کو بغض اور غصہ آیا یا نہیں؟

۸۶ **حال**: مجھے ایک ضخیم کتاب (بنگلہ میں) پڑھنے کے لیے ملی جس میں ہمارے اکابر کو منافق، ملحد اور کافر کہا گیا ہے اور کیا کیا سخت الفاظ لکھے ہیں جس سے اُمت کی گمراہی کا سخت اندیشہ ہے۔

جواب: ایسی کتابیں یہاں بھی ہیں مگر آپ نے اپنی اصلاح کا کیا حق ادا کیا جو اُمت کا غم آپ کو کھا رہا ہے اگر آپ اس غم میں مخلص ہوتے تو سب سے پہلے آپ اپنی اصلاح کرتے۔ اس شخص سے اُمت کی اصلاح نہیں ہوتی جو اپنی اصلاح میں اپنی قدرت استعمال کرنے کے بجائے

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں

پڑھتا ہو یا لکھتا ہو۔ انسان پہلے صالح بنتا ہے پھر مصلح بنتا ہے ورنہ وہ حُبِّ جاہ میں مارا جاتا ہے۔

۸۷ **حال**: علاوہ ازیں شرکیات، کفریات، الحاد اور بدعات کا طوفان برپا ہے۔ میں نے ان حالات پر غور کیا اور ان کے حملوں کے دفاع کے لیے سوچا۔ مجھے یہی

محسوس ہوا کہ اس کا دفاع بہت ہی دشوار ہے اُن کی طاقتیں بہت استوار اور منظّم ہیں اس لیے میں نے کچھ معتدلانہ اصول و مقاصد مرتب کیے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرمادیں تو کچھ مخلص دوستوں کے ساتھ مل کر اس کام کو لے کر کھڑے ہونے کا عزم ہے۔ نام تنظیم اور اصول و مقاصد پیشِ خدمت ہیں۔

نام تنظیم: احیاء دین وسنت یا تعمیر ملت یا تحریک عزت دین یا تحریک فتح مبین یا تحریک عزتِ خدا ور سول یا تحریک عزت توحید یا تحریک دعوت رسول اللہ ﷺ یا تحریک سنتِ رسول یا تحریک اسوۂ رسول ﷺ۔

مقاصد: عزت دین خدا اور رسول ﷺ کو بلند کرنا، دعوتِ توحید و تقاضائے توحید کو اُمت کے قلوب تک پہنچانا، سنت رسول ﷺ کا احیاء اور عظمت اہل اللہ و اکابرین کو بلند کرنا اور اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کی خوشی حاصل کرنا۔

نوٹ: ہم سیاست سے دُور رہیں گے کیونکہ میرا طویل تجربہ، مشاہدہ اور تاریخی مطالعہ بھی یہی بتاتا ہے کہ سیاست اُمت کو دین نہیں دیتی اور چاہے کچھ بھی دے۔

جواب: یہ جراثیم وہی قدیمی ہیں جو آپ کے خون میں عرصے سے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی اصلاح کریں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوۃ الحق اور صیانۃ المسلمین کو ہردوئی جا کر سیکھ کر کام کریں۔

ان مقاصد کے حُسنِ ظواہر میں آپ کے حُبِّ جاہ کے قبح بواطن پنہاں ہیں۔ یہ تحریک بھی اسی سیاسی جراثیم کے فضلاتِ غیر شعوریہ ہیں جن کا آپ کو ادراک نہیں ہوسکا، ایسے جراثیم خوردبینِ مرشد میں نظر آتے ہیں۔ ان چند آخری صفحات میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے آپ کی حُبِّ جاہ کی بیماری کے دوبارہ حملہ کی علامت ہے۔ **حفظنا اللّٰہ تعالٰی من شرور انفسنا** احقر عندالملاقات دلیل بھی اس کی پیش کرے گا۔ فی الحال بدونِ دلیل تسلیم کا امتحان کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جنوبی افریقہ کے ایک عالم کبیر اور حضرت مرشدی مدظلھم کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا یونس پٹیل صاحب کا خط جو بوجہ دورۂ قلب حضرت والا کے ساتھ سفرِ ترکی میں شامل نہ ہوسکے ان کے اظہار ملال و غم پر حضرت اقدس کی تسلی و حوصلہ افزائی و بشارتیں۔

۸۸ **حال**: زُبْدَۃُ الْعَارِفِیْنَ مُجَدِّدِ زَمَاں عَارِفْ بِاللّٰہ سَیِّدِیْ وَ سَنَدِیْ مُظْھَرِ اَنْوَارِ رَبَّانِیْ لَازَالَ اللّٰہُ شُمُوْسَ فُیُوْضِکُمْ بَازِغَۃً وَ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِکُمْ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج بعافیت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضرت والا کی دُعاؤں کی برکت سے طبیعت ٹھیک ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مراحل سے انتہائی آسانی کے ساتھ گذار دیا۔ قلب میں کوئی گھبراہٹ پریشانی یا خوف دل کے دورہ کے وقت نہیں ہوا بلکہ حضرت والا کی دُعاؤں اور تعلیمات کی برکت سے ایک قسم کا چین اور سکون رہا۔ زبان پر ذکر ہسپتال میں بھی جاری رہا۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل اخلاص و صحت کے ساتھ دینی خدمات کی توفیق بخشیں اور شرفِ قبولیت بھی عطاء فرمائیں۔

جواب: محبی محبوبی مکرمی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو استنبول میں نہ پاکر دل تڑپ گیا مگر رضا بالقضاء کا حال طاری کرکے مطمئن ہوگیا انشاء اللہ تعالیٰ آپکو بوجہ عذر وطن ہی میں یہاں کے انوارِ سفر ملیں گے۔

جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اُس حال کو اکمل دیکھا ہے

۸۹ **حال** : حضرت والا! اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم پر تادیر صحت وعافیت کے ساتھ قائم رکھیں۔ کیا بتاؤں کہ آپ نے کیا کردیا۔ آپ نے مجھ جیسے اندھوں کو بینا کردیا، گمراہ کو ہدایت کی راہ پر لگادیا۔ خشک مُلّائی کو معرفتِ مولیٰ کی چاشنی عطا کی، غفلت کے پردوں کو ہٹا کر آپ نے ذکر کے اجالوں میں لا کھڑا کردیا، بہت سے رذائل سے بغیر سخت مجاہدہ ومشقت نکلنے کی راہیں دکھلائیں۔ آپ کے احسانات کا کیسے شکریہ ادا کروں۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپکے حُسنِ ظن کے برکات سے احقر کونوازش فرمائیں آمین۔

۹۰ **حال**: حضرت والا! آپ کے روحانی مواعظ، آپ کی نورانی صورت، آپ کی حسین سیرت، آپ کا درد وسوز میں ڈوبا ہوا لہجہ، آپ کا انوار ومعرفت سے چھلکتا ہوا دل روح کو تڑپاتا ہے اور دل کو گرماتا ہے۔ آپ نے اپنوں کو اور غیروں کو اسیر کردیا ہے۔

حضرت والا میں جب آپ کی صفات پر غور کرتا ہوں اور اپنے آپ کو اس آئینہ میں دیکھتا ہوں تو واللہ اپنے آپ کو پوری مخلوق میں سب سے کم تر، کمینہ خصلت، بدتر اور فاسق پاتا ہوں۔ ایک فیصد بھی اپنے اندر وہ کمالات نہیں پاتا جو کسی اہل دل عارف باللہ متبع سنت کے خلیفہ میں ہونا چاہیے۔

جواب: یہ احساس منجملہ حالاتِ رفیعہ سے ہے مبارکباد۔

۹۱ **حال**: حضرت والا! امید ہے کہ آپ گستاخی معاف فرمائیں گے مگر کیا کہوں اشک بار آنکھوں سے اور سوزِ جگر سے لکھ رہا ہوں۔

پوچھوں گا میں اس سوختہ جاں سے یہ باادب
ہم تشنہ لبوں کو بھی پلائے گا جام کب
کچھ راز بتا مجھ کو بھی اے چاک گریباں
اے دامنِ تَر اشکِ رواں زلفِ پریشاں
کس کے لیے دریا تری آنکھوں سے رواں ہے
کس کے لیے پیری میں بھی تو رشکِ جواں ہے
کس کے لیے لب پر یہ ترے آہ وفغاں ہے
کس برق سے اُٹھتا یہ نشیمن سے دھواں ہے
ہے کس نِگہِ پاک کا تیرے جگر میں تِیر
اِک خلق ہوئی جاتی ہے جس درد کی اسیر (حضرت والا کے اشعار)

جواب: یہ اشعار اگرچہ ہمارے ہیں مگر آپ کے قلم سے لذیذ سے الذ (لذیذ تر) ہو گئے۔

۹۲ **حال**: حضرت والا! یہ سالکین کا قافلہ جو کل آپ تک پہنچ رہا ہے اور جن کو آپ کی رفاقت ترکی اور انگلینڈ کے سفر کی ہوگی کتنا خوش نصیب قافلہ ہے۔ اگرچہ دل کو احقر مطمئن کیے ہوئے ہے کہ عشق کی راہ میں غم بھی اور فراق بھی سہنا پڑتا ہے اور سالک کو ہر حال میں راضی برضاء رہنا چاہیے مگر پھر بھی دل میں ایک قسم کی گھٹن ہے کہ یہ میرے گناہوں کی پاداش اور سزا ہے کہ جس نے آپ کی مبارک صحبت سے محروم کر دیا۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ۔

گہے دربگیرم گہے بام گیرم چو بینم روئے تو من آرام گیرم

جواب: یہ احساس علامت مقبولانِ بارگاہِ حق سے ہے۔

تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَدَامَتَکُمْ۔

۹۳ **حال**: میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے کہ تو اپنے شیخ کے عشق میں جھوٹا ہے اور اپنے شیخ کے حقوق کی ادائیگی میں کچا ہے اور کوئی گستاخی ان کی شان میں ضرور ہوئی ہے ورنہ کیوں سفر کی پوری تیاری اور ارادہ کے بعد محروم کر دیا گیا۔

جواب: ہر قضاء مومن کے لئے سو فیصد مفید ہوتی ہے طبعی غم لوازم بشریت سے ہے اور یہ حزن باعث تکمیلِ نسبت ہے۔

۹۴ **حال**: حضرت والا! اللہ تعالیٰ کے لیے معاف فرما دیں اور اس ناپاک نالائق مرید کو اپنی خصوصی توجہ سے محروم نہ فرمائیں۔ دُعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ حُبِّ جاہ، حُبِّ مال، حُبِّ دُنیا، غفلت عَنِ الْآخِرَۃِ اور تمام رذائل سے پوری نجات عطاء فرما کر خالص اپنا بندہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے جلدی صحت دے دے تاکہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر دل کو مجلّٰی، مصفّٰی، مزکّٰی بناؤں۔ (آمین)

آپ کی ملاقات کا بے حد مشتاق ہوں۔
محترم جناب عشرت جمیل میر صاحب اور بقیہ قافلہ کے لوگوں کو بشرط سہولت سلام۔
بندہ یونس پٹیل غفرلہ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ

جواب: مولانا۔ دل و جان سے آپ کے لیے دُعا ہر روز کرتے ہیں **تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی دَعْوَاتِنَا بِکَرَمِہٖ**۔ یہ خط پڑھ کر خصوصی احباب مولانا عبدالحمید وغیرہ کو سنایا گیا، بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ احقر آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

❁❁❁❁❁

۹۵ **حال**: سیدی و سندی حضرت والا دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔
حضرت والا خط جب مکمل ہو چکا تو لفافے میں بند کیا اضطراب اور غم کی کیفیت ہی میں نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت والا انگلینڈ میں کسی جگہ مقیم ہیں۔ جب احقر پہنچا تو محترم جناب میر صاحب دروازہ پر ملے اور فرمانے لگے جلدی کرو حضرت انتظار میں ہیں۔ احقر تیزی سے حضرت والا کے پاس پہنچا۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ بڑھا کر احقر سے معانقہ فرمایا۔ پھر احقر نے درخواست کی کہ اپنے قلب مبارک میں سے کچھ منتقل فرمائیے۔ حضرت والا نے جواب دیا ''کر تو رہا ہوں'' پھر حضرت والا نے فرمایا کہ اپنا دل بالکل میرے دل کے ساتھ کر دو۔ احقر نے آپ کے سینۂ مبارک کے ساتھ اپنے دل کو آپ کے دل کے مقابل کر دیا۔ یہاں تک کے آپ کے دل کی دھڑکن میرے دل کی دھڑکن پر محسوس ہونے لگی۔ آپ کے دل سے اللہ اللہ کی آواز آ رہی تھی۔ پھر حضرت والا نے زبان سے بھی اللہ اللہ کا ذکر جاری فرمایا۔ تھوڑی سی دیر میں احقر کے دل اور زبان سے بھی اللہ اللہ جاری ہونے لگا۔ پھر یہ سوچ کر کہ حضرت تھک گئے ہوں گے احقر نے معانقہ چھوڑنا چاہا لیکن حضرت والا نے زور سے چمٹائے رکھا اور آنکھ کھل گئی۔ جب آنکھ کھلی تو دل کی دھڑکن تیز تھی اور کچھ لمحہ کے لیے دل

سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد جسم میں بھی طاقت محسوس ہونے لگی اور یک دَم فرحت سکون اور بشاشت معلوم ہوئی۔ امید ہے تعبیر سے نوازیں گے۔

جواب: مکرمی المحترم جناب یونس پٹیل صاحب زیدت معالیکم وعزائم رشدکم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی۔

آپ کا محبت نامہ پڑھتا گیا اور وجد طاری ہوتا گیا۔ تعبیر اس خواب کی نسبت اتحادیہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ سے بندگانِ خداوند تعالیٰ کو آتش محبت الٰہیہ ملے گی۔ مبارک باد۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَلَكَ وَعَلَيْكَ وَلِاَهْلِكَ وَلَنَا كَذَالِكَ۔

محمد اختر

وارد حال ترکی۔ استنبول (بعد نماز فجر)

❁❁❁❁❁

ان ھی عالم صاحب کا دوسرا خط

۹۶ **حال**: مصدر فیوض وبرکات مرشدی وسیدی حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِكُمْ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ حضرت والا کی واپسی بخیر و عافیت ہوئی ہوگی۔ حضرت کا والا نامہ ملا۔ حضرت کیا عرض کروں احقر حضرت والا کی شفقتوں کو اور احسانات کو تادم آخر فراموش نہیں کرسکتا۔ حضرت والا نے ترکی اور انگلینڈ سے فون پر اور والا نامہ میں تحریری طور پر احقر کو جس طرح تسلی دی، دل کو ایک دَم سکون نصیب ہوگیا اور طبیعت میں خوشی اور فرحت کے آثار کئی دنوں تک محسوس ہوتے رہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھیں اور مجھ کو حضرت والا کی محبت، عظمت اور عقیدت کے حقوق کما حقہ ادا کرنے کی توفیق بخشیں۔

حضرت والا آپ کی آواز میں جو نور اور روحانیت ہے اس سے روحانی طور

پژمُردہ دل تو زندہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن جسمانی طور پر کمزور دل میں بھی جان اور تقویت آ جاتی ہے۔ احقر کے پاس الفاظ نہیں ہیں جس سے آپ کی صفات اور کمالات کی مدح کی جاسکے اور نہ آپ اس کے محتاج ہیں۔ لیکن جی میں بس یہ آ تا ہے کہ اگر قدرت ہوتی تو الفاظ کے سانچے میں اپنے دل کی کہانی حضرت کو پیش کرتا اور اپنے ہی دل کو تسکین دیتا۔

آج کل تو ہر وقت آپ کا تصور رہتا ہے کوئی محفل، کوئی مجلس، کوئی ملاقات، دوست، احباب کی ایسی نہیں ہوتی جس میں احقر حضرت والا کی کچھ نہ کچھ باتیں نہ پیش کرتا ہو۔ حضرت والا ہی کی برکت سے نفع بھی خوب ہو رہا ہے اور لوگ اصلاح کی طرف مائل بھی ہو رہے ہیں۔

حضرت والا، احقر کو ایک عظیم الشان نفع جو پہنچا حضرت کی صحبت سے وہ یہ ہے کہ الحمدللہ اب لوگوں کی مدح و ذم کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب کوئی تعریف کرتا ہے تو دل میں خوشی ہوتی ہے لیکن اپنا کوئی کمال نظر نہیں آتا۔ محض خدا کا فضل اور احسان اور حضرت کی برکت تصور کرتا ہوں اور معاً یہ خیال بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احقر کی لاکھوں روحانی بیماریاں اس شخص سے مخفی رکھیں یہ خدا کا احسان ہے ورنہ اگر اس تعریف کرنے والے کو پتہ چل جائے تو منہ پر تعریف کے بجائے تھوکے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں۔

اب ہر وقت یہ فکر سوار ہے کہ زندگی ختم ہوتی جارہی ہے لیکن اب تک حضرت والا کے روحانی بیوٹی پارلر میں احقر نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک قلباً اور قالباً نہیں سنوارا تاکہ قبر میں اور حشر میں منہ دکھانے کے قابل ہو جاؤں۔ حضرت والا احقر بہت ہی زیادہ محتاج ہے حضرت کی دُعاؤں اور توجہ کا کہ نفس و شیطان کے جال سے بچ کر ہر لمحہ اپنے مولیٰ کی رضا میں گذاروں۔

فقط والسلام

احقر یونس یوسف پٹیل غفرلہٗ

۳؍ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ

جواب: یہ مقام رفیع فی السلوک مبارک ہو اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ فِیْہِ۔

یہی احساس حالاتِ مقبولین سے ہیں۔ مبارک ہو۔

آپ اطمینان رکھیئے دل و جان سے دُعائے ترقیات ظاہرہ و باطنہ کررہا ہوں اور قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں، نَظَراً عَلٰی فَضْلِ الْمَوْلٰی۔

آہ جائے گی نہ میری رائیگاں

تجھ سے ہے فریاد اے ربّ جہاں

۹۷ **حال**: محض محبت کے اظہار و ازدیاد کی خاطر دوہزار روپے ارسال خدمت ہے۔ حضرت کا قبول فرمانا احقر پر احسان ہوگا۔

جواب: نہایت مسرت کے ساتھ قبول کرلیا، جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔

ہر لفظ کو حَرْفاً حَرْفاً اِسْتِلْذَاذاً لِقَلْبِیْ وَ رُوْحِیْ پڑھا۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔

ھدیۂ محبت الفین نے ازدیاد الفت کیا، جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔

احقر کی عمر میں برکت وصحت وعافیت دارین کے لیے دُعا کی گذارش ہے۔

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

❁❁❁❁❁

ان ھی عالم صاحب کا تیسرا خط

مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتکم و مدفیوضکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۹۸ **حال**: اُمید ہے مزاج بعافیت ہوگا۔ حضرت کی خدمت میں اس حقیر سراپا تقصیر کی مؤدبانہ التجا ہے کہ حضرت والا دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے شیخ

کامل کی برکت سے غایت اخلاص کے ساتھ اور غایت صداقت کے ساتھ اپنے پاک دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔

جواب: آمین۔ علامتِ اخلاص مبارک ہو۔

۹۹ **حال**: اللہ تعالیٰ تمام امراضِ روحانی، کِبر، ریا، نام ونمود، حُبِّ جاہ، حُبِّ باہ اور حُبِّ مال وغیرہ سے مکمل شفاء نصیب فرمادے۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۱۰۰ **حال**: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کی ذاتِ عالی کے ساتھ احقر کا اصلاحی رشتہ جوڑ دیا۔ حضرت والا کی ذات بابرکت کی توجہ سے اس ناکارہ کو، خلائق میں ذلیل ترین اعمال کرنے والے انسان کو خوب فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض وبرکات سے ناچیز کو خوب نفع عطا فرماتے رہیں۔

جواب: الحمدللہ۔ آمین۔

۱۰۱ **حال**: واللہ ثم واللہ احقر دل سے یقین کرتا ہے کہ حضرت والا کے فیوض و برکات اور توجہ کا اثر ہے اور دُعاؤں کا ثمرہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد احقر کی مجلس تعلیم اور مجلس ذکر میں شریک ہوتی ہے۔ تقریباً سات سو مرد اور ہزار سے زائد خواتین، اور الحمدللہ کافی تبدیلیاں اُن کی زندگیوں میں آرہی ہیں۔ یہ سب حضرت والا کی کرامت ہے اللہ تعالیٰ احقر کو عُجُب اور استدراج سے بچائے۔

جواب: آمین۔

۱۰۲ **حال**: حضرت میں بہت ہی کمزور ہوں حاسدین بہت بڑھ گئے ہیں۔ طرح طرح سے کوششیں کرتے ہیں کہ ترقی نہ ہو۔ الحمدللہ یقین ہے کہ یہ احقر کی اصلاح کے لیے ہے اور عُجُب سے بچانے کے لیے، لیکن پھر بھی طبعی تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: تینوں قل کافی ہیں۔ حاسدین کی تلخ گوئی تکویناً کُونین ہے جو باعثِ دولتِ کونین ہے۔

۱۰۳ **حال**: حاسدین کے لیے بھی دُعا کرتا ہوں اور معاف کرتا ہوں۔ لیکن طبعی پریشانی انسانی خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دُعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالی ایسے لوگوں کی شرارتوں سے محفوظ فرماوے۔

جواب: آمین۔

۱۰۴ **حال**: ایک شخص نے خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت والا اور احقر اور اپنے آپ کو سفید لباس میں چلتے ہوئے دیکھا۔

جواب: الحمدللہ مبارک خواب ہے۔

۱۰۵ **حال**: ایک عورت نے جو مجلس ذکر میں اور تعلیم میں شرکت کے طفیل ٹی وی اور دوسری خرابیاں ترک کیں اور نقاب پوش ہوگئی، اس نے دیکھا کہ ایک بڑے وسیع مکان میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تشریف فرما ہیں اور آپ کے ساتھ احقر اور اُن کا خاوند ہے۔

جواب: مبارک خواب ہے۔

❁❁❁❁❁

۱۰۶ **حال**: الحمدللہ تعالیٰ خیریت ہے آنجناب کا ارسال فرمودہ جواباً اصلاح نامہ موصول ہوکر باعث برکت وسعادت ہوا، جزاہم اللہ خیرالجزاء،

بیک وقت سلسلہ واحدہ کے مانوس الطبع متعدد اشیاخ کے روبرو اطلاع احوال واعمال مجالستۃً ومکاتبتۃً بغرض اصلاح کرتے رہنا مناسب ہے کہ نہیں؟

جواب: نہیں

۱۰۷ **حال**: صورتِ اولیٰ میں اگر نسخے متعدد ہوئے تو تطبیقاً یا تاثیراً عمل ہو یا کیا صورت ہوگی؟

جواب: کیا معالجۂ جسمانی میں متعدد اطباء سے بیک وقت رجوع ہونا مناسب ہوتا ہے؟۔

۱۰۸ **حال**: کبھی احقر کو زندگی و حیات سے بوجہ حوادثاتِ دُنیا و ناپائیدارگی کی بناء پر طبعی نفرت ہونے لگتی ہے جو باعث کسل اور مخل فی الخشوع ہوتی ہے۔

جواب: دنیوی زندگی سے بے رغبتی مامور بہ ہے اس کا ثمرہ انابت الی اللہ ہے، ورنہ یہ طبعی ضعف ہے جس کا علاج ہمت سے کر کے اعمال میں مشغول ہونا ہے۔

۱۰۹ **حال**: مدرسہ کے طلبہ کی حالتِ علم کے ساتھ ساتھ اخلاقاً بہت ہی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات تعلیم تعلم سے عزل کا احساس ہوتا ہے مگر بفضلہٖ تعالیٰ حفاظت رہتی ہے۔

جواب: اختلاطِ امارد سے خصوصی احتیاط کا اہتمام۔

۱۱۰ **حال**: درس و تدریس فتاویٰ میں مشغولی کے باعث آج کل کتب تصوف کا مطالعہ اکثر نہیں ہو پاتا۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۱ **حال**: کوشش و سعی کے باوجود کبھی غیر ضروری کلام خصوصاً آنے والوں سے ہو جاتا ہے اور عدمِ تکلّم میں غیر اخلاقی کیفیت کا احساس ہوتا ہے جو بتکلّف تکلم فضول کا محرک ہوتا ہے۔

جواب: تسبیح ہاتھ میں رکھیئے اور مختصر کلام پر اکتفا کافی ہے۔

۱۱۲ **حال**: زمانۂ طالبعلمی اور حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں احقر بالدوام تہجد اخیر شب میں پڑھتا رہا اور بعد فراغت بھی، اب چند ایام سے اخیر شب میں نہیں اُٹھ پا رہا ہوں تو قبل از نوم ادا کر لیتا ہوں مگر ارادہ ہمیشہ آخیر شب میں ادائیگی کا رکھتا ہوں الارم بھی لگاتا ہوں مگر نہ جانے کچھ دنوں سے کیا نشہ سا ہوتا ہے الارم بند کر دیتا ہوں اور سوچتا ہوں ابھی اُٹھوں گا پھر آنکھ لگ جاتی ہے اور کبھی الارم بن کرنے کا بھی پتہ نہیں ہو پاتا۔

جواب: قبل نوم کو لازم کریں پھر بعد نصف شب اگر بآسانی آنکھ کھل جاوے۔

۱۱۳ **حال**: حُبِّ خداوندی و خوفِ خداوندی پہلے کی نسبت کم ہو گیا ہے نہایت حسرت رہتی ہے، کیا کروں؟

جواب: مقصود اعمال ہیں، طبعی خوف اور طبعی محبت کے لیے صرف دُعا کرتے رہیں کہ نعمت ہے لیکن مقصود عقلی خوف اور عقلی محبت ہے جو مانع ارتکابِ معاصی ہے۔

۱۱۴ **حال**: نظام الاوقات بعض دفعہ بوجہ سُستی کے قائم نہیں رہتا موخر ہو جاتا ہے اور اپنے محل سے ہٹنے کے بعد مزہ داری نہیں رہتی۔

جواب: موخر ہونے میں مضائقہ نہیں، ناغہ نہ کریں۔

۱۱۵ **حال**: بعض اوقات فتاویٰ کی اس درجہ مصروفیت رہتی ہے کہ تلاوتِ قرآن کا معتد بہ موقع نہیں ملتا۔

جواب: مختصر تلاوت بھی دینی خدام کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

۱۱۶ **حال**: اور نہ اہل خانہ والدہ محترمہ اور ہمشیرگان کے ساتھ گفتگو و کلام کا جبکہ اہل خانہ اس کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

جواب: کچھ وقت نکال کر گھر والوں کا حق خندہ پیشانی سے ادا کریں۔

۱۱۷ **حال**: کبھی بعد الفجر بہت سُستی ہوتی ہے۔ بعد فراغ نماز نیند کا غلبہ ہوتا ہے ایک تو فی نفسہٖ اس وقت نوم مناسب نہیں (اِلَّا حَاجَةً)

جواب: سو جایا کریں **لا تفریط فی النوم** یا پھر رات کو جلدی سویا کریں۔

۱۱۸ **حال**: دوسرے بعد بیداری بہت ہی ہمت پست نظر آتی ہے اور شرمندگی ہوتی ہے ہمت بلند اور دفع کسل جو خلاصہ تصوف ہے اس میں احقر بہت کمزور ہے۔

جواب: یہ اس وجہ سے کہ آپ اس کو نامناسب سمجھتے ہیں حالانکہ عذر کے احکام الگ ہیں دوسرے قلت منام کو اب مجددِ زمانہ نے بھی منع فرمایا ہے۔

۱۱۹ **حال**: جو حضرات مدرسہ یا غریب خانہ پر کسی ضرورتِ دینی فتویٰ وغیرہ کے

لیے آتے ہیں احقر ان کے ساتھ علاوہ مجالست کے مواکلتاً کوئی تکلف نہیں کرتا جس کی وجہ بخل نہیں بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ اس میں تو کافی وقت صرف ہوگا جبکہ مواکلت کے مختصر وقت میں فراغت ہوجاتی ہے۔

جواب: بہت مناسب ہے۔

۱۲۰ **حال:** قریبی مرحومین، والد صاحب وغیرہ کا تصور بھی وقتاً فوقتاً آتا رہتا ہے اور کبھی قصداً بھی ایسا ہوجاتا ہے تاکہ طلب آخرت پیدا ہو، کیا یہ فعل درست ہے۔

جواب: جی ہاں۔ ایصالِ ثواب بھی کردیا کریں تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر۔

۱۲۱ **حال:** بیرون خانہ سے سبزی یا اور دوسری چیز لاتے ہوئے بلکہ بازار میں جاتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے اس لیے اس کام کو ہمشیرگان انجام دیتے ہیں، کیا یہ باب تکبر سے تو نہیں؟

جواب: یہ تو بعض کام کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے بھی ہوتی ہے لیکن یہ بتائیں کہ یہ کام اپنی شان کے خلاف تو نہیں لگتا؟

۱۲۲ **حال:** کبھی کسی کام میں احقر خود رائی پسند کرتا ہے اور اسی کو ترجیح دیتا ہے جبکہ دوسرے کی رائے میں بھی (مثل ہمشیر صاحب وغیرہ کے) احتمالِ خیر ہوتا ہے۔

جواب: مشورہ کرلیں کہ سنت ہے پھر جس کو خیر سمجھتے ہوں اس پر عمل کریں، **فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔**

۱۲۳ **حال:** احقر سفید لباس کا عادی ہے خصوصاً موسمِ گرما میں ہر ہفتہ دو اور کبھی تین جوڑوں کی تبدیلی کی نوبت آجاتی ہے بوجہ معتدل ہونے کے احقر بسا اوقات پہنے رہتا ہے۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۲۴ **حال:** مگر والدہ محترمہ تبدیلی پر اصرار کرتی ہیں کہ میلے ہوچکے ہیں۔

جواب: صاف رہنا چاہیے۔

۱۲۵ **حال**: تجربہ سے معلوم ہوا کہ میلے کپڑوں میں عجز وانکسار زیادہ ہوتا ہے۔

جواب: نہیں۔ معمولی لباس میں رہیں، میلے کپڑوں میں رہنا تو دوسروں کی نگاہ میں حقیر ہونا ہے جو مطلوب نہیں لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسہٖ میلا رہنا تو ویسے بھی پسندیدہ نہیں اور اس زمانے میں اہل دین کو اپنی حیثیت کے موافق ذرا اچھے لباس میں رہنا چاہیے تاکہ عوام کو دین کی طرف رغبت ہو اور ان کی غلط فہمی دُور ہو کہ دین سے نعوذ باللہ مفلسی آتی ہے۔

۱۲۶ **حال**: رشتہ دار واقارب کے گھر کم جانا ہوتا ہے پھوپی صاحبہ شکایت کرتی رہتی ہیں احقر مصروفیت بالفاظِ شیریں ظاہر کرتا رہتا ہے۔

جواب: صحیح۔ کبھی کبھی ملتے رہنے سے حق صلہ رحمی ادا ہو جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

۱۲۷ **حال**: باربڈوز کے ایک عالم نے لکھا کہ بوجہ تدریس ذکر کی مجوزہ تعداد پوری نہیں کر پاتا۔

جواب: آپ کے لیے ذکر قلیل کماً مگر کثیر کیفاً کافی ہے اہل تدریس کو ذکر کا شرف ہر وقت حاصل ہے۔

۱۲۸ **حال**: یہاں کثرتِ عریانی کی وجہ سے نگاہ کی حفاظت سخت مشکل ہے، چاروں طرف نیم برہنہ عورتیں نظر آتی ہیں۔ خوف ہوتا ہے کہ نہ جانے نگاہ کی حفاظت کا حق ادا ہونا بہت مشکل ہے۔

جواب: مغربی ملکوں میں نظر کی حفاظت مشکل اور مجاہدہ شدید مگر نور مشاہدہ قوی عطا ہوتا ہے۔ المشاھدة بقدر المجاھدة۔ نیم برہنہ سے نظر بچانے کے بعد یہ شعر احقر کا اینٹی بائٹک ہے؂

آگے سے مُوت پیچھے سے گُو
اے دوست جلدی سے کر آخ تُھو

حلاوتِ بصارت کی قربانی سے حلاوتِ بصیرت کی نعمت عظمیٰ کا شرف حاصل کیجئے۔ جس دُکان میں مال زیادہ ہوتا ہے اس کا تالہ قوی اور مضبوط لگانا ہوتا ہے۔ قلب میں انوارِ نسبت مع اللہ کی جب فراوانی ہوگی بذریعہ التزام ذکر و اہتمام غضِ بصر کی حسرتوں کے زخم سے تو آنکھوں کا تالہ خود بخود قوی تر ہوتا جائے گا۔ صدورِ خطا پر ندامت و استغفار کی تلافی سے انشاء اللہ تعالیٰ راستہ طے ہو جائے گا۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اُٹھے اُٹھ کر چلے

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام مقاصدِ حسنہ میں اپنی رحمت سے جلد بامراد فرمائیں آمین ثم آمین اور خاص کر دارالعلوم کے لیے وسیع تر زمین عطا فرمائیں آمین۔ تعلیمی خدمت مبارک ہو۔

❁❁❁❁❁

۱۲۹ **حال**: ایک خاتون نے لکھا کہ ان کا شوہر ان کا خیال نہیں رکھتا اور غم پہنچاتا ہے اور کبھی خوش نہیں رکھتا اگرچہ بظاہر دین دار ہے۔ تو بیوی کے خوش کرنے کے لیے اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: اسلام میں بیوی کا دل خوش کرنا اور خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے متعلق قرآن پاک میں سفارش کی **عاشروھن بالمعروف** یعنی اپنی بیویوں سے نیک برتاؤ کرو۔ ایک شخص نے کھانے میں نمک تیز کردینے پر بیوی کو معاف کردیا، مرنے کے بعد ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اِسی عمل کی برکت سے بخش دیا کہ میں نے اپنی بیوی کے نمک تیز کرنے کو معاف کردیا تھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو چالیس سال کی تھیں شادی کی اور آپ کی ۵۲ سال کی عمر

مبارک تک زندہ رہیں مگر اُن کی تکلیف کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی کہ بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تکلیف ہوگی۔

۱۳۰ **حال**: کیا اسلام میں چار شادیاں کرنے کا حکم ہے؟

جواب: چار شادی کی اجازت ہے، حکم نہیں ہے اور یہ اجازت مطلق نہیں اس شرط سے مقید ہے کہ شوہر انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے کمالِ ایمان اور تقویٰ کے ساتھ یہ شرط نازل ہوئی اور آج کل تو ایمان کا کیا حال ہے۔ اس لیے اس زمانے میں ایک ہی پر صبر ضروری ہے ورنہ دو شادی کر کے اگر دونوں میں برابری نہ کی تو سخت گناہ گار ہوگا۔ پھر اس زمانے میں صحت اور قوت بھی کمزور ہے۔ اُس زمانے میں خون نکلوانا پڑتا تھا اور اب خون چڑھوانا پڑتا ہے۔ اور موجودہ زمانے میں جس نے بھی دو شادی کی دل کا چین وسکون غائب ہوا۔ لیلیٰ کی تعداد بڑھا کر مولیٰ کی یاد کے قابل نہ رہے۔ نظر کی حفاظت نہ کرنے کا یہ وبال ہے کہ ایک لیلیٰ پر صبر نہیں۔ آپ **یَا سُبُّوْحُ یَاقُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَاوَدُوْدُ** سات بار اور **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** سات بار کھانے پر اور پانی پر پڑھ کر دَم کر دیا کریں اور دُعا کر لیا کریں کہ اس عمل کی برکت سے اے خدا میرے شوہر کے دل میں میری محبت ڈال دیجیے۔

❁❁❁❁❁

جنوبی افریقہ سے ایک بڑے عالِم اور حضرت والا کے مجازِ بیعت کا خط

۱۳۱ **حال**: امید ہے مزاج بعافیت ہوگا۔ حضرت والا کی خیر و عافیت کے لیے احقر اہل وعیال مع والدین، متعلقین اور جملہ احباب ہمہ وقت دست بہ دُعا رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت کی ذات بابرکت کو اپنے ظِلِّ رحمت میں صحت وتندرستی و عافیت وسلامتی کے ساتھ تادیر قائم رکھے اور ہم کو حضرت والا کے ساتھ ایسی

عقیدت وعظمت ومحبت کا تعلق نصیب فرمائیں کہ ہم حضرت والا کی تمام باتوں پر دل وجان سے عمل کرنے والے بن جائیں آمین۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۱۳۲ **حال**: حضرت والا آپ کا منشا یہی سمجھتا ہوں کہ پوری دُنیا کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق اتنا قوی کرلیں کہ ایک سانس بھی اپنے مالک کو ناراض نہ کریں۔ ہر لحہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی پر فدا کریں۔

جواب: خوشی پر ان کی جینا اور مرنا ہی محبت ہے
یہی مقصودِ ہستی ہے یہی منشائے عالم ہے

آپ کی اس فہم پر ایک لاکھ مبارک باد۔ میری آہ وفغاں کو آپ نے خوب سمجھ لیا اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے بدونِ استحقاق یہ نعمتِ عظمیٰ مجھ کو اور آپ سب کو عطا فرمادیں۔ آمین

۱۳۳ **حال**: حضرت والا! اطلاعاً عرض ہے کہ احقر اس کی کوشش تو کرتا ہے لیکن پھر بھی کبھی کبھی نفس وشیطان دھوکا دے جاتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی اطلاع دی تھی کہ حضرت والا کی صحبت اور فیض اور توجہ اور دُعا سے الحمدللہ معمولی گناہ سے بھی اب دل میں فوراً ظلمت محسوس ہوتی ہے اور دل پریشان ہوجاتا ہے۔ توبہ اور ندامت کے آنسوؤں سے جب دھولیتا ہوں تو پھر ایک قسم کا سکون چین اور اطمینان نصیب ہوجاتا ہے۔ حضرت والا دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ احقر کو غرور، ریا، کبر اور حب جاہ ومال وباہ اور تمام بُرے اخلاق سے محفوظ فرما کر اپنا ولی بنالیں۔

جواب: دل وجان سے دُعا کرتا ہوں **تَقَبَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی دَعْوَاتِنَا کُلَّهَا**۔

۱۳۴ **حال**: حضرت والا کی برکت اور دُعاؤں سے احقر کی مجلس، وعظ وذکر سے بہت سے لوگ تائب بن کر اُٹھتے ہیں لیکن احقر کوشش کے باوجود اپنے آپ کو اخلاص سے بالکل عاری پاتا ہے۔ تصحیح نیت کی وعظ سے قبل بھی، درمیان وعظ بھی اور بعد

میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ ہر عمل خالص خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو لیکن بار بار یہ خیال آتا ہے کہ یہ سب نفس کی رضا کے لیے اور تحسین خلق کے لیے ہو رہا ہے لہٰذا اس کو بند یا ملتوی کر دینا چاہیے جب تک کہ اخلاص کی دولت اپنے شیخ کی خدمت میں ایک طویل مدت رہ کر نہ حاصل کرلوں۔ حضرت والا احقر کو یہ خیال کبھی اتنا سُست کر دیتا ہے کہ کوئی عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا اگرچہ کرتا رہتا ہوں۔ ہر وقت یہ خوف لگا رہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوں گا۔ امید ہے کہ حضرت والا اس دشوار گھاٹی سے عبور کی طرف راہ نمائی فرمائیں گے۔

جواب: آپ ریا کے وسوسے کو ریا نہ خیال کریں، مکھی آئینے کے اُوپر ہوتی ہے مگر اندر معلوم ہوتی ہے جو خلافِ حقیقت ہے اسی طرح وسوسہ دل کے باہر ہوتا ہے لیکن محسوس ہوتا ہے کہ دل کے اندر ہے۔ خوف ریا علامت اخلاص ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دُعا کرلیا کریں اَللّٰھُمَّ اَخۡلِصۡنِیۡ بِخَالِصَۃٍ ذِکۡرَ الدَّارِ۔

حضرت خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن   پہلے عادت پھر عبادت ہوگئی

یہ حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ ہے جو شعر بنا دیا گیا۔

خوفِ ریا سے کسی خیر کو نہ چھوڑئے گا کہ خوفِ ریا سے ترکِ خیر سب سے بڑی ریا ہے مخلوق کے سبب اپنے خالق کی عبادت ترک کرنا سخت نادانی ہے۔ تمام اکابر اولیاء امت کو اپنے اخلاص پر اطمینان نہ رہنے سے خوف تھا یہ علامت علامت مقبولین ہے استغفار اور توبہ سے تلافی کافی ہے۔

ریا کی تعریف جو حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے غور سے پڑھئے اَلۡمُرَاءَاۃُ فِی الۡعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنۡیَوِیٍّ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا رِیَاءُ الشَّیۡخِ اَفۡضَلُ مِنۡ اِخۡلَاصِ الۡمُرِیۡدِ۔

دین کی اشاعت کے لیے دکھاوا برائے اشاعت دین ہرگز ریا نہیں عین

اخلاص ہے۔غرض دُنیا کا شبہ ہوتو استغفار سے تلافی کافی ہے۔لاکھوں انسانوں کے جلسے میں احقر نے اپنے بزرگوں کو اشراق اور اوّابین پڑھتے دیکھا ہے، اخفا کا اہتمام نہ کیا مخلوق کو شجر و حجر غیر نافع و ضار سمجھ کر توحید خداوندی کے سامنے سر بسجود رہے کیونکہ ترکِ عمل بخوف ریا خود ریا ہے وساوس کے لیے یہ دُعا بھی جاری رکھئے،

” اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَکَ وَذِکْرَکَ “

۱۳۵ **حال:** دل سے دُعا ہے آنجناب بخیر و عافیت رہیں احقر بھی الحمدللہ خیریت سے ہے، قبل ازیں علاجِ کبر کے سلسلے میں حضرت والا نے مراقبہ تعلیم فرمایا تھا جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے احقر کو الحمدللہ اس مراقبہ سے بے حد نفع ہوا ہے مزاج میں بھی اس کے بعد نرمی اور ٹھہراؤ آیا ہے مگر احقر کی اہلیہ جو کم عمری کی وجہ سے غافلات کا نمونہ ہے، نیز حافظ قرآن بھی ہے لیکن بچپنے کی وجہ سے بے ڈھنگے پن کا مظاہرہ بکثرت کرتی ہے اور ناچیز کے لیے بے ڈھنگا پن نہایت اذیت کا باعث ہمیشہ سے رہا ہے، اس لیے اس کے ساتھ بکثرت سختی کرتا ہوں اور باوجود ضبط کی کوشش کے سختی ظاہر ہو جاتی ہے۔ بعد میں مجھے احساس بھی ہوتا ہے کہ یہ بے چاری کم عمری کی وجہ سے مجبور ہے پھر اس کم عمری میں لگا تار ایک ایک سال کے وقفہ سے تین بچے بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیئے ہیں وہ بھی اس کو پریشان رکھتے ہیں، چنانچہ سختی کے فوراً بعد اس کے ساتھ ملاطفت اور رفق و مہربانی کا معاملہ کر کے سختی کے اثرات دُور کرنے کی سعی بھی کرتا ہوں، مگر اس بے حد سختی کی وجہ سے اس کا تاثر مجموعی طور پر میرے بارے میں یہ ہے کہ اُس کو معمولی باتوں پر سخت غصہ آ جاتا ہے وہ بے چاری میرے غصہ کی حالت میں غصہ فرو کرنے کے لیے بے حد جتن بھی کرتی ہے۔ میرا یہ معاملہ کبر سے ناشی تو نہیں ہے؟ براہِ کرم اس کی اصلاح کے واسطے تدبیر کی طرف راہنمائی فرما دیں۔ بندہ جناب عالی کا نہایت احسان مند ہے کہ مجھ جیسے جانور کی اصلاح کے لیے حضرت والا اپنا قیمتی وقت اور دماغ صرف فرماتے ہیں **جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی**۔

جواب: بیوی پر غصہ کرنا جواں مردی کے بھی خلاف ہے۔ جو کمزور اور ہر طرح آپ کے بس میں ہے اس پر غصہ کرنا کہاں کی بہادری ہے۔ جب غصہ آئے تو نفس سے کہیں کہ اگر اتنا ہی بہادر ہے تو اپنے سے طاقتور پر غصہ کر کے دکھا خصوصاً جہاں ضَرَبَ یَضْرِبُ کا بھی احتمال ہو تو وہاں غصہ کرے گا؟ اور وہاں سے ہٹ جائیں اور غسل خانے میں جا کر اپنے چہرے پر خود چپت لگائیں اور خود کو کہیں کہ تو کتنا کمینہ ہے کہ بے کس اور کمزور کا دل دکھاتا ہے۔ میرا وعظ ''خوشگوار ازدواجی زندگی'' اور ''حقوق النساء'' ہر روز چند صفحات پڑھ لیا کریں۔ میرا وعظ ''علاج الغضب'' کا بھی ہر روز دس منٹ مطالعہ کریں۔ غصہ کی بنیاد ہی کبر ہے۔ اپنے سے افضل اور بہتر پر غصہ نہیں آتا، اس کو کمتر سمجھتے ہو اس لیے غصہ کرتے ہو۔

(۱) مراقبہ کرو کہ میری بیٹی اس طرح کی ہوتی تو داماد سے کس اخلاق کو پسند کرتے؟

(۲) دوسرا مراقبہ کہ آپ اس بیوی کی جگہ پر ہوتے تو اپنے شوہر، جو تمہارا جیسا ہوتا اس سے کس حُسنِ اخلاق کو پسند کرتے؟

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کثرت سے پڑھتے رہئے اور کھانے پینے کی چیزوں پر ۷ مرتبہ تسمیہ پڑھ کر دَم کریں۔

❁❁❁❁❁

ان ہی عالم صاحب کا دوسرا خط

۱۳۶ **حال**: امید ہے حضرت والا خیریت و عافیت سے ہوں گے، حضرت والا نے احقر کے غصہ اور سخت گیری کے لیے جو بطور علاج مراقبے تحریر فرمائے تھے احقر کو اس سے الحمدللہ کافی افاقہ رہا، مگر عین غصہ اور گرفت کے وقت (جو احقر اپنی اہلیہ پر کرتا ہے) ہر دفعہ اس مراقبہ کی طرف التفات نہیں ہوتا۔ جب التفات اور توجہ ہوتی ہے تو غصہ پر قابو آ جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

جواب: قابو آ جانا نعمت تو ہے لیکن غصہ میں جو زیادتی اور تجاوز عن الحد ہوا اُس کی

تلافی بھی ضروری ہے۔ پچھلے خط میں آپ نے لکھا تھا کہ غصہ وسخت گیری کی تلافی آپ صرف رفق وملاطفت کی صورت میں کرتے ہیں لیکن اب یہ کافی نہیں۔ اب اگر کوتاہی ہو تو اس سے براہ راست ندامت سے معافی مانگیں اور کہیں کہ جو تم پر بے جا غصہ کرتا ہوں یہ میرا کمینہ پن ہے جس پر میں بہت شرمندہ ہوں۔ اس کو کوئی عمدہ تحفہ پیش کریں، چھ رکعات پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی اور اصلاح کی درخواست کریں اور اتنا روپیہ صدقہ کریں کہ نفس کو تکلیف ہو مثلاً بیس روپیہ پر نفس کو تکلیف نہیں ہوتی تیس پر ہوتی ہے تو تیس روپیہ صدقہ کریں۔ پندرہ دن کے بعد حالات کی اطلاع کریں۔

❁❁❁❁❁

۱۳۷ **حال**: ایک صاحب جو حد سے زیادہ ذکر کرتے تھے جس کی وجہ سے دماغ میں خشکی پیدا ہو گئی تھی، مزاج غیر معتدل ہوتا جا رہا تھا، انہوں نے بیعت کی درخواست کی اور لکھا کہ اب وہ حضرت والا کے ارشادات کے مطابق عمل کریں گے من مانی نہیں کریں گے کیونکہ بغیر مرشد کی رہنمائی کے اللہ نہیں مل سکتا۔

جواب: اس خط سے آپ کو بیعت کر لیا اور اس بیعت کا نام بیعتِ عثمانی ہے۔ اب جو میرا بتایا ہوا پرچہ جا رہا ہے اسی پر عمل کریں اور سب وظیفے ملتوی کر دیں۔

(۱) ایک سیب ہر روز کھائیے۔

(۲) سر پر کدو یا بادام کا ہو کا تیل لگائیں سوتے وقت۔

(۳) بکری کا دودھ جتنا ہضم ہو خوب پیا کریں۔

(۴) ہر روز آٹھ گھنٹے سویا کریں۔

(۵) تہجد رات کو عشاء کے بعد وتر سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کریں۔ جب تک نیند معتدل نہ ہو آخری رات میں نہ اُٹھیں۔ اطلاح حال کرتے رہیں۔

(۶) ہر گناہ سے بچیں۔

❀❀❀❀❀

۱۳۸ **حال**: گذارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ...... سلھٹی نے جامعہ قاسم العلوم بدرگاہ شاہ جلال مدرسہ سلہٹ میں پڑھنے کے وقت ۱۹۹۳ء میں آپ کے مبارک ہاتھ پر اصلاحی بیعت کی تھی اور آپ نے تسبیح دی تھی کہ ہر روز صبح کو تین سو مرتبہ کلمہ پڑھنا اور رات کو اسم ذات دو سو مرتبہ پڑھنا لیکن فراغت کے بعد ایک سال چھ مہینہ مکان میں رہا جس کی وجہ سے تسبیحات پوری ادا نہیں کر سکا۔ اب میں اکتوبر سے ایک سال کے لیے تبلیغ میں ہوں میرا حال یہ ہے کہ اگر کوئی اعمال کرتے وقت جسم میں تکلیف آئے تو ساتھ ساتھ دل میں الحاد کی وسوسہ آتے ہیں اور فکر اسکے جواب دیتے ہیں بعض اوقات اس وجہ سے سر میں درد ہو جاتا ہے اب اگر اسی حال میں میری موت ہو تو جہنم کے سوا کوئی راستہ نہیں ۔ اب آپ کی جناب عالی میں درخواست یہ ہے کہ میرے اس مرض کی دوا بتا کر صحیح راستہ دکھائیں اور دُعا کریں۔ مرشدی ایسے بھی بعض وسوسے دل میں آتے ہیں جس کو زبان کبھی ادا نہیں کر سکتی اور قلم لکھنے سے بھی قاصر ہے۔ آپ کے قیمتی وقت کو خراب کرنے سے اب رک گیا۔ خدا کی قسم اگر میرا یہ خط آپ کے مبارک ہاتھ میں پہنچے تو مذکورہ عنوان سے جواب دے کر مجھے مصیبت سے بچالیں۔ میں خط کا عادی نہیں بھول کو معاف فرمادیں۔

جواب: (۱) ایک سیب ہر روز کھائیے نہار منہ۔

(۲) بکری کا دودھ ایک پاؤ شکر یا اصلی شہد ملا کر اس میں اسپغول کی بھوسی چار چمچہ حل کر کے فوراً پی لیں۔

(۳) نیند لانے کے لیے سر پر تیل (ندرا کشن) ہر روز لگائیں اور خوب سوئیں فجر کی نماز جماعت سے پڑھیں مگر تہجد کے لیے ہرگز نہ اُٹھیں۔ چھ گھنٹے سے آٹھ گھنٹے تک سویا کریں۔

(۴) نیک احباب سے ہر وقت خوش طبعی کریں تنہائی میں نہ رہیں۔

(۵) وسوسہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی آیا۔ وسوسہ سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے وسوسہ ایمان کی دولت کی علامت ہے، چور خالی گھر میں نہیں جاتا۔ آپ کو وسوسوں سے تکلیف پر ثواب ملے گا انشاللہ تعالیٰ۔

(۶) آپ کا خاتمہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت اچھا ہوگا۔

(۷) کسی کافر کو اپنے وسوسہ سے تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ مومن کے ایمان کی علامت ہے کہ وسوسۂ معاصی سے تکلیف ہوتی ہے اسلئے مطمئن رہیں آپ پکّے مومن ہیں۔

(۸) بوقت وسوسہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اور یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ صرف تین تین بار یا زیادہ سے زیادہ سات بار پڑھ لیا کریں۔

مولانا عبدالمتین صاحب میرے خلیفہ ہیں ڈھاکانگر کی خانقاہ میں جا کر ان کے پاس چالیس دن رہو۔

❀❀❀❀❀

حضرت مرشدی مدظلھم العالی کے ایک غیر عالم مجاز کا خط جو ان کی حالت رفیعہ کا عکاس ھے اور حضرت اقدس کا جواب

۱۳۹ **حال**: حق تعالیٰ شانہٗ سے دست بدعا رہتا ہوں کہ آنخضرت کو انتہائی طویل عمر دراز مع مکمل و جامع صحت عطا فرمائیں! آمین ثم آمین۔ آنخضرت سے عجیب وغریب معاملہ ہے کہ جس قدر قربت بڑھتی جارہی ہے تشنگی کو مزید بڑھتے ہوئے پا رہا ہوں۔ اور یہ کیسا آنخضرت کا کمال ہے کہ روز بروز الحمدللہ ''قربتِ الٰہیہ'' میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ۔ ان اندرونی، روحانی تغیرات جن سے یہ حقیر فقیر گذر رہا ہے تحریر میں لانے سے قاصر ہے۔ یہ سب بفیضِ حق تعالیٰ آنخضرت کا عجیب وغریب کمال ہے، اللہ تعالیٰ کے تصور سے ہی سُرور محسوس ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ''وہ میرے سامنے ہیں۔ بس! سجدوں

میں بھی کبھی کبھی بے پناہ مسرت جیسی کیفیت آنے لگتی ہے۔'' آہ! یہ میرے شیخ کے ''کامل'' ہونے کی دلیل ہے جس کو میں بیان نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت کے اتنے اتنے درجات بلند فرمائیں کہ جو ہمارے تصور میں بھی نہ سماسکیں!

جواب: آپکے حالات مندرجہ سے جس قدر مسرت ہوئی وہ بھی الفاظ سے بیان نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ کا آپ پر عظیم فضل ہورہا ہے۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ وَ بَارِکْ فِیْہِ۔**

۱۴۰ **حال**: اس وقت میری یہ حالت ہے کہ میں جب بھی آنحضرت کی خدمت میں حاضری دیتا ہوں میری نظریں، میرا دل آپ کے مبارک ہونٹوں سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو سننے کے لیے مشتاق رہتا ہے۔ ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے میرے کانوں میں رس گھل رہا ہے۔ سُرور کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ دل اس وقت نہیں چاہتا کہ ایک لفظ کے لیے بھی اپنی طرف سے لب کشائی ہو۔

جواب: یہ کمالِ مناسبت اور کمالِ محبت کی علامت بلکہ دلیل ہے۔

۱۴۱ **حال**: اے میرے شیخ و مرشدِ اعلیٰ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہزاروں سال سلامت رکھے۔ آپ نے اس سوختہ اور مُردہ روح کو وہ لازوال سُرورِ روحانی کیفیت بفضلِ تعالیٰ عطا کی ہے جس کا یہ احقر جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے اللہ تعالیٰ آنحضرت کو آنحضرت کی اولاد کو اس کی اتنی بڑی جزا عطا فرمائے جو میرے خیالوں سے کروڑہا بار بلند ہو! آمین۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۱۴۲ **حال**: تین چار روز قبل ایک ایسی کیفیت گذری جو لکھتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے کہ نجانے یہ بات قابلِ توجہ ہے یا نہیں کہیں آپ کو ناگوار تو نہیں لگے گی۔ پھر اس خیال سے لکھ رہا ہوں کہ اگر غلط ہوگی تو آنحضرت ''اصلاح'' فرمادیں گے۔ ہوا یوں کہ پانچ چھ روز پہلے بعد نمازِ فجر اور اشراق پڑھتے ہوئے دل میں اچانک مایوسی پیدا ہوئی اور سجدے ہی کی حالت میں یہ خیال اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب

کرتے ہوئے آنے لگا کہ ’’حق تعالیٰ آپ نے اپنے تمام مقبول بندوں کو (جیسا کہ ان ہی سے اور آپ سے سنتے چلے آئے ہیں) اپنے قرب کی لذت کا مختلف طریقوں سے ان پر انکشاف کیا ہے جس سے ان کو آپ کی عبادت میں مزید لذت اور قرب محسوس ہوتا ہے۔ میں ایک ناکارہ اور سیاہ کار گناہوں سے معمور غلام ہوں، لیکن ہوں آپ ہی کا بندہ اور آپ کے علاوہ کسی کا تصور بھی کرنا نہیں چاہتا۔ کیا آپ مجھ پر اتنا کرم نہیں کرسکتے کہ میری نمازوں، سجدوں، وظائف اور تلاوتِ کلام پاک میں ایسا آپ کا تصور دائمی ہوجائے جس سے آپ کا قربِ خاص محسوس ہونے لگے۔ گو کہ میں بالکل نالائق اور ناقابل ہوں لیکن آپ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہتا۔

جواب: اس کی تعبیر اس طرح مناسب نہیں ’’کہ آپ مجھ پر اتنا کرم نہیں کرسکتے‘‘ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ یوں عرض کیجئے ؂

کیا نظر مجھ پر نہ ڈالی جائے گی
کیا میری فریاد خالی جائے گی (مجذوبؒ)

۱۴۳ **حال**: اس تصور میں ہی اشراق کی نماز کے بعد حسبِ معمول احقر بستر پر لیٹ گیا۔ ابھی آنکھ بھی نہیں لگی تھی اور کچھ غنودگی کا عالم ہی تھا کہ ایسا محسوس ہوا کہ میں آسمان کے اوپر انتہائی بلند ’’پردہ‘‘ جیسی چیز پر لفظ ’’اللہ‘‘ بہت ہی وسیع اور بڑے لفظوں میں اور بہت گہرے رنگوں میں جس میں ہر رنگ استعمال کیا گیا تھا لکھا ہوا تھا۔

جواب: مبارک باد یہ صاحبِ نسبت قویہ ہونے کی بشارت ہے۔

۱۴۴ **حال**: اس دن سے آج تک اسی تصور میں جب نماز اور سجدے ادا ہوتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے نہایت قریب ہوکر نماز ادا ہو رہی ہو اور یہ تصور کہ وہ مجھ پر نظرِ کرم فرماتے ہوئے مجھے دیکھ رہے ہیں لیکن کبھی کبھی احقر کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ سب کچھ صرف ’’خیالی پلاؤ‘‘ تو نہیں اور احقر کسی

''غلط فہمی'' کا شکار تو نہیں ہوا اور حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ آنحضرت سے اس بارے میں رہنمائی کی درخواست ہے۔

جواب: بالیقین یہ انعامات باطنہ ہیں شکر ادا کریں خیالی نہ سمجھیں۔

۱۴۵ **حال**: اس واقعہ سے چند دن پہلے عین اذانِ فجر کے وقت احقر کو یہ خواب بھی نظر آیا کہ احقر پہلی تاریخ کا ''ہلال'' آسمان پر دیکھ رہا ہے اور وہ بالکل صاف شفاف اور واضح ہے بلکہ احقر نے اسے ایک بار نہیں دوبارہ پھر اس طرح دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے احقر کی آنکھ کھل گئی اور فجر کی اذان کے کلمات بھی کانوں میں سنائی دیے اور احقر فجر کی نماز کے لیے اٹھ گیا۔

جواب: دربارِ قربِ خداوندی کا آغاز مبارک ہو۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ وَ بَارِکْ فِیْہِ

۱۴۶ **حال**: مجموعاً تمام انتہائی صدقِ دل سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جس دن سے یہ احقر آنحضرت سے بیعت ہوا ہے آنحضرت کی نظر کرم اور خصوصی توجہ حاصل سفر زندگی رہی اور امید کرتا ہوں ان شاء اللہ آئندہ بھی پہلے سے کہیں زیادہ آنحضرت کے گوشۂ دل میں احقر کے لیے خصوصی توجہ کے لیے جگہ ہوتی رہے گی۔ ''جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی''

جواب: دل وجان سے دُعائے ترقیات باطنہ وظاہرہ جاری ہے۔

۱۴۷ **حال**: احقر کے معمولات کی تفصیل یوں ہے۔

تلاوت اور نفل اشراق وچاشت اور تہجد کی دو رکعت عشاء کی سنتوں کے بعد۔ اللہ، ۱۰۰ بار۔ لا الٰہ الا اللہ، ۳۰۰ بار (درمیان میں بار بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، درود شریف صلی اللہ علی النبی الامی سارے دن رات میں جس قدر ہو جائے۔ استغفر اللہ، ۱۰۰ بار، سبحان اللہ وبحمدہ، ۱۰۰ بار۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ، ۱۰۰ بار حسبنا اللہ ونعم الوکیل، ۱۱۱ بار۔ فجر اور مغرب کے بعد کے وہ معمول جو آنحضرت پڑھتے ہیں۔ مناجات مقبول ایک منزل روزانہ۔ ''مزید اصلاح کی درخواست ہے۔''

جواب: معمولات کافی وافی ہیں۔

۱۴۸ **حال**: اورآنحضرت سے ان خصوصی دُعاؤں کی التجا ہے کہ؛

حق تعالیٰ خاتمہ بالایمان فرمائیں بلاحساب مغفرت فرمائیں۔نسبت اولیاء صدیقین کی آخری مُنتہا عطا فرمادیں۔سلامتی ایمان اور سلامتی اعضاء کے۔

جواب: ماشاء اللہ تعالیٰ اس دُعا کے مضمون سے دل بہت خوش ہوا دل سے دُعا ہے۔

❁❁❁❁❁

۱۴۹ **حال**: ہر ہر لمحہ آپ کے لیے دُعا ہے بڑی عمر اور صحت کی۔پیارے حضرت والا رات کوشادی بیاہ کی رسموں کے سلسلے میں آپ نے سمجھایا عقل روشن ہوگئی۔ پیارے حضرت جی آپ میرے شیخ و بزرگ و مفتی و جانِ جاں ہیں۔آپ جس طرح چاہیں گے انشاء اللہ آپ کا غلام اسی طرح کرے گا اس کے لیے آپ کی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔اگر ایک لاکھ جوتے احقر کی کھوپڑی پر برسائیں تو ان شاء اللہ اُف نہ کروں گا نہ وجہ پوچھوں گا۔میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ غلام کو جس طرح چاہیں مٹادیں۔

جواب: آپ کا یہ عشق عاشقوں کے لیے سبق ہے ماشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۰ **حال**: پیارے حضرت جی۔جب آپ کو خط لکھتا ہوں تو القاب کے بعد آپ کا نام لکھتے ہوئے شرم اور جھجک محسوس کرتا ہوں یعنی محبی و مولائی و مرشدی کے بعد آپ کا نام نہیں لکھا جاتا حکم فرمائیں کیا کروں؟ اور کچھ محبت سے لکھنے کو دل چاہتا ہے۔

جواب: ان القاب کے بعد نام نہیں لکھنا چاہیے بزرگوں کا عمل اسی طرح ہے۔

۱۵۱ **حال**: فجر کے بعد ہماری مسجد میں امام صاحب درس دیتے ہیں یا دینی اجتماع میں بعض لوگ بیان کرتے ہیں تو دل کرتا ہے کہ وہ مجھے بلائیں تو میں بیان کروں

اور صرف اور صرف آپ کی ارشاد فرمودہ باتیں سناؤں اور آپ کے علاوہ کسی کے بیان میں احقر کو بالکل مزہ نہیں آتا۔

جواب: آپ کو یہ مناسبت مبارک ہو۔

۱۵۲ **حال**: حضرت جی آپ کے فیوض و برکات اور دُعاؤں سے ٹی وی اور وی سی آر بہت عرصہ سے بند ہے اور شوق بھی نہیں ہوتا۔

جواب: بہت مبارک ہے۔

۱۵۳ **حال**: بدنظری بھی مالک کے کرم اور آپ کی دُعا سے نہیں ہوتی کبھی کبھار اچانک نظر پڑ جائے تو ہٹ جاتی ہے۔

جواب: ایک لاکھ شکر ہے۔

۱۵۴ **حال**: لیکن گھر میں بھابھیاں ہیں نظر نیچی کر کے بات کرتا ہوں، لیکن وہ دوپٹے میں احتیاط نہیں کرتی ہیں اور گھر میں آنا جانا رہتا ہے تو نظر پڑ جاتی ہے پھر ہٹ جاتی ہے، لیکن احتیاط کے باوجود کبھی کبھار ان کے سامنے بھائیوں سے مزاح کرتا ہوں جس میں وہ ہنستی ہیں اور کبھی کبھی کوئی ایک آدھ جملہ مزاح کا ان کو بھی کہہ دیتا ہوں۔ (آپ کے حکم کا انتظار ہے)

جواب: احتیاط لازم ہے۔ استغفار و توبہ سے تلافی کیجئے۔ نامحرموں سے ہنسنے میں سخت نقصان ہے روح کے نور میں کمی آجائے گی اور اللہ تعالیٰ کو یہ ہنسنا پسند نہیں پردے سے دینی بات سناتے ہوئے لطیفوں سے ہنسا دیں، بشرطیکہ مردوں کی جماعت سامنے ہو اور نیت اصلاح کی ہو۔

۱۵۵ **حال**: حضرت جی۔ جب سے آپ سے ملاقات ہوئی اس کے بعد سے شادیوں میں جانا بند اور تعزیت و عیادت میں منکر کو مدنظر رکھ کر نہیں جاتا اب رشتہ دار جب ملتے ہیں تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں جس کی فکر نہیں ہوتی مگر بحث کرتے ہیں تو برداشت نہیں کرتا۔

جواب: بحث نہ کیجئے یا تو منہ توڑ جواب دیں کہ تم دلیل لاؤ اپنی بدمعاشی پر اور میں دلیل لاؤں نیک اعمال پر۔

❁❁❁❁❁

۱۵٦ **حال**: حضرت (دامت برکاتہم) میں نے آج سے دو سال قبل ایک خواب دیکھا تھا کہ آپ انتہائی سفید لباس میں میری طرف تشریف لا رہے ہیں (میں ان دنوں بیعت کے لیے پریشان تھا کہ کس بزرگ سے بیعت ہوں چونکہ میرا بچپن سے حضرت مفتی یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ شہید سے دلی تعلق تھا اس لیے میں اُلجھ سا گیا کہ کس بزرگ سے اپنا تعلق قائم کروں)۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد ہی میں نے رمضان میں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر لیا اور میری اضطرابی کیفیت کم ہوگئی۔

جواب: صحیح کیا کیونکہ بیعت خوابوں پر نہیں بلکہ بیداری کی مناسبت پر کرنا چاہیے۔

۱۵۷ **حال**: حضرت لدھیانوی کی شہادت کے بعد احقر آپ سے بیعت ہوگیا۔ حضرت (دامت برکاتہم) میں اکثر اس سلسلے میں پریشان ہو جاتا ہوں کہ اس خواب کے بعد میں آپ سے کیوں بیعت نہیں ہوا۔ حضرت دامت برکاتہم آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی فرمائیں کہ کہیں مجھ سے پہلے بیعت کرنے میں غلطی نہ ہوگئی ہو۔

جواب: بیعت کا مدار خواب پر کرنا سخت نادانی ہے۔ اگر بیداری میں مناسبت نہیں ہے تو خواب دیکھ کر بیعت نہیں ہونا چاہیے۔ اگر خواب دیکھ کر بیعت ہوگئے اور بیداری میں مناسبت نہیں تو شیخ بدل دے اور جہاں مناسبت ہو وہاں بیعت ہو کیوں کہ نفع کا مدار مناسبت پر ہے۔ مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، پیر مقصود نہیں ذریعۂ مقصود ہے۔

۱۵۸ **حال**: حضرت دامت برکاتہم اکثر مجھ کو شیخ اوّل کی یاد ستاتی ہے تو میں اس

الجھن میں مبتلا ہو جاتا ہوں کہ کہیں آپ کے تعلق میں مجھ سے گستاخی تو نہیں ہو رہی۔ حضرت دامت برکاتہم میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب: یاد آنا تو محبت کا تقاضا ہے لیکن اصلاح زندہ شیخ ہی سے ہوگی اسی کو اب اپنے لیے مفید سمجھے۔

۱۵۹ **حال**: الحمدللہ آپ کی محفلوں میں شرکت اور کیسٹوں کا سلسلہ جاری ہے دُعا کریں کہ تعلق موجودہ شیخ دامت برکاتہم آپ سے اور مضبوط ہو جائے۔

جواب: یہ دُعا تو خود مرید کو کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁❁

۱۶۰ **حال**: مجھے غصہ کی بیماری ہے جس کی وجہ سے میری اپنے والدین سے تلخ کلامی ہو جاتی ہے۔

جواب: جب غصہ آئے تو سوچئے کہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے حکم دیا کہ ماں باپ سے اُف تک نہ کہو اور حدیث شریف میں ہے کہ والد کو ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا اور والد کو خوش رکھنا اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا ہے۔

والدین کو رحمت سے دیکھنا ایک حج مقبول کا ثواب ہے۔

۱۶۱ **حال**: اور غصہ میں ان سے گستاخی بھی کر جاتا ہوں جس کا مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ اکثر میں ذرا ذرا سی بات پر لڑ جاتا ہوں۔

جواب: جب گستاخی ہو پاؤں پکڑ کر معافی مانگئے اور اس کے بعد کبھی بدتمیزی کریں تو ان کی چپل یا جوتے کو ۵ منٹ صاف حصے کی طرف سے اپنے سر پر رکھیے۔ اللہ تعالیٰ اس خطرناک مرض سے نجات عطا فرمائیں۔

۱۶۲ **حال**: میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے والدین کا فرماں بردار بن کر رہوں اور ان باتوں کو درگذر کروں جو میرے مزاج کے مطابق نہ ہوں۔

جواب: سوچئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ماں باپ کو ستانے والے کو موت

نہ آئے گی جب تک دُنیا ہی میں عذاب نہ آ جائے۔

۱۶۳ **حال:** میں نے اس کی اپنی طرف سے بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔

جواب: یہ کوشش نہیں محض خواہش ہے۔ کوشش وہ ہے جو کامیاب ہو جائے ورنہ صرف جذبہ ہے، ہمت سے کام لیں اور غصہ کے وقت ضبط کریں وہاں سے ہٹ جائیں وضو کرلیں اعوذ باللہ پڑھیں اور اپنے کو کہیں کہ انتہائی کمینہ ہے کہ اپنے والدین پر غصہ کرتا ہے۔ ہر گستاخی پر ۲۵ روپے مدرسہ میں خیرات کریں۔

۱۶۴ **حال:** اب حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ علاج بھی فرما دیں اور ساتھ ہی دُعا بھی۔

جواب: ۴۰ دن تک اصلاح کی نیت سے ہر روز اس خط کو صبح وشام پڑھیں۔ دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر اصلاح حال کے لیے دُعا کریں۔

❁❁❁❁❁

۱۶۵ **حال:** متحدہ عرب امارات میں مقیم ایک طالب نے لکھا کہ یہاں بے پردگی و عریانی بہت زیادہ ہے، نامحرم عورتیں ہر وقت سامنے آتی رہتی ہیں جس سے قلب کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے۔

جواب: آپ نظر کی بہت حفاظت کریں کہ دیکھنے سے کچھ نہ پاؤ گے مفت میں دل کو تڑپانا اور جلانا بین الاقوامی اُلّو کا کام ہے۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے قرآن پاک میں اس فعل کو آنکھ دینے والے نے حرام فرمایا۔ اس احمقانہ گناہ سے ہمت کر کے توبہ کرو اور ہاتھ میں تسبیح رکھو اور یاحی یاقیوم کثرت سے پڑھتے رہو خاص کر جب کوئی عورت سامنے ہو تو نظر بچا کر یہ پڑھنا شروع کردو۔

۱۶۶ **حال:** یہاں صرف والد صاحب کی وجہ سے مقیم ہوں مگر دل یہاں نہیں لگتا۔

جواب: باپ کی خدمت کو جنت کا وسیلہ سمجھ کر خوب دل سے خدمت کریں۔

۱۶۷ **حال:** احقر کی اہلیہ کو ابھی تک ویزا نہیں ملا دعا فرمائیں کہ جلد ویزا مل جائے

تاکہ نظر کی حفاظت آسان ہوجائے۔

جواب: دُعا کرتا ہوں کہ تمھاری بیوی کو جلد حق تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہارے پاس پہنچنا آسان فرمادیں۔ ہمت سے کام لو ورنہ بیوی بھی کیا کرسکتی ہے۔ بیوی سے پرچہ آسان ہوتا ہے مگر پھر بھی ہمت کی ضرورت ہوگی۔ اور تکلیف حق تعالیٰ کی راہ میں اُٹھانا اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی غذا ہے اور حرام فعل سے حرام مزہ اُڑانا نافرمانوں کی غذا ہے اس بات کو وقتاً فوقتاً دل میں دُہراتے رہو۔

❁❁❁❁❁

براعظم افریقہ کے ایک ملک سے
ایک عالِم کا اصلاحی خط

۱۶۸ **حال**: حضرت والا کے لیے دوامِ خیریت و دوامِ عافیت کی دُعا ہر وقت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بہترین جزاء عطا فرمائیں اور ہمیں حضرت سے مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

جواب: آمین

۱۶۹ **حال**: مزید عرض یہ ہے کہ آج کل بندے کو مختلف مساجد وغیرہ سے بہ اصرار بلایا جارہا ہے کہ جمعہ کو تقریر کروں اور دوسرے موقع پر بھی بیان کروں۔ یوں تو اللہ کے فضل سے اور حضرت والا کی توجہات کی برکت سے اللہ تعالیٰ بیان کچھ اچھا کرادیتے ہیں۔ اس پر کبھی بعض لوگوں سے کچھ تعریفیں بھی سننے میں آتی ہیں۔ چونکہ اب تک میرا نفس بے حد باغی ہے مجھے اس صورتِ حال سے بہت خطرہ لگتا ہے کہ شیطان مجھے اپنا لقمہ نہ بنالے۔ ہر تقریر سے پہلے اخلاص کے لیے خوب دُعا کرتا ہوں لیکن پھر بھی کبھی شیطان بھی وسوسہ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے نفس میں کچھ تغیر محسوس ہوتا ہے اور گویا اپنی تعریف سے مزہ لیتا ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت کی رہنمائی اور نصیحت نیز دُعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔

جواب: مخلوق کی تعریف یعنی نعمت ثناء خلق کو از تفسیر حسنہ سمجھ کر شکر ادا کیجیے۔ اور مخلوق کی تعریف کو بے فائدہ سمجھئے کیونکہ سوچیں کہ اگر اللہ نے یہ عمل قبول نہ کیا تو یہ تعریف کس کام آئے گی؟ کیا جہنم سے بچا لے گی؟ العیاذ باللہ۔ ثناء خلق کو حق تعالیٰ شانہ کی ستاری سمجھئے۔ اور میرے وعظ ''علاج کبر'' کے مطالعہ کا معمول بنا لیجیے کم از کم تین صفحات کا۔

۱۷۰ **حال**: دو مہینے سے مولانا...... مجاز حضرت شیخ الحدیث مدرسے میں مقیم ہیں۔ ابھی دو ماہ اور رہیں گے۔ چونکہ بندہ، موصوف کی خدمت کر لیتا ہے تو بندے پر کچھ شفقت بھی فرماتے ہیں۔ لہٰذا بندے کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ پاس انفاس کے ساتھ اسمِ ذات اور کبھی ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کا ذکر کرنا۔ بندے نے اس کو حضرت والا کے مشورے پر موقوف رکھا کہ حضرت والا اس بارے میں جو ارشاد فرمائیں گے ویسا ہی کروں گا۔

جواب: بہت اچھا کیا جو دریافت کیا۔ اس زمانے میں اس عمل (پاس انفاس) سے بوجہ ضعف قوت خشکی بڑھ کر مزاج غیر معتدل ہونے کا اندیشہ ہے۔ بس آپ یہ اہتمام کریں کہ ایک لمحہ بھی نافرمانی میں نہ گذرے۔ اصلی پاس انفاس یہی ہے۔ اور یہ ارشاد حضرت مجدد الملت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور احقر کی اسی پر عمل کی سعی و فکر ہے الحمد للہ تعالیٰ۔

انفاس نَفَسٌ کی جمع ہے پاس کے معنی نگرانی ہے پس کوئی سانس نافرمانی میں نہ گذرنا اصلی پاس انفاس ہے۔ دوام تقویٰ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ بنیاد ولایت ہے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ الآية ذکر اسم ذات اور درود شریف بقدر تحمل کا اہتمام رکھیے۔ ذکر ۳ سو کافی ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مختصر اور آسان ہے۔

مخدوم اور مشیر کا مزاج اگر غیر معتدل ہو تو خدمات بدنیہ کے علاوہ ان کی

تعلیمات پر عمل مضر ہوگا اور صحبت بدون ضرورتِ شدیدہ بھی مضر ہے کہ رفیق پر اس کا اثر طبعاً اثر انداز ہوتا ہے۔ موصوف کی اس حالت پر تعجب ہے کہ دوسرے کے مرید کو تعلیم ذکر کر رہے ہیں۔ یہ دماغی غیر اعتدال کی علامت ہے۔ یہ کہنا چاہیے تھا کہ اپنے شیخ سے بھی مشورہ کر لیا جائے۔

❁❁❁❁❁

۱۷۱ **حال**: آپ کی خدمت میں یہ میرا پہلا خط ہے۔ عرض یہ ہے کہ بندہ ایک مہلک مرض کا شکار ہے جس کا سبب بچپن کا غلط ماحول اور بُری صحبت ہے۔ جس میں مختلف بُرے لوگوں کے ساتھ مختلف اوقات میں مسلسل دس سال رہا ہوں۔ چھ ماہ ہوئے کہ توبہ کر لی ہے مگر ڈر ہے کہ ٹوٹ نہ جائے۔ اب میرا حال یہ ہے کہ عورتوں کی طرف مجھے کوئی میلان ہی نہیں لیکن مردوں اور بے ریش لڑکوں دونوں کی طرف شدید رغبت ہے البتہ مردوں کی طرف رغبت کی نوعیت اور ہے اور بے ریش کی طرف اور، حتیٰ کہ اپنے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے ساتھیوں کی طرف بھی۔ براہ کرم اس کا علاج بتائیں تاکہ بری عادتوں سے نجات پا جاؤں اور چین کی زندگی نصیب ہو۔

جواب: (۱) علاج یہ ہے کہ خواہ مرد ہوں یا امرد، ساتھی ہوں یا غیر ان سے مکمل علیحدگی اختیار کریں۔ ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا حتیٰ کہ ان کے بارے میں قصداً سوچنا بھی بالکل ترک کر دیں، نہ ان کے قریب جائیں نہ دور سے دیکھیں نہ ان سے ملیں نہ بات کریں نہ ان کے بارے میں سوچیں نہ ان کا تذکرہ کریں اگر کوئی دوسرا بھی تذکرہ کرنے لگے تو اس کو روک دیں۔ غرض مشرق و مغرب کی دُوری اختیار کریں۔ اور ملاقات کا دائرہ صرف ان لوگوں تک محدود رکھیں جن کی طرف میلان کا شائبہ بھی نہ ہو۔ نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں۔ اس کا اہتمام کریں کہ پہلی نظر بھی نہ پڑے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہر لمحہ یہ فکر ہو کہ دیکھنا نہیں

ہے۔ پھر ہر نظر احتیاط سے اُٹھے گی۔ مرض اتنا سخت ہے کہ اگر ان مشوروں پر عمل نہیں کرو گے تو پرانی عادت کے سبب گناہ میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(۲) عذابِ دوزخ، عذابِ قبر، قبر میں حسینوں کے جسم پر کیڑے رینگنا اور آنکھ، ناک، کان میں کیڑے بھر جانا بلکہ مرنے سے پہلے جیتے جی حُسن کے زوال سے بگڑے ہوئے مکروہ چہرے ہو جانا یعنی فنائیت حُسن کا مراقبہ روزانہ ایک ایک منٹ کریں جو احقر کے رسالہ بدنظری اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں میں لکھا ہوا ہے جو خانقاہ سے مفت ملتا ہے۔

(۳) پرچہ عشق مجازی کا علاج روزانہ ایک بار پڑھیں۔

(۴) ہر جمعہ کو مجلس وعظ میں شرکت کریں۔ پندرہ دن کے بعد بذریعہ ڈاک حالت کی اطلاع کریں۔ جوابی لفافہ پتہ لکھا ہوا خط کے ساتھ رکھیں۔

❁❁❁❁❁

۱۷۲ **حال**: اس زمانے میں اللہ نے عشقِ مجازی سے نجات کا علم آپ پر کھولا ہے لہٰذا رحم فرماتے ہوئے رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس سے نجات ہو سکتی ہے یا قبر تک ساتھ رہے گا۔

جواب: بفضلہٖ تعالیٰ بشرطِ اتباع یقیناً نجات مل جائے گی لیکن جو ایک بار گناہ کر لیتا ہے وہ چاہے قطب الاقطاب بھی ہو جائے لیکن وسوسۂ گناہ سے نجات نہیں پا سکتا گناہ کا وسوسہ آئے گا بس عمر بھر مجاہدہ کرنا پڑے گا مجاہدہ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

تمام عمر تڑپنا ہے موجِ مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آ گیا سمندر کو

لیکن اس مجاہدہ سے مشاہدہ بھی ایسا قوی اور لذیذ عطا ہو گا کہ سارے غموں کو بھول جاؤ گے۔

۱۷۳ **حال**: پچھلے خط میں بدنظری کی اصل نشان دہی نہیں کی تھی وہ یہ تھی کہ عورتوں کو

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دُعاؤں کی برکت سے نہیں دیکھتا ہوں بلکہ بدنظری جو ہوتی ہے وہ امرد لڑکوں کو دیکھنا ہے اس لیے کہ مدرسہ میں رہتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ امرد لڑکے زیادہ ہوتے ہیں اور اس سے بچنا بہت مشکل ہے اس لیے جہاں بھی قدم رکھتے ہیں تو نظر آتا ہے اور ابھی چھٹیاں ہونے والی ہیں تو گاؤں میں بھی یہی حال ہوگا جہاں چچا زاد اور ماموں زاد بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہوں گے اور حالانکہ یہ مشکل نظر آتا ہے تو آپ سے التجا ہے کہ اس کے لیے علاج بتائیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب: امردوں کا فتنہ تو عورتوں کے فتنے سے بھی زیادہ ہے اس کا علاج سختی سے نگاہ کی حفاظت کرنا اور اُن سے مشرق ومغرب کی دُوری اختیار کرنا ہے نہ اُن کو دیکھیں نہ اُن سے ملیں، نہ اُن سے بات کریں نہ اُن کا خیال لائیں، نہ اُن کا کسی سے تذکرہ کریں نہ اُن کو خوش کرنے کے لیے اپنے لباس اور وضع قطع کو درست کریں۔ امرد چاہے مدرسہ کے ہوں یا اپنے رشتہ دار ہوں سب سے سختی سے احتیاط واجب ہے جو کچھ مشکل نہیں۔ صاف کہدو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان سے سختی سے احتیاط کرو لہٰذا اللہ کے حکم کے خلاف کرنا اللہ کو ناراض کرنا ہے خوب سمجھ لو جوان سے میل جول رکھے گا گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ ان سے اتنی ہی احتیاط واجب ہے جتنی نامحرم عورتوں سے۔ کسی سے نہ ڈرو۔ نامحرم لڑکیوں سے پردہ کرو امردوں سے احتیاط کرو۔

۱۷۴ **حال**: حضرت اقدس میرے نفس کی سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ مجھے اپنے اندر کوئی بیماری نظر نہیں آتی میرے ظاہر وباطن دونوں کو اصلاح کی ضرورت ہے۔

جواب: کوئی بیماری خود میں نظر نہ آنا یہ علامت ہے عُجُب کی۔ نفس سے کہیں کہ ایک بیماری تو تیری یہی ظاہر ہوگئی اور نہ جانے کتنی بیماریاں تیرے اندر ہوں گی لہٰذا اللہ سے دُعا کریں کہ میری اس بیماری اور دوسری تمام بیماریوں کو شفا نصیب

فرمائیے اور میرا تزکیہ فرمادیجئے۔ میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج''
پڑھ کر غور کریں کہ میرے اندر کون کون سی بیماری ہے۔

۱۷۵ **حال**: ایک بہت بڑی بیماری ہے جس سے میں پریشان ہوں اور اس کو ختم
کرنا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے تین چار سال پہلے ایک لڑکے کو دیکھا تھا
کبھی اُس سے بات وغیرہ نہیں اور نہ کبھی ملی ہوں اور اس کے بعد سے آج تک
نہیں دیکھا اس کا خیال ہر وقت میرے ذہن پر سوار رہتا ہے اور اس وجہ سے میرا
کبھی کبھی پڑھائی اور نماز اور ذکر وغیرہ میں بھی دھیان نہیں لگتا میں کسی غیر اللہ کو
اپنے دل میں نہیں رکھنا چاہتی اور خیالات ووساوس سے بھی بہت پریشان ہوں۔

جواب: اپنے قصد سے اس کے بارے میں نہ سوچیں اور خلوت وجلوت میں یہ
سوچا کریں کہ اس کو حُسن و جمال کس نے عطا کیا؟ اور جب حُسنِ فانی اور مجازی
میں یہ دلربائی ہے تو جس نے اس کو حُسن کی ایک ذرّہ بھیک دی ہے تو اس سرچشمۂ
جمالِ حق تعالیٰ کی کیا شان ہوگی۔ اُس کا حُسن فانی ہے اور خالقِ حُسن کا حُسن و
جمال غیر فانی ہے۔ لہٰذا دل لگانے کے قابل وہ غیر فانی ذات ہے یہ مرنے گلنے
والی لاش دل لگانے کے قابل نہیں جن کی شکل عمر کے ساتھ ساتھ بگڑ جاتی ہے کہ
پھر اس کو ایک نظر دیکھنے کو بھی دل نہیں چاہتا اور حق تعالیٰ کی ہر وقت ایک نئی شان
ہے، غیر فانی حُسن و جمال ہے۔ اسی لیے جنت میں جب دیدارِ الٰہی ہوگا تو کسی
جنتی کو جنت کی حوریں اور جنت کی نعمتیں یاد بھی نہ آئیں گی۔ پرچہ عشقِ مجازی
روزانہ ایک بار پڑھیں۔

❀❀❀❀❀

۱۷۶ **حال**: بعد از سلام مسنون کے عرض یہ ہے کہ بندہ درجہ ثانیہ کا طالب علم ہے
تحصیل علم کے دوران آپ کی کئی مصلح و مفید کتب و رسائل کا مطالعہ بھی کرتا رہا
ہوں جس کی وجہ سے نفس کی بڑی حد تک اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ گذشتہ دنوں

آپ کی کتاب روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج مطالعہ کیا جس سے اپنی کئی بیماریاں بیماریاں اور اُن کا علاج سامنے آئے اس کے پہلے باب بدنگاہی اور عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں اور اُن کا علاج سے مجھ کو بڑا فائدہ ہوا اور بمطابق کتاب آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کا ارادہ ہے۔

جواب: اصلاحی مکاتبت کی اجازت ہے۔ پرچہ مکاتبت اصلاحی کی ہدایات مرسل ہے اس کے مطابق خط لکھیں۔

۱۷۷ **حال**: امراض کی تفصیل یہ ہے کہ بدنگاہی سے بڑا پریشان ہوں اور کئی مرتبہ ارادہ کرتا ہوں اس کے ترک کرنے کا لیکن جب بھی نگاہ اُٹھاتا ہوں تو کسی نہ کسی امرد پر نگاہ پڑ جاتی ہے اس کی اصلاح فرمایئے۔

جواب: ترک کرنے کا ارادہ ہوتا تو نظر اُٹھانے میں احتیاط کرتے، دل میں ارادہ کریں کہ نہیں دیکھنا ہے جب دل میں یہ ارادہ ہوگا تب بے محابا نظر نہیں اُٹھے گی۔ جہاں امرد یا عورتیں ہوں یا امکان ہو کہ یہاں ہوں گے وہاں نگاہ نہ اُٹھائیں۔ ایسی جگہوں پر نفس بے پروائی سے نگاہ اُٹھا کر دیکھ لیتا ہے اور بہانہ کرتا ہے کہ پہلی نگاہ تھی۔ اس زمانے میں پہلی نگاہ وہ ہے جہاں امرد یا عورت کے ہونے کا امکان نہ ہو اور اچانک سامنا ہو جائے۔ وہاں بھی اگر نگاہ پڑ جائے تو ایک لمحہ کے لیے بھی نہ ٹھہرائیں۔

۱۷۸ **حال**: علاوہ ازیں کبھی کبھی شہوت کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ گناہ کرنے کو جی چاہتا ہے بڑی مشکل سے اپنے کو گناہ سے روکتا ہوں اس کے بارے میں بھی کوئی علاج تجویز فرمائیں تاکہ شہوت کا غلبہ کم ہو جائے۔ آپ کی کتاب پڑھنے سے الحمدللہ بہت ہی فائدہ ہوا۔

جواب: شہوت کا غلبہ ہونا بُرا نہیں مغلوب ہو جانا بُرا ہے جو جتنا زیادہ قوی الشہوۃ ہوتا ہے اس کو گناہ سے رکنے میں مجاہدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اس مجاہدے کی برکت

سے قوی الشہوۃ قوی النور بھی زیادہ ہوتا ہے اس لیے تقاضوں سے نہ گھبرائیں بس مجاہدہ کرکے ان پر عمل نہ کریں۔ مجاہدہ سے غلبہ میں بھی اعتدال آجائے گا۔

۱۷۹ **حال**: اور اس سلسلے میں جن لڑکوں کی طرف دل کا میلان ہوتا تھا ان سے قطع تعلق اختیار کرلی ہے تو اس بارے میں فرما دیجئے کہ اس وجہ سے جو قطع تعلق پر وعیدیں آئی ہیں کیا ان وعیدوں میں تو نہ آؤں گا۔

جواب: اس قطع تعلقی پر اجر ملے گا کیونکہ یہ اللہ کے لیے ہے اور ان سے تعلق رکھنا حرام ہے۔ وہ وعیدیں اس قسم کے قطع تعلقی پر نہیں ہیں۔ یہاں تو امارد سے دُور رہنا اور بے تعلق رہنا واجب ہے۔

۱۸۰ **حال**: جس طرح آپ نے اپنی کتاب میں شیخ کامل سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کے بارے میں فرمایا ہے تو اسی بناء پر بُعد کی وجہ سے آپ کے پاس دورانِ تعلیم تو حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ اس لیے خط ارسال کررہا ہوں اس بے ادبی کی معافی چاہوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ تعطیلات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے مستفید ہونے کا ارادہ ہے۔

جواب: فی الحال چھ ماہ تک باقاعدہ اصلاحی مکاتبت کریں خط سے اجازت حاصل کیے بغیر ہرگز آنے کا قصد نہ کریں۔

۱۸۱ **حال**: دُعاؤں کی گذارش ہے تاکہ اللہ پاک ان غیروں اور فنا ہونے والوں کی محبت دل سے نکال کر اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت سے دل کا پیالہ لبریز ہوجائے۔

جواب: جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل وجان سے دُعا ہے۔

۱۸۲ **حال**: ایک نوجوان جو ایک گناہ میں مبتلا تھے اور بار بار توبہ ٹوٹ جانے سے مایوسی کے قریب پہنچ گئے تھے ان کو یہ علاج تحریر فرمایا۔

جواب: ہرگز مایوس نہ ہوں، گناہ اللہ کی رحمت سے زیادہ نہیں، معافی مانگ لو، آئندہ تقویٰ کا عزم کرلو سب معاف ہے ایک لاکھ بار توبہ ٹوٹے تو ایک لاکھ بار توبہ کرو اور حفاظت مانگو توبہ سے سب گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردیتے ہیں۔ بس توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ توبہ مقبول ہے۔ اور توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالیتے ہیں گناہ چھوڑنے میں بس ہمت کی ضرورت ہے۔ علاج یہ ہے کہ جب گناہ کا تقاضا ہو تو ہمت سے اس کا مقابلہ کرنا اور ٹھان لینا کہ گناہ کی لذت کو نہیں اُٹھانا ہے خواہ جان نکل جائے۔ گناہ کی لذت نہ اُٹھانے کے عزم کی کمزوری ہی سے گناہ سرزد ہوتا ہے ورنہ ہمت نہ کرے تو ایک لقمہ بھی اُٹھا کر نہیں کھا سکتا۔ لہٰذا گناہ چھوڑنے کے لیے پہلے خود ہمت کرو اور جو ہمت اللہ نے دی ہے اس کے استعمال کی ہمت اللہ سے مانگو اور خاصانِ خدا سے ہمت کی دُعا کراؤ۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

پھر بھی اگر کبھی مغلوب ہوگئے تو آٹھ رکعات دو دو رکعت کر کے پڑھو اور ہر دو رکعت کے بعد خوب گڑگڑا کر اللہ سے معافی مانگو رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا دل میں پکا عزم کرو۔

اور گناہ کے عذاب کو سوچا کرو کہ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے رسوائی ہوگی حدیث پاک میں ہے کہ ناکح الید کے ہاتھوں میں حمل ہوگا۔

اور دین کے کام میں ہرگز شرمانا نہیں چاہیے جبکہ گناہ میں ابتلاء کا بھی اندیشہ ہے لہٰذا ایسی شرم جائز نہیں۔ اپنے والد صاحب سے کہلا دو خط لکھ دو یا اُن کے کسی دوست سے کہہ دو کہ میری شادی کردیں ورنہ اگر گناہ میں ابتلاء ہوگیا تو والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔

❀❀❀❀❀

۱۸۳ **حال**: بعد از سلام عرض یہ ہے کہ دو دن سے تہجد اور وتر کی نمازیں قضا ہو چکی

ہیں اور چار دنوں سے تسبیحات بھی نہیں ہو سکی ہیں۔ حالانکہ کوئی شرعی عذر نہیں بس سُستی ہو جاتی ہے بندہ ارادہ کرتا ہے کہ بعد میں کرے لیکن سو جاتا ہے اور منزل کا سپارہ و دیگر معمولات سب چھوٹ گئے ہیں لیکن الحمدللہ مجلس میں جمعرات کی شام اور جمعہ میں آنا ہو رہا ہے۔

جواب: وتر عشاء کے بعد ہی پڑھ لیا کریں تہجد میں آنکھ کھل جائے تو تہجد پڑھ لیں بشرطیکہ نیند چھ گھنٹے پوری ہو جاتی ہو ورنہ وتر سے پہلے ہی چند نوافل تہجد کی نیت سے پڑھ لیں۔ وتر واجب ہیں۔ جب قضا ہونے کا خطرہ ہے تو عشاء کے بعد ہی وتر پڑھنا ضروری ہے۔ وتروں کو وقت تہجد کے لیے موخر نہ کریں۔

۱۸۴ **حال**: تقریباً مہینے بھر سے جب بھی بندہ کوئی بھی گناہ اپنے گھر والوں میں دیکھتا ہے، تصویر و فلم بے پردگی اور اس قسم کے دیگر گناہ کو تو بندہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور غصہ آتا ہے پوری شدت سے اُن کو منع کرنے میں لگ جاتا ہے۔

جواب: آپ خود گناہوں سے بچیں گناہ میں شریک نہ ہوں خود شرعی پردہ کریں آپ ابھی صاحب اختیار نہیں اس لیے گھر والوں کو روک ٹوک نہ کریں آپ کی تبلیغ عملی یہی ہے کہ خود گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

۱۸۵ **حال**: بندے کے بڑے بھائی کی شادی پھوپی زاد بہن سے ہوئی ہے بندہ مدرسہ کی چھٹی میں جمعرات کو گھر جاتا ہے اور ہر جمعرات کو یہی ارادہ ہوتا کہ بھابی سے بندہ باتیں نہیں کرے لیکن جمعہ کی شام مدرسہ واپس جانے تک باتیں ہو ہی جاتی ہیں جن میں فضول باتیں شامل ہوتی ہیں۔

جواب: بھابی سے پردہ واجب ہے، نامحرم سے باتیں کرنا ہنسنا بولنا حرام ہے۔

۱۸۶ **حال**: اور بندہ بھابی سے باتیں اس وجہ سے کرجاتا ہے کہ بھابی بندے سے دینی باتیں بھی پوچھتی ہے جن کی وجہ سے بھابی نے ٹی وی، تصویریں، فلم گانے کو الحمدللہ ترک کر دیا ہے اور نماز کی پابند ہے اور حضرت والا کے مواعظ وغیرہ کا بھی بندے

کے کہنے پر مطالعہ کرتی ہے اور بندہ جو دینی بات کہتا ہے اُس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔

جواب: دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ گنوادینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ دوسروں کو دین اللہ کی مرضی کے مطابق پہنچانا ہے۔ اللہ کو ناراض کرکے دوسروں کو دین پہنچانا ہمارے ذمہ ضروری نہیں، دوسروں کی خاطر اپنے کو تباہ کرنا حماقت ہے۔ نفع لازمی نفع متعدی سے اہم ہے۔ بھابی کو پردہ سے گھر والوں کی موجودگی میں خطاب عام سے دین کی بات سنائیں۔ تنہائی میں یا جلوت میں نامحرم سے بات کرنا جائز نہیں، فتنوں کا پیش خیمہ ہے۔

۱۸۷ **حال**: اور بندہ کے سامنے چہرہ، ہتھیلی اور پاؤں کے علاوہ تمام جسم کو چھپا کر آتی ہے۔

جواب: چہرہ کا پردہ ضروری ہے۔ چہرہ کھلا ہو تو کون سا پردہ ہے۔

۱۸۸ **حال**: لیکن دین کی باتوں کے علاوہ دُنیا کی باتیں بھی ہو جاتی ہیں۔

جواب: بے پردہ نہ دینی باتیں جائز ہیں نہ دُنیوی۔ نامحرم سے بے ضرورت کلام کرنا سخت فتنہ ہے۔ دین کی بات بھی کرنی ہو تو پردہ سے اور وہ بھی تنہائی میں نہیں۔

۱۸۹ **حال**: اسی طرح بھابی کے گھر والے یعنی بندہ کی پھوپھی اور پھوپھی زاد بہنیں اسلام آباد میں رہتے ہیں وہ بھی حضرت والا کے مواعظ اور الابرار وغیرہ دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور بندہ کے کہنے پر ایک پھوپھی زاد بہن نے بینک کی نوکری چھوڑ دی اور چادر اوڑھنا شروع کر دی ہے بعض نے ٹی وی، تصویر اور گانے کو الحمدللہ ترک کر دیا ہے۔ اس صورت حال میں بندہ خط و کتابت اور دینی کتب ان بہنوں کو ارسال کرے یا نہیں؟ جب کہ اُن لوگوں نے عمل کرنے کے لیے پوری کوشش کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس صورت میں بندہ کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب: جتنی بھی زاد ہیں سب سے پردہ کرنا واجب ہے۔ دینی کتب بھیج دیں

خط وکتابت نہ کریں اور شرعی پردہ کا اہتمام کریں۔

❁❁❁❁❁

۱۹۰ **حال**: پہلے خط کا جواب گیارہ روز بعد موصول ہوا۔ انتظار کی لذت نے جوابی خط پڑھنے کے شوق کو اور بڑھا دیا۔ کیفیاتِ قلب میں تبدیلی کا نسخہ معلوم ہو گیا اب اس پر عمل کا مصمم ارادہ ہے۔

۱۹۱ **جواب**: ماشاءاللہ

حال: الحمدللہ حضرت شیخ کے تعلق کی برکت سے ہر دَم امور شرعیہ کی پابندی کا دھیان رہنے لگا ہے اس میں بندہ نے ایک طرزِ عمل اپنایا ہے کہ ''جب غیر محرم پر نظر پڑ جاتی ہے تو فوراً نظر ہٹا کر بائیں کندھے کی جانب منہ سے لعاب نکالے بغیر تھوتھو کر دیتا ہوں اگر میدان یا سڑک ہو تو باقاعدہ لعاب بھی بائیں جانب منہ کر کے پھینک دیتا ہوں تاکہ جو فتنہ دماغ میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ تصور ذہن سے نکل جائے۔ عرض خدمت یہ ہے کہ یہ سلسلہ جاری رکھوں یا اور کوئی طریقہ اپناؤں۔

جواب: اصل مقصد نگاہ بچانا ہے وہ جس طریقہ سے بھی ہو اور جو طریقہ اس میں معین ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۹۲ **حال**: دوسری بات یہ ہے کہ کہیں نماز پڑھانے سے بچتا ہوں۔ ریاکاری و شرکِ خفی میں مبتلا ہونے کے خوف سے امامت کرنے میں حد درجہ پریشانی ہوتی ہے۔ اس کا علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: اس زمانے میں امامت میں پہل کریں ورنہ ہوسکتا ہے کوئی بدعقیدہ نماز پڑھادے اور نماز ہی نہ ہو۔ ریاکاری خود بخود کوئی چپکنے والی چیز نہیں ارادہ سے ہوتی ہے۔ ہر عمل سے پہلے رضاءِ الٰہی کی نیت کرلیں کافی ہے۔ پھر دل میں خیال آئے تو وہ وسوسہ ہے، ریا نہیں۔

❁❁❁❁❁

۱۹۳ **حال**: مودبانہ گذارش یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے کافی دنوں سے آنجناب کی مجلس میں پابندی سے حاضر ہوتا ہوں اور ماشاء اللہ اپنے روزمرہ اعمال اور افعال میں کافی تبدیلی محسوس کر رہا ہوں مزید اصلاح کے لیے خط پیش خدمت ہے امید ہے کہ آپ نظر کرم فرما کر علاج سے ضرور نوازیں گے۔اور آخر میں حضرت والا سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: الحمدللہ، دل سے دُعا ہے۔

۱۹۴ **حال**: تکبر کے بارے میں کوئی نسخہ بتایئے اکثر اوقات اچھے اچھے جوتے اور کپڑے پہننے کا خیال آتا ہے اور اللہ کا دیا ہوا اگر پہننے کا اتفاق ہوتا ہے تو دوسرے لوگوں کی دل میں کوئی عزت نہیں ہوتی علاج سے نوازیں۔

جواب: پرچہ عُجُب و کبر کا علاج خانقاہ سے حاصل کر کے روزانہ ایک بار پڑھیں۔معمولی لباس پہنیں زیادہ عمدہ جوتے اور لباس نہ پہنیں اور زبان سے صبح و شام کہیں کہ اے اللہ میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل کہ ابھی مجھے اپنے خاتمہ کا علم نہیں۔

۱۹۵ **حال**: اکثر اوقات جھوٹ بولا جاتا ہے بہت کوشش کرتا ہوں مگر کوئی چھٹکارہ نہیں اگر کسی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے یا دوستوں کے ساتھ گپ شپ کا اتفاق ہوتا ہے تو کبھی کبھار جھوٹ بولا جاتا ہے علاج بتایئے۔

جواب: جب کوئی بات کہنی ہو تو پہلے سوچیں کہ یہ جو بات میں کہنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہیں میری اس بات سے ناراض تو نہیں ہوں گے اس کی مشق کرو تو کوئی بات گناہ کی زبان سے نہ نکلے گی اور اگر بہت زیادہ جھوٹ بولنے کی عادت ہے تو جس سے جھوٹ بولے اس سے کہہ دے کہ میری فلاں بات جھوٹ ہے۔

۱۹۶ **حال**: بعض اوقات دوسرے لوگوں کی چیزیں بغیر اجازت استعمال کرتا ہوں اور دل میں یہ خیال تو نہیں آتا کہ دوسروں سے پوچھوں، علاج بتایئے۔

جواب: یہ سوچیں کہ بغیر پوچھے دوسروں کی چیزوں کو استعمال کرنا حرام ہے اور حرام کا مرتکب اللہ کا دوست نہیں ہوسکتا ایسی حقیر چیز کے لیے اللہ کی دوستی سے محروم ہونا اس سے بڑی بے وقوفی اور اس سے بڑا خسارہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ اگر پھر بھی کبھی بغیر پوچھے استعمال کرلیں تو اس کو اطلاع کردیں کہ یہ میری بُری عادت ہے آپ اللہ سے میری اصلاح کی دُعا فرمائیں اور معافی مانگیں کہ میں نے بغیر اجازت کے آپ کی چیز استعمال کرلی۔

❁❁❁❁❁

۱۹۷ **حال**: حضرت اقدس مجھے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا ہے مجھے اپنے نفس میں ہر برائی نظر آتی ہے اپنے اندر سب سے زیادہ صبر کی کمی محسوس کرتی ہوں۔

جواب: صبر کے معنٰی ہیں خواہش نفس کے مقابلہ میں اللہ کے حکم پر ثابت قدم رہنا۔ اس کے مختلف درجات ہیں مثال سے واضح کرو کس معاملہ میں صبر کی کمی ہے۔

۱۹۸ **حال**: اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر بھی نہیں سمجھتی اور اُن کو حقیر بھی نہیں سمجھتی۔

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے عیوب پر نظر نہیں لہٰذا اپنے عیوب کو یاد کیا کریں اور سوچیں کہ مجھے اپنے عیب کا یقینی علم ہے اور دوسروں کے عیب کا مجھ کو کوئی علم یقینی نہیں لہٰذا میرا دوسروں سے کمتر ہونا عقلاً ثابت ہوگیا۔ اور اگر اپنی کسی خوبی پر نظر جائے تو سوچو کہ یہ میرا ذاتی کمال نہیں عطاء خداوندی ہے لہٰذا ڈرنا چاہیے کہ نہ معلوم میرے ناز پر ناراض ہوکر کسی وقت وہ مجھ سے چھین لیں اور عقلاً بھی یہ حقیقت ہے کہ جو چیز اپنی نہ ہو مالک کی عطا ہو وہ جب چاہے اُس کو سلب کرسکتا ہے۔

۱۹۹ **حال**: پچھلے خط کی طرح اس بار بھی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اللہ کی رضا کے لیے معاف فرمادیجئے آپ کی اصلاح اور دُعاؤں کی بہت بہت طلب گار۔

جواب: سب معاف ہے اب اس کو سوچو بھی نہیں تنبیہ اصلاح کے لیے ہوتی ہے

جب اصلاح کرلی تو اب اس کو یاد بھی نہ کرو۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

❁❁❁❁❁

۲۰۰ **حال**: حضرت میں تمام نمازوں میں فرائض اور سنتوں کا اہتمام کرتا ہوں۔ نوافل کا اہتمام نہیں کرتا۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں بس گناہوں سے بچنے کا اہتمام زیادہ کرو۔

۲۰۱ **حال**: منگل کے دن ہمارے علاقے میں ایک عالم دین قرآن حکیم کا درس دیتے ہیں میں وہاں جاتا ہوں۔

جواب: کون ہیں؟ کس عقیدے کے ہیں؟ کس کے تربیت یافتہ ہیں؟

۲۰۲ **حال**: نماز فجر میری قضا ہوتی ہے اور اگر کبھی اُٹھتا ہوں تو گھر میں پڑھتا ہوں صبح کے وقت مسجد میں جاتے ہوئے پولیس وغیرہ کا ڈر رہتا ہے۔

جواب: نماز قضا کرنا بہت سخت بات ہے۔ نماز کی پابندی کا سخت اہتمام کریں الارم لگائیں یا کسی کو جگانے پر مقرر کریں پھر بھی اگر قضا ہو تو ادا کرنے کے بعد آٹھ رکعات نفل پڑھیں اور بیس روپے صدقہ کریں۔

۲۰۳ **حال**: مجھ میں بدگمانی کی عادت ہے اور دل میں حسد، کینہ وغیرہ بھی بہت ہے۔ جب کوئی مجھے اپنی خوشی سُناتا ہے تو دل میں اس کے لیے حسد شروع ہوجاتا ہے۔

جواب: بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل طلب کی جائے گی، نفس سے کہو دلیل کہاں سے لائے گا، لہٰذا بدگمانی کرکے اپنی گردن مقدمہ میں پھنسانا بہت بڑی حماقت ہے۔ جس سے حسد محسوس ہو اُس کے لیے اُسی وقت دُعا کریں کہ یا اللہ اُس کی نعمت میں اور اضافہ کردے، ملاقات پر پہلے اُس کو سلام کریں، کبھی کوئی ہدیہ خواہ معمولی سا ہو پیش کریں، اپنے دوستوں سے اُس کی تعریف کریں۔

۲۰۴ **حال**: مجھ میں دکھاوے کی بھی عادت ہے جب بھی کوئی اچھا کام کرتا ہوں تو

دل میں کچھ دکھاوا سا پیدا ہوتا ہے دورانِ نماز بھی ایسا ہوتا ہے۔ کپڑے پہنتے وقت بھی اور شیشہ دیکھتے وقت بھی پیدا ہوتا ہے۔

جواب: کام کرنے سے پہلے نیت اللہ کی رضا کی کریں۔ دکھاوا ارادہ سے ہوتا ہے خیال آنے سے نہیں۔ دل میں دکھاوے کا خیال آنا اور ارادہ دکھاوے کا نہ ہونا یہ ریا نہیں ہے وسوسہ ہے، ہر عمل کے بعد یہ بھی کہہ لیں کہ یا اللہ اگر میرے دل کی گہرائیوں میں ریا کا ذرّہ بھی ہو تو اسے معاف فرمادیں اور مجھے ریا اور تمام رذائل سے پاک فرمادیجئے۔

۲۰۵ **حال**: میں اپنے گھر میں بہت زیادہ الجھتا ہوں اور دینی معاملات میں بہت زیادہ سختی کرتا ہوں اس میں بھی دل میں دکھاوا پیدا ہوتا ہے۔

جواب: یہ طریقہ نہایت نامناسب ہے آپ گھر کے سرپرست نہیں ہیں اس لیے آپ کی تبلیغ صرف یہ ہے کہ خود کسی گناہ میں شریک نہ ہوں لیکن گھر والوں سے نہ الجھیں اور محبت سے پیش آئیں۔ یہ خاموش تبلیغ بہت موثر ہوگی ان شاء اللہ۔

۲۰۶ **حال**: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہر مہینے کے آخر میں فلاں مولانا کی مسجد میں درود شریف پڑھا جاتا ہے اس نے مجھے وہاں چلنے کی دعوت دی۔

جواب: سب بزرگوں کی عظمت واحترام دل میں ہو لیکن ذکر واذکار کی جو تعداد شیخ مقرر کردے بدونِ مشورہ اس سے زیادہ بڑھانا مناسب نہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک در پکڑ لو اور مضبوطی سے پکڑو جیسے ایک ڈاکٹر سے علاج کراتے ہیں مختلف ڈاکٹروں سے نہیں۔

۲۰۷ **حال**: حضرت درود شریف پڑھنے میں دقت ہوتی ہے۔

جواب: اس دھیان سے پڑھیں کہ روضۂ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھ رہا ہوں اور روضۂ مبارک پر جو رحمتِ بیکراں برس رہی ہے اس کے چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔

۲۰۸ **حال**: ہمارے گھر میں کچھ بے دینی کا ماحول ہے ٹی وی والا ماحول ہے والدہ اور بہنیں پردہ نہیں کرتیں اور میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے اور میں گھر میں بڑا ہوں۔

جواب: ان کو جمعہ یا پیر کی مجلس میں یہاں لایا کریں۔ دین کی باتیں سُنتی رہیں گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور نفع ہوگا۔

ان صاحب کا دوسرا خط

۲۰۹ **حال**: نماز فجر کے بارے میں میں نے پچھلے عریضے میں قضا کے لیے لکھا تھا حضرت ابھی بھی نماز قضا ہو رہی ہے اور آپ نے ۸ نفل اور ۲۰ روپے صدقہ کا کہا تھا وہ بھی باقاعدگی سے نہیں دیتا کبھی کبھار دیتا ہوں ہاں نوافل تقریباً پڑھ لیتا ہوں اور کبھی کبھار نماز بھی وقت پر پڑھ لیتا ہوں لیکن اب الحمدللہ دل میں ندامت ہوتی ہے۔

جواب: جب علاج نہیں کرو گے تو شفاء کیسے ہوگی۔ جو تجویز کیا جاتا ہے وہ مرض کا علاج ہے جب علاج نہیں کرو گے تو مرض کیسے جائے گا۔ نادم ہونا بھی فائدہ سے خالی نہیں، لیکن نفس کو سزا بھی دو۔

۲۱۰ **حال**: بدگمانی، حسد، کینہ وغیرہ میں الحمدللہ کچھ فائدہ ہوا ہے لیکن ابھی بھی کبھی کبھار ہوتی ہے۔

جواب: مجوزہ ہدایات پر عمل کرتے رہیں۔

۲۱۱ **حال**: الجھنے کی عادت بڑھتی جا رہی ہے جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تو صحیح رہتا ہوں اور جب گھر میں آتا ہوں تو بہت اُلجھتا ہوں۔

جواب: پرچہ معمولات کیوں ساتھ نہیں رکھا؟ اگر معمولات وذکر تحمل سے زیادہ ہوں تو تعداد کم کر کے اطلاع کریں۔ جس سے اُلجھیں دوسرے وقت اس سے معافی مانگیں۔

۲۱۲ **حال**: اب درود شریف پڑھنے میں الحمدللہ دقت نہیں ہوتی۔

جواب: الحمدللہ بلکہ مزہ آنا چاہیے۔

۲۱۳ **حال**: حضرت میں پڑھتا ہوں اور ایک جگہ کمپیوٹر پر جاب بھی کرتا ہوں میری پھوپھی کے بیٹے ریاض میں رہتے ہیں اُنہوں نے مجھ سے ریاض آنے کے بارے میں کہا ہے اور ابھی میری یہاں تعلیم بھی جاری ہے اور ادھر میں جو کورس کررہا ہوں اس کے جو ٹیچر ہیں وہ ایک اچھی کمپنی میں ملازم ہیں اُنہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں کچھ عرصے میں آپ کو اپنی کمپنی میں لگوادوں گا۔اب میں اس میں اُلجھ رہا ہوں کہ کیا کروں۔

جواب: استخارہ کرلیں۔ویسے گھر کی روزی اور آسان رزق بہتر ہے۔

۲۱۴ **حال**: میں اتوار کے دن یونیورسٹی میں کلاس لینے جاتا ہوں ایک لڑکی نقاب میں ہوتی ہے وہ میری طرف راغب ہورہی ہے شاید یہ میرا گمان ہے الحمدللہ میں اس کی طرف نہیں دیکھتا۔

جواب: نفس آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کرکے اُلّو بنارہا ہے۔آپ نفس کو یہ شعر سنادیا کریں۔

چاہتے ہیں خوبرویوں کو اسد　　　آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

اور بالفرض خوبرو چاہنے بھی لگیں تو اللہ کی پناہ مانگو۔گُو مُوت کا مجموعہ ہی ملے گا اور اللہ سے محروم ہوجاؤ گے۔کلاس میں بہت دُور اس طرح بیٹھیں کہ نہ اس کی نظر آپ پر پڑے نہ آپ کی اس پر۔

۲۱۵ **حال**: لیکن اس کی دل میں رغبت ہورہی ہے۔

جواب: رغبت پر عمل نہ کریں،اس سے دور رہیں نگاہ بچا کر کسی بڑھیا بدہیئت جس کے منہ سے رال بہہ رہی ہو،کمر جھکی ہوئی،چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی آنکھوں اور ناک سے کیچڑ بہتا ہوا تصور کریں کہ حُسنِ فانی کا یہ انجام ہے۔

۲۱۶ **حال**: مجھے بہت تھکن ہوجاتی ہے اور صحت کافی گررہی ہے اور میں اپنی صحت

کا خیال بھی نہیں رکھتا۔

جواب: صحت کا بہت خیال رکھیں کسی طبیب سے رجوع کریں۔

۲۱۷ **حال**: حضرت الحمد للہ آپ کی محبت دل میں پیدا ہو رہی ہے آپ مجھے یہ بتا دیجئے کہ شیخ کی عظمت دل میں کیسے پیدا ہوتی ہے۔

جواب: اس کے محبین میں رہیں اس کے حالات اس کے کسی پرانے رفیق سے معلوم کریں اور اس کے تعلق مع اللہ کو دیکھیں کہ سنت وشریعت پر کتنا عامل ہے اور اللہ کی تلاش میں کیسا بے چین ہے۔ بزرگی کا معیار اتباع سنت وشریعت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ شیخ کی محبت وعظمت عطا فرمائے۔

۲۱۸ **حال**: میری چھوٹی بہن کی شادی ہونے والی ہے اس میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور آپ میری بہن کے لیے دُعا کریں۔

جواب: تمام رسموں سے۔ بہشتی زیور میں رسموں کا بیان ہے۔ دل سے دُعا ہے۔

ان ہی صاحب کا تیسرا خط

۲۱۹ **حال**: آج کل میرے دل میں بدگمانی بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہے کبھی کبھی عالم کی بدگمانی ہو جاتی ہے۔

جواب: بدگمانی وہ بُری چیز ہے جو خود سوچ کر لائی جاتی ہے اور دل سے اس کو صحیح سمجھے لیکن اگر کسی کے متعلق بدگمانی کا وسوسہ آئے تو جب تک اس وسوسہ پر عمل نہیں کرتے گناہ گار نہ ہوں گے۔

۲۲۰ **حال**: مجھے نماز فجر میں بے احتیاطی ہے۔ آپ نے ۸ رکعت نفل کا کہا تھا الحمد للہ وہ میں پڑھ رہا ہوں لیکن بیس روپے نہیں دیتا کیونکہ میرے پاس ۲۰ روپے کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔

جواب: اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ جب تک نفس کو تکلیف نہ ہوگی یہ نفس باز نہیں آئے گا۔ بیس روپے نہ ہوں تو دس صدقہ کرو۔ جب نقصان نظر

آئے گا کہ کہاں سے کھاؤں گا تب آئندہ نماز قضا کرتے ہوئے نفس ڈرے گا۔

۲۲۱ **حال**: میں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں اور الحمدللہ مجھے اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے اور نمبر بھی اچھے آتے ہیں لیکن میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہوں اور دوسروں کی حقارت آتی ہے۔ نماز پڑھتے وقت بھی مجھ میں بڑاپن محسوس ہوتا ہے۔

جواب: پرچہ علاج عجب و کبر روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۲۲۲ **حال**: میں روزانہ صبح اُٹھنے کے بعد ناشتہ کرنے سے پہلے عموماً ایک مراقبہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ پھر سب سے پہلے ایک منٹ یا اس سے کم دماغ کے گناہ کو سوچتا ہوں پھر آنکھ کے گناہ کو اور پھر کان کے گناہ کو اور پھر دل کے۔

جواب: ہر نماز سے پہلے یا بعد میں ایک منٹ اپنا احتساب کرلیں کہ کتنے گناہ ہوئے گناہوں پر استغفار اور نیکیوں پر شکر کریں۔

❁❁❁❁❁

۲۲۳ **حال**: بِسۡمِ رَبِّ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيۡن ،

جواب: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم جو مسنون بھی ہے کیوں نہیں لکھتے۔ یہ نئی نئی ایجاد مناسب نہیں اُمت کو گروہوں میں بانٹنا ہے۔ مسنون عمل کو چھوڑنا بدعت کا پیش خیمہ ہے۔

۲۲۴ **حال**: عرض یہ ہے کہ بندہ ناچیز کا عرصہ ایک سال سے بفضلِ تعالیٰ اصلاحی تعلق قائم ہوا۔ بعد از تعلق بندہ نے اپنی پچھلی تمام عمر کو ضائع پایا۔ الحمدللہ جب سے تعلق قائم ہوا زندگی میں سکون آیا۔ بندہ کا یہ اوّل عریضہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ عرصہ سے کراچی میں پڑھ رہا تھا اس سال بندہ چند مجبوریوں کی بنا پر لاہور آ گیا ہے۔ کراچی میں الحمدللہ ہر جمعرات کو آپ کی محفل میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی رہی اور بندہ کی اصلاح ہوتی رہی۔ اب چونکہ بندہ آپ کی محفل سے محروم ہے لہٰذا بذریعہ خط اپنی اصلاح کا محتاج ہے۔ امید ہے آپ بندہ پر

شفقت فرمائیں گے۔

جواب: مکاتبت سے بھی اصلاح ہوتی ہے۔ کم از کم ہر ماہ ایک خط لکھیں۔

۲۲۵ **حال**: میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے اور آپ کی خدمات اورآپ کے فیض سے پورے عالم کو مستفید کرے آمین ثم آمین۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۲۲۶ **حال**: بندہ آج کل دو بیماریوں میں مبتلا ہے۔

(۱) کبھی کبھی نفس بندہ پر غالب آجاتا ہے اوراپنی خواہشات کا تقاضا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے بندہ بہت پریشان ہے۔

جواب: تقاضے تک تو گناہ نہیں، ناجائز تقاضے پر عمل کرنا گناہ ہے۔

(۲) الحمدللہ وظائف تو پورے ہورہے ہیں لیکن روز کی ایک منزل (دُعاؤں والی) اس میں کافی عرصہ سے سُستی ہے۔ برائے مہربانی علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: ہمت سے وظائف پورے کریں اور جس قدر ہوسکے کرتے رہیں لیکن سب سے ضروری یہ ہے کہ گناہ سے بچیں کیونکہ اللہ کی ولایت گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

۲۲۷ **حال**: عرض یہ ہے کہ بندہ ایک مدرسہ میں شعبۂ کُتب میں تدریس کی خدمت انجام دے رہا ہے اور طلباء کی نگرانی کی ذمہ داری بھی ہے۔ آپ کی تقریباً ہر تقریر میں بدنظری سے بچنے کے بارے میں تاکید ہے۔ الحمدللہ عورتوں پر نظر پڑے تو نظر نیچی ہوجاتی ہے اور دوسرے امردوں سے بھی نظر بچتی ہے۔ لیکن جو طلباء سامنے ہوتے ہیں اُن میں امرد بھی ہوتے ہیں، کیا اُن کی طرف دیکھنا بھی بدنظری میں شامل ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔

۲۲۸ **حال**: اگر یہ بدنظری میں شامل ہے تو اس سے بچنے کی صورت کیا ہے؟

جواب: جو اُن میں سے حسین ہوں اُن کو دائیں اور بائیں طرف بٹھائیں اور کم حسین کو سامنے بٹھائیں تا کہ یہ متن ہو جائیں اور حسین حاشیہ ہو جائیں اور حاشیہ سے نظر بچانا آسان ہے۔

۲۲۹ **حال**: اگر اُن کی طرف نہیں دیکھیں گے تو اس سے طلباء احساس کمتری میں مبتلا تو نہیں ہوں گے؟ یا اُن کی دل شکنی تو نہیں ہوگی۔

جواب: آپ بلا دھڑک طلبہ سے کہہ دیں کہ یہ نہ دیکھنا بوجہ حکم خداوندی کے ہے۔ تقویٰ کی برکت سے زیادہ فیض ہوگا۔ دل شکنی ہو جائے لیکن دین شکنی نہ ہو۔

۲۳۰ **حال**: کیا مطلق دیکھنا بدنظری ہے یا بدنظری کے لیے شہوت کی قید بھی ہے؟

جواب: بجلی کا تار جس میں فی الحال بجلی نہیں آ رہی لیکن کنکشن ہے تو بجلی آنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ اسی طرح شہوت پیدا ہونے میں دیر نہیں لگتی لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ ایسی صورتوں کو نہ دیکھیں جہاں امکان شہوت پیدا ہونے کا ہو۔

۲۳۱ **حال**: حضرت والا سے التماس ہے کہ بندہ کے لیے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائیں اور اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچا دیں۔

جواب: دل و جان سے دُعا ہے۔

❁❁❁❁❁

ایک عالم صاحب کا عریضہ

۲۳۲ **حال**: اللہ جل شانہ حضرت والا کو صحت و قوت اور عافیت کے ساتھ ۱۲۰ سال کی حیات عطا فرمائے (آمین)۔

جواب: آمین ثم آمین

۲۳۳ **حال**: قبل ازیں ایک ماہ پہلے ایک عریضہ ارسال خدمت کیا ہے مگر جواب

نہیں ملا، نامعلوم، ڈاک کی بدنظمی کا شکار ہوا، یا حضرت والا کو ہی نہیں ملا۔

جواب: مل گیا لیکن جواب میں بوجوہ تاخیر ہوئی۔

۲۳۴ **حال**: حضرت کی ہدایت کے مطابق احقر نے مجالس میں حاضر ہونا شروع کر دیا ہے، گذشتہ پیر کو بھی حاضر ہوا تھا، اس کے علاوہ بھی ہفتہ میں ایک دو بار مغرب کی نماز خانقاہ میں پڑھنے کی کوشش ہوتی ہے۔

جواب: ماشاء اللہ مبارک ہو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نافع فرمائیں۔

۲۳۵ **حال**: اور دُور سے حضرت والا کا دیدار وزیارت کر کے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو چین مل جاتا ہے۔ حضرت والا سے مصافحہ کے لیے اس لیے ہمت نہیں پڑتی کہ مریدین میں سے کوئی بھی نماز کے بعد مصافحہ کرتا نظر نہیں آتا، اس سے سمجھتا ہوں کہ مصافحہ سے حضرت والا کو تعب ہوتا ہوگا۔ اس لیے زیارت سے ہی دل ٹھنڈا کر لیتا ہوں، اور بخدا صرف حضرت والا کی زیارت میں ایسی عجیب تاثیر پاتا ہوں کہ جس کے بیان سے الفاظ عاجز وقاصر ہیں، حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آخری عمر کی مجالس کے بارے میں سنا تھا کہ مریدین حاضر ہوتے، خاموشی سے بیٹھ کر چلے جاتے۔ اس وقت سمجھ میں نہ آیا تھا کہ اس کا فائدہ کیا ہوتا ہے، اب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ ہو رہا ہے کہ ہفتہ میں دو بار صرف دُور سے زیارت کر لینا ہی روح کو کس قدر قوت دیتا ہے کہ طاعات کی بہت زیادہ توفیق ہو رہی ہے۔

جواب: یہ آپ کی احقر سے محبت اور کمال مناسبت کی دلیل ہے اور مناسبت پر ہی نفع کا مدار ہے۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لیے سایۂ عرش بروزِ محشر کا ذریعہ بنائے۔

۲۳۶ **حال**: اور معاصی سے الحمد للہ حضرت والا کی دست گیری کی برکت سے بہت ہی اجتناب نصیب ہو رہا ہے۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ بہت ہی دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اِجْتِنَاب عَنِ

اَلْمَعَاصِیُ پر استقامت حاصل سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائیں۔

۲۳۷ **حال**: حضرت والا نے بالکل بجا تحریر فرمایا کہ شیخ کے پاس حاضری ضروری ہے، اس کا نفع کھلی آنکھوں سے محسوس ہو گیا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ

۲۳۸ **حال**: لیکن حضرت والا کے مقام اور عظیم مرتبہ اور اس وقت سارے عالم میں جو اللہ جل شانہ نے حضرت والا کو منصب قطب غوث وابدال عطا فرما رکھا ہے اور حضرت والا کی ہستی پر جو ہر وقت نور کا عجیب وغریب ھالا اور بادل سا رہتا ہے، اس کے رعب اور عظمت کی وجہ سے مجھ جیسے سیاہ کار میں حضرت والا کے قریب جانے اور سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور کبھی تو بڑی حسرت ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کو دیکھتے ہوئے بھی ملاقات سے محرومی ہے۔ بعض اوقات اس محرومی کے تصور سے رات گئے تک نیند نہیں آتی۔

جواب: یہ محرومی تو خود ساختہ ہے جب چاہیں دور ہو سکتی ہے جب آیا کریں مجھ سے ضرور ملا کریں میر صاحب سے اپنا تعارف کرا دیں وہ ملاقات کرا دیں گے۔

۲۳۹ **حال**: حضرت والا کا سراپا تنہائی میں آنکھوں میں گھومتا ہے، ایک عجیب اضطراب اور عجیب سی لذت کا ملا جلا احساس ہے نہ جانے یہ کیا چیز ہے پہلے تو ایسا نہ تھا، حضرت والا دستگیری فرماویں کہ سکون ملے۔ امید ہے کہ محروم نہ فرماویں گے۔

جواب: آپ کی محبت سے دل خوش ہوا شیخ کی محبت تمام مقاماتِ سلوک کی مفتاح ہے۔ یہ سب آثارِ محبت ہیں مبارکباد۔

۲۴۰ **حال**: حضرت والا راقم آپ سے گذشتہ جمعرات کو بیعت ہوا ہے۔ حضرت والا مجھ سے فجر کی نماز رہ جاتی ہے۔

جواب: رات کو جلدی سوئیں الارم لگائیں یا کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں خواہ کچھ پیسے خرچ کرنا پڑیں۔ جس دن قضا ہو اشراق کے وقت ادا کر کے بارہ

رکعات نفل پڑھیں۔

۲۴۱ **حال**: اور ذکر بھی پابندی سے نہیں ہو رہا ہے۔

جواب: ناغہ نہ کریں خواہ تعداد کم کر دیں۔

۲۴۲ **حال**: حضرت والا کے مواعظ اور دُعاؤں کی وجہ سے امرد، عورتوں سے بدنظری سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: کوشش جب کامیاب ہے کہ بدنظری سے بچ جائیں۔ ورنہ وہ کوشش نہیں محض جذبات ہیں۔

۲۴۳ **حال**: راقم کا ایک ساتھی الحمدللہ باریش ہے اور نمازی بھی اور راقم کو اس سے دین کی نسبت سے محبت ہے۔ کیا یہ محبت جائز ہے۔ راقم کو کیا کرنا چاہیے۔

جواب: نفس کا جائزہ لیں کہ اس کی طرف ذرّہ برابر بھی میلان تو نہیں۔ اگر مطلق میلان نہ ہو تو اللہ کے لیے محبت جائز ہے ورنہ اگر ذرّہ برابر نفس کی آمیزش ہے تو اس سے علیحدہ رہیں۔

۲۴۴ **حال**: کِبر اور غیبت کا پرچہ پڑھا تھوڑی بہت کمی واقع ہوئی ہے مرض بالکل نہیں گیا۔

جواب: جس کی غیبت ہو جائے اور اس کو اطلاع ہو جائے تو اس سے معافی مانگنا واجب ہے ورنہ جس مجلس میں غیبت کی ہے اس میں کہو کہ مجھ سے سخت غلطی ہو گئی، ان میں بہت سی خوبیاں ہیں جس پر ہماری نظر نہیں گئی جس طرح مکھی زخم پر بیٹھتی ہے اسی طرح میں نے ان کا ایک عیب دیکھا اور سو خوبیوں کو نظر انداز کر دیا اور غیبت کر کے اللہ کا غضب بھی خریدا۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرو۔ اور کِبر کا علاج یہ ہے کہ صبح و شام یوں کہو کہ اے اللہ میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں موجودہ حالت میں اور تمام کافروں اور جانوروں سے کمتر

ہوں باعتبار انجام کے کہ ابھی معلوم نہیں کہ خاتمہ کس حال پر ہوگا۔ تواضع پیدا کریں خود کو سب سے کم تر سمجھیں اور سلام میں پہل کریں۔

اپنے عیبوں کو یاد کریں اور سوچیں کہ مجھے اپنے عیبوں کا یقینی علم ہے اور جو شخص یقینی عیب دار ہو وہ اس سے جس کے عیب کا علم محض ظنی ہے کیسے بہتر ہوگا لہٰذا خود کو سب سے کمتر سمجھنا عقلاً بھی ضروری ہے۔

۲۴۵ **حال**: ریا کی بیماری ہے۔

جواب: ریا کا سبب حب جاہ ہے یعنی لوگوں میں عزت چاہنا تو یہ سوچیں کہ جو لوگ میری عزت و تعظیم کر رہے ہیں اُن کو میرے عیوب کا علم نہیں اگر اُن کو علم ہو جائے مثلاً ریا کاری کا علم ہو جائے تو مجھے کس قدر ذلیل سمجھیں گے۔ اور ریا سے لوگوں میں عزت مل بھی گئی تو نہ عزت کرنے والے رہیں گے نہ میں رہوں گی تو ایسی فانی چیز پر خوش ہونا کس قدر حماقت ہے کوئی فائدہ بھی نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی الگ مول لی۔

❁❁❁❁❁

۲۴۶ **حال**: حضرت سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت ایمان کی کی پختگی عنایت فرمائیں۔ جس کی دُعا ہم اللہ رب العزت سے کرتے بھی رہتے ہیں اس کی مثال اس طرح ہے کہ جب رات کو تہجد کے لیے آنکھ کھلے تو اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ اکیلے ہی وضو کر لیا جائے یعنی کہ خوف محسوس ہوتا ہے۔

جواب: تہجد میں رات کو اٹھنے کی اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ نیند چھ گھنٹے پوری ہو جائے۔

۲۴۷ **حال**: غرض کسی دوسرے شخص کو ساتھ لے جانا پڑتا ہے اور یہ ڈر اور خوف ایمان میں کمزوری کی علامت ہے؟

جواب: نہیں، طبعی خوف ہے۔

۲۴۸ **حال**: آپ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ ایمان ہمارے رگ وپے میں بالکل سرایت کر جائے یعنی ایمان کی پختگی نصیب ہو جائے۔

جواب: ایمان کی پختگی صحبت اہل اللہ، ذکر اللہ کا التزام اور گناہوں سے بچنے سے ہوتی ہے اس کا اہتمام کریں۔

۲۴۹ **حال**: دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی میں کوئی کام کرنے لگتی ہوں تو اس کے عزیمت کو نہیں بلکہ اس کے جائز پر عمل کرتی ہوں کوئی ایسی صورت ہے کہ ہر کام ہر حال میں عزیمت اور اولیت پر عمل کریں بلکہ جائز کو چھوڑ دیں۔

جواب: جائز یعنی رخصت پر عمل کرنا بہتر ہے کہ اس سے نفس میں بڑائی نہیں آتی۔

۲۵۰ **حال**: ارادہ کرتی ہوں کہ ہر کام اللہ کی رضا کے مطابق کروں گی لیکن جب کوئی کام شروع کرتی ہوں جب وہ مکمل ہو جاتا ہے تو میں کہتی ہوں کہ یہ کام میں نے اللہ کے لیے کیا تو یہ نیت تو کام کے آخر میں ہوتی ہے بتائیں میں کیا کروں۔

جواب: اگر دل میں نہ اللہ کی رضا کی نیت کی تھی نہ مخلوق کو دِکھانے کی نیت تھی تو یہ بھی اخلاص ہے کیونکہ جب دل میں مخلوق نہیں تو اللہ ہی اللہ ہے۔

۲۵۱ **حال**: حضرت میرے ذمہ قضا نمازیں بھی ہیں تو کیا میں سنت اور نوافل کی بجائے قضا نمازیں پڑھ لوں تاکہ جلدی سے قضا نمازیں مکمل ہو جائیں۔

جواب: سنت موکدہ کا ترک جائز نہیں، نوافل چھوڑ سکتی ہیں لیکن ایک وقت کے ساتھ ایک قضا نماز ادا کر لیں یہ کافی ہے اور آسان ہے۔

۲۵۲ **حال**: حضرت نماز میں بہت زیادہ اِدھر اُدھر کے خیال آتے ہیں۔ میں سوچتی ہوں بہت کوشش کروں گی اور کرتی بھی ہوں مگر پھر بھی نہ جانے کیوں سب خیالات نماز میں آتے ہیں۔ چاہتی ہوں کہ نماز میں صرف اللہ کا ہی خیال ہو۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔ جب دل ادھر اُدھر کے خیالات میں لگ جائے تو پھر اس کو پکڑ کر اللہ کے حضور میں لے آئیں۔ خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔

۲۵۳ **حال**: اخلاق بہت گرا ہوا ہے ہوسکتا ہے کہ اس سے کسی کو تکلیف بھی پہنچتی ہے بات بات پر غصہ آتا ہے اور چڑ چڑی ہو جاتی ہوں اور غصہ میں آواز بھی بہت بلند ہو جاتی ہے یعنی عام لہجہ سے آواز تھوڑی تیز ہو جاتی ہے۔

جواب: اس کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں اور عمل کریں۔احقر کا وعظ علاج الغضب مطالعہ میں رکھیں۔

۲۵۴ **حال**: حضرت گھر کا ماحول مجھ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے ہاسٹل میں رہتی ہوں مگر جب گھر جانا ہوتا ہے تو گھر والوں جیسی ہو جاتی ہوں اُلٹا یہ کہ اُن کو اپنی طرح بناؤں میں خود اُن کی طرح ہو جاتی ہوں۔گھر میں فل آواز میں گانے چلتے ہیں گھر کا ماحول زیادہ دنیادار اور کم دین دار ہے۔بعض نماز پڑھتے ہیں اور بعض نماز بھی نہیں پڑھتے ہیں۔کچھ بولوں تو بات کا اثر ہی نہیں ہوتا یعنی بات میں اتنی تاثیر نہیں ہوتی کہ اگلے بندے کے دل میں جا کر بات لگے یہ سب تو ظاہر ہے میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا۔آپ کوئی نسخہ اکسیر مجھے بتائیں کہ میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں اور گھر کا ماحول بھی سدھر جائے۔

جواب: گھر کے ماحول کو سدھارنے کی فکر آپ کے لیے زبانی تبلیغ سے ابھی نہیں ہوگی۔آپ کے لیے اور گھر والوں کے لیے مفید عملی تبلیغ یہ ہے کہ خود گناہوں سے بچیں اور گناہ کی مجلس میں شریک نہ ہوں خواہ گھر والے ناراض ہوں لیکن آپ بس خود کو بچائیں اور اُن کو کچھ نہ کہیں۔اس کا اثر بہت اچھا پڑے گا اور گھر والوں سے محبت اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

۲۵۵ **حال**: کھاتی بھی زیادہ ہوں سوتی بھی زیادہ ہوں اور بولتی بھی بہت ہوں جس کی وجہ سے اُلٹی سیدھی باتیں بھی صادر ہو جاتی ہیں۔بولنے میں جھوٹ سے بچتی ہوں مگر زیادہ بولنا بھی تو ٹھیک نہیں۔

جواب: اس زمانے میں اہل اللہ کا مشورہ ہے کہ کھانے میں اور نیند میں کمی نہ

کرو اتنا کھاؤ کہ دوایک لقمہ کی بھوک چھوڑ دو اور کم از کم چھ گھنٹے سوؤ۔ بے ضرورت زیادہ لوگوں سے میل جول نہ رکھو اور کم بولو۔ بولنے سے پہلے سوچو کہ میں کیا کہہ رہی ہوں اگر گناہ کی بات ہے تو بالکل خاموش رہو۔ مباح بات تھوڑی سی کر کے خاموش ہو جاؤ۔ لیکن بہت زیادہ خاموش بھی نہ رہیں۔ صحت کے لیے خوش طبعی میں مضائقہ نہیں۔

❁❁❁❁❁

۲۵۶ **حال**: دورانِ تراویح ماضی کے بعض معاملات بار بار ذہن میں گھومنے لگتے ہیں، توجہ الی اللہ رکھنے کی کیا تدبیر اختیار کروں۔

جواب: بار بار دل کو اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں۔

۲۵۷ **حال**: تبلیغ، اصلاح نفس اور تدریس کے شعبوں میں سے کس میں مصرف رہا جائے۔

جواب: دین کے تمام شعبے اہم ہیں اپنے اپنے وقت اور مواقع پر۔

❁❁❁❁❁

۲۵۸ **حال**: صبر کے پہلے درجے الصبر علی العبادۃ میں کمی ہے، دوسری قسم صبر کی گناہوں سے نفس کو روکنے میں جو تکلیف دل میں ہو اُسے برداشت کرنا، کوشش کرتی ہوں بعض اوقات کامیاب اور بعض اوقات ناکام ہو جاتی ہوں۔

جواب: جو عبادت واجبہ ہیں مثلاً فرض واجب سنت موکدہ اس میں اگر کمی ہے تو علاج یہ ہے کہ ہمت کر کے نفس کو عبادت پر جمائیں خواہ کتنی ہی تکلیف ہو، اسی طرح گناہوں سے روکنے میں جو تکلیف ہوتی ہے اس کو برداشت کرنے میں بجز ہمت کے اور کوئی علاج نہیں۔ ٹھان لیں کہ گناہ کی حرام لذت نہیں اُٹھانی ہے خواہ جان جاتی رہے۔ نفس کو ڈرانے کے لیے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کریں اور پھر بھی کبھی گناہ ہو جائے تو اطلاعِ حال کریں اور جو سزا شیخ مقرر کرے اُس پر عمل

کریں مثلاً وہ کچھ نوافل بتائے یا صدقہ، اس کے حکم کو بجالائیں۔

۲۵۹ **حال**: جیسے پہلے میں گانے سنتی تھی اور ان کو حفظ یاد کرتی تھی اب اگر کہیں سے گانے کی آواز آجاتی ہے یا گھر میں کوئی گانے چلالے تو بہت کوشش کرتی ہوں کہ میرا دھیان اس طرف نہ جائے لیکن بعض اوقات برداشت نہیں ہوتا اور منہ پر گانا آجاتا ہے۔

جواب: اس وقت دل سے ندامت واستغفار کریں اور آئندہ کے لیے تقویٰ کا عزم کریں۔

۲۶۰ **حال**: مصیبت پر الحمد للہ صبر کرلیتی ہوں لیکن بعض اوقات اگر کوئی بہت زیادہ پریشان کرے یا کوئی ایسی بات کہے جو مجھ میں نہیں تو مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتا میں اس سے کچھ نہ کچھ کہتی مگر میری آنکھیں میرا ساتھ نہیں دیتیں۔ بعض اوقات وہ غم بالکل ختم نہیں ہوتا اور عبادت میں خلل ہوتا ہے اور بعض اوقات میں دوسروں کو کہہ دیتی ہوں کہ دیکھو اس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

جواب: اگر کوئی ظلم کرے تو دل ہلکا کرنے کے لیے اپنے کسی ہمدرد سے اس کا ذکر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ غیبت میں داخل نہیں۔

❁❁❁❁❁

بار بڈوز سے حضرت والا کے اجازت یافتہ ایک عالم کا خط

۲۶۱ **حال**: عرض خدمت میں یہ ہے کہ کافی مدت کے بعد اس حقیر عریضہ کے ذریعہ خدمت اقدس میں حاضری نصیب ہورہی ہے۔ تمناؤں اور دُعاؤں کے باوجود بفیصلۂ تقدیر قدم بوسی کی سعادت سے محرومی رہی اور کوشش کے باوجود نہ پہنچ سکا۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں کہ غیر اختیاری ہے کوئی محرومی نہ ہوگی۔

۲۶۲ **حال:** لیکن شرمندگی ایسی ہوئی کہ نفس امّارہ نے بہکا دیا اور آج کل کی تسویف میں خط سے بھی محروم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ محرومی سے محفوظ فرمائے۔

جواب: یہ اختیاری ہے جس میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے۔

۲۶۳ **حال:** طلب اصلاح کے سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ الحمدللہ معمول حسب استطاعت پورے کرنے کی توفیق ارزانی ہوتی ہے، مناجاتِ مقبول پابندی سے نہیں ہو پاتی۔

جواب: مناجات میں تو مزہ آنا چاہیے اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہے۔

۲۶۴ **حال:** الحمدللہ قرآن کریم کی تلاوت سے دل مانوس ہے۔

جواب: ماشاءاللہ۔

۲۶۵ **حال:** یہاں کی عریانیت اور پھر ان ہی لوگوں میں دن بھر تجارت رہتی ہے اس لیے نہیں کہہ سکتا کہ بدنگاہی سے مکمل نجات ہے، البتہ بہت ہی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: بس جان کی بازی لگائیں تب نجات ہوگی۔

۲۶۶ **حال:** اور حسب ارشاد بکثرت درود پاک مسلسل پڑھتا رہتا ہوں اور حسب ارشاد حضرت والا رات کو قبل النوم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں۔

جواب: صحیح۔

۲۶۷ **حال:** اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دینی ماحول کی بود و باش عطا فرما دے تو زہے قسمت تاکہ ان لعنتوں سے نجات ملے۔

جواب: دینی ماحول میں تسہیل ضرور ہے لیکن ہر ماحول میں تقویٰ فرض ہے مشکل سے نہ گھبرائیں جتنی مشکل اُٹھائیں گے حلاوتِ ایمانی بھی اُتنی عظیم نصیب ہوگی۔

۲۶۸ **حال:** آپ والا مدظلکم کی یاد سے بے چین رہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ضرور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس گندہ کو آپ والا مدظلکم کی خدمت میں طویل عرصہ کے لیے قبول فرما کر پہنچائے۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۲۶۹ **حال**: الحمدللہ حضرت کی محبت وعظمت سے دل معمور ہے اور عاجزانہ اللہ رب کریم سے روزانہ دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر کو نسبت اتحادیہ اور فنافی الشیخ کی دولت سے بہرہ ورفرمائے، اللہ تعالیٰ ربِ کریم محض اپنی رحمت سے بلا استحقاق اس حقیر کو جلد حضرت والا کی خدمت اقدس میں پہنچادے تاکہ میرے دل کی بے قراری اوراضطراب کو قرار وطمانینت نصیب ہو۔

جواب: آمین۔

۲۷۰ **حال**: حضرت والا مدظلکم کی توجہ کی برکت سے بحمداللہ تنہائی سے انسیت ہے، اختلاط سے پرہیز ہے، سوائے معاشی مشاغل کے زیادہ گھر میں رہنا ہوتا ہے اور آپ والا مدظلکم کا مخلصانہ اور ناصحانہ جملہ بھی مدنظر رکھتا ہوں کہ ''تارک الدنیا بن جاؤ متروک الدنیا نہ بنو''۔

جواب: ماشاءاللہ۔

۲۷۱ **حال**: ہر جمعرات بعد صلوٰۃِ عصر مسجد میں مجلس ہوتی ہے، حسب ارشاد حضرت والا مدظلکم فی الحال ''مواہب ربانیہ'' پڑھ کر سُنا رہا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ کتاب ہی زیادہ پڑھوں اپنی طرف سے صرف کسی لفظ کا آسان ترجمہ یا شعر کا مطلب بتا تا ہوں تاکہ آپ والا مدظلکم کی روحانیت سے مجلس معمور ومسعود ہو۔

جواب: ماشاءاللہ آپ کے حُسنِ ظن سے دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ آپ کے حُسنِ ظن کے مطابق معاملہ فرماویں۔ آمین

۲۷۲ **حال**: حضرت والا مدظلکم میں یہ سوچتا ہوں کہ گناہوں کی وجہ سے اتنا کمینہ ہوچکا ہوں کہ بارگاہِ عالی تک رسائی کے لیے اللہ تعالیٰ قبول نہ فرماتے ہوں۔

جواب: گناہوں سے استغفار کریں لیکن حق تعالیٰ سے سوءِ ظن نہ کریں کہ یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے اگر نعوذ باللہ وہ سزا دینے لگیں تو ہمارا کہاں ٹھکانہ ہے۔

اُس کی رحمت کے اُمیدوار رہیں۔

۲۷۳ **حال**: آپ والا مدظلکم بندہ کے لیے خصوصی دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ آپ کے قدموں میں پڑا رہوں اور تشنہ دل کو تسکین ملے۔(یا ارحم الراحمین اس حقیر کو قبول فرمالے)۔

جواب: دل وجان سے دُعا ہے۔

۲۷۴ **حال**: بس اس بات پر اکتفا کرتا ہوں اور دُعا کی درخواست کے ساتھ اجازت لیتا ہوں، اپنے قیمتی نصائح سے نوازش فرمائیں

جواب: نصیحت یہ ہے کہ نگاہوں کو پاک رکھو بدنظری سے اور دل کو پاک رکھو بدخیالی سے۔ آنکھیں سرحد ہیں دل دارالخلافہ ہے آنکھوں کو بدنظری سے بچا کر سرحد کی حفاظت کرو اور دل کو گندے خیالات اور ماضی کے گناہوں کے تصورات سے بچا کر دارالخلافہ کی حفاظت کرو۔ جس کی آنکھوں کی سرحد اور دل کا دارالخلافہ محفوظ ہے اس کا مُلکِ ایمان واسلام محفوظ ہے۔

۲۷۵ **حال**: حضرت! خواہش نفسانی بہت کثرت سے ہوتی ہے خصوصاً کھانے کے بعد اور جب رات کو سونے کے لیے لیٹتا ہوں تو بہت ہوتی ہے۔

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں بس اس پر عمل نہ کریں جتنی شدید خواہش ہوتی ہے اتنا ہی اُس کو روکنے میں مجاہدہ بھی شدید ہوتا ہے تو روح میں نور بھی قوی پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا مقرب ہونے کا یہی خواہشات ذریعہ ہیں ان سے گھبرانا نہ چاہیے بس ان کو دبا دینا چاہیے۔

۲۷۶ **حال**: الحمدللہ حضرت والا کے مواعظ پڑھ کر بدنظری کی عادت تو چھوٹ گئی۔ سال بھر سے زائد ہوگیا ہے۔ اگر نظر پڑتی بھی ہے تو فوراً ہٹا لیتا ہوں۔ خواتین کو دیکھنے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ بچپن سے ہی خواتین سے دُور رہتا ہوں۔

۱۱سال کی عمر سے بات کرنا ترک کردی ہے۔

جواب: ماشاءاللہ۔ بہت دل خوش ہوا۔

۲۷۷ **حال**: اس لیے خاندانی محفلوں میں شاذونادر ہی جاتا ہوں۔ لیکن حضرت پھر بھی دماغ میں گندے خیالات آتے ہیں۔

جواب: جہاں عورتوں مردوں کا مخلوط اجتماع ہو کیمرہ فوٹوکشی یا ٹی وی غرض کوئی بھی نافرمانی ہورہی ہو ایسی مجلس میں شاذونادر بھی شرکت جائز نہیں۔

خیالات آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے ان میں مشغول ہونا بُرا ہے۔

۲۷۸ **حال**: حضرت احقر بدقسمتی سے اپنی خالہ زاد کے عشق میں مبتلا ہوگیا ہے حالانکہ میں نہ اس سے بات کرتا ہوں نہ دیکھتا ہوں نظر پڑتی ہے تو فوراً ہٹا لیتا ہوں۔

جواب: یہ کافی نہیں یہ آپ نے کیسے کہہ دیا کہ دیکھتا نہیں ہوں، جس کو آپ سمجھ رہے ہیں کہ نظر پڑ جاتی ہے تو پڑتی نہیں ہے نفس نظر ڈالتا ہے اور آپ کو دھوکے میں رکھتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں ہو۔ دوسرے نفس اندر اندر خوش ہوتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھ رہی ہے۔ بس نامحرموں سے شرعی پردہ کریں۔ عشق اسی لیے پیدا ہوا کہ شرعی پردہ کا اہتمام نہیں۔

۲۷۹ **حال**: لیکن اس کے خیالات کو آنے سے نہیں روک پاتا ہوں۔ حضرت والا کے مواعظ میں عشق مجازی کی تباہ کاریاں پڑھ کر دو دن تو ڈٹا رہا کہ کچھ ہوجائے خیالات کو نہیں سوچوں گا لیکن آج رات پھر اس گناہ میں مبتلا ہوگیا۔ جس سے بہت شرمندگی ہے۔ حضرت اس وجہ سے احتلام بھی بہت ہوتا ہے۔

جواب: جب خیالات آئیں تو اُن میں مشغول نہ ہو۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں احقر کا کوئی وعظ پڑھنے لگیں، یا کسی سے جائز گفتگو یا ہنسی مزاح کرنے لگیں۔ چند منٹ موت، قبر اور دوزخ کا مراقبہ کریں۔ خیالات کا ہجوم بھی پردہ نہ ہونے سے ہے پردہ کریں گے تو خیالات بھی کم ہوجائیں گے۔

۲۸۰ **حال**: حضرت! اُس لڑکی میں کوئی خوبی نہیں۔ سوچتا ہوں تو دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نہ اس میں ایسی کوئی خوبصورتی ہے نہ اور کوئی خوبی۔

جواب: یہ بے پردگی کا وبال ہے کہ حُسن اور کشش نہ ہوتے ہوئے بھی نفس مائل ہوتا ہے اس کا علاج شرعی پردہ ہے کیونکہ نظر پڑنے سے خواہ فوراً ہٹالیں عشق پیدا ہوتا ہے۔

۲۸۱ **حال**: حضرت آپ مجھے علاج بتائیں کہ خواہش نفسانی جو اتنی کثرت سے ہوتی ہے وہ کم ہوجائے۔

جواب: پردہ کرنے سے اور اسبابِ گناہ سے دُور ہونے سے کچھ اعتدال پیدا ہوگا لیکن خواہش بالکل ختم نہیں ہوگی اور نہ یہ مطلوب ہے کیونکہ اللہ کا قرب مجاہدہ پر موقوف ہے لہٰذا شدتِ خواہش سے نہ گھبرائیں کیونکہ جتنا شدید مجاہدہ ہوگا اتنا ہی قوی مشاہدہ ہوگا اور ایسا ایمان عطا ہوگا گویا بندہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔

۲۸۲ **حال**: اور دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے اس بیماری سے بچنے کی ہمت عطا فرمائیں اور جو ہمت دی ہے اُس کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرماہیں۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۲۸۳ **حال**: حضرت! رات کو جب سونے کے لیے لیٹتا ہوں تو جلدی نیند نہیں آتی۔ گھنٹوں بعد آتی ہے جس سے دل گناہوں کی جانب مائل ہوتا ہے اور گندے خیالات آتے ہیں۔ اس وجہ سے فجر کی نماز میں بھی کوتاہی ہوتی ہے۔

جواب: سونے سے پہلے خوب ٹہلیں کہ تھکن ہوجائے اور سونے میں دیر نہ کریں جلدی لیٹا کریں۔ اسبغول کی بھوسی ہفتہ میں چار دن پیئیں پانی کے ساتھ۔ یہ کثرتِ احتلام کے لیے بھی مفید ہے۔

۲۸۴ **حال**: سوچتا ہوں رات کو سونا ترک کردوں اگر آپ کی اجازت ہو تو اس پر عمل شروع کروں۔

جواب: ہرگز ایسا نہ کریں۔

❁❁❁❁❁

۲۸۵ **حال**: سلام مسنون کے بعد عرض ہے میں دُنیاوی لحاظ سے خیریت سے ہوں اور آپ کی دونوں جہانوں میں خیریت و عافیت کے لیے دُعا گو ہوں۔ میری عمر تقریباً ۱۸ ر سال کے لگ بھگ ہے۔ میں الحمدللہ قرآن پاک حفظ کر رہا ہوں۔ آپ کو زحمت دینے کی جسارت اس لیے کی کہ انگریزی اداروں میں پڑھتے ہوئے میں نے کالج تک تعلیم حاصل کی تھی اور اس دوران میں انتہائی کثرت سے معاصی میں مبتلا رہا۔ کچھ ہماری کالونی کا ماحول ایمان شکن ہے اور دوسرا ایمانی کمزوری بھی بہت زیادہ تھی۔ لیکن اللہ نے توبہ کی توفیق دی۔ کالج چھوڑ کر قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا۔ اب الحمدللہ ۲۳ سپارے ہوگئے ہیں، لیکن ابھی بھی پرانے خیالات اور جذبات ابھرتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی تو تو انتہائی شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ بہت مشکل سے اپنے آپ کو بچانا پڑتا ہے۔ بالکل ڈانواں ڈول سی کیفیت ہوتی ہے۔ کبھی دین کا جوش چڑھ جاتا ہے اور کبھی دُنیا کا آپ کے کچھ قیمتی مواعظ پڑھنے اور اپنے استادِ محترم سے مشورے کے بعد آپ کو زحمت دی ہے۔

جواب: بُرے خیالات کا آنا جذبات کا بھڑکنا گذشتہ معاصی کا خیال آنا یا گناہوں کا شدید تقاضا پیدا ہونا بُرا نہیں اس پر عمل کرنا بُرا ہے۔ ان خیالات سے نہ گھبرائیں خوب سمجھ لیں کہ جس سے ایک بار بھی گناہ ہوگیا اور وہ توبہ کر کے قطب اور ابدال بھی ہو جائے تب بھی اس کو خیالات اور وسوسے آئیں گے لیکن یہ کوئی مضر نہیں مجاہدہ کرے سمجھ لے کہ یہ تڑپنا ہی اُن کو پسند ہے اور یہی اُن کے پیار کا ذریعہ ہے۔ میرا شعر ہے ؎

تمام عمر تڑپنا ہے موجِ مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آ گیا سمندر کو

بس ان خیالات میں مشغول نہ ہوں نہ اُن کو بھگانے کی کوشش کریں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔خوب سمجھ لیں کہ خیالات کا آنا گناہ نہیں لانا گناہ ہے گناہوں کا تقاضا پیدا ہونا گناہ نہیں اس تقاضے پر عمل کرنا گناہ ہے۔جیسے روزہ میں کھانے پینے کا تقاضا پیدا ہوتا ہے لیکن لاکھ تقاضا ہو کھاتا پیتا نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا ایسے ہی گناہوں کا لاکھ تقاضا ہو بس گناہ نہ کرو تو تقویٰ بھی نہیں ٹوٹتا۔آپ متقی کے متقی ہیں جب تک تقاضائے گناہ پر عمل نہیں کرتے۔

۲۸۶ **حال**: آپ سے انتہائی مودبانہ طور پر بیعت اور دُعاؤں کی گذارش ہے امید ہے کہ آپ مجھ گناہ گار کو بیعت سے ضرور نوازیں گے۔حالات اجازت نہیں دیتے ورنہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کرتا۔آخر میں بندہ ہر قسم کی گستاخی کی معافی چاہتا ہے۔

جواب: بیعت کرلیا،لیکن بیعت تو سنت ہے اصل چیز جو فرض ہے وہ اصلاح ہے۔لہٰذا اس کی فکر کریں اور پابندی سے اصلاحی مکاتبت کریں۔

۲۸۷ **حال**: حضرت ایک سفر سے واپس آنے کے بعد اب تک آپ کی زیارت نہ ہو سکی اور نہ ہی ابھی تک آپ کے اس پیر والے بیان میں شرکت ہو سکی دل کی کچھ عجیب حالت ہے۔شیطان نے پھر سے اس لڑکی کی طرف سے وسوسے ڈالنے شروع کر دیے ہیں۔

جواب: یہ مجلس میں شریک نہ ہونے کا وبال ہے۔یہ مجالس روح کی غذا ہیں جب غذا نہ دو گے تو جو حال ہو جائے کم ہے۔

۲۸۸ **حال**: میرے گھر والے میرا نکاح کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن اس لڑکی نے اقرار کے بعد انکار کر دیا ہے میں اس سے آخری دفعہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں کوئی علاج مرحمت فرمائیں۔

جواب: انکار کے بعد بھی توقع ہے؟ براہ راست بات نہ کریں کسی کے ذریعہ بات کر کے دل کو فارغ کریں اور اگر انکار ہو تو کسی دوسرے رشتہ کی تلاش کریں۔

۲۸۹ **حال**: الحمدللہ فجر کی نماز کی باقاعدگی ہو رہی ہے اور معمولات بھی چل رہے ہیں صرف ہسپتال جاتے وقت بدنظری یعنی نامحرمات پر نظر پڑتی ہے۔ اللہ اس سے بھی محفوظ رکھے۔

جواب: کیا یہ معمولی بات ہے؟ ایسی جگہوں پر نظر بہت احتیاط سے اُٹھائیں دیکھنے کا ارادہ نہ ہونا کافی نہیں بلکہ ارادہ کریں کہ نہیں دیکھنا ہے تب بچ سکتے ہو ورنہ نہیں۔

۲۹۰ **حال**: حضرت ہسپتال کا عملہ عیسائی ہے وہاں پر میں کس طرح ٹخنے کھلے رکھوں وہ لوگ دین کا مذاق اُڑائیں گے میں تو چھوڑنے کے لیے تیار ہوں اس کی بھی کوئی ترکیب بتا دیں۔

جواب: وہ لوگ مذاق اُڑائیں گے وہ تو دشمنِ دین ہیں اپنا نقصان کر رہے ہیں لیکن ٹخنہ چھپا کر آپ اپنا نقصان کیوں کر رہے ہیں اور اللہ کا غضب مول لے رہے ہیں۔ اس کو ڈانٹ دیں کہ یہ ہمارے دین کا حکم ہے خبردار جو اس کے متعلق زبان کھولی۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامتوں سے نہیں ڈرتا۔ میدان میں دشمنوں سے مقابلے کے لیے تیار ہو اور گھر میں ڈرتے ہو۔

۲۹۱ **حال**: اور حضرت شیطان نے ایک اور چال چلی کہ میرا دل آپ کی مجلس میں آنے کو چاہتا تو ہے لیکن عجیب حالت ہو جاتی ہے جیسے دل چاہتا بھی ہے اور نہیں بھی۔ اس کے لیے خصوصی دُعا فرمائیں۔

جواب: آپ دل کے بندے ہیں یا اللہ کے بندے ہیں۔ دل نہ چاہے تو زبردستی دل لگاؤ شیطان کی اتباع کرو گے تو کیا فلاح پاؤ گے۔

۲۹۲ **حال:** پہلے دل آپ کو دیکھنے کے لیے بے چین تھا اور اب جانے کو دل نہیں چاہتا دُعا فرمائیں میں پھر سے آپ کی مجالس میں آنا شروع کردوں۔

جواب: یہ قلت محبت ہے کہ شیخ کی صحبت سے دُوری پر صبر کیے ہوئے ہو۔ دین کا سرچشمہ اہل اللہ یا ان کے غلاموں کی صحبتیں اور مجالس ہیں ان سے کٹو گے تو ہرگز دین پر قائم نہیں رہ سکتے۔

ان صاحب کا دوسرا خط

۲۹۳ **حال:** حضرت پچھلے خط کا جواب موصول ہوا الحمد للہ مجلس میں آنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ بڑا فضل وکرم ہے اللہ کا! حضرت نکاح کے سلسلے میں جو آپ نے جواب تحریر کیا تھا الحمد للہ اس پر عمل کرلیا۔ خود ٹیلی فون پر بات کرلی اس نے انکار کردیا۔ الحمد للہ اس سے دل بالکل فارغ کرلیا۔

جواب: الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۲۹۴ **حال:** اور اُس کی دوست اور میری کلاس فیلو جو مجھ کو اپنا بھائی سمجھتی تھی اس سے بھی بالکل بات چیت (ٹیلی فون پر جو ہوتی تھی) بند کردی ہے۔

جواب: بھائی سمجھنے سے کوئی بھائی نہیں ہوجاتا۔ وہ نامحرم ہی رہتی ہے۔

۲۹۵ **حال:** اگر اجازت ہو تو دونوں کو یا ایک کو حضرت اقدس کے اصلاحی خطبات بذریعہ میل گھر بھیج دوں یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں۔ یہ نفس کی چال ہے۔ اس طرح وہ رابطہ رکھنا چاہتا ہے۔ ایسی تبلیغ حرام ہے جس میں اندیشہ حرام میں مبتلا ہونے کا ہو۔

۲۹۶ **حال:** حضرت فجر کی نماز میں ابھی بھی سُستی ہے۔ ہمارے علاقے میں لائبریری و مدرسہ ہے وہاں سے فارغ ہوتے ہوتے دیر ہوجاتی ہے۔ اس لیے صبح فجر میں اُٹھنے میں تاخیر ہوجاتی ہے۔ بڑی فکر ہے فجر کی نماز کی۔

جواب: کیا لائبریری میں مشغولی فرض ہے یا فجر کی نماز فرض ہے؟ ایسی مشغولی

جوفرض کے فوت ہونے کا ذریعہ ہوجائے اس کو ترک کردیں یا جلد فارغ ہوجایا کریں فجر کی نماز میں کوتاہی ہرگز ہرگز نہ کریں سخت عذاب کی وعید ہے۔

۲۹۷ **حال**: معمولات تو الحمدللہ چل رہے ہیں سوائے تلاوت قرآن کے یٰسین و رحمٰن تو پڑھتا ہوں۔سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات بھی پڑھتا ہوں دُعا کریں کہ حضرت میں بھولا ہوا قرآن اور بقیہ قرآن جلد حفظ کرلوں (۱۶ پارے حفظ کر کے بھول گیا ہوں) دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: دُعا کرتا ہوں۔تھوڑا تھوڑا یاد کرنا شروع کردیں۔

۲۹۸ **حال**: حضرت اقدس میں ہسپتال جو کورس کر رہا تھا چھوڑ دیا ہے۔وہاں پر بہت بُرے معاملات پیش آئے اور نامحرمات جو عیسائی ہیں سے بچنا بہت مشکل تھا بلکہ ایک دو دفعہ تو بہت بچایا اللہ نے بس یہ آپ کی صحبت کا نتیجہ رہا آپ کی دعائیں کام آئیں۔

جواب: بہت اچھا کیا بہت دل خوش ہوا۔

۲۹۹ **حال**: حضرت چند مسائل اور درپیش آگئے تھے دُعا فرمائیں اللہ نجات عطا فرمائے۔شہوت نے بہت زور پکڑ لیا تھا جس کی وجہ سے گناہ ہوگیا۔بدنظری تو الحمدللہ نہیں کی لیکن گھر میں اکیلے رہنے کی وجہ سے بڑا خسارہ ہوگیا دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آسانی کا معاملہ فرمائے۔

جواب: توبہ کرلیں اور آئندہ عزم مصمم علی التقویٰ کریں۔

❁❁❁❁❁

۳۰۰ **حال**: بدُعائے صحت وسلامتی حضور والا عرض ہے کہ نصف رمضان کے بعد صحت روحانی میں فرق آگیا۔سوائے ایک پارہ کے تہجد میں باقی ذکر واشغال کئی روز تک موقوف رہے کہ دل جمعی اور لذت وسرور چھن گیا کیفیت یہ ہے کہ دُعا کے لیے ہاتھ تک اُٹھائے نہیں جاتے اور نہ ہی زبان سے دُعا کے لیے الفاظ نکلتے ہیں

حیرت اور خاموشی دل کی گھٹن اور روح کے اضطراب نے گھیر لیا ہے، زبان پر خاموشی اور سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔

جواب: صحت روحانی میں فرق صرف معصیت سے آتا ہے اگر معاصی سے حفاظت کی توفیق ہے تو ہرگز کوئی نقصان نہیں۔ یہ حالت قبض ہے جب یہ طاری ہو تو بتکلف معمولات کرے اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ یہ ہمارا بندہ ہے یا مزہ کا بندہ ہے۔ قبض سے عجب وخود بینی ختم ہو جاتی ہے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حالتِ قبض نافع ہونے میں حالت بسط سے بھی افضل ہے۔ بس جس حال میں رکھیں راضی رہنا عین بندگی ہے۔ بس اس کا استحضار رہے کہ کوئی معصیت سرزد نہ ہو۔

۳۰۱ **حال**: وہم ہوتا ہے کہ دُعا قبول نہیں ہوگی۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔

جواب: اس وہم پر عمل نہ کریں مومن کی دُعا رد نہیں ہوتی۔

۳۰۲ **حال**: دل کی شدید خواہش ہے کہ ایسا ٹھکانہ میسر آجائے جس میں حضرت کا قرب اور محفل میں حاضری نصیب ہو جایا کرے۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو (اور خواہش بھی برائے دین بلکہ عین دین ہے) اپنے کرم سے پورا فرمائیں۔ **یَا بَدِیۡعَ الۡعَجَائِبِ بِالۡخَیۡرِ یَا بَدِیۡعُ** ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر دُعا کر لیا کریں۔

۳۰۳ **حال**: حضرت کے مواعظ کا تصور شیخ کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں اس میں حضور کی لذت ملتی ہے۔

جواب: ماشاء اللہ۔

۳۰۴ **حال**: شہر رمضان المبارک کے بعد حیدر آباد مستقل واپسی ہو رہی ہے خانقاہ شریف میں حاضری کی اجازت مراحم خسروانہ کے ساتھ چاہتا ہوں۔

جواب: اجازت بصد مسرت وشوق۔

۳۰۵ **حال**: عرض خدمت ہے کہ فدویہ بحمداللہ حامل قرآن ہے اور صد شکر کہ مولیٰ کریم نے اپنے دین کی خدمت بھی سپرد فرمائی۔ بنات کے مدرسہ میں شعبہ حفظ سے وابسطہ ہوں۔

الحمدللہ عرصہ ساڑھے تین سال قبل تدریس کا سلسلہ شروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ ترقی بھی ہوئی کئی طالبات فارغ ہوئیں اور کتنی ہی زیرِ تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا علم نصیب فرمایا اس کے مطابق بچیوں کو چلانے کی بھی ہر ممکن سعی کی (درجہ ثانویہ خاصہ کی طالبہ بھی ہوں) اب مسئلہ یہ ہے کہ جتنے لوگ مجھ سے وابستہ ہیں یا جن سے تعلق ہے وہ مجھ سے بظاہر تو ٹھیک سے ہی ملتے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں کہ ویسے ٹھیک اور پیچھے مکمل دشمن، ہر ممکن وار کرنا اور دوسروں کو اپنا ہمنوا بنا کر اپنی تعداد بڑھانا انہوں نے اپنا شیوہ بنایا ہوا ہے۔ الحمدللہ میرا دل اس پر نہیں کڑھتا کہ لوگ میری بُرائی کرتے ہیں یا یہ مجھے بُرا کیوں کہتے ہیں بلکہ اس میں میں اپنی غلطی جاننا چاہتی ہوں۔ جتنا ممکن ہے ہو اپنی ذات سے تکلیف نہیں دیتی۔ یقین کریں کوئی زیادتی کرے تب بھی بغیر اس کے معذرت کرے اس کو معاف بھی کر دیتی ہوں اور مخالف کوششوں سے دل بے سکون بھی نہیں ہوتا لیکن جب میں کسی کا بُرا نہیں چاہتی اور دوسروں کی غلطی جلدی معاف بھی کر دیتی ہوں تو پھر ایسا کیوں ہے یا میرا کون سا عمل غلط ہے یا کون سے عمل سے اُن کی اور میری اصلاح ہوسکتی ہے۔ بات طویل ہے معذرت کے اس میں رہنمائی فرما کر احسان مند فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے سلسلے سے وابستہ ہر شخص کی مغفرت فرمائے اور آپ کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے۔

جواب: آپ اللہ سے تعلق صحیح رکھیں مخلوق کی پرواہ نہ کریں اہل اللہ نے ہمیشہ اللہ پر نظر رکھی ہے اور اپنے اوقات کو مخلوق پر نظر رکھنے میں ضائع نہیں کیا۔ اپنی اصلاح کی فکر کریں جب کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ

یہ سمجھیں کہ میری شامت عمل ہے استغفار کریں۔ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دے کر **ذو حظ عظیم** کا مصداق بننے کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔

اور اپنے عیب کو تلاش کریں کہ ہوسکتا ہے کہ میرے اندر کوئی ایسی بات ہو جو دوسروں کو ناگوار گذرتی ہو، مثلاً بعض میں غصہ زیادہ ہوتا ہے اور اُن کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم سے زیادتی ہوگئی بعض زبان سے کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے دوسرے کی ایذاء کا سبب بن کر مخالفت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ بہشتی زیور کا ساتواں حصہ یا احقر کی کتاب روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج مطالعہ میں رکھیں۔ بزرگوں نے فرمایا ’’کار خود کن کار بے گانہ مکن‘‘ اپنا کام کرو دوسروں کے کام میں نہ پڑو۔ ہمیں تو اپنی اصلاح کی فکر کرنا چاہیے ہم سے دوسروں کے بارے میں سوال نہ ہوگا کہ فلاں نے ایسا کیوں کیا تھا ہم سے ہمارے بارے میں سوال ہوگا تم نے ایسا کیوں کیا تھا۔

اور اگر بالفرض دوسرا زیادتی وظلم کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ آپ کو صبر کرنے پر ثواب ملے گا۔

❁❁❁❁❁

۳۰۶ **حال**: حضرت اقدس آپ کی دُعاؤں سے الحمد للہ پہلے سے اُس نامحرم کا خیال کچھ کم ہوگیا ہے قصداً اُس کا خیال ترک کر رہی ہوں کبھی کبھی پھر بھی خیال آجاتا ہے۔

جواب: اس میں مشغول نہ ہوں۔

۳۰۷ **حال**: آپ کی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ معمولات ذکر میں سے شرعی ایام کے علاوہ امتحان کی وجہ سے دو دن ناغہ ہوگیا ہے۔

جواب: ناغہ نہ کریں خواہ تعداد کم کردیں۔ دل سے دُعا ہے۔

۳۰۸ **حال**: آپ سے معلوم کیا تھا کہ شرعی ایام میں یہ عمل کرنا ہے یا نہیں جواب

میری سمجھ میں نہیں آیا۔ براہ مہربانی آسان الفاظ میں دوبارہ مسئلہ حل کردیں۔

جواب: ان ایام میں تلاوت کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا جائز نہیں ذکر اللہ یعنی سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ، دورد شریف استغفار کرسکتی ہیں۔

۳۰۹ **حال**: حضرت اقدس آپ نے معمولات خلوت میں کرنے کو کہا تھا لیکن گھر میں ہروقت سب موجود ہوتے ہیں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے اگر سب سو جائیں تو میں اُسی کمرہ میں کرسکتی ہوں۔

جواب: خلوت سے مراد یہ ہے کہ اسی کمرہ میں ایک طرف کو بیٹھ جائیں اور معمولات پورے کرلیں۔ کمرہ خالی ہونا یا وہاں کوئی نہ ہو یہ ضروری نہیں۔

❁❁❁❁❁

۳۱۰ **حال**: حضرت اقدس الحمد للہ آپ کی دُعاؤں سے پہلے سے اس نامحرم کا خیال کچھ کم ہوگیا ہے۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ۔ علاج جاری رکھیں۔

۳۱۱ **حال**: قصداً اس کا خیال ترک کردیا ہے پھر بھی ہلکا سا میلان باقی ہے۔ آپ کی دُعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری تمام روحانی بیماریوں میں شفا نصیب فرمائیں۔

جواب: میلان مضر نہیں کیونکہ غیر اختیاری ہے بس اس میلان پر عمل نہ کریں اور اپنے اختیار سے خیال نہ لائیں۔

۳۱۲ **حال**: میرے والدین نے میری خالہ کے یہاں میری نسبت طے کی ہے اور اس لڑکے کا تعلق ایک سیاسی جماعت سے ہے جس کے دینی عقائد پر ہمارے اکابر متفق نہیں، جب میں نے آپ سے مسئلہ معلوم کروایا تو آپ نے جواب دیا کہ یہ رشتہ بالکل مناسب نہیں ہے، اس نسبت کو چار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ میرے والدین کا ارادہ ختم کرنے کا نہیں ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا کرنا چاہیے۔

جواب: کسی دارالعلوم کے دارالافتاء سے استفتاء کریں پھر جو فتویٰ وہاں سے آئے اس پر عمل کریں کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۳۱۳ **حال:** حضرت صاحب اب کافی حد تک غصہ پر قابو پا لیتی ہوں۔ آپ کا دیا ہوا پرچہ اکسیر الغضب پڑھتی ہوں لیکن کبھی کبھی پڑھنا بھول جاتی ہوں بیچ میں کوتاہی ہو جاتی ہے لیکن جیسے ہی یاد آتا ہے تو پڑھ لیتی ہوں لیکن بعد میں اس کا احساس ہوتا ہے۔

جواب: صحیح۔ پڑھتی رہیں عمل کرتی رہیں۔

۳۱۴ **حال:** حضرت والا مجھے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا آتا ہے حالانکہ کوئی خاص بات نہیں ہوتی ہے دل چاہتا ہے کہ میں اللہ رب العزت کے محبوب بندوں میں شامل ہو جاؤں کبھی کبھی بلاوجہ ایسے ہی دل پریشان ہوتا ہے بیٹھے بیٹھے یوں ہی رونا آجاتا ہے بس آپ دُعا کریں کہ ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت نکل جائے اور اللہ کی محبت پیدا ہو جائے۔ ہمیں عشق حقیقی نصیب فرمائیں۔

جواب: زیادہ نہ روئیں اس زمانہ میں غم کرنے سے نفسیاتی امراض پیدا ہو رہے ہیں۔ خوش رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امیدوار رہیں۔ جب اس نے دین کی فکر عطا فرمائی ہے بزرگوں سے اصلاح کے لیے تعلق کی توفیق دی تو اللہ اپنے چاہنے والوں کو کبھی محروم نہیں کرتا۔ بالکل مطمئن رہیں اللہ کے راستہ میں ناکامی نہیں ہے۔ شکر کریں اس نے محبت عطا فرمائی ہے اس میں ساعۃً فساعۃً ترقی علیٰ وجہ الکمال عطا ہو آمین۔

۳۱۵ **حال:** ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا اس میں پانی دیکھا اور دوسرے دن بھی پانی دیکھا جیسے سمندر ہو۔

جواب: پانی دیکھنا معرفت کی بشارت ہے آپ کو ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کی معرفت

عظیم الشان عطا ہوگی۔

۳۱۶ **حال:** حضرت والا قضاء نمازیں کیسے پوری کروں۔ حضرت والا مجھے کوئی تسبیحات بتائیں جو میں پڑھا کروں دل پریشان رہتا ہے کہیں جانے کو دل نہیں کرتا۔ گناہ اگر کوئی سرزد ہوجائے تو بعد میں بہت ندامت ہوتی ہے۔ حضرت والا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین سے بہترین اجر عطا فرمائیں۔

جواب: ہر نماز کے ساتھ ایک قضا پڑھ لیا کریں۔ سبحان اللہ کی تین تسبیح پڑھ لیا کریں اور ہرگز پریشان نہ رہیں اللہ کی رحمت کی ہر وقت امیدوار رہیں۔ تعداد مجوزہ سے زیادہ ذکر نہ کریں۔ ندامت مبارک حالت ہے، یہ دلیل ہے صحیح راہ پر ہونے کی۔

❁❁❁❁❁

۳۱۷ **حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی تیسرے خط کا جواب الحمد للہ مل گیا۔ آپ کے عظیم جوابات سے روح کی وہ ترقی محسوس ہوئی جس کو حقیر تحریر میں لانے کی قابلیت نہیں رکھتا۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ

۳۱۸ **حال:** بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ حوصلے بلند ہوگئے، نفس کے خلاف جہاد کی ہمت بڑھ گئی، نیک اعمال کا شوق اور بڑھ گیا، گناہوں سے مزید نفرت ہوگئی، اپنے کو مٹانے کی تمنا میں تیزی آ گئی، اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہونے کا جذبہ تازہ ہوگیا۔

جواب: ماشاءاللہ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۳۱۹ **حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی بالکل فرصت کے وقت دردِ محبت کے ساتھ والہانہ اور عاشقانہ ذکر کی کوشش کرتا ہوں ذکر ختم کرنے کے بعد لگتا ہے کہ میری روح سیر ہوگئی۔ کیا یہ اللہ پاک کے کرم سے مذکورہ رغبت اور آپ کی صحبت کا نتیجہ ہے؟

جواب: الحمد للہ تعالیٰ۔ یہ آپ پر اللہ کا فضل خاص ہے جس کے لیے صحبت شیخ ذریعہ ہو جاتی ہے۔ لیکن درحقیقت بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے کچھ نہیں ہوتا۔

۳۲۰ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی میرا دل راغب ہے کہ خواہشات کو مجاہدات سے توڑ کر احکامِ الٰہی کے تابع کردوں اس طرح قرب بڑھے گا۔

جواب: وہ خواہشات جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہیں۔

۳۲۱ **حال**: نفس کا جس قدر شدید تقاضا ہوتا ہے اسی قدر اس کو روکنے میں مزہ آتا ہے یہ مجاہدہ بڑا دلچسپ لگتا ہے مثلاً میری رات کی ڈیوٹی ہوتی ہے کمرے میں سب باری باری سو گئے میری کوشش ہے جاگتے رہو اس طرح جسم کو تو تکلیف ہوتی ہے لیکن روح میں نور محسوس کرتا ہوں روزی بھی حلال ہو جاتی ہے۔

جواب: صحیح۔ مبارک ہو لیکن دن میں نیند چھ گھنٹہ پوری کرنا ضروری ہے۔

۳۲۲ **حال**: اسی طرح ہر بُری خواہش کا خون کرنے کی کوشش جاری ہے۔

جواب: ماشاء اللہ بہت دل خوش ہوا یہی حاصلِ تصوف ہے۔

۳۲۳ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی آپ کی صحبت سے،

(۱) دردِ دل (۲) کیفیتِ احسانی (۳) کیفیتِ ایمانی حاصل کرنے آتا ہوں۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کے حُسنِ ظن کے مطابق معاملہ فرمائیں۔

۳۲۴ **حال**: آپ مدظلہ العالی کے وعظ سُننے کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ امراضِ باطنی جن پر میری نظر نہیں جاتی اُن کو سنوں اور اُن پر توجہ کروں تاکہ اُن کی اصلاح آپ مدظلہ العالی سے کراؤں۔

جواب: بہت دل خوش ہوا بہت عمدہ نیت ہے۔

۳۲۵ **حال**: جب بھی آپ مدظلہ العالی کے بیان میں آیا ہوں یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ جو حال بھی میرے دل پر غالب ہوتا ہے وہی آپ کے بیان کا موضوع ہوتا ہے۔ مثلاً کبھی توبہ کا حال میرے دل پر غالب ہوتا ہے تو بیان کا موضوع بھی توبہ

ہے اس طرح آپ کے بیان سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے دس سال ہو گئے۔ جب کہ بیعت کو ایک سال دس ماہ ہوئے ہیں۔

جواب: احقر دُعا کر کے بیٹھتا ہے کہ یا اللہ آپ کے بندوں کے لیے جو مضمون ضروری ہو وہی بیان کرا دیجئے۔

۳۲۶ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی آپ کے فرمان کے مطابق ہر کام سنت کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہوں صرف اتباعِ شریعت کو منزل سمجھتا ہوں کیا درویشی اور فقیری اسی کا نام ہے؟

جواب: جی ہاں۔

۳۲۷ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی دن رات میں کئی بار موت کی یاد آتی ہے اور موت کی تیاری کی فکر پیدا ہوتی ہے موت کی یاد اللہ پاک خود دل میں ڈالتے ہیں کیا میرا یہ خیال درست ہے؟

جواب: درست ہے۔

۳۲۸ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی جس طرح نماز کی نیت میں کہتا ہوں کہ نماز پڑھتا ہوں آپ کی (اللہ کی) رضا کے لیے۔ اسی طرح ہر نیک کام کرنے سے پہلے بھی یہی نیت کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ کام اللہ پاک آپ کی رضا کے لیے کرتا ہوں۔ اس طرح نیت کرنے سے ہر کام میں اخلاص پیدا ہو رہا ہے کیا اس طرح نیت کا میرا طریقہ درست ہے؟

جواب: نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں۔

۳۲۹ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی نماز کے ہر سجدہ میں اتنا مزہ آتا ہے کہ دل چاہتا ہے سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں میرا خیال ہے کہ اتنا مزہ کسی عمل میں نہیں جتنا سجدے میں ہے کیونکہ سجدے سے اللہ پاک کا قرب ملتا ہے اور اس سے بڑھ کر دُنیا میں کیا نعمت ہو سکتی ہے اس خیال کے بارے میں آپ کی رہنمائی کا طالب ہوں۔

جواب: مبارک حالت ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ سجدہ میں رحمٰن کے قدموں میں بندہ کا سر ہوتا ہے۔

۳۳۰ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی میرے ہر کام میں اللہ پاک سہولت پیدا فرما دیتے ہیں۔ایسی ایسی نعمتیں کھانے کو دیتے ہیں جس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ ہر رنج ومحن (دُنیا کے) سب سے رب نے بچا رکھا ہے۔کیا مذکورہ انعامات کو تقویٰ کے انعامات شمار کرنا درست ہے؟

جواب: ان انعامات کو اللہ کا فضل سمجھیں اپنے تقویٰ کا ثمر نہ سمجھیں۔

۳۳۱ **حال**: حضرت اقدس مدظلہ العالی مندرجہ ذیل تین حال سے خالی نہیں ہوں۔

(۱) روزی حلال کمانے میں جان کی بازی لڑاتا ہوں۔

(۲) ایک جسمانی مرض مستقل ہے۔

(۳) میرے مخالف مخالفت خوب کرتے ہیں۔

جواب: (۱) مبارک ہو۔ (۲) اللہ تعالیٰ شفاء کامل عطا فرمائیں۔

(۳) حق بات میں مخالفت کریں تو صبر اور دُعا سے کام لیں۔

۳۳۲ **حال**: کیا یہ درست ہے کہ تینوں حال سے اللہ والے بھی خالی نہیں ہوتے؟

جواب: جسمانی مرض، مخلوق کی مخالفت ولایت کے لیے لازم نہیں۔ولایت کے لیے صرف تقویٰ شرط ہے لیکن خود کو اللہ والا نہ سمجھیں، سب سے کمتر اپنے کو سمجھیں جب بندہ اپنی نگاہ میں بُرا ہوتا ہے تو حق تعالیٰ کی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے۔ جب اپنی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے اللہ کی نگاہ میں بُرا ہوتا ہے۔

۳۳۳ **حال**: دُعا کا طالب ہوں کہ آپ کی صحبت میں رہ کر آپ کے مشوروں کے مطابق ذکر وشغل کروں اور نفس کے تمام رذائل کی اصلاح کراؤں نیز عُجب وکبر کو خاک میں ملاؤں تا کہ سلوک کی تکمیل ہو جائے۔

جواب: دل وجان سے دُعا ہے۔زندگی میں ایک بار اپنے شیخ کی صحبت میں

چالیس دن لگانا بزرگوں کا معمول ہے۔

❁❁❁❁❁

۳۳۴ **حال**: حضرت والا آپ کی بابرکت صحبت کی برکت سے الحمدللہ میری صورت سرتاپیر سنت کے مطابق بن گئی ہے۔اس کے علاوہ ٹی وی، گانے، غیر شرعی مجالس، سود کے گناہ سے بھی اجتناب کرتا ہوں۔ میں نے اپنے تمام اکاؤنٹ بھی ختم کر دیے ہیں کیونکہ اس میں سود ملتا ہے اور اندازہ سے جتنا سود بنتا تھا وہ بغیر کسی ثواب کی نیت کے کسی ضرورت مند کو دے دیے۔

جواب: ماشاءاللہ۔آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے کہ ان گناہوں کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۳۳۵ **حال**: حضرت والا اب میں آپ کو اپنے گناہوں کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ جتنے باہی اور جاہی گناہ ہیں تقریباً تمام ہی میرے اندر موجود ہیں۔میں آپ کو کن کن گناہوں کے متعلق بتاؤں۔نہایت ہی گناہ گار، کمینہ ہوں۔اور جتنے بُرے القاب ہوسکتے ہیں اُن سب پر پورا اُترتا ہوں۔حضرت آپ سے دُعا کی التماس ہے میرے لیے اللہ سے دُعا فرمائیے گا۔

جواب: ہر گناہ کا علاج الگ الگ ہے جس کا طریقہ اصلاح حال اور اتباع تجویزات ہے۔

دل سے دُعا ہے لیکن گناہوں کے ترک کے لیے تدبیر بھی ضروری ہے جو اُوپر مذکور ہوئی۔صرف دُعا کافی نہیں۔

۳۳۶ **حال**: دوسرا آپ کی بابرکت صحبت میں چالیس دن لگانا چاہتا ہوں۔ مجھے حضرت والا اپنے کرم سے آنے کی اجازت عطا فرمائیے۔

جواب: خوشی کے ساتھ اجازت ہے۔

❁❁❁❁❁

۳۳۷ **حال**: جب خانقاہ میں میرا قیام ہوتا ہے تو پرچہ عشق مجازی کا علاج کے مراقبہ نمبر۳ اور نمبر۵ کر نہیں پاتا اس کے علاوہ ذکر واذکار کی الحمدللہ پابندی ہورہی ہے۔

جواب: شیخ کی صحبت میں اگر اذکار ونوافل چھوٹ جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۸ **حال**: حضرت والا کئی سالوں سے یہ بیماری ہے جس کی اطلاع اس سے قبل بھی پہنچائی گئی تھی اور جواباً آپ نے فرمایا تھا کہ تمام نمازوں کے بعد سات مرتبہ **یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ** اور سات مرتبہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** اور بعد ظہر **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ۲۱ مرتبہ، مگر سونے کے وقت شہوت اور پچھلے گندے خیالات کا آنا ابھی جاری ہے۔ بالآخر نتیجہ اخراج منی کی صورت میں ہوتا ہے حالانکہ میں بہت خیالات کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: جب تک ہمت نہ کروگے گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔ شہوت کے تقاضے کے وقت اس کا مقابلہ کرنا اور گناہ کی لذت کو چھوڑنے کی تکلیف کو برداشت کرنا اور ٹھان لینا کہ چاہے جان جاتی رہے گی لیکن گناہ کی یہ حرام لذت نہ اُٹھاؤں گا جب تک یہ ہمت نہ کروگے تب تک گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔

۳۳۹ **حال**: حضرت میرے والد صاحب صلوٰۃ وصوم کے تو پابند نہیں، لیکن کتابیں ڈائجسٹ بہت زیادہ مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ حال یہ ہے کہ میں جب بھی اُن سے کوئی دین کی بات کرتا ہوں تو وہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ سب کچھ جانتا ہوں مجھ کو کیا بتاتے ہو اور ٹی وی بہت زور سے چلاتے ہیں اور دیر تک رات کو خاص طور پر جب میں گھر پر موجود ہوا کرتا تھا اور میرے لاکھ منع کرنے پر مجھ کو بول بول کر دوبارہ کیبل لگوائی ہے اور مجھ کو شروع ہی سے کہتے تھے کہ اگر تم کو یہ چیزیں پسند نہیں تو اپنے رہنے کا کوئی اور بندوبست کرو لہٰذا آج میں نے چھوڑ دیا کہ اگر میں گھر میں رہا تو میں بھی کیبل دیکھنے میں ملوث ہوجاؤں گا اور میری وجہ سے اتنے

بڑے خاندان میں دین کی اور دین پر چلنے والوں کی بہت بدنامی ہوگی۔

جواب: آپ خود نہ دیکھیں گھر نہ چھوڑیں اور خود اس وقت گھر میں نہ رہیں جب ٹی وی چل رہا ہو یہ عملی تبلیغ زبانی تبلیغ سے زیادہ موثر ہوگی۔ اتنے دن کی صحبت کے بعد بھی اتنا اعتماد نہیں ہوا کہ خود ٹی وی کیبل نہ دیکھو۔

۳۴۰ **حال**: البتہ والد صاحب نے پوری ڈاڑھی رکھ لی ہے اور آج کل ڈائجسٹ چھوڑ دی ہے اور ٹی وی دیکھتے ہوئے آپ کی کتابوں کا مطالعہ بھی کرتے ہیں اور جتنی نمازیں دُکان پر آتی ہیں سب پڑھتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میری والدہ صاحبہ نے آپ کی باتیں سُن کر نقاب والا برقع پہننا شروع کردیا چادر چھوڑ کر اور میری چھوٹی بہن نے بھی۔ اور دونوں پانچوں وقت کی نمازیں پابندی سے پڑھتی ہیں۔ والدہ صاحبہ بھی آج کل آپ کی کتابیں پڑھتی رہتی ہیں۔ اور پھر موقع محل پر سُناتی بھی رہتی ہیں۔

جواب: جب فائدہ ہو رہا ہے تو حکمت سے کام لو، ڈنڈا نہ چلاؤ رفتہ رفتہ اصلاح ہوتی ہے بس خود گناہ میں شریک نہ ہو۔

۳۴۱ **حال**: حضرت والا دُعا فرمائیں اصلاحِ کاملہ کی اور علم نافعہ کی اور فراوانی رزق کی۔

جواب: دل سے دُعا ہے۔

❁❁❁❁❁

۳۴۲ **حال**: نماز پڑھتے وقت اور اس کے علاوہ کبھی کبھار اور کبھی اکثر مجھے دل میں خیال آتا ہے کہ کفریہ الفاظ دل میں سوچو، اور کبھی کبھار میں ان کو روک پاتا ہوں اور کبھی نہیں اور کبھی قرآنی آیت اور حدیث شریف سُنتے وقت قرآنی آیت اور حدیث شریف کے متعلق غلط خیالات آتے ہیں۔

جواب: خیالات اور وسوسے آنا کوئی گناہ نہیں بس ان پر عمل نہ کرو۔ اور زبان سے بھی ایسے الفاظ نہ نکالو۔ اور اس کا علاج عدم التفات ہے یعنی اُن کو مطلق

اہمیت نہ دو جیسے کُتّا بھونکتا رہتا ہے آپ راہ چلتے رہتے ہیں۔ نہ ان خیالات میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔

❁❁❁❁❁

۳۴۳ **حال**: ریاءکاری کا علاج مطلوب ہے کہ احقر اس مرض میں مبتلا ہے۔

جواب: ریا کا مقصد لوگوں میں عزت حاصل کرنا ہے۔ یہ سوچا کریں کہ ریاء کر کے اللہ کو ناراض کرنا ہے اور جس مقصد کے لیے یہ گناہ کیا کہ مخلوق میں عزت ہوگی تو ایک دن موت کے وقت نہ عزت کرنے والے رہیں گے، نہ میں رہوں گا تو ایسی فانی عزت کے لیے اللہ کو ناراض کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

❁❁❁❁❁

۳۴۴ **حال**: عرض حال یہ ہے کہ ناکارہ اپنی کمزوری کی بناء پر کافی عرصہ سے خط نہیں لکھ پا رہا تھا گو کہ آپ کی صحبت الحمدللہ روزانہ نصیب ہوتی ہے جو کہ اللہ پاک کی عطائے خاص ہے اور میرے پاس وہ زبان نہیں ہے جس سے اس نعمتِ عظمیٰ پر خاص طور سے مالک کا شکر ادا کرسکوں۔

جواب: صحبت مرشد نعمتِ عظمیٰ ہے اور تعلق مع اللہ کا عظیم الشان باب ہے۔ لیکن اصلاح کے لیے مکاتبت بھی ضروری ہے۔

۳۴۵ **حال**: حضرت والا یہ ناکارہ صحبتِ مرشد کی برکت سے اپنے آپ کو اس حال میں پاتا ہے کہ تمام مخلوق خدا اپنے سے بہتر نظر آتی ہے اور قلب میں ایسا محسوس کرتا ہے کہ دنیا میں، میں سب سے زیادہ کمتر ہوں اور اللہ کی مخلوق مجھ سے بدرجہا بہتر ہے۔

جواب: نہایت مبارک حال ہے۔

۳۴۶ **حال**: خانقاہ میں جب نظر ڈالتا ہوں تو ہر آدمی کو کسی نہ کسی ذکر میں مشغول پاتا ہوں اور خانقاہ کا ایک چوکیدار ایک ڈرائیور بھی ایسا لگتا ہے کہ اللہ پاک ان

سے کوئی کام لے رہا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ یہ حُسنِ ظن بھی محبتِ مرشد کی دلیل ہے۔ مبارک ہو۔

۳۴۷ **حال**: لیکن مجھ نالائق سے کچھ بھی نہیں ہو پا رہا ہے میرے مرشد میرے لیے دعا فرما دیجئے۔

جواب: آپ ہر روز صبح مجھے سیر کو لے جا رہے ہیں کیا یہ نعمت نہیں ہے؟

۳۴۸ **حال**: حضرت والا چند دن پہلے سے نماز میں جب سجدہ کرتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میرا سر اللہ کریم کے قدموں میں ہے۔ خدا کی قسم ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔

جواب: نہایت مبارک اور قابل مسرت حالت ہے، دل باغ باغ ہو گیا۔

۳۴۹ **حال**: حضرت والا کچھ دنوں سے کبھی کبھار ایسا بھی ہوا ہے کہ ذکر کے بعد نگاہ اٹھتی نہیں ہے کہ جیسے کوئی سامنے بیٹھا ہوا ہے اور ہوش و حواس گم ہوتے ہیں اور آنکھوں سے خوب آنسو جاری ہو جاتے ہیں یہ کیفیت کبھی نماز کے بعد کبھی ذکر کے بعد اور کبھی کبھار جب اللہ کی محبت کو دل میں محسوس کرتا ہوں جب ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت کی بارش مسلسل قلب پر ہو رہی ہے۔ اے میرے مرشد کیا بتاؤں اس کے سوا کہ ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جان جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

اور بقول مولانا منصور مدظلہ کے ؎

ان سے محبوبِ حقیقی کا پتہ ملتا ہے
شیخ پر جان چھڑکنا یوں ہی بیکار نہیں

جواب: ماشاء اللہ تعالیٰ آپ کی اس تحریر کے بغیر ہی ہم آپ کے ان حالات کی امید رکھتے تھے۔

۳۵۰ **حال**: اے میرے مرشدی و مولائی الفاظ قلم کا ساتھ نہیں دے رہے ہیں کہ

قلب میں کیا پھونک دیا کیا عطا کر دیا کہ ناکارۂ خلائق اس قابل نہیں ہے۔ پس اللہ سے یہی دعا ہے کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت عافیت کے ساتھ عطا کرے اور ایک سو بیس سال کی عمر آپ کو عطا کرے اور مجھے اور حضرت کے جملہ متعلقین کو حضرت کی جدائی کے غم سے محفوظ کر دے۔

یہی ہے میری تمنا بس آرزو ہے یہی
سگانِ کوچۂ اختر میں ہو شمار میرا

جواب: مبارک حال ہے۔

۳۵۱ **حال**: فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دیدار ہو جائے

جواب: حق تعالیٰ ہم سب کی تمنائے نیک پوری فرمائیں۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۳۵۲ **حال**: حضرت پچھلے کچھ عرصے سے یہ کیفیت ہے کہ ذکر کے دوران ایک عجیب سا لطف محسوس ہوتا ہے کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں اور بعض اوقات دعا مانگتے وقت بھی یہ ہی کیفیت ہوتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ مانگتا ہی رہوں۔

جواب: بہت مبارک حالت ہے۔

۳۵۳ **حال**: لیکن اکثر اوقات جی ایسا اچاٹ ہوتا ہے کہ ذکر میں بھی نہیں لگتا اور دعا میں بھی یہ دل چاہتا کہ جلدی جلدی سے دعا مانگ کر جان چھڑا لوں۔ حضرت سے گذارش ہے کہ میرے حق میں دُعا بھی فرمائیں اور کوئی ایسا طریقہ بھی تحریر فرمائیں کہ اول الذکر کیفیت مستقل ہو جائے۔

جواب: حالات یکساں کسی کے نہیں رہتے۔ قلب کے معنیٰ بدلنے کے ہیں، انقلاب اسی سے ہے۔ مقصود عمل ہے خواہ کیفیت سے ہو یا بغیر کیفیت کے لیکن بے کیفیت عمل کا اجر و ثواب زیادہ ہے کیونکہ نفس کو محنت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

۳۵۴ **حال**: میرے دماغی ضعف کی بناء پر جناب نے مجھے اختیار دیا ہے کہ ذکر میں اپنی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے کمی بیشی کرسکتا ہوں، اگر اجازت ہو تو میں اسی طریقے کو مستقل اپنائے رکھوں، یا جیسے جناب مناسب محسوس فرمائیں۔

جواب: ضعف میں عمل نصف کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۵۵ **حال**: امید ہے کہ جناب خیریت سے ہوں گے۔اپنے چند ایک مسائل پوچھنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب نے مجھے مجاز صحبت کا جو خط دیا ہے وہ جناب ہی کی عنایت ہے ورنہ میں اپنے اندر کوئی ایسی خوبی نہیں پاتا یہاں تک کہ مجھے تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ مجھے اس پر جناب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا یا کسی اور قسم کے تاثرات کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔لیکن جناب کی اس عنایت کے بعد سے ایک تبدیلی خاص طور سے اپنے اندر محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ طاعات میں رغبت محسوس ہونے لگی ہے اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام پہلے سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔

جواب: ماشاءاللہ بہت مبارک حالت ہے۔

۳۵۶ **حال**: حضرت پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں دوسروں کو اپنی ذات سے حقیر اور کمتر تو نہیں سمجھتا لیکن اپنے آپ کو اکثر اوقات بہت ہی نیک اور پرہیزگار خیال کرتا ہوں۔

جواب: اللہ کی نظر میں بُرا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ بندہ اپنے کو اچھا سمجھے اور اپنے کو اچھا سمجھنا دلیل ہے کہ اپنے عیوب پر نظر نہیں ہے اور اپنے عیوب پر نظر نہ ہونا خود بڑا عیب ہے اور عیب کی بدترین قسم ہے کیونکہ اپنی کسی واقعی خوبی پر نظر ہوگئی اور عُجُب پیدا ہوگیا تو کہہ سکتے ہیں کہ بے چارہ خوبی کی وجہ سے دھوکہ میں آ گیا لیکن جس کے اندر عیب ہوں اور وہ اپنے کو اچھا سمجھے کہ میں بہت نیک اور پرہیزگار ہوں یہ بدترین عُجُب میں مبتلا ہے اور احمق بھی ہے جس بیمار کو اپنی بیماری نظر نہ آئے اس کی ہلاکت یقینی ہے نفس سے کہیں کہ نالائق اپنے عیوب نظر نہ آنے

کی مہلک بیماری میں مبتلا ہے اور اپنے کو نیک اور پرہیزگار بھی سمجھتا ہے لہٰذا اس گمان سے توبہ کر، تجھے تو نیکی اور پرہیزگاری کی ہوا بھی نہیں لگی۔ اس استحضار سے اپنی حقارت پیدا ہو جائے گی اس کے علاوہ ایک اور وجہ سے اس نادانی کے خیال سے توبہ کریں اور وہ یہ کہ خاتمہ نہیں معلوم کیسا ہو اور یہ کہ فیصلہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، نہ معلوم کیا فیصلہ ہو۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

۳۵۷ **حال**: عین ممکن ہے کہ اس طرح کے خیال سے نفس و شیطان مجھے دھوکے میں ڈالے رکھیں۔ حضرت رہنمائی فرمائیے کہ اپنے آپ کو دوسری تمام مخلوق سے کس طرح کمتر اور حقیر جانا جائے۔

جواب: اس کا علاج بھی خوف خاتمہ ہے۔ سوچیں کہ جب تک خاتمہ ایمان پر نہ ہو کیسے اپنے کو بہتر سمجھوں۔ جس کا خاتمہ خراب ہو گیا کُتّے سُور اس سے بہتر ہیں۔

۳۵۸ **حال**: حضرت بدنظری سے بچنے کے لیے اپنی پوری پوری کوشش کرتا ہوں اور اس عمل میں بعض اوقات شدید تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن حلاوت ایمانی کا جو وعدہ ہے اس کی لذت اور سرور کبھی محسوس نہیں ہوتا۔ کیا اس میں بھی میری کوئی کوتاہی ہے۔

جواب: گناہ سے بچنے میں جب نفس میں غم ہوگا تو روح میں نور پیدا ہوگا۔ نگاہِ چشمی اور نگاہِ قلبی دونوں کو بچائیے۔ ابھی احساس بیدار نہیں ہوا۔ جائزہ لیجئے کہ عیناً قلباً قالباً کہیں کسی گناہ میں ابتلا تو نہیں ہے۔ جب گناہوں سے مکمل اجتناب نصیب ہو جائے گا تو احساس بیدار ہو جائے گا پھر لذت کا احساس ہوگا۔ عطر کی خوشبو جب محسوس ہوتی ہے جب بدبو دھل جاتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ سابقہ گناہوں سے توبہ کے باوجود حلاوت و لذت کا ادراک نہیں ہوتا جیسے ملیریا اترنے کے بعد بہت عرصہ تک پلاؤ قورمہ کی لذت کا ادراک نہیں ہوتا رفتہ رفتہ ادراک ہوتا ہے۔

لٰہذا گناہوں سے بچتے رہو نگاہوں کو بچاتے رہو چاہے لذت محسوس ہو یا نہ ہو۔
حلاوت عطا ہو رہی ہے ابھی محسوس نہیں ہو رہی۔

۳۵۹ **حال**: حضرت ایک مسئلہ یہ ہے کہ مجھ سے بڑی عمر کا کوئی شخص جب غیبت کرتا ہے تو میں اسے منع کرنے کی ہمت نہیں پاتا۔ کیا اس کی عمر کا خیال کیے بغیر اسے منع کر دینا چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے۔ نیز اپنے سے بڑی عمر کے شخص کو کسی نیکی کی تلقین کرنی چاہیے یا نہیں اور اس کا طریقہ کار کیا ہے:

جواب: خطاب عام سے اکرام کے ساتھ کہہ دیں کہ غیبت کا کرنا اور سننا دونوں حرام ہے۔ ہماری آپ کی عزت اسی میں ہے کہ ہم آپ دونوں دوسری بات کریں۔ بڑوں کو نیکی کی تلقین کے لیے کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہوسکتا۔ پس اُن کا اکرام ملحوظ رہے اور فہم اور حکمت سے کام لیں۔ لیکن یہ فہم اور حکمت اہل اللہ کی صحبت سے نصیب ہوتی ہے۔

۳۶۰ **حال**: حضرت آخری گذارش یہ ہے کہ میرے حق میں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولیاء صدیقین کا وہ بلند مقام عطا فرمائیں۔ جس کو آپ ہمہ وقت مانگا کرتے ہیں۔

جواب: دل سے دُعا کرتا ہوں۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۳۶۱ **حال**: آنجناب کی خدمت میں روزانہ حاضری رہتی ہے۔ جناب والا کی محبت بدرجۂ اتم جسم و جان میں محسوس کرتا ہوں جو کہ صرف اور صرف آپ کی نظرِ عنایت وشفقت ہے۔ جناب کی خدمت میں تقریباً عرصہ چار سال سے حاضری ہو رہی ہے اور بعد بیعت کچھ معاملات ایسے پیش آئے جس کو یہ ناکارہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ گھر سے تو سوچ کر آتا تھا کہ حضرت سے فلاں بات سے متعلق پوچھوں گا لیکن پوچھنے کی نوبت قطعی نہیں آتی حضرت کی مجلس میں حضرت کی زبان مبارک سے اس

کا جواب عنایت ہوجاتا ہے یہ معاملہ ایک مرتبہ نہیں بیشتر اوقات میں پیش آیا پچھلے دنوں دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ حضرت والا سے نماز کے مسنون طریقے کے متعلق کچھ بیان کرنے کے لیے درخواست کروں گا تاکہ معلوم ہوسکے کہ نماز کا صحیح اور مسنون طریقہ کیا ہے اور اس کے مطابق نماز پڑھ سکوں لیکن میں حیران رہ گیا کہ میں سوچتا ہی رہا لیکن میری درخواست سے پہلے ہی ایک مجلس میں آپ نے نماز کا مسنون طریقہ بیان فرمایا۔ حضرت پورے بیان میں میں حیرت کے سمندر میں غرق رہا۔ حضرت والا سے پوچھنا یہ ہے کہ میں کیا اور میری بساط کیا زمین پر رہنے والا عامی انسان حضرت کے مرتبہ کو کیا سمجھے گا حضرت والا یہ کیا چیز ہے؟ حضرت والا اس بارے میں اس طالب علم کو جواب عنایت فرمائیں۔ جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

جواب: جس شخص کو حق تعالیٰ تربیت کرنے کا شرف اپنی رحمت سے عطا فرماتے ہیں اس کے دل میں طالبین کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرمادیتے ہیں تاکہ بدون سوال مشکل حل ہونے پر مرشد پر فدا ہوجاوے۔

❁❁❁❁❁

ایک عالم کا خط اور اس کا جواب

۳۶۲ **حال**: احقر نہایت شرمساری کے ساتھ وقفہ کے بعد دوبارہ حاضر خدمت ہوا ہے، اس طویل غیر حاضری کا سبب ناکارہ کی غفلت سُستی اور لاپروائی کے علاوہ کچھ اور نہیں، اب ناچیز دست بستہ معافی کی درخواست کرتا ہے، امید ہے کہ معاف فرما کر ناچیز پر شفقت فرماویں گے۔

جواب: سب معاف ہے۔ لیکن غیر حاضری سخت مضر ہے جس کی تلافی حاضری سے کریں۔ خط پر اکتفاء کرنا اور اپنے شیخ کی مجلس میں نہ جانا اس سے نفع کامل نہ ہوگا۔

۳۶۳ **حال:** قبل ازیں احقر نے چند خطوط خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لیے لکھے مگر شرم کی وجہ سے ہمت نہ ہوسکی بعد میں احساس ہوا کہ یہ شرم تو شیطانی ہے، جو خیر سے مانع بنتی ہے۔ اس لیے حاضر خدمت ہونے کی ہمت کرلی۔

جواب: صحیح فیصلہ کیا۔

۳۶۴ **حال:** فی الحال احقر کے معمولات میں استغفار سبحان اللہ وبحمدہ الخ درود شریف تیسرا کلمہ ایک ایک تسبیح اور کلمہ طیبہ جس قدر توفیق ہو پڑھنے کا معمول ہے۔

جواب: لیکن بقدر تحمل پڑھیں بس ایک ایک تسبیح کافی ہیں۔

۳۶۵ **حال:** نمازوں میں اشراق، اوابین اور قیامُ اللیل کی چار رکعات کا معمول ہے۔ بروز جمعہ سورۃ کہف کی تلاوت کا معمول ہے۔

جواب: ماشاءاللہ

۳۶۶ **حال:** لیکن دوسری جانب فجر کی نماز میں تقریباً تین ماہ سے سُستی ہوگئی ہے، جب تک دارالعلوم میں قیام رہا، یہ سُستی نہ تھی اب گھر سے مسجد فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے یہ سُستی پیدا ہوگئی ہے۔ اتنے منہ اندھیرے مسجد جاتے ہوئے بھی کشیدہ حالات میں خوف محسوس ہوتا ہے۔

جواب: ایسے حالات میں گھر پر پڑھنے کی اجازت ہے۔

۳۶۷ **حال:** تین ماہ قبل تک جامعہ ...... میں حضرت مولانا ...... مدظلہم کی مجالس میں شرکت کا معمول تھا جب سے...... نقل مکانی ہوئی ہے، یہ معمول بھی ختم ہوگیا۔ صبح ۸ بجے تا عصر مدرسہ میں مصروفیت کے بعد شام کو گھر پہنچتا ہوں تو کہیں آنے جانے کی ہمت نہیں رہتی۔ بزرگوں کی مجالس سے محرومی کے سبب قلب پر اندھیرا سا محسوس ہوتا ہے طبیعت میں پریشانی رہتی ہے۔ طاعات میں سُستی اور معاصی پر جرأت ہوتی جارہی ہے۔ نیز چند ماہ سے ایک خطرناک مرض یہ پیدا ہوا ہے کہ بعض اللہ والوں کے محاسن کے بجائے عیوب پر نظر جارہی ہے اور دل میں

ان کے بارے میں بعض معاملات دیکھ کر پہلے سے موجود قدر و منزلت میں کمی ہورہی ہے، اگرچہ ناچیز ان کے بارے میں زبان کو بہت قابو میں رکھنے کی کوشش کررہا ہے مگر دل میں آنے والے جذبات اور ان کے بارے میں پیدا ہونے والی کم قدری و بدگمانی سے دل سخت پریشان ہے۔

جواب: یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ مختلف بزرگوں کی خدمت میں جاتے ہیں۔ ہر ایک سے مناسبت نہیں ہوتی تو شیطان کو موقع ملتا ہے بدگمان کرنے کا۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یک در گیر و محکم گیر۔ اس لیے تمام اہل اللہ سے حُسنِ ظن رکھیں خواہ مناسبت ہو یا نہ ہو لیکن صحبت صرف اپنے شیخ کی اختیار کریں اور شیخ اس کو بنائیں جس سے مناسبت تامہ ہو۔ یہی وہ طریق ہے جس سے لوگ واصل باللہ ہوئے ہیں۔

۳۶۸ **حال**: اور خوف محسوس ہورہا ہے کہ مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ کی حدیث دل کو ہلا رہی ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات اتنی شدید ہوجاتی ہے کہ میں اپنی اصلاح اور اخروی فلاح سے نااُمیدی سے محسوس کرنے لگتا ہوں مگر پھر فوراً متنبہ ہوتا ہے اور خوب توبہ کرلیتا ہوں تو چند روز کے لیے تسلی ہوجاتی ہے۔ براہ کرم ناچیز کی راہنمائی فرماویں۔

جواب: مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ آپ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا کے مرتکب نہیں ہیں۔ ارتکاب اس کو کہتے ہیں کہ اس ولی سے عداوت کا عزم بالجزم ہو یا اس عداوت کے سبب عملاً اسے کوئی ایذاء پہنچادے اور یہاں دونوں باتیں نہیں نہ قلباً نہ عملاً۔ اس کا درجہ وسوسہ کا ہے جس کا سبب قلت مناسبت ہے اور اسی لئے بزرگان دین نے مختلف بزرگوں کی خدمت میں حاضری کو منع کیا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ لہٰذا ایسا کام کیوں کرے کہ جس سے دوسرے بزرگوں سے بدگمانی کا نفس وشیطان کو موقع ملے کیونکہ اہل اللہ سے بدگمانی بھی سخت بات ہے

جس کا تدارک ماضی پر استغفار اور آئندہ کو احتیاط ہے۔

تعجب ہے کہ جوابی لفافہ پر اپنا پتہ نہیں لکھا۔ جس کو اپنا بڑا سمجھتے ہو اس سے ادنیٰ سی خدمت لینا بھی کیا خلاف ادب نہیں ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۶۹ **حال**: ایک سالک جو راہ سے بھٹک گئے تھے اور عشقِ مجازی کے گناہ میں مبتلا ہو کر اپنی اصلاح سے مایوس ہو چکے تھے ان کے خط کے جواب میں حضرت والا کے ارشادات جو مایوس سالکین کے لیے ناامیدی کے اندھیروں میں امیدوں کے سینکڑوں آفتاب کا درجہ رکھتے ہیں۔

جواب: آپ کا خط ملا۔ نہایت تعجب ہے کہ آپ نے اپنے گناہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بڑا سمجھ لیا۔ اگر ساری زمین اور آسمان گناہوں سے بھر جاوے لیکن بندہ نادم ہو کر صرف ایک بار توبہ کر لے اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی وقت تمام گناہوں کو معاف کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔ انسان ہی سے گناہ ہوتا ہے فرشتوں سے تھوڑی ہوتا ہے۔ اور خطا کر کے بندے کو جو ندامت ہوتی ہے اور جب وہ نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور گڑگڑاتا ہے تو حدیث قدسی میں ہے کہ گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا مجھے سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے والوں کی آوازوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اور اس ندامت کی بدولت بندہ فرشتوں سے بازی لے جاتا ہے۔

کبھی طاعتوں کا سُرور ہے کبھی اعترافِ قصور ہے
ہے مَلک کو جس کی نہیں خبر وہ حضور میرا حضور ہے

بس دو نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور دل میں پکا ارادہ کریں کہ اے اللہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا اور یقین کر لیں کہ سب گناہ معاف ہو گئے۔ اور پھر گناہ کو یاد بھی نہ کرو کیونکہ ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوئے اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور توبہ کرنے والوں کو

اللہ تعالیٰ صرف معاف ہی نہیں کرتے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ہم ان نادم گنہگارروں کو، توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتے ہیں۔

اور حضرت تھانوی فرماتے ہیں جو یہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرسکتے تو ایسا شخص بظاہر متواضع معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں انتہائی متکبر ہے کہ اپنے گناہوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بڑا سمجھ رہا ہے۔ لہٰذا اس حماقت کو چھوڑیئے اور کمرے سے باہر آکر معمول کے مطابق زندگی گذاریں اور جو دین کا کام کر رہے تھے اس میں لگیں۔ یہ شیطان کا چکر ہے کہ گناہ کرا کے اس نے آپ کو اللہ کی رحمت سے مایوس کردیا۔ ہرگز مایوس نہ ہوں، یہ راستہ مایوسی کا نہیں، اس راہ میں کوئی نامراد نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے کروڑوں آفتاب روشن ہیں۔ آپ تو بہت نادم اور شرمندہ ہیں اور نادمین تائبین کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ آپ تو اللہ کی رحمت کی آغوش میں ہیں۔ پھر کیا غم ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۷۰ **حال**: مکتوب بغرض اصلاحِ نفس واطلاعِ شیخ بارک اللہ فی عمرکم وفیوضکم!

جواب: عزیزم سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط کی ابتداء القاب کے بعد سلام سے کرنا مسنون ہے۔

۳۷۱ **حال**: ذہن میں تشطط ہے یعنی یکسوئی اور دل جمعی نہیں ہے۔ افکار متمرکز نہیں رہتے حتیٰ کہ نماز کے اندر بھی غایت کوشش کے باوجود ایک رکعت بھی کامل یکسوئی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔

جواب: اعمال مقصود ہیں یکسوئی نہیں۔ نماز میں جب خیالات منتشر ہوں ان کو مجتمع کر کے پھر اللہ کے سامنے حاضر ہو جایئے یعنی جب دل غائب ہو جائے پھر حاضر کردیجئے۔ بار بار ایسا کرتے رہیے خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔ یکسوئی کی

فکر نہ کیجئے۔ عبادت مطلوب ہے یکسوئی نہیں۔

۳۷۲ **حال**: طبیعت میں تیزی، جبلت میں تشدد اور فطرت میں بہیمیت (حیوانی پن) غالب ہے۔ میں نے حجۃ البالغۃ اور حضرت والا کے مواعظ میں پڑھا ہے کہ جس کی طبیعت میں تشدد ہو، وہ شہوانی یا روحانی منازل کی انتہا کو پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

جواب: اس کو مجاہدہ بہت زیادہ کرنا پڑتا ہے اگر وہ مجاہدہ کما حقہ کر لے اور نفس کو قابو میں کر لے تو بوجہ مجاہدہ شاقہ اس کا مشاہدہ بھی اتنا ہی قوی ہوتا ہے اور اس کی نسبت مع اللہ کو وہ لوگ نہیں پا سکتے جو اس مجاہدہ سے نہیں گذرے۔

۳۷۳ **حال**: راقم اپنی کرتوتوں کی وجہ سے سلامت طبع، سلیم الفطرتی کھو چکا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات قریبی محارم کی طرف بھی خواہش نفس پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غایت مافی الباب یہ کہ دورانِ نوم (حالت نیند) میں محارم کے ساتھ...... نا گفتہ بہ۔

جواب: محارم سے ایسی ہی احتیاط کریں جیسے غیر محارم سے یعنی نگاہ کی حفاظت کریں اور اختلاط سے بچیں، اس کمرہ میں نہ سوئیں جہاں محارم ہوں، دوسرے کمرہ میں سوئیں اور ان کا کمرہ اندر سے بند کرادیں اور بیداری میں بھی انتہائی احتیاط کریں۔

۳۷۴ **حال**: الحمد للہ کہ انابت موجود ہے اور گناہ کے بعد توفیق توبہ مل جاتی ہے، رقت قلب بھی ہے لیکن کیا اصرار علی المعاصی (کیونکہ قبولیت توبہ تو لَمْ یَصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا کے ساتھ مشروط ہے) کے ساتھ توبہ مقبول ہے؟ گناہ کے بعد خوب رونا نصیب ہوتا ہے لیکن پھر وہی ذلالت۔

جواب: اصرار شرعی کی تعریف ہے

"اَلْاِقَامَۃُ عَلَی الْقَبِیْحِ بِدُوْنِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ"

گناہ کے بعد جب توبہ انابت الی اللہ اور ندامت و رقت قلب اور عزم علی التقویٰ

کی توفیق ہے تو آپ کا شمار معاصی پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے ان شاء اللہ۔ توبہ کرتے وقت عزم علی التقویٰ یعنی آئندہ یہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرنا بھی ضروری ہے اور توبہ کرتے وقت آئندہ توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو۔

۳۷۵ **حال**: بتصریح ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ دینی سوال (مثلاً حفظ ایمان وغیرہ) ضرور قبول ہوتا ہے کیونکہ اس سوال سے زیادہ اصلح وانسب عند اللہ کوئی چیز نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے سوالات ابھی تک بحرِ قبولیت کے ساحل پر تشنہ لبی سے تڑپ تڑپ کر ختم ہو رہے ہیں۔

جواب: اگر قبول نہ ہوتا تو توبہ وانابت الی اللہ کی توفیق بھی نہ ہوتی نہ اہل اللہ سے رجوع کی توفیق ہوتی۔ یہ توفیقات دلیل قبولیت ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بحرِ قبولیت میں غوطہ زن رہیے ضرور ساحل ملے گا یعنی ان کی بارگاہ میں دست بہ دُعا رہیے اور جلدی نہ کیجئے ؎

کھولیں وہ یا نہ کھولیں دَر اِس پہ ہو کیوں تری نظر
تُو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا
بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
گو نہ نکل سکے مگر پنجڑے میں پھڑ پھڑائے جا

۳۷۶ **حال**: ایک درمندانہ التماس!

حصنِ فرج وحفظ ایمان کی خاطر (خدا کی قسم صرف اس نیت سے خواستگار ہوں) کوئی مجرب نسخہ یا آزمودہ وظیفہ تجویز فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی متاعِ خیر (اِمْـرَأۃٌ صَالِحَۃٌ (پاک صالح بیوی) جس میں بمصداق حدیث خصائل اربعہ ہوں خصوصاً ایمانی جوہر سے مزین ہو نصیب فرمادیں۔

جواب: یَاجَامِعُ ۱۱۱ مرتبہ اول آخر درود شریف ۱۱۔۱۱ بار

۳۷۷ **حال**: یا پھر تزویج (شادی) کے لیے ایسی دعا فرمادیں جس طرح حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے لیے فرمائی تھی کہ (اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) اور وہ دوڑنے لگے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جلد پہنچتا ہوں یا کہ میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا۔ یا حضرت حماد اللہ ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی طرح دعا فرماویں کہ مرید نے شادی کی درخواست کی اور اسی دن اجابت دُعا ہوگئی۔

جواب: دُعا کا قبول فرمانا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ نہ نبی کے ہاتھ میں ہے نہ ولی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۷۸ **حال**: امریکہ سے ایک خاتون کا خط جن کے کئی بچے ہیں لیکن شوہر کئی خفیہ شادیاں کر چکے ہیں اور طلاق دے چکے ہیں جب بیویوں کو معلوم ہوا کہ شادی شدہ ہیں تو بعض نے خود طلاق لے لی۔ اب پھر شادی کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چار کی اجازت ہے۔

جواب: آپ کے طویل خط سے جو لفظ بلفظ پڑھا آپ کے شوہر کے حالات سے مطلع ہوا۔ دو بیویاں رکھنا اور ان میں برابری کرنا خصوصاً اس دورِ نفس پرستی اور ہوس انگیزی میں سخت دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے بشرطِ مساوات اجازت دی ہے، حکم نہیں دیا کہ کئی کئی شادیاں کرو۔ پس اگر مساوات نہ کر سکے جس کا قوی امکان ہے تو اللہ تعالیٰ کا غضب مول لینا ہے۔ اس لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس اقدام سے باز رکھے کہ ان کے لیے بڑی آزمائش اور بڑا امتحان ہوگا جس میں مواخذہ کا اندیشہ زیادہ ہے۔

لیکن جیسا کہ آپ نے لکھا ہے اور ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے شوہر دل کے برے نہیں ہیں۔ شہوت سے مغلوب ہیں۔ کاش کسی اللہ

والے سے ان کا اگر صحیح تعلق ہوتا اور اپنے حالات کی اطلاع کر کے مشورہ لیتے تو ایسی غلطیاں نہ کرتے اور آئندہ دوسری شادی کی نہ سوچتے۔ بہر حال دعا کریں اور یہ فقیر بھی دعا کرتا ہے لیکن بالفرض وہ معاملہ پیش آجائے جس کا آپ کو خدشہ ہے تو صبر سے کام لیں۔ کوئی جذباتی فیصلہ نہ کریں نہ خلع نہ طلاق اور یہ صورت بھی شرعاً جائز نہیں کہ ازدواجی تعلق ختم کر کے صرف بچوں کی تربیت تک شوہر سے تعلق رہے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو ذہنی اذیت سے بچائے اور ان کو نفس پر قابو نصیب فرمائیں کہ وہ عقدِ ثانی سے باز رہیں۔ اللہ سے مانگو سلطنت اور راضی رہو فقیری پر۔ مانگو کباب بریانی اور راضی رہو چٹنی روٹی پر۔ لہٰذا کوئی جذباتی فیصلہ نہ کریں۔ جیسا کہ آپ نے لکھا کہ وہ آپ کو جسمانی اذیت نہیں دیتے۔ امید ہے آپ کو آرام ہی سے رکھیں گے۔ بہشتی زیور کے چوتھے حصہ میں شوہر کے ساتھ نباہ کا طریقہ روزانہ ایک بار پڑھ لیا کریں۔ ہر حال میں نباہ کریں۔

گلشن سے عشق ہے مجھے گُل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کیے جا رہا ہوں میں

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور آپ کو خوش رکھے۔ اور آپ کے شوہر کو آپ کی ایسی محبت دے دے کہ وہ دوسری شادی سے باز رہیں۔

دورۂ حدیث کے ایک طالب علم کا خط

۳۷۹ **حال**: میں بہت پریشان ہوں، کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ دل پر بہت بوجھ محسوس ہوتا ہے خصوصاً نیک کام کے وقت بلکہ اب تو یہ حال ہے کہ اعمال کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے اور اعمال میں سستی کرنے سے کم ہوتی ہے۔

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ آپ بغیر مشورہ مختلف وظائف کر رہے ہیں۔ جو ذکر تجویز کر دیا گیا اس سے زیادہ ہرگز نہ کریں ورنہ خشکی سے اوہام پیدا ہونے لگتے ہیں جس میں آپ کو ابتلاء شروع ہو گیا ہے ہشیار ہو جائیں۔ فی الحال فرض واجب

سنت موکدہ ادا کریں اعمال نافلہ ملتوی کردیں دوسرے مشورہ تک۔

۳۸۰ **حال**: مجھ پر ایک کیفیت طاری ہوئی ہے کہ العیاذ باللہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں، پیغمبر کا کوئی وجود نہیں سب سنی سنائی باتیں ہیں جس سے دل میں آتا تھا کہ تو کافر ہوگا جس سے مجھے دکھ ہوتا تھا اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر روتا تھا اور یہ پریشانی اب بھی ہے۔

جواب: آپ ہرگز کافر نہیں بلکہ پکے مومن ہیں یہ دکھ ہونا دلیل ہے ایمان کی۔ جس کیفیت میں آپ مبتلا ہیں یہ محض وسوسہ ہے جس سے ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ یہ سند ہے ایمان کی اور یہ سند سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا فرمودہ ہے۔ آپ نے وسوسوں کے آنے پر صحابہ سے فرمایا تھا ذٰلِکَ صَرِیۡحُ الۡاِیۡمَان ۔ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے۔ وسوسہ مومن ہی کو آتا ہے کسی کافر کو کبھی کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ جہاں دولت ہوتی ہے چور وہیں جاتا ہے کافروں کے پاس ایمان کی دولت نہیں اس لیے شیطان وہاں نہیں جاتا اور اس لیے کافروں کو کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ لہٰذا جب ایسے وسوسے آئیں تو بجائے پریشان ہونے کے خوش ہوجائیں کہ الحمدللہ میرے دل میں ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے اللہ! آپ کا شکر ہے کہ بہ بشارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے ایمان عطا فرمایا۔

اور وساوس کا علاج یہ ہے کہ نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں بلکہ کسی مباح کام یا گفتگو میں لگ جائیں کیونکہ دماغ ایک وقت میں دو کام میں نہیں لگ سکتا لہٰذا اس کام یا گفتگو میں لگ جائے گا۔ غرض وساوس میں مشغول نہ ہوں نہ جلباً نہ سلباً۔ وسوسہ کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے اگر اس کو پکڑوگے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹانے کے لیے چھوؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا لہٰذا اس کا علاج عدم التفات ہے۔

۳۸۱ **حال**: میرے سابق استاد جوایک بزرگ کے خلیفہ بھی ہیں وہ عصر کے بعد دین کی باتیں سناتے تھے میں غور سے سنتا تھا لیکن پریشانی لاحق ہوجاتی تھی۔

جواب: یہ دلیل عدم مناسبت ہے۔جس سے مناسبت نہ ہواس کی صحبت میں نہ جائیں نہ اس سے دین سیکھیں لیکن اس سے بدگمانی بھی نہ کریں بس یہ سمجھیں کہ ہمارا خون کا گروپ نہیں مل رہا ہے یعنی روحانی مناسبت نہیں ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جدہ سے ایک سالک کا خط

۳۸۲ **حال**: جدہ میں مقیم حضرت والا سے تعلق رکھنے والے ایک صالح نوجوان کا فیکس آیا کہ میرے سگے بھائی کی شادی ہورہی ہے۔میرے والدین شادی اور ولیمہ میں شرکت کے لیے اصرار کررہے ہیں جبکہ تقریب میں تصویر کشی اورعورتوں مردوں کی مخلوط دعوت طعام کا پرگرام بھی ہے لیکن والدین کہتے ہیں کہ جب تک تم مجلس میں رہوگے یہ سب نہیں ہوگا۔جب کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر تم چلے جاؤگے تو بعد میں یہ خرافات ہوگی۔انہوں نے دریافت کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔

حضرت مرشدی فداہ ابی وامی نے یہ جواب تحریر فرمایا:-

جواب: آپ کا فیکس ملا۔ایسی تقریب میں شرکت جائز نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہورہی ہو یا نافرمانی کا پروگرام اور اسکیم بنائی جارہی ہے یا یہ نظم بنالیا گیا ہو کہ فلاں مجلس کے بعد کوئی نافرمانی کی جائے گی مثلاً دعوت کے بعد تصاویر کھینچی جائیں گی، یاوی سی آر،ٹی وی سینما ہوگا وغیرہ تو حکم یہ ہے کہ **لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمَحْظُوْرُ** اس مجلس میں حاضری جائز نہیں جہاں کوئی نافرمانی کی جارہی ہو۔اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً بعض لوگ یہ طے کرلیں کہ دعوت طعام میں تو حکومت کے قوانین کا احترام کیا جائے گا لیکن دعوت کے بعد قانون شکنی یا بغاوت یا نافرمانی کی جائے گی تو اگر حکومت کو علم ہوجائے تو وہ

دعوت میں شریک ہونے والے تمام لوگوں کو گرفتار کرے گی یا نہیں؟ خواہ ان میں بعض ایسے بھی ہوں جو صرف دعوت میں شریک ہوں بغاوت میں شریک ہونے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں لیکن حکومت کی نظر میں وہ بھی مجرم ہوں گے اسی لیے فقہ کا اصول ہے رِضَا بِالْفِسْقِ فِسْقٌ وَرِضَا بِالْکُفْرِ کُفْرٌ فِسق سے راضی ہو جانا فِسق ہے اور کفر سے راضی ہو جانا کفر ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۸۳ **حال**: حضرت والا عرض ہے کہ بندہ کے اندر تکبر اور حسد، بدگمانی جیسے امراضِ رذیلہ پائے جاتے ہیں وہ ایسے کہ درسگاہ میں کسی دوسرے طالب علم کے تکرار میں بیٹھنے میں نفس ذلالت محسوس کرتا ہے۔

جواب: روزانہ صبح وشام اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے اللہ میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔ پرچہ علاجِ کِبر روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۳۸۴ **حال**: اور کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

جواب: اس کے لیے دعا کیا کریں کہ اللہ اس کی نعمت میں اور اضافہ کر دیجئے، اس کو سلام میں پہل کریں، مجلس میں لوگوں سے اس کی تعریف کریں، کبھی کبھی اس کو ہدیہ خواہ تھوڑا ہو پیش کریں جب کہیں سفر پر جائیں اس سے دعا کی درخواست کر کے جائیں جب واپس آئیں تو اس سے ملاقات کریں اور دعا کرائیں۔

۳۸۵ **حال**: اور اکثر لوگوں کو دیکھ کر بندہ دل میں رائے قائم کر لیتا ہے کہ یہ ایسا ہوگا اور کسی کو زیادہ عبادت میں دیکھ کر بندہ کے دل میں یہ بات آتی ہے کہ یہ فلاں شخص ساری عبادت دکھلاوے کے لیے کر رہا ہے وغیرہ۔

جواب: نفس سے کہو کہ اس کے آئینہ میں دراصل تجھے اپنی شکل نظر آرہی ہے یہ مرض خود تیرے اندر ہے جیسے مشہور ہے کہ راستہ میں پڑے ہوئے ایک آئینہ

میں اپنی شکل دیکھ کر ایک حبشی نے کہا تھا کہ تو کتنا بدصورت ہے جب ہی تو تجھے لوگوں نے یہاں پھینک دیا ہے اور قیامت کے دن بدگمانی پر دلیل طلب کی جائے گی تو تیرے پاس کون سی دلیل شرعی ہے جو تو پیش کرے گا؟ لہٰذا اے نفس تو امیر الحمقاء ہے جو بدگمانی کرتا ہے۔ عقلمندی یہ ہے کہ حُسنِ ظن رکھے کیونکہ حُسنِ ظن پر کوئی دلیل طلب نہیں کی جائے گی۔

۳۸۶ **حال**: وظائف و معمولات میں استقامت نہیں رہتی جب کچھ دن پابندی ہو جاتی ہے تو دل کا کچھ تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہو جاتا ہے اور دل نرم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گناہوں پر رونا بھی بہت آتا ہے اور کبھی کبھار استقامت اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ تو تو طالب علم ہے پڑھائی میں زیادہ توجہ دے تاکہ امتحان میں اچھی پوزیشن آجائے وغیرہ وغیرہ اس سلسلے میں بندہ آپ جناب محترم کی دعا و اصلاح کا طلبگار ہے۔

جواب: زیادہ توجہ کا مطلب معمولات میں ناغہ کرنا تو نہیں ہے۔ اگر تحمل سے زیادہ ہوں یا پڑھائی متاثر ہوتی ہے تو معمولات کم کر سکتے ہیں لیکن ناغہ نہ کریں۔ ناغہ سے بے برکتی ہو جاتی ہے۔ اچھی پوزیشن لا کر قابل بننا عنداللہ مطلوب ہے یا مقبول بننا؟ علم نافع ذکر سے عطا ہوتا ہے۔ اس لیے خواہ ذکر تھوڑا سا کرو مثلاً ایک تسبیح **لا الٰہ الا اللہ** لیکن ذکر سے غافل نہ رہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۸۷ **حال**: حضرت میں چند اصلاحی امور میں آپ سے راہ نمائی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں پچھلے تقریباً تین سال سے آپ کی مجلس میں شرکت کر رہا ہوں۔ لیکن آپ سے براہ راست گفتگو کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ اس لیے خط کے ذریعہ آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔

جواب: یہی زیادہ مناسب ہے۔ اصلاحی مکاتبت سے زیادہ نفع ہوتا ہے کیونکہ

جواب محفوظ ہوجاتا ہے لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدھے صفحہ میں خط لکھیں اور آدھا صفحہ جواب کے لیے خالی چھوڑ دیں۔

۳۸۸ **حال**: حضرت میں بدنظری کی عادت میں مبتلا ہوں میں نے اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لیے کئی مرتبہ خلوصِ نیت سے توبہ کی لیکن دس پندرہ روز توبہ پر کاربند رہنے کے بعد پھر اسی گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہوں۔ کئی کوششوں کے باجود بھی میں اس عادت کو چھوڑ نہیں سکا جس سے مایوس ہورہا ہوں۔

جواب: مایوسی کی کیا بات ہے۔

بہرحال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے

اگر توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر توبہ کرلیجئے پھر ٹوٹ جائے پھر توبہ کرلیں خوب الحاح وگریہ وزاری اور عزم علی التقویٰ کے ساتھ۔ اس مسلسل توبہ کی برکت سے ان شاء اللہ ایک دن یہ عادت چھوٹ جائے گی بس توبہ کے وقت دل میں یہ ارادہ ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا اور توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو یہ توبہ قبول ہے۔ اگر پھر ٹوٹ جائے تو اس سے پہلی توبہ نامقبول نہیں ہوئی۔ پھر اُسی عزم کے ساتھ توبہ کریں کہ آئندہ پھر گناہ نہ کروں گا بدنگاہی پر جرمانہ مقرر کرلیں مثلاً ہر بدنگاہی پر آٹھ رکعات نفل پڑھیں اور پانچ روپے صدقہ کریں اور اس آیت کو یاد رکھیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں۔ پرچہ حفاظت نظر روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔

۳۸۹ **حال**: حضرت آج سے تقریباً چار سال پہلے تک میں حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے معمولاتِ یومیہ میں دیکھ کر صبح وشام بارہ بارہ تسبیحات اور مناجات مقبول کی ایک منزل پڑھا کرتا تھا۔ لیکن ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ زیادہ غلومت کرو

صرف تین تسبیحات صبح وشام پڑھا کرو(سبحان اللہ، درود شریف اور استغفار کی) تو میں نے یہ تسبیحات شروع کردیں۔لیکن اس کے بعد سے ان تین تسبیحات پڑھنے کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔

جواب: اب آپ **لا الہ الا اللّٰہ ، اللّٰہ اللّٰہ** اور درود شریف کی تین تسبیحات پڑھا کریں اس طرح کہ **لاالہ** پر یہ خیال کریں کہ دل تمام غیر اللہ سے خالی ہو گیا اور **الااللّٰہ** پر یہ خیال کریں کہ اللہ کا نور قلب میں داخل ہورہا ہے اور **اللّٰہ اللّٰہ** پر ہلکا سا دھیان کریں کہ میری زبان اور دل اور بال بال سے اللہ نکل رہا ہے کریں اور مختصر درود شریف پڑھیں جیسے **صلی اللّٰہ علی النبی الامی** اور تین منٹ مراقبہ حشر ونشر گہری فکر سے کریں۔

۳۹۰ **حال**: حضرت آپ سے التماس ہے کہ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں اور میرے ان گناہوں اور کوتاہیوں کے رفع کے لیے کوئی علاج بھی تجویز فرمائیں تو بہت عنایت ہوگی۔

جواب: دل وجان سے دُعا ہے۔علاج بتادیا گیا اس پر عمل کریں اور ہر ماہ کم از کم دوبار حالات سے مطلع کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۳۹۱ **حال**: جناب کا والا نامہ آج سے تقریباً ایک مہینہ پہلے صادر ہوا تھا جس میں جناب نے مجھے تین تسبیحات (استغفار، سبحان اللہ، درود شریف) صبح وشام پڑھنے کے لیے فرمایا تھا اور میں اسی طرح پابندی سے پڑھ رہا ہوں لیکن میرے ساتھ چند ایک مسائل ہیں جن کو جناب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو یہ کہ یہ تسبیحات حضوریٔ قلب کے ساتھ نہیں پڑھ پاتا۔ ذکر کے دوران تقریباً تمام وقت دماغ اِدھر اُدھر گھومتا رہتا ہے باجود کوشش کے دماغ حاضر نہیں رہتا۔فجر کی نماز کے بعد اپنے دوسپارے دہراتا ہوں کیونکہ میرا

قرآن بہت کچا ہے اس لیے اگر اس طرف توجہ نہ دوں تو قرآن بھولنے کا خطرہ ہے۔اسی لیے قرآن پڑھنے کے بعد اگر تھوڑا بہت وقت ملتا ہے تو اس میں تھوڑی سی تسبیحات پڑھ لیتا ہوں یا پھر مکان جاتے ہوئے بس میں پڑھتا ہوں۔اسی طرح رات کو گھر واپسی پر تھوڑی بہت دیر گاڑی میں پڑھتا ہوں اور بقیہ رات کو چلتے پھرتے پوری کرنی پڑتی ہے لیکن اس طرح نہ تو پڑھنے ہی میں لطف آتا ہے اور نہ ہی دماغ حاضر رہتا ہے۔

جواب: بغیر حضوریٔ قلب کے بھی اللہ کا نام لینا نفع سے خالی نہیں جیسے تشویش وافکار میں غفلت کے ساتھ کھانا کھانے سے خون ہی بنتا ہے اسی طرح اللہ کے نام سے روح میں نور ہی پیدا ہوتا ہے خواہ حضوری قلب نہ ہو۔آپ نے تسبیحات کی تعداد نہیں لکھی کہ کتنا پڑھتے ہیں۔تلاوت قرآن پاک تو خود ذکر ہے اس لیے تسبیحات کی تعداد کم کردیجیے جتنا آپ بہ آسانی کرسکیں۔اور بجائے دو وقت کے ایک وقت کردیجیے۔اللہ کا نام لیجیے لطف کا انتظار نہ کریں۔ان کا نام لینا مقصود ہے،لطف مقصود نہیں۔

۳۹۲ **حال**: اب کچھ دنوں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہو رہا ہے کہ اگر میں تسبیحات پوری کرنے کی کوشش کرتا ہوں قرآن پورا نہیں ہوتا یا اگر قرآن پورا پڑھتا ہوں تو عشاء کی قضاء نمازیں ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں۔حضرت مجھے ایک وقت کی تسبیحات مکمل کرنے میں پون گھنٹہ لگتا ہے اب اگر میں یہ سوچتا ہوں کہ دکان سے واپسی کے بعد رات کو بیٹھ کر دونوں وقت کی تسبیحات ایک ہی وقت میں مکمل کرلوں تو اس میں بھی پریشانی ہوتی ہے کیونکہ رات کو گھر واپسی پر اہلیہ جان کو آجاتی ہے کہ ہر وقت تسبیح اور قرآن لے کر بیٹھے رہتے ہو مجھے بھی کچھ وقت دو اس لیے اس کی بھی سننی پڑتی ہے۔

جواب: یہ کون سا دین ہے کہ بیوی سے بات چیت نہ کرو اور اس کا دل نہ بہلاؤ۔

تسبیحات کم کر دیجئے لیکن بیوی کا حق ضرور ادا کریں ایسی فقیری عند اللہ مقبول نہیں جس میں بندوں کے حقوق فوت ہوں۔ اس وقت بیوی کا دل خوش کرنا ذکر سے افضل ہے۔ قضا نماز ادا کرنا ضروری ہے تلاوت کم کر دیجئے۔

۳۹۳ **حال**: حضرت میرے ساتھ چند ایک گھریلو مسائل کچھ اس قسم کے ہیں کہ میں باوجود خواہش کے اب تک آپ سے ملاقات نہیں کر پایا۔

جواب: عجیب بات ہے کہ جمعہ کی مجلس کے لیے بھی آپ کو وقت نہیں ملتا۔ خوب سمجھ لیں کہ بغیر صحبت اٹھائے دین نہیں ملتا۔ جس کو ملا ہے صحبت سے ملا ہے۔

❁❁❁❁❁

۳۹۴ **حال**: حضرت میری خواہش یہ ہے کہ میں جو بھی عمل کروں عین اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔ جب بھی کچھ کرتی ہوں تو یہ خیال دل میں آتا ہے کہ صحیح بھی کر رہی ہوں یا نہیں؟ بس پھر یہ دعا کر لیتی ہوں کہ یا اللہ میرا عمل سنتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

جواب: جس بات کے بارے میں معلوم نہ ہو علماء سے پوچھ کر عمل کرو، صرف دُعا کافی نہیں۔

۳۹۵ **حال**: اکثر یہ آیت میرے ذہن میں آتی ہے اور ڈر بھی لگتا ہے **اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعاً**.

جواب: یہ آیت کافروں کے لیے ہے، جب دین پر چل رہی ہو، شرک و بدعت سے دُور ہو تو ضلالت کہاں۔ ہدایت پر شکر کریں اور استقامت کی دُعا کریں۔

۳۹۶ **حال**: حضرت کتاب "**روح کی بیماریاں اور ان کا علاج**" تقریباً پوری پڑھ لی ہے۔ اخلاق کے اعتبار سے میں یہ تو نہیں کہتی کہ میرا اخلاق بہت اچھا ہے لیکن الحمد للہ میرے دل میں کسی کے لیے برائی نہیں ہوتی۔

جواب: اپنی نیکیوں پر نظر ہونے سے بہتر اپنے عیبوں پر نظر ہونا ہے۔ جو بات

اپنے اندر اچھی معلوم ہو اس پر شکر کریں اور اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں، اللہ کی عطا سمجھیں۔

۳۹۷ **حال**: غیبت سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتی ہوں نادانستگی میں ہو جائے تو ہو جائے لیکن میں دانستہ ہرگز نہیں کرتی الحمدللہ۔ اور اس بات پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہوں کہ جو اپنے لیے پسند کروں وہی دوسروں کے لیے بھی، یہ کوشش کبھی ناکام بھی ہو جاتی ہے۔

جواب: ناکامی پر استغفار کریں اور تلافی کریں یعنی جس کی غیبت کی ہے اس کو اطلاع ہو گئی تو اس سے معافی مانگیں اور اطلاع نہیں ہوئی تو جن لوگوں کے سامنے غیبت کی ہے اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور اس کو کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

۳۹۸ **حال**: غصہ الحمدللہ بہت کم اور اکثر جائز بات پر ہی آتا ہے۔ حسد بھی الحمدللہ کسی سے نہیں ہوتا، البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لایعنی باتوں میں بہت پڑتی ہوں۔ لگتا ہے کہ مجھے باتیں کرنے کا بہت شوق ہے۔

جواب: گناہ کی بات بالکل نہ کریں لایعنی باتوں سے حتی المقدور بچیں لیکن اس زمانے میں تھوڑی سی مباح گفتگو، خوش طبعی اور تھوڑا سا مزاح صحت کے لیے ضروری ہے۔

۳۹۹ **حال**: دنیا کی محبت معلوم نہیں دل میں ہے یا نہیں۔ یعنی کوشش کرتی ہوں کسی چیز کی محبت دل میں نہ ہو۔

جواب: جائز دنیا کی محبت ہونا برا نہیں بس اشد محبت اللہ تعالیٰ کی ہو یہ مطلوب ہے۔ اللہ سے اشد محبت کی علامت یہ ہے کہ دنیا اسے اللہ سے غافل نہ کرے۔

۴۰۰ **حال**: دشمنی اور دوستی بھی محض اللہ کے لیے ہو بلکہ ہر عمل میں یہ کوشش کرتی ہوں جب توجہ الی اللہ زیادہ ہو تو یہ کوشش بھی زیادہ ہوتی ہے ورنہ کوشش بھی شاید نہیں ہوتی۔ الغرض اللہ کی سچی محبت اور سچا عشق اور خالص اللہ کی رضا چاہتی

ہوں۔کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ کی بہت زیادہ محبت دل میں محسوس ہوتی ہے۔پھر ہر عبادت میں بھی کچھ لذت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ کوئی الٹا سیدھا کام ہوجاتا ہے تو وہ بات میرے ذہن سے چپک کررہ جاتی ہے۔

جواب: چپکانے کی ضرورت نہیں ایک بار دل سے توبہ کرکے مطمئن ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ انفعال سے پاک ہیں فوراً معاف فرمادیتے ہیں۔کیفیات بدلتی رہتی ہیں کیفیات کی پرواہ نہ کریں عبادت کیے جائیں خواہ لذت نہ آئے۔

۴۰۱ **حال**: ایک عجیب سا ڈر اس کی جگہ لے لیتا ہے اور یہ کیفیت ختم ہوجاتی ہے اور پھر ایک کام کے بعد دوسرا کام اور دوسرے کے بعد تیسرا پھر چوتھا اس طرح سب کام خراب ہوتے جاتے ہیں۔

جواب: یہ ضرورت سے زیادہ اپنی خطا کو اہمیت دینے کا نتیجہ ہے اور قلت معرفت کی دلیل ہے اور اس کا سبب یہ باطل خیال ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ مشکل سے معاف کرتے ہیں۔

۴۰۲ **حال**: کبھی خوفِ آخرت بہت زیادہ ہوجاتا ہے ہر وقت موت کا خیال سر پر رہتا ہے اتنا زیادہ کہ گھٹن سی محسوس ہوتی ہے بہت ڈر لگتا ہے کبھی تو اس کا اثر اچھا پڑتا ہے اور کبھی کوفت ہوتی ہے۔حضرت مشورہ فرمادیجئے ان صورتوں میں میں کیا کروں۔

جواب: خوف میں اعتدال مطلوب ہے۔اتنا خوف مطلوب ہے جو گناہ کے درمیان حائل ہوجائے اس سے زیادہ خوف مطلوب نہیں کہ آدمی پلنگ سے لگ جائے،خوف سے کانپتا رہے اور دنیا کے کسی کام کا نہ رہے۔حدیث پاک ہے

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَاتَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَاوَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ.

اے اللہ! مجھے اتنا خوف دے دے جو میرے اور آپ کی نافرمانی کے درمیان حائل ہوجائے۔

۴۰۳ **حال:** بالکل اعتدال والی اللہ تعالیٰ کی رضا والی زندگی چاہتی ہوں۔ نہ مجھے کوئی خوف خوشی دیتا ہے نہ اعمال کا اچھا ہونا پتہ چلتا ہے۔ پتہ ہی نہیں چلتا اللہ کی رضا اس میں ہے یا نہیں۔

جواب: جب اعمال کی توفیق ہو رہی ہے تو سمجھ لو کہ اللہ کی رضا شامل ہے ورنہ وہ توفیق ہی نہ دیتے۔ اگر عمل کرتے وقت اللہ کی رضا کی نیت نہیں کی لیکن مخلوق کی نیت بھی نہیں تھی تو یہ بھی اخلاص ہے کیونکہ جب مخلوق نہیں تو اللہ ہی اللہ ہے، جو عمل مخلوق کے لیے نہیں وہ اللہ ہی کے لیے ہے۔ مطمئن رہیں۔

۴۰۴ **حال:** اکثر یہ خیال آتا ہے کہ اپنی خواہشات کو دین تو نہیں بنا دیا۔

جواب: یہ تو اس وقت ہوتا کہ جو خواہش مرضی حق کے خلاف ہو اس کو دین سمجھے۔ الحمدللہ تعالیٰ ہم لوگ اپنی خواہش پر نہیں چلتے دین حق پر چلتے ہیں۔

۴۰۵ **حال:** بس صراط مستقیم اور راہ حق چاہتی ہوں۔

جواب: جس راہ پہ چل رہی ہو یہی صراط مستقیم ہے کیونکہ صراط منعم علیہم ہی صراطِ مستقیم ہے۔

۴۰۶ **حال:** ہر وقت گمراہی اور لہو ولعب کا خیال بھی آتا ہے جیسے قرآن میں آتا ہے کہ انہوں نے اپنے دین کو لہو ولعب بنا دیا ہے۔ حضرت آپ میری تربیت فرما دیجئے آہستہ آہستہ اتنی مضبوط فی الدین ہو جاؤں یقین ہو جائے کہ یہ کرنا چاہئے اور یونہی کرنا چاہئے اور ایمان کامل اور مکمل ہو جائے۔

جواب: دین کو جنہوں نے لہو ولعب بنایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں جنہوں نے دین میں تحریف کی۔ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے ہم تو الحمدللہ سچے دین پر ہیں۔ بس اپنے مربی سے پوچھ پوچھ کر عمل کرتی رہو، صحیح راستے پر رہو گی۔

۴۰۷ **حال:** آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں تو یہ خیال آتا ہے ابھی خط جائے گا تو پھر اتنے دن میں جواب آئے گا تب تک یہ بات ممکن ہو گی یا نہیں۔ حضرت کیا

میں اس طرح کرلیا کروں کہ جو کیفیت ہو اس کو تحریر کردیا کروں پھر جو کیفیت ہو اس کو تحریر کردیا کروں اور جب مجھے خط پوسٹ کرنا ہو تو اس کو بھیج دیا کروں خط میں لکھ کر۔

جواب: ایسا ہی کرنا چاہئے۔

۴۰۸ **حال**: حضرت پہلے بہت سی اچھی عادتیں اور تعلق مع اللہ مضبوط محسوس ہوتا تھا لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ پیچھے پیچھے جاتی جارہی ہوں۔

جواب: تعلق مع اللہ محسوس ہونے پر نہیں اعمال پر موقوف ہے اگر محسوس نہیں ہوتا لیکن تقویٰ حاصل ہے تو کوئی تنزل نہیں ہے۔ تنزل گناہوں سے ہوتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔

۴۰۹ **حال**: فلاں باجی (معلّمہ) کی صحبت سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا تھا۔ ان کو دیکھ کر کچھ دین میں آگے بڑھ رہی تھی۔ اب باجی بھی مدرسہ چھوڑ رہی ہیں اور دوسری باجی بھی فارغ ہو رہی ہیں۔ تو جن لڑکیوں کے ساتھ رہتی ہوں لاشعوری طور پر ان کا اثر مجھ پر بہت جلدی پڑتا ہے اور پھر اس کا احساس بہت بعد میں ہوتا ہے، سوچتی ہوں الگ تھلگ رہا کروں کیونکہ اس کے بہت فائدے ہوتے ہیں لیکن خوف ہوتا ہے کہ اُکتا نہ جاؤں اور ایسا نہ ہو کہ ہر چیز سے بالکل ہی پیچھے ہٹ جاؤں۔

جواب: نیک صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ کسی نیک طالبہ کو دوست بنالیں۔

۴۱۰ **حال**: بس اللہ کے لیے مجھے اللہ کی بندی بنادیجئے۔ میری حتیٰ الامکان مدد فرما دیجئے۔ اپنی دعاؤں میں شامل فرمالیجئے کہ اللہ رضاء دائمی، مغفرت کاملہ اور حُسنِ خاتمہ سے نواز دے۔

جواب: جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۴۱۱ **حال**: حضرت آپ کو اپنے حالات بتا کر دلی سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے

اوراسی طرح جواب پڑھ کربھی بہت اطمینان ہوتا ہے۔اللہ اس کو برقراررکھے۔

جواب: ماشاءاللہ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۱۲ **حال**: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دورۂ حدیث میں قدم رکھ چکی ہوں پہلی پوزیشن اوردرجہ ممتازہ کے ساتھ۔آگے مزید آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس درجہ کااوران کتابوں کاحق اداکرنے والابنائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ ہم سب کوعلم پرعمل کی توفیق عطافرمائیں اورقبول فرمائیں۔

۴۱۳ **حال**: حضرت تقریباً دومہینوں سے میں اپنے اندرپہلے سے بہت زیادہ تبدیلی محسوس کررہی ہوں باعتباراعمال کے تنزل بڑھتاجارہا ہے۔اگرچہ معمولات پابندی کے ساتھ معمول کے مطابق اداہورہے ہیں۔لیکن پہلے کی طرح فکرآخرت نہیں۔غالباً دنیاوی کاموں کی طرف توجہ زیادہ ہوگئی ہے اورایسے ہی فضول کاموں اورباتوں میں مشغول ہوجاتی ہوں اگرچہ ان کی طرف دلچسپی اوررغبت نہیں ہوتی۔

جواب: اگردنیوی کاموں میں مشغولی بھی ہولیکن گناہوں میں ابتلاءنہیں ہےتو ہرگزکوئی تنزل نہیں۔تنزل صرف گناہوں سے ہوتا ہے۔خوب سمجھ لیں۔گناہ نہ کرنادلیل فکرآخرت ہے۔

۴۱۴ **حال**: زیادتی کلام کے سلسلے میں توحضرت بہت زیادہ پریشان ہوں۔بہت زیادہ کوشش کرتی ہوں لایعنی باتوں سے پرہیزکرنے کی لیکن جب تک کوشش ہوتی ہے تومعاملہ پھردرست ہوجاتا ہےلیکن اس کوشش میں بھی استقامت نہیں ہوتی۔

جواب: زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ کریں اس زمانہ میں جس کویہ بات نصیب ہوگئی سمجھ لوبہت بڑاانعام اس پرنازل ہوگیا۔باقی لایعنی وغیرہ کی اصلاح بھی رفتہ رفتہ ہوجاتی ہے۔اس کاطریقہ یہ ہے کہ پہلے سوچیں پھربولیں۔اگروہ بات گناہ کی ہےتوبالکل خاموش رہیں،مباح ہےتوتھوڑی سی بول کرچپ ہوجائیں اور

دین کی بات ہے تو خوب کریں۔

۴۱۵ **حال**: اگر دل پر خشیت طاری ہو تو ایسا کچھ نہیں ہوتا بلکہ فضولیات سے وحشت ہوتی ہے لیکن اب دل پر خشیت کا طاری ہونا یا فکرِ آخرت کا ہونا یا اجتنابِ فضولیات کا ہونا یہ بھی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

جواب: خشیت اتنی مطلوب ہے جو گناہ سے روک دے۔ اس سے زیادہ مطلوب نہیں۔ ہر بات فضولیات اور لایعنی نہیں مثلاً دل خوش کرنے کے لیے کچھ ہنسی مزاح کر لینا لایعنی نہیں، اس زمانہ میں زیادہ خیال اس کا رکھو کہ زبان سے ہاتھ سے اور جسم کے کسی اعضاء سے گناہ صادر نہ ہو۔ اس زمانہ میں جو نافرمانی سے بچ گیا بہت بڑا متقی ہے۔

۴۱۶ **حال**: ہر وقت بس خوش طبعی یعنی مذاق کی عادت بن گئی ہے۔

جواب: اس زمانے میں صحت کی بقاء کے لیے خوش طبعی ضروری ہے اور اس میں دین کا بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حدود کی رعایت کے ساتھ ہو۔ مذاق میں بھی اللہ سے غفلت نہ ہو نہ اتنی کثرت ہو جیسے غافلوں یا مسخروں کا شعار ہے، اور کسی کی دل شکنی نہ ہو اور جھوٹ نہ ہو۔

۴۱۷ **حال**: اپنے اوپر سزا وغیرہ بھی ہلکی پھلکی مقرر کرتی ہوں لیکن اس میں بھی مداومت نہیں ہوتی۔ بس ایک احساس ہے کہ یہ سب اچھا نہیں ہو رہا لیکن اس کے لیے کوشش میں دوام نہیں۔ حضرت تقریباً ڈیڑھ سال سے میں اپنی اصلاح میں کوشاں ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں میری بہت زیادہ مدد بھی فرمائی ہے لیکن اپنی کوتاہیوں اور نالائقیوں کی بناء پر اب میں دیکھتی ہوں کہ وہیں پہلی سیڑھی پر ہی قدم ہے۔

جواب: کیا آپ خود اپنی شیخ ہیں سزا وغیرہ اپنی مرضی سے نہیں شیخ پر موقوف ہے۔ اپنی اصلاح کے لیے خود سزا تجویز کرنا یا شیخ کو مشورہ دینا کہ مجھے فلاں سزا

دی جائے بے ادبی ہے۔ آپ کا کام اپنی حالت کی اطلاع اور شیخ کی تجویز کی اتباع ہے نہ کہ فیصلہ کرنا کہ پہلی سیڑھی ہے یا آخری۔ اپنی حقارت پیش نظر رہنا تو مطلوب ہے لیکن مایوس ہونا نادانی ہے۔

۴۱۸ **حال**: حضرت پہلے میرے اندر یہ جذبہ بہت غالب تھا کہ ہر دوسری لڑکی سے دل متاثر ہو جاتا اور اس کی طرف دلی میلان ہو جاتا۔ تو اس بات کے اندر اب حد درجہ کا کنٹرول میرے دل میں آ گیا تھا۔ اور اب تک بھی ایسی کوئی بات ہوتی تو میں اپنے پر قابو کر لیتی کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن اب میں اپنے اندر دوبارہ یہی بات پاتی ہوں۔ اگرچہ کہ تعلق تو اب بھی کسی سے قائم نہیں کرتی لیکن اپنے نفس کا ذرہ برابر بھروسہ نہیں۔

جواب: نفس پر تو بھروسہ کرنا بھی نہیں چاہئے ہمیشہ نفس سے ہشیار رہیں اور اسبابِ گناہ سے دُور رہیں اور جس کی طرف ایک ذرّہ بھر نفس کا میلان ہو اس سے دوستی نہ کریں۔

۴۱۹ **حال**: حضرت یوں لگتا ہے جہاں سے چلی تھی واپس وہیں لوٹتی جا رہی ہوں۔ ایسے لگتا ہے بس زندگی یوں ہی غفلت میں گذر جائے گی اور دل کبھی ماسویٰ سے خالی ہوگا ہی نہیں۔ آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

جواب: ماسویٰ کی طرف میلان ہونا ماسویٰ سے تعلق کی دلیل نہیں بلکہ اس میلان پر عمل کرنا بُرا ہے۔ میلان کے باوجود مجاہدہ کر کے اس پر عمل نہ کرنا دلیل ہے کہ دل کو ماسویٰ اللہ سے تعلق نہیں۔ میلان ہونے سے مایوس نہ ہوں، اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ جو اس راہ پر چل رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ماسویٰ سے بے گانہ کر کے اور اپنے تعلق کو غالب کر کے پھر اپنے پاس بلاتے ہیں یہ ہمارے سلسلہ کی برکت ہے۔

۴۲۰ **حال**: حضرت اب تک میرے اندر جو اتنی تبدیلی آئی تھی وہ فلاں اور فلاں

باجی کی صحبت کا اثر تھا۔تو اب چونکہ ایسی کسی بھی ہستی کی صحبت نہ میسر ہے اور نہ ایسا کوئی کردار میرے سامنے ہے۔تو کسی اللہ والے کی صحبت میسر نہ ہونے کی بناء پر میں پھر وہی ہوتی جارہی ہوں آپ نے سابقہ خط میں فرمایا تھا کسی نیک لڑکی کو دوست بنالو۔تو ایسی کوئی لڑکی نہیں ملتی سوائے ایک لڑکی کے، جو فلاں باجی کی بہن ہے اور ماشاء اللہ سے انہی کے نقش قدم پہ چل رہی ہے۔لیکن چونکہ اس کے ساتھ میرا قلبی میلان والا معاملہ ہوا تھا تو احتیاطاً نہ وہ مجھ سے اور نہ میں اس سے ملتی ہوں۔

جواب: اس سے ہرگز نہیں ملنا چاہئے بس شیخ کا وعظ سننا اور اس سے اصلاحی مکاتبت اور اس کی تجویزات کی اتباع اصلاح کے لیے کافی ہے۔اتوار کے دن خواتین کے لیے وعظ سننے کا پردہ سے انتظام ہے۔

۴۲۱ **حال**: اس کے علاوہ پورے مدرسہ میں کوئی ہے ہی نہیں۔اور اگر میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے قدم بڑھاؤں بھی تو وہ درجے اور عمر میں مجھ سے کچھ چھوٹی ہے تو ادب ولحاظ کی بناء پر معاملہ اس طرح نہیں ہوگا جیسا ہونا چاہئے یا ہوسکتا ہے کہ فائدہ مند ہو۔بہر حال آپ مشورہ دیجئے کہ ان تمام حالات میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

جواب: جہاں کسی نوع کا نفسانی میلان ہو خواہ خفیف سا ہو خواہ وہم کے درجہ میں ہو وہاں ہرگز قدم نہیں بڑھانا چاہئے۔اس سے بہتر ہے کہ تنہائی میں اپنے مربی کی کتابیں پڑھو اور اصلاحی مکاتبت کرو۔

۴۲۲ **حال**: ''روح کی بیماریاں اور انکا علاج'' اور ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ، ان کو پڑھنے کا بوجہ پڑھائی کی زیادتی کے موقع نہیں ملتا، شاذونادر ہی پڑھنا ہوتا ہے لیکن بہر حال پڑھ لیتی ہوں۔

جواب: کافی ہے۔

۴۲۳ **حال**: حضرت جب میں تنہا ہوتی ہوں تو بہت زیادہ ڈر لگتا ہے۔ رات کے وقت کمرے سے باہر بھی نہیں نکل سکتی اور تنہا کسی کمرے میں نہیں بیٹھ سکتی۔ اپنی اس فضول عادت کی وجہ سے بہت پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔

جواب: بچپن میں اکثر مائیں بچوں کو ڈراتی ہیں وہ ڈر دل میں بیٹھ جاتا ہے حالانکہ بچوں کو کبھی نہیں ڈرانا چاہیے۔ اب اس ڈر کو اپنی قوتِ ارادی سے رفتہ رفتہ دُور کر سکتی ہیں۔

۴۲۴ **حال**: اس کے علاوہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے بھی بہت زیادہ ڈر لگتا ہے شاید گناہوں کی وجہ سے یا پتہ نہیں کیوں۔ الغرض بہت زیادہ ڈرتی ہوں خواہ اُس وجہ سے خواہ اِس وجہ سے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے ارحم الراحمین ہونے کا مراقبہ کریں کہ ہماری نالائقیوں کے باوجود وہ ہم سے بے پناہ محبت فرماتے ہیں۔

۴۲۵ **حال**: بندہ درجہ رابعہ کا طالب علم ہے۔ بندہ نے پہلی زندگی اسکول اور کالجوں میں گذاری ہے۔ تبلیغ میں چار ماہ لگانے کے بعد بندے نے مدرسہ میں داخلہ لیا، بندہ کو کچھ بیماریاں لاحق ہیں جس کی وجہ سے میں بہت مشکل میں پڑا ہوں ان بیماریوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں اپنی نظر کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ جب بھی کوئی عورت یا بے ریش لڑکے پر میری نظر پڑتی ہے تو خواہش نفس زیادہ ہو جاتی ہے۔ شیطان مجھے گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے اس کے علاوہ میرا حافظہ انتہائی کمزور ہے اور جسم میں اعصابی کمزوریاں بھی ہیں لہٰذا آپ مہربانی فرما کر ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر کوئی ایسا وظیفہ بتائیں تاکہ بندہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ ان کو آسانی کے ساتھ کر سکے۔

جواب: یہ نفس کا دھوکہ ہے کہ نظر کی حفاظت نہیں کر سکتے اور نگاہ پڑ جاتی ہے۔

حفاظت کر سکتے ہو کرتے نہیں، نظر پڑتی نہیں نظر ڈالتے ہو۔ اگر پہلی نظر پڑ بھی جائے تو اس کو پڑا نہ رہنے دو فوراً نظر ہٹالو۔ شیطان اور نفس کسی کو گناہ پر مجبور نہیں کر سکتے۔ ان کو گناہ کرانے کی اللہ نے قدرت نہیں دی یہ صرف وسوسہ ڈالتے ہیں ان کے وسوسوں پر عمل کر کے آدمی گناہ کرتا ہے۔ اگر آدمی ان کے وسوسوں پر عمل نہ کرے تو گناہ صادر نہیں ہوسکتا اور گناہ وظیفوں سے نہیں ہمت سے چھوٹتے ہیں وظیفہ معین تو ہوتا ہے لیکن اگر آدمی ہمت نہ کرے تو وظیفہ گناہ نہیں چھڑا سکتا البتہ ذکر و وظیفہ سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے پھر گناہ اگر ہو جائے تو دل میں اندھیرا معلوم ہوتا ہے اور توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے لہٰذا ہمت کرو اور ٹھان لو کہ چاہے جان بھی نکل جائے تو بھی گناہ کی لذت نہیں اٹھاؤں گا اسی لذت کی وجہ سے آدمی گناہ کرتا ہے۔ جب ٹھان لوگے کہ لذت نہیں اٹھانی ہے چاہے کتنی بھی تکلیف ہو تو پھر گناہ نہیں کروگے۔ جب تقاضا دیکھنے کا ہو اس وقت مقابلہ کرنا اور نفس کے تقاضے کے خلاف کرنے سے گناہ چھوٹ جاتے ہیں۔

اگر پھر بھی کوتاہی ہو جائے تو ہر کوتاہی پر دس رکعات نفل پڑھو اور پرچہ حفاظتِ نظر روزانہ ایک بار پڑھو۔ جو ذکر بتایا گیا ہے پابندی سے کرو۔ **لاالٰہ الا اللّٰہ** کی تین تسبیح روزانہ پڑھو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۲۶ **حال**: حضرت والا میری عاشق مزاجی میں شدت اور تیزی پیدا ہوگئی۔ تھوڑا سا حسن دیکھ کر میرے دل کو پریشانی محسوس ہوتی ہے اور مدرسہ میں حسین اور بے ریش لڑکے زیادہ ہیں اگر ایک طرف سے نظر ہٹالوں تو دوسری طرف نظر لگ جاتی ہے۔

جواب: اسی لیے اس زمانہ میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں۔ اگر قدم قدم پر سانپ ہوں تو وہاں جان بچانے کے لیے جتنی احتیاط کروگے ایسی ہی ان

حسینوں سے کرو۔

۴۲۷ **حال**: اور الحمدللہ اکثر تو نظر بچاتا ہوں لیکن ان کا اِدھر اُدھر بیٹھنا یا گھومنا پھرنا میرے دل کو مائل کرتا ہے۔

جواب: وہ کہاں ہیں کدھر ہیں، گوشۂ چشم سے بھی اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، ان کی جھلک سے بھی بچیں ورنہ میلان بڑھتا جائے گا۔ ان کے اُدھر بیٹھنے اور گھومنے پھرنے کا احساس ہونا دلیل ہے کہ اس میں تجسس اور قصد شامل ہے اور گوشۂ چشم سے نفس صورت نہ سہی سراپا وقد وقامت کی جھلک دیکھ کر مزہ لیتا ہے۔ اس سے بھی احتیاط کریں اور یہ بھی نہ سوچیں کہ وہ کدھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دھیان کریں کہ میرے قلب ونظر پر اُن کی نظر ہے۔ اور جسم کو بھی ایسے مواقع سے دور لے جائیں۔

۴۲۸ **حال**: جس کی وجہ سے میرا دل پریشان ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو اچانک نظر پڑتے ہی دل پر چوٹ لگتی ہے۔

جواب: ایسے مواقع پر نظر کو اچانک کہنے میں کلام ہے جہاں حسینوں کا ہجوم ہو وہاں بہت احتیاط سے نظر اٹھائیں، دل میں کھٹک ہو کہ کہیں میری نظر کسی پر نہ پڑ جائے، ایسی جگہ بے فکری سے نظر ڈال کر نفس سمجھتا ہے کہ یہ اچانک نظر ہے جو معاف ہے حالانکہ ایسے موقعوں پر اچانک کا بہانہ کر کے بے احتیاطی سے قصداً نظر ڈال کر نفس اندر اندر لذت لیتا ہے۔ لہٰذا ایسے موقعوں پر نظر اٹھانے میں بھی بہت احتیاط کریں۔

۴۲۹ **حال**: اور ذکر کا یہ حال ہے کہ بعد نماز ظہر ذکر اللّٰہ اللّٰہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کرتا ہوں تو دل میں خوب مزہ آتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو دُعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھا کر کچھ بول نہیں سکتا ہوں اور خوب رونا آتا ہے۔

جواب: مبارک حالت ہے۔

۴۳۰ **حال**: ہمارے مدرسہ میں باقاعدہ بزم کا پروگرام ہوتا ہے اور تقریباً مہینے میں

ایک بار ہر طالب علم کی باری آتی ہے تو میں کس طریقے پر اپنی تقریر کروں کیونکہ نہ بیان کرسکتا ہوں اور جب کرتا ہوں تو موضوع پر قابو نہیں پاتا۔

جواب: احقر کے مواعظ میں سے کوئی وعظ یاد کر کے سنا دیا کریں اور نیت اپنی اصلاح کی رکھیں۔

۴۳۱ **حال**: مجھے ہنسی بہت آتی ہے تو بعض اوقات خوف ہوتا ہے کہ کہیں دل سے عبادت کا نور ضائع نہ ہو جائے یا دل سخت نہ ہو جائے۔

جواب: ہنسنے سے دل کا نور ضائع نہیں ہوتا۔ غفلت کی ہنسی سے زائل ہوتا ہے۔ ہلکا سا دھیان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ہنسنے پر خوش ہو رہے ہیں جیسے ابا اپنے بچوں کو ہنستا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

۴۳۲ **حال**: حضرت الحمدللہ بدنظری نہیں کرتا ہوں اور درس گاہ میں بھی احتیاط سے بیٹھتا ہوں۔ جہاں امرد بیٹھے ہوتے ہیں اس طرف سے اگر کوئی غیر نمکین بھی آواز دیتا ہے تو اگر قریب ہو تو آنکھ نیچی کر کے جواب دیتا ہوں اور اگر دور ہو تو جواب نہیں دیتا کہ اس طرف اگر دیکھوں گا تو نظر پڑ جائے گی۔

جواب: دوسری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیں۔ دُور سے اسے کیا معلوم ہوگا کہ کدھر دیکھ رہے ہو اس کی طرف رخ کرو، نگاہ دوسری طرف کرو اور اگر نمکین ہو تو جواب ہی نہ دیں۔

۴۳۳ **حال**: ساتھی کہتے ہیں کہ ہم آواز دیتے ہیں اور تو جواب نہیں دیتا اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں اس کے بارے میں بتا دیجئے۔

جواب: جو واجب الاحتیاط ہیں ان کو جواب نہ دیں نہ میل جول رکھیں۔ جو واجب الاحتیاط نہیں ان کی طرف دیکھ کر جواب دے سکتے ہیں۔

۴۳۴ **حال**: حضرت احتیاط کرتا ہوں مگر پھر بھی کبھی اچانک نظر پڑ جاتی ہے تو اس کا زہر محسوس ہوتا ہے۔

جواب: مبارک ہو، بہت اچھی حالت ہے۔

۴۳۵ **حال**: جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے تو دل چاہتا ہے کہ دس پندرہ منٹ درود شریف پڑھ لوں بتادیں کہ کتنا، کون سا اور کیسے پڑھوں۔

جواب: مختصر درود **صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ** بھی منقول ہے۔تین تسبیح جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔

۴۳۶ **حال**: بہن اور والدہ آپ سے بیعت ہونا چاہتی ہیں۔

جواب: ان کو اس خط سے بیعت کرلیا۔ یہ بیعتِ عثمانی کہلاتی ہے یہ بھی سنت ہے۔سبحان اللہ تین تسبیح پڑھ لیا کریں۔

۴۳۷ **حال**: عشاء کے بعد مطالعہ کے لیے جب بیٹھتا ہوں تو دس منٹ کے بعد ہی نیند آنا شروع ہوجاتی ہے اگر کسی سے باتیں یا کچھ اور کام کررہا ہوں تو پھر ساڑھے گیارہ بجے تک پتہ بھی نہیں چلتا لیکن مطالعہ میں نیند کے جھٹکے لگتے ہیں۔

جواب: معلوم ہوتا ہے نیند پوری نہیں ہوتی طالب علم کو آٹھ گھنٹہ سونا چاہئے۔ جب نیند آئے سوجائیں بعد میں مطالعہ کرلیں۔

۴۳۸ **حال**: کئی مرتبہ سونے سے پہلے کے معمولات پورے کیے بغیر سوگیا پھر جب رات کو آنکھ کھلی تو پورے کیے۔

جواب: صحیح۔لیکن نیند پوری کرنا ضروری ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۳۹ **حال**: احقر حضرت کی مجلس میں گذشتہ دوسال سے حاضر ہورہا ہے اور پچھلی جمعرات حضرت والا سے بیعت ہوا۔

حضرت والا کو دیکھتا ہوں تو دل خوشی سے مست ہوجاتا ہے اور ٹکٹکی باندھ کر حضرت کو دیکھتا رہتا ہوں اور اس کو اپنا نقصان سمجھتا ہوں کہ آپ کی مجلس میں ہوں اور کسی اور کی طرف دیکھوں۔ حضرت جب کچھ ارشاد فرماتے ہیں تو ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ کانوں میں رس گھل رہا ہے اور خوب مزہ آتا ہے آپ کے چہرے پر اتنا نور ہے کہ بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

جواب: یہ تمام آثار کمال مناسبت ومحبت کے ہیں جو اس راہ میں استفادہ کی شرطِ اولین ہے۔ لیکن ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا مناسب نہیں، کبھی دیکھیں کبھی نظر ہٹالیں کیونکہ مسلسل دیکھنے سے دوسرے کو وحشت ہوتی ہے۔

۴۴۰ **حال**: تمام گناہوں سے حفاظت کی توفیق ہے یہ سب آپ کی صحبت کا اثر ہے حقیقت تو یہ ہے کہ میں کچھ نہیں۔

جواب: گناہوں سے بچنا ہی حاصل تصوف وسلوک ہے۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**

۴۴۱ **حال**: روح میں اکثر کیف ومستی محسوس کرتا ہوں بالخصوص جب حضرت والا کی مجلس سے جاتا ہوں تو سکون قلب محسوس کرتا ہوں۔

جواب: مبارک حالت ہے۔

۴۴۲ **حال**: نظروں کی حفاظت کو ڈیڑھ سال سے اوپر کا عرصہ ہوگیا نظر خراب نہیں کی۔

جواب: ماشاء اللہ۔ بہت ہی دل خوش ہوا آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے مبارک ہو۔ شکر کریں **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ** ۔اس دور میں جس کو حفاظت نظر نصیب ہوگئی اس پر سمجھ لو فضل عظیم نازل ہوگیا۔

۴۴۳ **حال**: نامحرم قریب بھی ہو تو دل کی سوئی ہل جاتی ہے اور وہاں سے فرار میں ہی قرار پاتا ہوں۔ ٹی وی اور گانے وغیرہ سے نفرت محسوس کرتا ہوں۔ اگر بس میں یا کہیں گانا چل رہا ہو تو کانوں میں انگلیاں ڈال دیتا ہوں۔ سالگرہ اور شادی بیاہ کی تقریبات میں بھی نہیں جاتا۔

جواب: آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۴۴۴ **حال**: ہمارے دفتر میں ایک ہی خاتون ہیں جو ہر میٹنگ اور مجلس عام میں

موجود ہوتی ہیں۔ مجلس عام میں چالیس آدمیوں میں یہ خاتون موجود ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ میں بالکل نظر بچا کر بیٹھتا ہوں اور اس عورت کو بالکل نہیں دیکھتا۔

جواب: ماشاء اللہ بہت دل خوش ہوا۔

۴۴۵ **حال**: اور کوشش کرتا ہوں کہ اس سے دُور رہوں۔

جواب: صحیح۔ یہی چاہیے۔

۴۴۶ **حال**: پیر و جمعہ کو رات کی مجلس میں حاضری کی توفیق ہوتی ہے۔ خط میں طوالت اور اس میں کسی بھی قسم کی بے ادبی اور گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔

جواب: مطمئن رہیں سب صحیح ہے۔

۴۴۷ **حال**: میرا باطن پاخانے کے ٹوکرے سے کم نہیں۔

جواب: اپنی حقارت حال بن جائے تو بڑی نعمت ہے، مبارک ہو۔

۴۴۸ **حال**: دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے تعلق مع اللہ کے مُشک و عنبر سے تبدیل کردیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کو جملہ احباب کو تعلق مع اللہ علیٰ سطح الولایۃ الصدیقیت نصیب فرمائیں۔ آمین

۴۴۹ **حال**: ہر نماز کے بعد حضرت والا کے لیے دعا کرتا ہوں۔

جواب: جزاک اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور ظہور عاجل عطا فرمائے۔

۴۵۰ **حال**: اکثر احباب میں آپ کا تذکرہ چھیڑ دیتا ہوں اور خوب مزہ لیتا ہوں۔ دل حضرت کی زیارت کے لیے بے چین رہتا ہے تو قدم خود بخود گلشن کی طرف اٹھ جاتے ہیں۔

جواب: محبت شیخ مبارک ہو جو اس راہ میں ترقیات ظاہری و باطنی کی کنجی ہے۔

❁❁❁❁❁

۴۵۱ **حال**: بعد از سلام میں اس گناہ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے میں عجیب خلفشار کا شکار ہوں۔ دراصل میں ایک ایسے تعلیمی ادارے میں ملازمت کرتا ہوں جہاں پر بہت سی بے پردہ خواتین بھی ملازمت کرتی ہیں چنانچہ میری انتہائی احتیاط کے باوجود بھی ان پر نظر پڑ جاتی ہے اگرچہ میں دوبارہ اُن کی طرف نہیں دیکھتا مگر وسوسہ بہت تنگ کرتا ہے اور اکثر مجبوراً ان سے بات کرنی پڑتی ہے۔

جواب: نگاہ کی بہت سختی سے حفاظت کریں۔ بات کرنا ہو تو نظر بچا کر بات کریں یا آنکھوں پر کالا چشمہ لگا لیں تو نہ دیکھنے میں آسانی ہوگی اور چشمہ کے اندر دوسری طرف دیکھ کر آسانی سے بات کرسکتے ہیں۔ وسوسہ سے کوئی گناہ نہیں ہوتا بس وسوسہ پر عمل نہ کریں۔ اور رات کو آکر دو نفل پڑھ کر اللہ سے رو کر یا رونے والوں کا منہ بنا کر معافی مانگیں کہ یا اللہ نگاہ بچانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے پھر بھی کوتاہی ہوگئی ہو اور میرے نفس نے خفیہ طور پر حرام مزہ لے لیا ہو تو اس کو معاف فرما دیجئے روزانہ اس کا معمول بنا لیجئے۔ جس طرح کپڑوں کی ون ڈے سروس ہوتی ہے یہ روحانی ون ڈے سروس ہے۔

۴۵۲ **حال**: باوجود دوسری ملازمت کی تلاش کے ملازمت نہیں ملتی اور اس ملازمت کو چھوڑنا میرے لیے اور میرے گھر والوں کے لیے معاشی بحران کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے مجبور ہوں۔ براہِ کرم میری مدد فرمائیں۔

جواب: جب تک متبادل ملازمت نہ ملے ہرگز اس ملازمت کو نہ چھوڑیں۔ روزانہ دو نفل حاجت کے پڑھ کر دوسری ملازمت ملنے کی دُعا کریں اور تلاش کرتے رہیں۔

۴۵۳ **حال**: غلط قسم کے وسوسوں سے بہت پریشان ہوں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جلدی شادی کرلینے سے آدمی کسی حد تک گناہ سے محفوظ ہوجاتا ہے (گناہ سے

مراد بدنظری ہے) شادی جلدی ہوجائے یہی خواہش ہے حضرت والا سے التماس ہے کہ میرے لیے دعا فرمائیں۔

جواب: شادی سے یقیناً مجاہدہ میں تسہیل ہوجاتی ہے خصوصاً اس زمانے میں جتنی جلدی ہوسکے شادی کرنا تقویٰ کے حصول میں معین ہے۔ دعا کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۵۴ **حال**: بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ احقر اس سے قبل خط و کتابت کرتا رہا مگر تقریباً دو ماہ ہوگئے اپنی سُستی کی وجہ سے کوئی خط نہیں لکھ سکا لہٰذا برائے مہربانی کچھ اس کے متعلق رہنمائی فرمایئے۔

جواب: ہر ماہ ایک خط کم از کم ضرور لکھنا چاہئے اس میں سُستی نہیں کرنا چاہئے۔ سُستی کا علاج چُستی ہے۔

۴۵۵ **حال**: حضرت اس سے قبل میں نے اِسْتِمْنٰی بِالْیَدْ سے متعلق عرض کی تھی تو الحمدللہ اب بہت کم اس مرض کا شکار ہوں۔

جواب: جب تک بالکل نہ چھوٹے مطمئن نہ ہوں۔ حالت کی اطلاع اور تجویز کی اتباع کرتے رہیں۔

۴۵۶ **حال**: اِسی ہفتے میں پھر یہ گناہ سرزد ہوگیا آپ نے ۸ نوافل کی ہدایت کی تھی الحمدللہ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے لیکن حضرت کبھی کبھار شہوت کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں یاد رہتا بالکل جنون سا طاری ہوجاتا ہے۔

جواب: اس وقت تنہا نہ رہیں کسی مباح کام میں لگ جائیں یا خانقاہ آجائیں کسی دوست سے مباح بات چیت کرنے لگیں۔ اور ہمت سے تقاضے کا مقابلہ کریں اور ٹھان لیں کہ یہ گناہ ہرگز نہیں کرنا ہے اور گناہ میں جو تھوڑی سی لذت ہے اس لذت کو نہیں اٹھانا ہے کیونکہ نفس اس تھوڑی دیر کی حرام لذت کی وجہ سے گناہ کرتا ہے۔ اس تقاضے کا مقابلہ کریں۔ سوائے ہمت کے گناہ چھوڑنے کا اور

کوئی طریقہ نہیں۔

۴۵۷ **حال**: حضرت مجھے اخبار میں تصویریں دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔الحمدللہ نظر کی حفاظت تو حتی الامکان پوری کوشش کے ساتھ کر لیتا ہوں۔

جواب: اخبار ہی نہ دیکھیں، تصویر دیکھنا حرام ہے اور تصویر میں شکل دیکھنا بھی بدنظری ہے۔جب تصویریں دیکھتے ہو تو نگاہ کی حفاظت کا دعویٰ غلط ہے۔

۴۵۸ **حال**: اور حضرت مجھے سگریٹ پینے کی عادت ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ایک دن میں دو سگریٹ پی لیتا ہوں برائے مہربانی اس کے متعلق کچھ رہنمائی فرما دیجئے۔

جواب: جس طرح ہر گناہ ہمت سے چھوٹتا ہے ایسے ہی سگریٹ بھی ہمت کرنے سے چھوٹے گی۔جب پینے کا تقاضا ہو تو اس کا مقابلہ کرو اور ٹھان لو کہ اس کے پینے میں جو تھوڑی سی لذت تھوڑی دیر کے لیے آتی ہے اس کو ہرگز ہرگز نہیں اٹھاؤں گا اور دو سگریٹ چھوڑنا تو آسان ہے لیکن اگر نہیں چھوڑو گے تو یہ عادت کم نہیں ہوگی بڑھتی جائے گی۔

۴۵۹ **حال**: اور مجھے حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ سے انتہائی محبت ہے۔

جواب: محبت شیخ مبارک ہو جو کنجی ہے سلوک کے تمام مقامات کی۔

۴۶۰ **حال**: حضرت مجھے اس محبت کے باوجود بھی حضرت سے ایک خوف سا محسوس ہوتا ہے اور حضرت والا دامت برکاتہم سے کوئی بات کہہ نہیں سکتا یہ ایک میرے دل میں پریشانی ہے اس کے متعلق کچھ ہدایت فرما دیجئے۔

جواب: یہ تو اچھی بات ہے۔دل میں شیخ کی عظمت ہونے کی دلیل ہے۔زبانی نہ کہہ سکیں تو خط لکھ دیا کریں اور مجلس میں زیادہ آیا کریں اور بالفرض کچھ بھی نہ کہہ سکیں تب بھی کوئی نقصان نہیں۔

بے سوالی بھی خالی نہ جائے گی

طلب پر اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرماتے ہیں۔

۴۶۱ **حال**: آخر میں اللہ تعالیٰ حضرت والا کو ہماری عمر نصیب فرمائے۔اور حضرت کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں دے دے۔آمین

جواب: اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کمی نہیں ہے کہ کسی کی عمر لے کر دوسرے کو دیں لہٰذا اللہ آپ کو بھی عمر دراز مع عافیت عطا فرمائے اور ہمیں بھی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۶۲ **حال**: میں میڈیکل کا طالب علم ہوں۔عمر ۲۲ سال ہے اور سات سال سے آپ کی مجالس میں حاضر ہونے کی توفیق حاصل ہو رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ میرے دل میں آپ سے محبت اور عقیدت میں روز بروز اضافہ ہی ہوا چلا جا رہا ہے۔

ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ مجھ میں حسد کی بیماری تو ہے ہی لیکن حسد کی ایک ایسی قسم بھی میرے میں موجود ہے جس سے مجھے خود شرم آتی ہے۔وہ یہ ہے کہ اگر میں کسی اپنے دوست کو دین کے کسی بھی معاملہ میں اپنے سے آگے بڑھتا ہوا دیکھ لوں تو بس میری خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ دوست مجھ سے دین میں نیچے چلا جائے۔ میں اس برائی کے علاج کے لیے اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ ’’اگر وہ دوست آگے نکل گیا ہے تو تم بھی اللہ کی مکمل فرماں برداری کر کے اس سے آگے نکل جاؤ‘‘ چنانچہ میں دین میں اس دوست سے آگے نکل جانے کے لیے مزید کوشش شروع کر دیتا ہوں اور گناہوں سے مزید احتیاط کرتا ہوں۔لیکن دوست کو نیچا کرنے کی خواہش دل میں ہی رہتی ہے یہاں تک کہ اگر وہ دوست اپنی کسی غلطی سے دین میں مجھ سے پیچھے ہو جائے تو دل کو بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے اور دل کہتا ہے کہ ’’واہ! دین پر تو بس ہم ہیں، اور کوئی ہمارے مقابلہ کا ہے ہی

نہیں۔'' امید ہے کہ علاج تجویز فرمائیں گے۔

جواب: دین میں آگے نکلنے کی خواہش تو محمود ہے لیکن دوسرے کے دینی زوال کی تمنا انتہائی مذموم اور خطرناک ہے۔ اندیشہ ہے کہ ایسے شخص کو محروم کردیا جائے کیونکہ کسی کے دینی زوال یا گناہ میں دیکھ کر خوش ہونا گناہ ہے اور ایسا شخص خود فاسق ہوگیا کیونکہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ فِسق سے راضی ہونا فِسق ہے اور کفر سے راضی ہونا کفر ہے۔ توبہ کریں اور محسود کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اس کی نعمت میں اوراضافہ فرمادیں اوراس کو اور زیادہ دیندار اور اللہ والا بنادیں۔ اوراس کو ولایت صدیقیت کا مقام عطا فرمائیں۔ اپنے دوستوں میں اس کی تعریف کریں اور اپنی حقارت اور اس کی برتری کا ذکر کریں ملاقات کے وقت سلام میں پہل کریں سفر پر جائیں تو اس سے ملاقات کرکے اور دُعا کرا کے جائیں اور واپسی پر بھی ملاقات کریں اور اپنی اصلاح کی دُعا کرائیں۔ کبھی کبھار ہدیہ دیں خواہ بالکل معمولی ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۶۳ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم مصروفیت کی وجہ سے کافی دن خانقاہ نہ آسکا جس کی وجہ سے گناہوں کی بیماریاں بڑھ گئیں۔

جواب: خانقاہ آنے کی ایسی پابندی کریں جیسے کھانے کی کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ناغہ بھی گوارا نہیں ہوتا۔ ورنہ روح میں ضعف آجائے گا جس کا نتیجہ ارتکاب معاصی ہے۔

۴۶۴ **حال**: لیکن جیسے ہی حضرت والا دامت برکاتہم کا خط ملا تو ہوش ٹھکانے آگئے۔ پرچہ حفاظت نظر پڑھ رہا ہوں اور الحمدللہ حضرت والا کی دعاؤں سے کافی فائدہ ہوا لیکن کبھی کبھار اچانک بدنظری ہوجاتی ہے جس سے پریشان ہوجاتا ہوں۔

جواب: ہر بدنظری پر بیس رکعات پڑھیں۔ اور خوب الحاح وزاری ورنہ رونے

والوں کا سامنہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

۴۶۵ **حال**: میری ذمہ داری ایسی ہے کہ مجھے تقریر کرنی ہوتی ہے۔ بیانات بھی کرتا رہتا ہوں۔ لوگ بہت عزت کرتے ہیں جب کبھی بیان کرتا ہوں تو دل میں خیالات آتے ہیں کہ لوگ میری تقریر پر واہ واہ کریں اور ریا کاری پیدا ہونے لگتی ہے اور اپنے آپ کو دین دار سمجھنے لگتا ہوں اس کا علاج بھی فرما دیں۔

جواب: اپنے عیوب کو سوچا کریں کہ خالی تقریر سے کیا ہوتا ہے اگر میرے عیب ان پر ظاہر ہو جائیں تو لوگ کتنا ذلیل سمجھیں گے۔ نفس سے کہیں کہ یہ اللہ کی ستاری ہے کہ تیرے عیب اللہ نے چھپا لیے اور نیکیوں کو ظاہر کر دیا۔ لوگوں کی واہ واہ سے کیا ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں تو یہ واہ واہ کس کام کی لہٰذا ایسی فانی اور خیالی چیز کی کیا طلب کرنا۔ سوچیں کہ جب موت آئے گی تو نہ میں رہوں گا نہ مخلوق رہے گی نہ واہ واہ کرنے والے رہیں گے، قبر میں میں تنہا ہوں گا۔ لہٰذا وہاں کی فکر کرو۔ مخلوق میں عزت حاصل کرنے کی تمنا چھوڑ دو۔

۴۶۶ **حال**: اس کے علاوہ شہوت کا غلبہ رہتا ہے ذرا سے بُرے خیالات آتے ہیں تو ذہن برائی میں پڑ جاتا ہے۔

جواب: شہوت کے تقاضوں پر عمل نہ کریں خیالات آئیں تو ان میں مشغول نہ ہوں کسی کام میں لگ جائیں۔

۴۶۷ **حال**: اور غصہ بھی بہت آتا ہے حضرت والا دامت برکاتہم کے مواعظ پڑھتا ہوں تو بہت فائدہ ہوتا ہے لیکن بعد میں پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے حضرت والا دامت برکاتہم کی دعاؤں کا طلب گار ہوں۔

جواب: پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اور جس پر غصہ کیا ہے اگر تنہائی میں کیا ہے تو تنہائی میں اس سے معافی مانگیں اور سب کے سامنے غصہ کیا ہے تو سب کے سامنے معافی مانگیں۔

❁❁❁❁❁

۴٦۸ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم تقریباً ڈھائی ماہ بعد خط لکھ رہا ہوں وجہ یہ تھی کہ ماہ رمضان کے بعد خانقاہ آنا چھوڑ دیا تھا جس سے گناہوں کے امراض بڑھ گئے تھے اور بدنظری شدت سے ہونے لگی اور غیبت بھی ہونے لگی اس وجہ سے خط نہ لکھ سکا کہ کس منہ سے حضرت والا دامت برکاتہم کو مطلع کروں۔

جواب: خانقاہ میں حاضری روح کی غذا ہے اور جب روح کو غذا نہ ملے گی تو کمزور ہو جائے گی تو جو گناہ ہو جائے کم ہے لہٰذا پابندی سے ہر ہفتہ آنا لازم کرلو۔ اور کیسی ہی حالت ہو آنے سے اور اطلاع حال سے نہ شرماؤ۔ اس طرح شیطان مربی سے دور کرنا چاہتا ہے۔

۴٦۹ **حال**: لیکن گذشتہ دنوں حضرت والا دامت برکاتہم کی محفل میں آیا تو دل کی کیفیت بدل گئی اور اب تمام گناہوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہا ہوں اور ہر اتوار کو گیارہ بجے دن والی محفل میں آنے کی پابندی کر رہا ہوں۔

جواب: جس طرح جسم کو وقت پر غذا دینے کا اہتمام کرتے ہو اسی طرح روح کی غذا کی فکر کرو۔ ورنہ اس کے نقصان کا مشاہدہ کر چکے ہو۔

۴۷۰ **حال**: بدنظری سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں اور بدنظری پر نفلیں بھی ادا کر رہا ہوں لیکن پھر بھی بدنظری ہو جاتی ہے۔

جواب: بیس رکعات ہر غلطی پر پڑھیں پھر بھی غلطی ہو تو ہر بدنظری پر پچاس روپیہ صدقہ کریں۔

۴۷۱ **حال**: ہر وقت ذہن میں گندے خیالات آتے ہیں حتیٰ کہ نماز اور دوسری عبادات میں بھی یہ خیالات آتے ہیں جس سے بہت پریشان ہوں۔

جواب: خیالات آنا گناہ نہیں ان میں مشغول ہونا گناہ ہے۔ نماز میں دل کو اللہ کے سامنے حاضر کر دیں اور بار بار یہ عمل دہراتے رہیں اور خارج نماز میں کسی مباح

کام میں لگ جائیں۔

۴۷۲ **حال**: اور بعض اوقات معمولات یومیہ میں دل نہیں لگتا اور سُستی ہوتی ہے۔

جواب: دل لگنا فرض نہیں لگانا فرض ہے اور سُستی کا علاج چُستی ہے۔

۴۷۳ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم خانقاہ میں رہنے کی کیا ترتیب ہوتی ہے کتنا عرصہ دینا پڑتا ہے۔

جواب: زندگی میں ایک بار کم از کم چالیس دن لگانا چاہئے اور پھر گاہ بگاہ وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہیں مقامی لوگ کم از کم ہر ہفتہ آتے رہیں، جن کو شدید محبت ہے روزانہ آئیں۔ جتنا گُڑ ڈالو کے اتنا ہی میٹھا ہوگا۔

۴۷۴ **حال**: میرے معمولات میں ایک تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللّٰہ اللّٰہ اور استغفار اور درود شریف ہے لیکن بعض دفعہ سُستی یا کسی اور وجہ سے معمولات کا ناغہ بھی ہوجاتا ہے اور ایک سپارہ اور مناجات مقبول کی منزل بھی معمولات میں ہیں لیکن ان کا بھی ناغہ ہوجاتا ہے۔ اور مناجات تو تقریباً ۲/۳ مہینے سے بالکل ہی چھوٹی ہوئی ہے۔

جواب: جس دن کوئی عذر ہو تو معمولات کی تعداد کم کردیں لیکن ناغہ نہ کریں جتنا ہوسکے کرلیں۔

۴۷۵ **حال**: حضرت والا! احقر پر ایک آزمائش بہت سخت ہے وہ یہ کہ مدرسہ کے طلباء اور درجہ کے ساتھی سب بہت عزت کرتے ہیں اور حضرت صوفی صاحب اور حضرت کہہ کر پکارتے ہیں اور اساتذہ تک اکرام سے پیش آتے ہیں یہاں تک کہ ایک کتاب سراجی ختم ہوئی تو استاد نے فرمایا کہ کلاس میں یہ بزرگ ہے اس سے دُعا کرالو۔ حضرت بہت رہنمائی کی ضرورت ہے میں کیا کروں۔

جواب: شکر کریں کہ اللہ کا احسان ہے (دل میں سوچیں) کہ اللہ نے میرے عیوب کو چھپا دیا اور نیکیوں کو ظاہر فرما دیا اگر اللہ تعالیٰ میرے عیوب کو ظاہر کردیں

تو مخلوق بجائے حضرت حضرت کہنے کے مجھ پر تھوکے۔ دوسرے تعریف کریں تو شکر کریں لیکن خود کو قابل تعریف نہ سمجھیں۔ پچھلے خط میں جو علاج تجویز کیا گیا تھا اس کی اطلاع کیوں نہیں کی کہ اتباع کی توفیق ہوئی یا نہیں؟

۴۷۶ **حال**: حضرت اقدس آپ نے فرمایا تھا کہ جو عبادات واجبہ ہیں ان میں اگر کمی ہے تو اس کا علاج ہمت ہے۔ ہمت کر کے نفس کو عبادت پر جمائیں۔ نفس کو ڈرانے کے لیے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کریں۔ نفس کو عبادت پر جمایا ہے اور نفس کو ڈرانے کے لیے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کیا ہے صرف دو دن ناغہ ہوا ہے حضرت اقدس پچھلا جو خط لکھا ہے اس میں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ نفس پر جو سزا شیخ تجویز کرے اس پر عمل کریں۔

جواب: مثلاً نفس کو عبادت پر جمانے کے لیے یا کسی گناہ کے علاج کے لیے شیخ نوافل بتائے یا مال خرچ کرنے کے لیے کہے یا کوئی اور مشورہ دے غرض اس کے مشورے پر عمل کرے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۷۷ **حال**: حضرت اقدس میں بولتی بہت ہوں میں اپنے آپ سے عہد کرتی ہوں کہ اب کم بولوں گی مگر جب باتیں کرنے لگتی ہوں تو بھول جاتی ہوں اور میرا زیادہ وقت اس میں ضائع ہو جاتا ہے آپ میری اصلاح فرمائیں۔

جواب: اکثر خاموشی اختیار کریں، بہت ضروری بات ہو تو بولیں اور تھوڑی سی بات کر کے خاموش ہو جائیں اور اکثر پڑھنے لکھنے میں یا کام میں مشغول رہیں اکثر خاموش رہنے میں تکلیف تو ہوگی اور یہ نفس کی سزا ہوگی پھر بے سوچے سمجھے غیر ضروری بات سے احتیاط کی توفیق ہوگی۔ لیکن تھوڑی سی خوش طبعی اور ہنسنے بولنے میں مضائقہ نہیں بلکہ اس زمانے میں صحت کے لیے ضروری ہے۔ بس گناہ کی بات زبان پر نہ لائیں۔

❁❁❁❁❁

۴۷۸ **حال**: حضرت آپ نے بندی ناچیز کو زبان درازی کرنے پر کہا تھا کہ جس پر زیادتی ہو اس سے معافی مانگیں تو حضرت ایک دو دفعہ معافی مانگ لی جس کے بعد اب بالکل ہی زبان درازی نہیں کرتی ہوں کیونکہ معافی مانگنا نفس پر گراں گذرتا ہے۔

جواب: اسی لیے معافی مانگنے کو بتایا ہے۔اس علاج پر عمل پیرا رہو۔

۴۷۹ **حال**: حضرت بدگمانی کرنے پر آپ نے کہا تھا کہ نفس سے کہنا کہ بدگمانی کرنے پر آخرت میں دلیل شرعی کا سوال ہوگا تو حضرت یہ سوچتی ہوں تو کچھ دیر کے لیے بالکل ہی بدگمانی نہیں ہوتی لیکن بعد میں پھر پہلے کی طرح بدگمانی ہوتی ہے لیکن پہلے سے کم ہوتی ہے۔

جواب: جب بھی ہو دلیل شرعی کے مطالبہ کا سوچیں اور نفس سے کہیں جس سے بدگمانی کر رہا ہے وہ ایسے نہیں ہیں تو ہی خراب ہے اور تجھے اپنا چہرہ اس کے آئینہ میں نظر آرہا ہے جیسے ایک حبشی نے آئینہ دیکھ کر کہا تھا کہ اے آئینہ تُو کتنا بدصورت ہے۔

۴۸۰ **حال**: اور بدگمانی کرنے پر یہ سوچنا کہ آخرت میں دلیل شرعی کا سوال ہوگا۔ کبھی اس کا نفس پر کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔

جواب: دوسرا مراقبہ بھی کریں جو اوپر لکھ دیا گیا اور ایک منٹ اس کی سزا کا مراقبہ یں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کتنا شدید ہے لہٰذا نافرمانی کر کے خدا کا غضب مول لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔

❁❁❁❁❁

ان محترمہ کے والد محترم کا خط

۴۸۱ **حال**: حضور والا میں اس بچی کا والد ہوں بینک میں ملازم ہوں خدا گواہ ہے کہ بینک کی ملازمت سے دل ناخوش ہے اور ضمیر ملامت کرتا ہے ہر نماز میں

خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ رزق حلال نصیب فرمادے۔ ملازمت اس وقت مجبوری کی حالت میں چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ میری عمر ۵۲ سال ہے ۷ لڑکیاں ۶ معصوم لڑکے ہیں اور گھر بنانے کے لیے بینک سے قرض لیا ہے۔ اب تقریباً آٹھ، دس لاکھ روپے بینک کا قرض دار ہوں اور میرا گھر اور گھر کے کاغذات بینک کے پاس رہن جمع ہیں قانونی Mortgage ہیں اگر بینک کا قرض ادا نہیں کرتا تو بینک مکان کو فروخت کر کے ہم لوگوں کو در بدر کردے گا ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتا ہوں کہ کوئی ذریعہ نکال دے اور اس سودی کاروبار سے خدا مجھے اور دیگر مسلمانوں کو پناہ دے آمین۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے اسی طرح رو رو کر مانگتے رہیں اور دوسری ملازمت یا ذریعہ معاش تلاش کرتے رہیں جب تک دوسرا ذریعہ نہ ملے اس وقت تک ملازمت ترک نہ کریں۔ توبہ استغفار کرتے رہیں اور حلال رزق اللہ سے مانگتے رہیں۔ قرض پر سود بڑھتا رہے گا لہٰذا اس لعنت سے بچنے کے لیے مکان بیچ کر قرض ادا کر دیجئے اور کرائے کے مکان میں رہ لیجئے۔ دُنیا کی زندگی چند روزہ ہے آخرت کی زندگی دائمی ہے وہاں کے عذاب سے بچنے کی زیادہ فکر کرنی چاہیے۔

۴۸۲ **حال**: خدا گواہ ہے اب بھی رو رو کر لکھ رہا ہوں ۵۲ سال کی عمر میں اب نوکری بھی کہیں نہیں ملتی رمضان شریف کے مہینے میں تنخواہ لے کر کسی غیر مسلم سے قرض لے کر رقم تبدیل کر کے گھر کا خرچہ چلایا تاکہ کچھ دل کو سکون ملے اور کچھ اطمینان رہے۔ اکثر کوشش کرتا ہوں کہ رقم تبدیل کر کے قرض لے کر گھر کا خرچہ چلاؤں پھر تنخواہ سے دوبارہ قرض ادا کر دوں لیکن اس دور میں روز روز کوئی قرض بھی نہیں دیتا اس لیے پیسے تبدیل کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

جواب: قرض لے کر چند گھنٹوں میں ادا کر دیں۔ مفتی عبدالروف صاحب دارالعلوم کراچی سے رجوع کریں اور یہ بھی لکھیں کہ بینک میں کیا کام کرتے ہیں۔

۴۸۳ **حال**: اللہ تعالیٰ نے ۳ مرتبہ حج کی سعادت نصیب فرمائی۔ کعبۃ اللہ شریف اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھ پر رحم فرما دے۔ اللہ مجھے سود کا کاروبار کرنے سے بچادے آمین ثم آمین۔

جواب: آمین۔ دل وجان سے دُعا ہے۔

۴۸۴ **حال**: مجھے معلوم ہے کہ سود پر اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ شرمسار ہوں مجبور ہوں خدا کی قسم رو رو کر حالِ دل لکھ رہا ہوں میرے لیے نجات کی دعا کریں اور کوئی راستہ بتادیں مہربانی ہوگی۔

جواب: یہ شرمساری اور ندامت مبارک ہو ندامت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے جب دل سے نادم ہیں، حلال رزق کے لیے دُعا اور کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ ان شاء اللہ فضل خاص ہوگا۔ قرض کے متعلق جو مشورہ دیا ہے ہمت کر کے اس پر عمل کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۴۸۵ **حال**: عرض یہ ہے کہ بندے کو ٹی وی دیکھنے کی بیماری کا علاج بتادیجئے۔

جواب: اگر ٹی وی آپ کی ملکیت ہے تو گھر سے نکال دو۔ اگر آپ کا نہیں ہے تو پکا ارادہ کرو کہ نہیں دیکھنا ہے۔ ٹھان لو کہ ٹی وی نہیں دیکھنا چاہے جان چلی جائے کتنا ہی دل چاہے نہ دیکھو۔ جب ٹی وی کا وقت ہو مناسب ہے کہ اس وقت کسی نیک دوست کے پاس چلے جاؤ اور دومنٹ اللہ کے عذاب کو یاد کرو اس مراقبہ سے دل میں اللہ کا خوف آئے گا۔ ہمت کرو، گناہ کا علاج بجز ہمت اور کچھ نہیں۔ ٹی وی کے نقصانات پر ایک رسالہ بھی ہے کتب خانے سے خرید لو چند صفحات روزانہ پڑھ لیا کرو۔

۴۸۶ **حال**: حضرت والا احقر نے تقریباً چار ماہ پہلے حضرت والا کو خط لکھا تھا جس کے جواب میں حضرت والا نے غصہ، تکبر، اور، بدگمانی کا علاج تجویز فرمایا تھا۔

احقر نے چند دنوں تو بڑے اہتمام کے ساتھ اس پر عمل کیا تو الحمد للہ بہت نفع ہوا، لیکن اس کے بعد اپنی غفلت کی وجہ سے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا جس سے بری خواہشوں میں اضافہ ہو گیا اور تکبر و غصہ کے ساتھ ساتھ بغض و عداوت بغیر کسی سبب کے پیدا ہو گیا۔ کئی مرتبہ خط لکھنے کا ارادہ کیا لیکن توفیق نہیں ہوئی اب الحمد للہ توفیق ہوئی تو دوبارہ لکھ رہا ہوں۔

جواب: بے فکری سے اصلاح نہیں ہوتی کہ کبھی خیال آ گیا تو لکھ دیا اور پھر غافل ہو گئے جس طرح جسمانی مرض کا علاج اہتمام سے ڈاکٹر سے کراتے ہو کم سے کم اتنا اہتمام بھی روحانی بیماریوں کے علاج کا نہیں کرتے تو اصلاح کیسے ہو گی؟ پابندی سے مجلس میں شرکت اور اصلاحی مکاتبت ضروری ہے اس کے بغیر اصلاح کا خواب دیکھنا نادانی ہے۔

۴۸۷ **حال**: حضرت والا نماز میں خشوع و خضوع نہیں ہوتا۔

جواب: دل کو بار بار اللہ کی طرف متوجہ کرتے رہیں یا ہر ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں، یا ہر رکن میں یہ سوچیں کہ مجھے اب اسی رکن میں رہنا ہے مثلاً قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے رکوع میں سوچیں کہ رکوع ہی میں رہنا ہے وغیرہ۔ ان تینوں طریقوں میں سے جو طبیعت کو اچھا لگے اس پر عمل کریں۔

۴۸۸ **حال**: اور اگر کسی کی طرف دیکھتا ہوں تو اکثر بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

جواب: نامحرم عورت یا لڑکے کی طرف دیکھتے ہو؟ یہ دیکھنا حرام ہے۔ نہیں دیکھو گے تو برے خیالات نہیں آئیں گے۔

۴۸۹ **حال**: جوابی خط موصول ہوا، بے حد خوشی ہوئی۔ حضرت میں آج کل بہت پریشان ہوں جس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ہر وقت یہ وسوسہ آتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر کبر اور ریاء کا مادّہ ہے اور جب بھی یہ وسوسہ آتا ہے یا محسوس ہوتا ہے تو دل کو بہت قلق ہوتا ہے اور پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ کہیں یہ

خبیث بیماریاں میرے اندر نہ ہوں اور یہ بیماریاں کہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں حائل نہ ہوں مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں۔

جواب: قلق اور پریشانی کی کیا بات ہے جبکہ ہر بیماری کا علاج منجانب اللہ بتا دیا گیا ہے اور اہل اللہ سے تعلق روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے ہی تو کیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے کہ میں سب سے برا ہوں، تمام عیوب کا مجموعہ ہوں **فَلَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو پاک اور مقدس مت سمجھو، اپنے کو گناہوں سے پاک کرنا فرض ہے لیکن پاک سمجھنا حرام ہے۔ روحانی بیماریوں کا علاج حصولِ رضاء الٰہی کا ذریعہ ہے۔

۴۹۰ **حال**: حضرت والا ایک اور سوال ہے کہ کیا میں چلتے پھرتے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** کا ورد کر سکتا ہوں۔

جواب: کر سکتے ہیں لیکن بقدرِ تحمل، خانقاہ سے پرچہ معمولات برائے سالکین حاصل کر لیں اور اس پر عمل کریں۔

۴۹۱ **حال**: مثال کے طور پر مسجد جاتے وقت یہ ورد اور اس کے علاوہ یہ کہ جو میں چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ کرتا ہوں یعنی جو ایک تسبیح پڑھتا ہوں کیا اس کے علاوہ چلتے پھرتے پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: اس زمانے میں بوجہ ضعف ذکر زیادہ نہیں بتایا جاتا، جو بتا دیا گیا وہی کافی ہے زیادہ اہتمام گناہوں سے بچنے کا کریں کیونکہ ولایت کثرت ذکر پر نہیں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

۴۹۲ **حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خواہش پر اخبار پڑھنا چھوڑ دیا ہے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، ورنہ نامحرم کی تصاویر دیکھنے سے آنکھیں باز نہیں آتی تھیں مگر حضرت اقدس کے حکم پر فیصلہ کر لیا ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے گناہ کر کے اپنے مالک کو ناراض نہ ہونے دوں گا ان شاء اللہ۔

جواب: ماشاء اللہ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ بہت دل خوش ہوا۔

۴۹۳ **حال**: حضرت اقدس! اللہ علیم بذات الصدور جانتا ہے کہ اس وقت کرہ ارض پر موجود افراد انسانیت میں سب سے زیادہ محبت حضرت اقدس دامت برکاتہم سے ہے۔

جواب: آپ کی محبت سے دل بے حد مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت لِلّٰھِیُ کے ثمرات اپنے شایانِ شان بہ شکل قرب خاص و ولایت خاصہ، ولایت صدیقیت نصیب فرمائیں آمین اور جانبین کو سایہ عرشِ الٰہی بروز محشر نصیب فرمائیں آمین۔

۴۹۴ **حال**: اس لیے جو حکم فرمائیں گے، یہ غلام تعمیل کرے گا ان شاء اللہ،

جواب: ماشاء اللہ سلوک میں یہی مطلوب ہے۔

۴۹۵ **حال**: بس مجھے میرے رب سے ملا دیجئے۔

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو محروم نہیں فرماتے۔ مطمئن رہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اِن عالم صاحب کا دوسرا خط

۴۹۶ **حال**: اللہ کریم سے سے اپنے آقا و مولیٰ حضرت اقدس کے لیے بڑے اہتمام کے ساتھ بسا اوقات باقاعدہ صلوۃ الحاجت پڑھ کر دعا کرتا ہوں کہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے رکھے اور کم از کم میں اپنی زندگی میں حضرت اقدس کو غمزدہ نہ دیکھوں اور حضرت اقدس دامت برکاتہم خوش و خرم رہیں۔

جواب: جزاک اللہ۔ آپ کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

۴۹۷ **حال**: غلام کی زندگی آقا کی صحت و خوشی ہی سے وابستہ ہے۔

جواب: اپ کی تواضع اور محبت سے بہت دل خوش ہوا مبارک ہو اہل محبت کی یہی شان ہے۔

۴۹۸ **حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم کے مبارک الفاظ '' آپ کی محبت سے دل

بے حد مسرور ہوا'' سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ جب بھی ان مبارک الفاظ کی زیارت کرتا ہوں تو بے ساختہ فرطِ محبت سے آنسو آنکھوں میں اتر آتے ہیں، وجہ معلوم نہیں۔

جواب: یہ سب محبت کے آثار ہیں۔ مبارک ہو۔

۴۹۹ **حال**: ویسے حضرت اقدس دامت برکاتہم کی توجہ خاص کا فیضان ہے کہ میں سوتے وقت ادعیہ ماثورہ سے فراغت کے بعد سونے تک دل میں اللہ اللہ کا ورد کرتا رہتا ہوں یا زبان سے ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَکَ وَ ذِکْرَکَ وَاجْعَلْ ھِمَّتِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی کا ورد کرتا رہتا ہوں۔

جواب: ماشاءاللہ

۵۰۰ **حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم کی توجہ خاص کا فیصان ہے کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مصائب کے باوجود میرے دل میں اس کا ذرّہ بھی افسوس نہیں ہوا بلکہ پتہ نہیں کیوں دل میں ایک گونہ اطمینان ہے کہ میرا اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے میری بہتری کے لیے فرمائیں گے جب کہ میری طبیعت میں عجلت بہت ہے، مگر دل میں سکون رہتا ہے۔

جواب: بہت مبارک حالت ہے، عطاءِ نسبت مع اللہ کی علامت ہے۔ ماشاءاللہ

۵۰۱ **حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم سے معذرت خواہ ہوں۔ کہ شاید میں نے خط بہت طویل تحریر کردیا۔ وجہ یہ ہے کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں اپنے آقا و مولیٰ سے زیادہ سے زیادہ باتیں کروں۔

جواب: مطمئن رہیں، طول زلف محبوب کہیں بارِ خاطر ہوتا ہے۔

۵۰۲ **حال**: بڑی مشکل سے اپنے قلم کو روک لیتا ہوں۔

جواب: مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبت بھرا دل عطا فرمایا ہے۔

۵۰۳ **حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم سے گذارش ہے کہ حضرت کا غلام ہوں،

غلام کو بڑی بے تکلفی کے ساتھ حکم فرمایا کریں۔ ان شاء اللہ جان کی بازی لگا کر تعمیل کروں گا۔

جواب: اپنے مربی سے ایسا تعلق کلید مقامات سلوک ہے۔

۵۰۴ **حال**: اتنے اچھے محسن آقا کی ناقدری سے اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ یا رب العٰلمین حضرت اقدس دامت برکاتہم کی شفقت و محبت کو دیکھتے ہوئے بار بار دُعا کی درخواست کرنے سے بھی شرم آتی ہے مگر اس کے بغیر چارہ بھی تو نہیں کہ کہاں جاؤں۔ ایک ہی دَر سے وفا کریں گے ان شاء اللہ۔

جواب: شرم کی کیا بات ہے۔ دل و جان سے دُعا کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک طالب علم کا خط

۵۰۵ **حال**: ایک طالب علم جو شدید عشقِ مجازی میں مبتلا ہوگئے تھے اور قریب تھا کہ گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوجائیں ان کے خط کے جواب میں حضرت والا نے یہ والا نامہ ارسال فرمایا جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کا دوسرا خط آیا جس میں تحریر تھا کہ حضرت والا کے ارشادات پر عمل کی برکت سے اُن کو عشقِ مجازی سے نجات مل گئی۔

برخوردار سلّمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب: آپ نے جو لکھا ہے کہ میں نے کئی جگہ سے علاج کرایا لیکن نفع نہیں ہوا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوا بھی کھاتا رہے اور ساتھ ساتھ زہر بھی کھاتا رہے تو نفع کیا خاک ہوگا۔ اگر آپ واقعی اپنی اصلاح چاہتے ہیں اور اس ذلت اور عذاب سے نکلنا چاہتے ہیں جس میں مبتلا ہیں اور ابھی تو دیر نہیں ہوئی ہے ورنہ امردوں سے عشق ایسی خطرناک بیماری ہے جو دنیا میں بھی ذلیل و رسوا کردیتی ہے اور آدمی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا اور آخرت میں دردناک عذاب الگ ہے

العیاذ باللہ۔ اور ایسے ایسے مصائب آتے ہیں جو احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتے۔ لہٰذا اگر دنیا و آخرت کی بربادی سے بچنا چاہتے ہو تو اس لڑکے سے عیناً قلباً اور قالباً مشرق و مغرب کی دوری اختیار کرو۔ آپ نے لکھا ہے کہ اب وہ آپ کے ساتھ منسلک ہے پھر بتائیے کیسے نفع ہوگا؟ ہوشیار ہوجاؤ! اگر آپ اس کے قریب رہے تو ایک دن منہ کالا ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ لَا تَقْرَبُوْا یہ اللہ کا لَا ہے جو اس لَا کو ہٹائے گا اور تَقْرَبُوْا ہوگا، وہ تَفْعَلُوْا ہو کر دنیا و آخرت میں ذلیل ہوجائے گا۔ لہٰذا ہمت کر کے پہلا کام یہ کیجئے کہ اس امرد کو اپنے سے بہت دُور کر دیجئے۔ اگر وہ آپ کے ساتھ رہتا ہے تو استاد سے کہہ کر اس کو دوسرے کمرے میں منتقل کرا دیجئے اور اس کے ساتھ لڑائی کر لیجئے۔ اس کو دو چار ایسی سخت باتیں کہئے جس سے اس کو آپ سے نفرت ہوجائے اور پھر کبھی آپ کے پاس نہ آئے بلکہ ایسے موقع پر دو چار گالی دینا جائز ہے کیونکہ یہ گالی اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ہے اور ایسا کرنے میں چاہے آپ کو کتنی ہی تکلیف ہو، چاہے جان نکل جانے کا خطرہ ہو اس غم کو برداشت کیجئے اللہ کے لیے۔ دل اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے بنایا ہے ان ہگنے، موتنے، گلنے سڑنے والی لاشوں کے لیے نہیں بنایا۔ ذرا سوچو کہ کتنی خبیث جگہ پر اپنی جوانی کو ضائع کرنا چاہتے ہو جہاں سے گُو نکلتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہمیں اس لیے پیدا کیا ہے کہ ہم مقامِ گُو پر اپنی زندگی کے قیمتی ایام ضائع کر دیں۔ جس ایک سانس میں آدمی اللہ کو یاد کر کے اللہ والا بن کر فرشتوں سے افضل ہوسکتا ہے ان قیمتی سانسوں کو گُو کے مقام پر وقف کر کے خدا کا غضب مول لینا کتنا کمینہ پن ہے۔ جو آنسو اللہ کے لیے نکلیں وہ اتنے قیمتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن شہیدوں کے خون کے برابر وزن فرمائیں گے اور جو آنسو آپ مرنے والی سڑنے والی لاش کے لیے

بہار ہے ہیں یہ گدھے کے پیشاب سے زیادہ بے قیمت ہیں کیونکہ ان آنسوؤں سے اللہ تعالیٰ کا غضب خریدنے کا سامان ہو رہا ہے۔

لہٰذا اس لڑکے سے فوراً الگ ہوجایئے، اس کو دوسرے کمرہ میں منتقل کرا دیجئے یا آپ کسی دوسرے مدرسہ میں داخلہ لے لیجئے۔ اس کے باوجود اگر مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اور خدا کے غضب اور نافرمانی سے بچنا فرضِ عین ہے لہٰذا فرضِ عین کے لیے فرضِ کفایہ کو ترک کیا جائے گا۔ پس خدا کے غضب سے بچنے کے لیے اگر تعلیم بھی چھوڑنا پڑے تو کوئی حرج نہیں، اس شہر کو چھوڑ دو، مدرسہ کو چھوڑ دو، گھر واپس چلے جاؤ کیونکہ خدا کو راضی کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا مقصدِ حیات ہے۔ اب اگر شیطان کہے کہ اس کے بغیر تم مر جاؤ گے تو اس سے کہہ دو کہ ہم مرنے ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں، جس موت سے میرا خدا راضی ہوجائے اس موت پر میں سینکڑوں زندگیاں قربان کرنے کے لیے تیار ہوں کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مَنْ عَشِقَ وَ کَتَمَ وَ عَفَّ ثُمَّ مَاتَ فَھُوَ شَھِیْدٌ** جس کو کسی سے عشق ہوگیا یعنی دل غیر اختیاری طور پر کسی پر آ گیا لیکن اس نے اس کو چھپایا، اس محبوب سے اظہارِ عشق بھی نہیں کیا اور عفیف و پاک دامن رہا اور اس مجاہدہ سے اگر مر گیا تو وہ شہید ہے۔ سبحان اللہ کتنی بڑی بشارت اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو اور ان مردہ لاشوں کے عشق سے بچنے والوں کو دی جارہی ہے۔

اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ بس کوئی وظیفہ ایسا بتا دیا جائے کہ آپ پڑھتے رہیں اور اس محبوب کے بھی ساتھ رہیں اور اس لعنت وعذابِ عشقِ مجازی سے بھی نجات پا جائیں تو یہ ناممکن ہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ **فَلَا تَقْرَبُوْھَا** کیوں نازل فرماتے۔ پہلے **لَا اِلٰہَ** سے تمام بتانِ مجازی اور غیر اللہ کی نفی فرمائی گئی ہے اس نفی کے بعد **اِلَّا اللہ** کا نور حاصل ہوگا۔ نفی پہلے ہے اثبات بعد میں ہے۔ لہٰذا

تمام وظائف واذ کار اس وقت مفید ہوں گے جب قلباً وقالباً آپ اس سے مشرق ومغرب کا بُعد اختیار کریں۔ اللہ نے ہر انسان کو ہمت وارادہ عطا فرمایا ہے اس کو استعمال کیجئے۔ اگر انسان میں یہ ہمتِ عطا نہ فرماتے تو اللہ تعالیٰ یہ حکم نہ دیتے کہ ان سے بچو۔ تقویٰ کا حکم دلیل ہے کہ ہمارے اندر ہمتِ تقویٰ موجود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہیں کہ تقویٰ کی طاقت نہ دیں اور حکم فرمادیں۔ پہلے تقویٰ کی ہمت وطاقت وصلاحیت عطا فرمائی ہے پھر اِتَّقُوا اللّٰهَ کا حکم دیا ہے۔ لیکن ہم اپنی ہمت کو استعمال نہیں کرتے ورنہ اسی ہمت سے انسان پہاڑوں کو کاٹ دیتا ہے اور شیطان جو یہ ڈراتا ہے کہ مر جاؤ گے تو یہ بھی اس کا دھوکا ہے۔ کوئی مرتا نہیں ہے بس نفس کو تکلیف ہوتی ہے۔ چند دن مجاہدہ کرنے سے وہ جاتی رہے گی اور پھر قلب کو ایسا سکون عطا ہوگا جو بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ ذرا ہمت کر کے تو دیکھئے پھر آپ دیکھیں گے کہ کیا انعام ملتا ہے اور اگر نفس کے کہنے میں آکر آج الگ نہ ہوئے تو یہ بات ڈائری میں نوٹ کرلو کہ ایک دن جب اس کی شکل بگڑ جائے گی تو خود اس سے بھاگو گے اور وہ لڑکا بھی تم سے نفرت کرے گا کیونکہ عشقِ مجازی کا انجام بغض وعداوت ہے لیکن اس وقت کا بھاگنا اللہ کے یہاں مقبول نہ ہوگا کیونکہ اب اللہ کے لیے نہیں بھاگے بلکہ نفس کے کہنے ہی سے عاشق ہوئے تھے اور اب نفس کے کہنے ہی سے بھاگ رہے ہو۔ اگر شباب حُسن و عشق کے وقت اللہ کی محبت میں اللہ کے حکم کی وجہ سے بھاگتے تو یہ فرار عند اللہ محبوب ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنی آغوش قرب میں لے لیتے۔ لہٰذا ابھی وقت ہے کہ اللہ کے خوف سے اس سے علیحدگی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی ولایتِ عُلیا سے مشرف ہو کر عیش جاودانی حاصل کرلو، دنیا میں ہی جنت کا مزہ پاؤ گے جیسا کہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں دن رات رہتا ہوں جنت میں گویا

مرے باغ دل میں وہ گلکاریاں ہیں

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ مجازی کے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق مجازی عذاب الٰہی ہے۔ پرچہ علاج عشقِ مجازی مرسل ہے روزانہ ایک بار پڑھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک طالبہ کا اصلاحی خط

۵۰۶ **حال**: حضرت جب میں قضا نماز پڑھنا شروع کرتی ہوں تو ابتدائی ایک، دو یا تین نمازیں تو تقریباً صحیح دھیان سے پڑھ لیتی ہوں پھر بعد میں بغیر توجہ کے نماز ادا ہوتی ہے تو ایسی صورت میں مجھے پڑھنا موقوف کر دینا چاہئے یا دھیان پیدا کرنے لیے مجھے کیا کرنا چاہئے۔

جواب: ہرگز موقوف نہ کریں بس بار بار دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتی رہیں جب دل اِدھر اُدھر چلا ئے جائے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کر دیں۔ حضوری فرض نہیں احضار فرض ہے۔ نماز میں دل لگانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں، تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکن میں اس رکن کی طرف متوجہ رہیں مثلاً قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے، رکوع میں سوچیں کہ مجھے رکوع ہی میں رہنا ہے، سجدہ میں سوچیں کہ سجدہ ہی میں رہنا ہے۔

۵۰۷ **حال**: اپنی استانی کو دیکھ کر میں نے کھانے پر کچھ کنٹرول کر لیا تھا اور کچی پیاز کھانا بھی ان کو دیکھ کر ترک کر دیا تھا۔ لیکن اب میری سابقہ عادت حد سے زیادہ کھانے پینے کی دوبارہ لوٹ آئی۔ بازاری اشیاء کھانا شروع کر دیں۔ کھانے پینے کے متعلق آپ ایک ایسی بات فرما دیجئے جس سے میں کسی قسم کے تردد میں نہ رہوں۔

جواب: حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس زمانہ میں قلتِ طعام کا مجاہدہ کم کر دیا گیا ہے کیونکہ اب صحتیں پہلے جیسی نہیں ہیں۔ اگر کھانا بہت کم کر دیا تو صحت کمزور ہو جائے گی، فرض بھی خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ اس لیے معدہ میں دو ایک لقمہ کی جگہ چھوڑ دیں اور کھانے میں اس سے زیادہ کمی نہ کریں۔ کھانا کوئی گناہ نہیں ہے، اس نیت سے کھائیں کہ صحت اچھی ہو گی تو عبادت کر سکیں گے لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ ہر وقت لذیذ کھانوں کے چکر میں ہی رہیں۔ اچھا مل جائے شکر کر کے کھالیں اور یہ نیت رکھیں کہ کھانے سے صحت اچھی ہو گی تو زیادہ عبادت کروں گی۔

۵۰۸ **حال**: حضرت میں نے اقوال سلف میں پڑھا تھا کہ کسی بزرگ کا قول تھا کہ آج کل حلال ملنا مشکل ہے۔ لہٰذا حالتِ اضطرار میں مضطر کو کھانا چاہئے کہ اگر وہ کھانا حرام ہے تو عنداللہ مواخدہ نہ ہو گا اس لیے کہ وہ مضطر ہے۔ تو حضرت اس کو بات کو سامنے رکھتے ہوئے تو بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے جو میرے لیے تو ناممکن ہی ہے۔

جواب: اسی لیے بغیر شیخ کی اجازت کے کوئی کتاب نہ پڑھیں۔ پہلے بزرگوں کے مجاہدات اِس زمانہ کے لیے نہیں ہیں۔ اس زمانے میں فتویٰ پر ہی عمل ہو جائے تو سمجھ لو اس کو بڑا تقویٰ حاصل ہے۔ آپ صرف اپنے شیخ کی یا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں پڑھیں۔

۵۰۹ **حال**: حضرت میں آپ سے بہت زیادہ معافی کی خواستگار ہوں اس قدر طویل خط لکھنے پر، مجھے معاف فرما دیجئے گا۔ حضرت میرا صرف یہ خط طویل ہو گا برائے مہربانی اس کو قبول فرما لیجئے حضرت میں بہت زیادہ پریشان تھی میرا ذہن پتہ نہیں کن کن خیالات میں پھنسا ہوا تھا۔ اور میں کسی سے بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن حضرت جو باتیں میں نے لکھیں نہ میرا ارادہ ان کو لکھنے کا تھا نہ میرے

وہم وگمان میں تھا کہ میں یہ باتیں لکھوں گی۔ میں نے دُعا کی کہ یا اللہ جو میرے حق میں بہتر ہے میری راہ نمائی اسی طرح کر دیجئے۔

جواب: اچھا کیا کہ حال لکھ دیا لیکن جو مشورہ شیخ دے اس پر عمل کرو ورنہ اس کے خلاف کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ یہ راستہ اتباع کا ہے۔

۵۱۰ **حال**: حضرت جب میں کوئی بات آپ کو لکھنا چاہتی ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ کس طرح بات کروں حضرت نہ مجھے جانتے ہیں نہ ماحول کو نہ میرے اردگرد کے حالات کو تو حضرت کیا میں ان سب باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنا مسئلہ مختصراً لکھ دیا کروں۔ اکثر میرے ساتھ یہ معاملہ ہوتا رہتا ہے۔

جواب: جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں، جو بات ضروری ہو لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۱۱ **حال**: حضرت اگر میں کوئی بات کرنا چاہوں تو باجی یعنی اپنی استانی سے کرلیا کروں مجھے بہت سہولت رہتی ہے۔ اور کبھی میں بہت زیادہ پریشان ہوتی ہوں تو میرے لیے بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ میں بات کرلوں اور حضرت باجی میرے مزاج کو بہت اچھی طرح جانتی ہیں۔ اس لیے ان کے بتائے ہوئے طریقے سے میرے لیے بہت آسانی رہتی ہے۔ حضرت میں بطورِ خاص اس لیے پوچھ رہی ہوں کہ سابقہ خط میں آپ نے فرمایا تھا کہ اپنی باطنی حالت اچھی ہو یا بری اپنے شیخ کے علاوہ کسی کو نہیں بتانی چاہئے۔ حضرت اس سے کیا مراد ہے۔

جواب: مرض ڈاکٹر کو بتا کر اس سے علاج کرایا جاتا ہے نہ کہ ہر ایک سے۔ اسی طرح شیخ کو اپنی باطنی حالت بتا کر اس کا علاج معلوم کیا جاتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۱۲ **حال**: حضرت میرے ساتھ یہ ایک مسئلہ ہوا جس کی وجہ سے میں ذہنی طور پر انتہائی الجھی ہوئی ہوں اس لیے آپ سے رابطہ کیا۔ حضرت جیسا کہ میرے

سابقہ خطوط میں میری استانی صاحبہ کا تذکرہ ہوتا رہا ہے جن کے تعاون سے مجھے بے حد فائدہ ہوتا رہا اور دین اور اللہ تعالیٰ سے وابستگی ہوئی۔ میرے دل میں باجی کے لیے بہت زیادہ عقیدت و احترام ہے۔ اور حضرت میں باجی سے اپنے اس تعلق کو اپنے لیے ایک بہت بڑی سعادت سمجھتی ہوں۔ اسی طرح چند اور طالبات کا بھی یہی معاملہ ہے۔ اب حضرت مسئلہ یہ ہے کہ باجی نے ہم سے رفتہ رفتہ تعلق ختم کیا اور انتہائی شدت اور سختی کے ساتھ اس بناء پر کہ یہ تعلق نفس کے لیے تھا۔ حضرت جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے بہت شکر ادا کیا کہ اچھا ہوا کہ دنیا میں ہی پتہ چل گیا۔ اور یہی کیفیت میری رہی۔ پھر میرے ذہن میں یہ سوال آیا کہ اتنا عرصہ جو میں باجی کے پاس جاتی رہی اس دوران جو کچھ کیا، کیا وہ سب ضائع ہو گیا۔

جواب: کیوں ضائع ہو گا جبکہ آپ کے تعلق میں اخلاص تھا۔

۵۱۳ **حال**: حضرت لیکن اب بھی میرے دل میں باجی کے لیے بہت زیادہ محبت اور عقیدت ہے کیا وہ میرے لیے یا باجی کے لیے ضرر رساں ہے کیونکہ باجی کی ایک دوسری شاگرد جو باعتبارِ تقویٰ کے باجی کے ہی مثل ہے اُنہوں نے مجھے بتایا کہ باجی کو نقصان پہنچتا ہے جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔ حضرت نقصان پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کی تحقیق کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے نفس میں کوئی بات محسوس کی ہوگی جو رضاء الٰہی کے مطابق نہ ہوگی تو یہ اقدام کیا۔ یہ اُن کے تقویٰ کی دلیل ہے۔

۵۱۴ **حال**: حضرت میں نے اس بات پر کہ یہ تعلق نفس کے لیے ہے یا اس میں نفس شامل ہے صرف باجی کے کہنے پر یقین کیا ہے ورنہ خود میرا دل اس بات کو تسلیم نہیں کرتا، یا پھر مجھے امتیاز ہی نہیں ہے کہ یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ نفس کے

لیے۔ حضرت خط لکھنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ نفس کے لیے محبت سے کیا مراد ہے یا نفس کے شامل ہونے سے کیا مراد ہے اور اس کا امتیاز مجھے کس طرح ہوگا کیونکہ یہ معاملہ تو آئندہ بھی ہوسکتا ہے۔

جواب: مرغوباتِ طبعیہ غیر شرعیہ کا نام نفس ہے یعنی وہ باتیں جو نفس کو اچھی لگتی ہیں اور نفس کسی بھی درجہ میں ان سے محظوظ ہوتا ہے لیکن اللہ اس سے خوش نہ ہو۔ اس کے مختلف درجات ہیں۔

۵۱۵ **حال**: حضرت باجی کی ایک شاگرد نے مجھ سے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ تم باجی کے ساتھ مخلص تھیں۔ اور خود باجی کا بھی یہی گمان ہے جس کا اظہار اُنہوں نے اس شاگردہ سے کیا تھا حضرت یہ بات میرے لیے انتہائی خوشی کا باعث تھی۔ لیکن اُنہوں نے کہا ہے کہ پھر بھی میں اپنے دل میں باجی کے خیال تک کو جگہ نہ دوں۔ ان کا کہنا ہے کہ باجی کی طرف سے نفس شامل تھا۔ تو باجی نے فرمایا کہ ایسا تعلق جس کی بنیاد نفس پر ہو اس کا قطع کرنا بہتر ہے۔

جواب: لہٰذا ان کا آپ سے تعلق رکھنا جائز نہیں تھا۔ یہ قطع تعلق ان کے تقویٰ کی دلیل ہے۔

۵۱۶ **حال**: حضرت اگرچہ میں باجی سے اور باجی مجھ سے ظاہراً کوئی بھی تعلق نہیں رکھتے لیکن اس کے باوجود باطنی طور پر میرا باجی سے جو تعلق ہے اگر وہ رہے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔

جواب: جب آپ کا نفس اس میں شامل نہیں تو آپ کے لیے حرج نہیں لیکن چونکہ اُن کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے ان کے پاس آپ کا جانا جائز نہیں۔

۵۱۷ **حال**: باجی سے محبت وعقیدت کی وجہ سے ہر بات میں مجھے وہ یاد آتی ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا خیال قطعاً ذہن سے نکال دینا کافی دشوار ہے۔ حضرت میری مدد فرمائیں اور نفس کے حوالہ سے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: نفس کا خوب گہرا جائزہ لیں کہ ان کی شکل وصورت یا کسی ادا سے نفس کسی درجہ میں خوش تو نہیں ہوتا۔ اگر نفس کی شمولیت نہیں تو ان کا خیال آنا آپ کو مضر نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک اور طالبہ کا اصلاحی خط

۵۱۸ **حال**: حضرت صاحب! میرے دل میں بار بار یہ بات آ رہی ہے کہ یہ لوگ کہہ رہی ہیں کہ میرا تعلق (استانی اور طالبہ سے) نفس کے لیے تھا اسی لیے دونوں کا نقصان ہوا، مگر حضرت اللہ گواہ ہے کہ میرے دل میں اُن کو دیکھتے ہوئے یا اُن کے پیچھے بھی کوئی گندا خیال نہیں آیا۔ میں نے کبھی ان کی خوبصورتی کے بارے میں بھی نہیں سوچا نہ کوئی غلط بات سوچی۔ اور اگر شروع میں میں نے نفس کے لیے تعلق رکھا بھی تھا تو میں نے کتنی بار اپنے ہر ہر گناہ کی معافی مانگی ہے اس گناہ کو بھی جس کو میں جانتی تھی اور اس سے بھی جس کو نہیں جانتی تھی میں نے ہر گناہ سے توبہ کی ہے حضرت اس میں تو یہ گناہ بھی تو آیا ہوگا۔ کیا اللہ نے یہ گناہ معاف نہیں کیا ہوگا اور پھر میں نے ہر ہر بار اللہ کے لیے ان دونوں سے تعلق رکھنے کی نیت کی۔ کیا میری نیت کا کوئی اعتبار نہیں۔ حضرت میرے دل میں بار بار یہ بات آ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے سے کفر وشرک کو بھی معاف فرما دیتے ہیں حضرت کیا میرا گناہ کفر وشرک سے بھی بڑا ہے کہ توبہ سے معاف نہیں ہوگا اور ابھی بھی میں توبہ کر کے دوبارہ نیت کر رہی ہوں میں اب اُن دونوں کے ساتھ اللہ کے لیے تعلق رکھوں گی پہلے جو بھی تھا وہ ہو گیا اب اللہ کے لیے ہے۔ حضرت اس توبہ اور نیت کے بعد بھی حالات ٹھیک نہیں ہو رہے ہیں کیوں؟ حضرت مجھے شدید ضرورت ہے راہنمائی کی۔

جواب: توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن اگر شروع میں کسی سے

نفس کے لیے تعلق تھا تو اس سے اللہ کے لیے تعلق آئندہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ آئندہ گناہ سے بچنے کے لیے اس سے دُور رہنا ضروری ہے ورنہ میل جول سے غیر شعوری طور پر پھر نفس شامل ہوجائے گا لہٰذا اگر کسی وقت بھی کسی کے حسن و خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے تعلق تھا تو اس سے علیحدہ رہو۔ اب اس سے ہمیشہ احتیاط کرنی پڑے گی۔ لہٰذا جب شروع میں نفس کے لیے تعلق رہا ہے تو دل سے یہ خیال نکال دو کہ آئندہ تعلق اللہ کے لیے ہوسکتا ہے۔

۵۱۹ **حال**: حضرت اب اس پورے واقعہ کو دو ماہ ہوچکے ہیں اس کی وجہ سے کافی دن تو روتے گذر گئے میں نے باجی اور دوسری طلبہ کے پاس جانا بالکل چھوڑ دیا مگر اب میری زندگی بہت عجیب سی ہوگئی ہے آہستہ آہستہ کر کے وہ تمام گناہ جو میں اِن لوگوں کی صحبت میں رہ کر چھوڑ چکی تھی۔ وہ سب میں نے دوبارہ شروع کر دیئے ہیں۔ رفتہ رفتہ مجھ سے تہجد کی نماز چھوٹ گئی اور کبھی پڑھتی ہوں تو مزہ بھی نہیں آتا اتنی کوشش کرتی ہوں مگر رونا نہیں آتا، ۱۰ منٹ میں تہجد اور دُعا وغیرہ سب کر کے سو جاتی ہوں۔ جو میرے معمولات تھے۔ ۳ تسبیحات، مناجات مقبول، پُرسکون خشوع وخضوع والی نمازیں سب چیزیں ختم ہوگئی۔ بالکل بھی دل نہیں لگتا زبردستی دل لگانے کی کوشش کرتی ہوں تو بالکل اُکتا جاتی ہوں پھر چھوڑ کر پرانے والے ایک گناہ میں مشغول ہوجاتی ہوں دل میں احساس ہوتا رہتا ہے کہ یہ گناہ ہے مگر اس لیے کرتی ہوں کہ اگر وہ گناہ نہ کروں تو باجی یاد آتی ہیں ان کی باتیں یاد آتی ہیں اس سے بچنے کے لیے ذکر اللہ کرتی ہوں تو ذکر میں دل نہیں لگتا اس لیے گناہ کرنا شروع کر دیتی ہوں اور یہ گناہ یہ ہے کہ جو کچھ میں پہلے فلمیں، ڈائجسٹ وغیرہ پڑھ چکی تھی ان کو اپنے ذہن میں لا کر نئے نئے قصّے کہانیاں سوچتی رہتی ہوں اور نامحرموں کا خیال دل میں لاتی ہوں۔ حضرت اس گناہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔ یہ میں نے پہلے بھی آپ کو لکھا تھا آپ نے علاج یہ بتایا تھا کہ جب خیال

آئے کسی مباح کام میں مشغول ہو جاؤں یا آپ کا کوئی وعظ پڑھوں۔'' حضرت میں نے یہ بھی کر کے دیکھا، مگر میں مباح کام کرتے ہوئے بھی ذہن میں لاتی ہوں اور کوئی کتاب پڑھتے ہوئے میرا ذہن اسی گناہ کو کرتا رہتا ہے، یہ گناہ باجی کی صحبت میں رہ کر چھوڑ دیا تھا مگر اب باجی نے چونکہ ہمیں چھوڑ دیا ہے اس لیے میں دوبارہ یہ گناہ کرنے لگی ہوں، آپ بتائیں میں کیا کروں؟ حضرت میرے دل میں پہلے ہر وقت ایک درد سا رہتا تھا اللہ کو پانے کا اور کوشش کے باوجود اللہ کے قرب سے محروم رہنے کا درد اور دل میں ہر دم حسرتیں رہتی تھیں یہ سب کچھ مجھے بہت اچھا لگتا تھا میں نماز میں بیٹھی ہوتی کتنی کتنی دیر روتی رہتی تھی مگر اب جلدی جلدی نماز پڑھ کر وہاں سے بھاگ جاتی ہوں اور اکثر تو نماز کے دوران ہی اُسی گناہ میں مشغول رہتی ہوں۔

جواب: دوبارہ گناہ کرنے لگنا دلیل ہے کہ یہ تعلق نفس کے لیے تھا۔ اگر کسی سے اللہ کے لیے تعلق ہوتا ہے تو اس کی جدائی سے آدمی گناہ نہیں کرتا کیونکہ اس سے تعلق اللہ کے لیے تھا اور گناہ سے اللہ ناراض ہوتا ہے لہٰذا وہ کسی حال میں اللہ کو ناراض نہیں کرسکتا۔ شیخ کا بھی انتقال ہوجاتا ہے تو کیا مریدین گناہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے زیادہ غمناک واقعہ کیا ہوسکتا ہے لیکن صحابہ نے اس غم کو برداشت کیا اور اللہ کو راضی رکھا لہٰذا ہوشیار ہو جاؤ یہ نفس کا بہت بڑا دھوکہ ہے۔ باجی تو تمہاری شیخ بھی نہیں ہیں، اُن کے دُور ہو جانے کا بہانہ بنا کر نفس گناہ کرا کے اللہ سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ مطلوب ہے تو ہمت کر کے اعمالِ سابقہ شروع کرو خواہ دل لگے یا نہ لگے مزہ آئے یا نہ آئے رونا نہ آئے تو رونے والوں کا منہ بنالینا کافی ہے۔ اعمال مطلوب ہیں کیفیات مطلوب نہیں۔ اور غیر اللہ کا خیال دل سے نکال دو۔ گناہوں سے بچنا فرض ہے ورنہ اللہ کو نہیں پاسکتی۔

۵۲۰ **حال**: حضرت آخر میں درخواست کرتی ہوں کہ مجھے نئے سرے سے لائحہ عمل بتایئے کہ نئی زندگی کی ابتداء کیسے کروں اور نئی عمارت میں بنیاد کس چیز کی رکھوں اس عمارت کو شروع کیسے کروں؟

جواب: جو بتا دیا گیا اس پر عمل کریں ہمت کر کے گناہوں کو چھوڑ دو جو دوبارہ کرنے لگی ہو۔ اگر اللہ مطلوب ہے تو اللہ کو راضی کرنے کے اعمال کرو۔ مخلوق کی خاطر اللہ کو چھوڑتی ہو اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہوگی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۲۱ **حال**: حضرت میں اسی سال جامعہ...... سے درس نظامی پڑھ کر فارغ ہوئی ہوں اور اب جامعہ...... میں پڑھا رہی ہوں۔ حضرت میرے لیے دعا کیجئے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے موت تک دین کا م خلوص نیت کے ساتھ لے۔ آمین۔

حضرت میں آج کل بہت زیادہ پریشان ہوں اور میں نے اپنا پورا مسئلہ گذشتہ خطوط میں بھی لکھا تھا اور ان کا جواب بھی آیا تھا لیکن جوابات کے باوجود میں اپنی موجودہ حالت سے بہت پریشان ہوں۔ مسئلہ تو وہی میرا اور میری معلّمہ کے ساتھ تعلق کا ہے کہ ان کے ساتھ میرا تعلق کیسا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ خود اپنا جائزہ لو، تعلق شروع ہونے کی بالکل ابتداء میں جو نیت تھی اسی کا اعتبار ہوگا، بعد میں اللہ کے لیے تعلق کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔ حضرت آپ کے فرمان کے مطابق میں نے اپنا پورا جائزہ لیا، ہر ہر پہلو سے سوچا مگر مجھے ذرّہ برابر کوئی بات سمجھ نہیں آئی آخر کار میں نے تھک کر یہ بات سوچنا ہی چھوڑ دی۔ اب میرا اُن معلّمہ کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ لیکن حضرت میری موجودہ حالت بہت خراب ہے۔ جس کی وجہ سے میں اور بھی پریشان ہوں حضرت میرا کسی قسم کی عبادت کرنے کو دل نہیں چاہتا ہے میں بہت مشکلوں سے فرض پڑھتی ہوں۔ یہاں تک کہ اکثر و بیشتر ظہر اور عشاء کی آدھی نماز پڑھتی ہوں اور پہلے میں تہجد بہت پابندی

سے پڑھتی تھی، اب تو مشکل سے ہفتے دو ہفتے میں ایک بار پڑھتی ہوں اور مذکورہ معلّمہ چونکہ بہت زیادہ نیک تھیں اس لیے ان کی صحبت میں رہتے ہوئے میرے لیے تمام وظائف بہت آسان تھے۔ حضرت اس وقت میری کیفیت بھی بہت اچھی رہتی تھی میرے اندر طلب ہی طلب تھی اور آگے بڑھنے کی جستجو رہتی تھی مگر اب میں ہر چیز سے بیزار ہوگئی ہوں، ایک وظیفہ بھی پابندی سے نہیں کرتی۔ میں نے پچھلے خط میں یہ باتیں آپ سے عرض کی تھیں۔ آپ نے جواباً فرمایا تھا کہ تھا کہ ''مخلوق کے لیے اللہ کو چھوڑنا بڑی بے وقوفی ہے''۔ حضرت آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے اپنے آپ کو زبردستی بھی وظائف کے لیے منوایا ہے مگر میرے اندر وہ شوق اور طلب نہیں ہے جو پہلے تھا۔ میرا کسی بھی عبادت میں دل نہیں لگتا۔ اگر زبردستی کرتی ہوں تو بہت جلد اُکتا کر چھوڑ دیتی ہوں حضرت مجھے بتائیے میں کیا کروں۔ اپنے اندر طلب وشوق کس طرح پیدا کروں اور ان مذکورہ وظائف کو کروں یا نہیں۔ یا پھر حضرت بتا دیجئے مجھے یوں لگتا ہے کہ میرے پاس ایک عمل بھی نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ کے پاس کیا لے کر جاؤں گی اور اب تو مدرسہ میں پڑھاتی ہوں مجھے اندر ہی اندر ہر وقت شرمندگی ہوتی رہتی ہے کہ میں استاد بھی ہوں اور اتنے غلط کام کرتی ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ استاد کے عمل کا اثر اس کے شاگردوں پر ہوتا ہے مجھے اس بات کا بھی ڈر ہے کہ میرے گناہوں کا اثر میری شاگردات پر ہوگا مگر پھر بھی اپنے اندر تبدیلی نہیں لا رہی ہوں۔ اور آجکل تو میں ایک اور قبیح گناہ میں پھنسی ہوئی ہوں اور یہ گناہ میں مدرسہ آنے سے پہلے کیا کرتی تھی پھر انہی باجی کی صحبت میں آکر توبہ کی تھی اور گناہ چھوڑ دیا تھا مگر اب بہت زیادہ کرنے لگی ہوں۔ گناہ یہ ہے کہ جو ڈرامے، فلم اور ڈائجسٹ وغیرہ پہلے دیکھتی اور پڑھتی تھی ان سے فارغ ہوکر ہر وقت ذہن میں دُہراتی رہتی ہوں کہ اس ڈرامے میں یہ ہوا، فلاں نے یہ کہا، فلانی نے یوں کیا تھا، نامحرموں کے تصور دل

میں لالا کر سوچتی ہوں اس نے اس طرح کیا تھا۔ اور ابھی تو اپنی طرف سے اپنے ہی خیالوں میں نئے نئے انداز سے یہ باتیں سوچتی ہوں حضرت میرے دل میں ہر وقت یہی ہوتا ہے کہ گناہ کر رہی ہوں مگر پھر اس خیال کو جھٹک کر گناہ میں مشغول ہو جاتی ہوں حضرت (اللہ مجھے معاف کردے) یہاں تک کہ نماز تلاوت کے وقت بھی یہ گناہ کرتی ہوں حضرت آپ خود سوچئے کہ اِس وقت میری حالت قابل رحم ہے یا نہیں۔ میں کیا کروں حضرت، مجھے کسی نیک بندی کی صحبت بھی میسر نہیں کہ اس کے ساتھ کچھ اللہ کی باتیں کروں تاکہ دل میں وہی طلب اور شوق پیدا ہو جائے اور نہ ہی مدرسہ میں کوئی معلّمہ ایسی ہے کہ اس کے ساتھ یہ سب کرسکوں۔ حضرت جب تک میں مدرسہ میں پڑھ رہی تھی تو میں اللہ کی محبت کی طلب میں ہر وقت روتی رہتی تھی اور نماز میں تو میرے آنسو بہتے رہتے تھے اب تو میرے آنسو خشک ہو گئے ہیں نماز بھی سر سے فرض اتارنے کے لیے پڑھتی ہوں حضرت میری حالت تو اب جانوروں سے بھی بدتر ہوگئی ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں حضرت اوپر والا جو گناہ میں نے بتایا یہ میں نے پہلے بھی لکھ کر دیا تھا لیکن آپ نے فرمایا تھا کہ جب ایسا خیال آئے تو میرا وعظ پڑھ لیا کرو۔ حضرت میرے پاس آپ کی دو تین کتابیں ہیں زیادہ نہیں ہیں میں جب ایسے وقت میں پڑھتی ہوں تو میرا دل بالکل نہیں چاہتا اور اگر زبردستی وعظ پڑھتی ہوں تو مجھے ایک لفظ بھی سمجھ نہیں آتا، اس لیے تھک کر چھوڑ دیتی ہوں۔

جواب: ہوشیار ہو جاؤ یہ نفس کی بہت بڑی چال ہے اور وہ آپ کو اللہ سے دُور کرنا چاہتا ہے کہ چونکہ تمہیں معلّمہ کی صحبت حاصل نہیں لہٰذا تمہارا اب گناہوں سے بچنا مشکل ہے اور اس طرح نفس آپ کو پرانے گناہوں پر ایڑیوں کے بل واپس لے جانا چاہتا ہے۔ اور جب کہ معلّمہ نے اپنے دین وتقویٰ کی حفاظت کے لیے آپ کو دُور کیا ہے تو آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ دین کے لیے ہر چیز کو قربان

کیا جا سکتا ہے لیکن بجائے خوش ہونے کے غم ہونا غیر مقصود کو مقصود بنانا ہے۔ کیا آپ کی باجی کا درجہ نبی سے زیادہ ہے۔ جب نبی کا انتقال ہوگیا اور نبی کی صحبت سے صحابی محروم ہوگئے تو کیا سب کی حالت نعوذ باللہ خراب ہوگئی ؟ اگر ایسا ہوتا صحابی مرتد ہوجاتے۔ ہوشیار ہوجاؤ! دراصل نفس معلّمہ کی صحبت کی محرومی کے بہانہ سے اُلٹے پاؤں آپ کو گناہوں کی زندگی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ نفس کی چالوں کو سمجھنا آسان نہیں ہے؟ کیا معلّمہ کی صحبت سے محرومی کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کرنا ٹی وی اور ناول دیکھنا اور برے خیالات پکانا جائز ہے۔ گناہ کرنا تو شیخ کی صحبت سے محرومی پر بھی جائز نہیں۔ شیخ کی مجلس میں آنے کا تو آپ کو اہتمام نہیں جبکہ خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہے اور معلّمہ سے محرومی کا یہ اثر کہ دین کو چھوڑنے پر تلی ہوئی ہو۔ یہ نفس کی چال ہے، معلّمہ کی صحبت سے محرومی اس کا سبب نہیں۔ بس اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے شیخ کی مجلس میں جہاں پردہ کا انتظام ہے ہفتہ میں ایک بار آنے کا اہتمام کرو اور بہ تکلف اعمال کرو خواہ دل لگے یا بالکل نہ لگے، اعمال مقصود ہیں کیفیات مقصود نہیں۔ خصوصاً اہم بات یہ ہے کہ نہ ڈائجسٹ پڑھو، نہ ٹی وی دیکھو نہ پرانے گناہوں کے خیالات دل میں پکاؤ۔ اللہ کی بندگی فرض ہے، بندے کی بندگی دین نہیں سکھاتا خواہ وہ معلّمہ کیا شیخ ہو۔ نفس کی بہت گہری چال سے آپ کو آگاہ کردیا کہ یہ سب سے بڑا دشمن جو پہلو میں ہے آپ کو دین سے چھڑا کر اللہ سے دور کردینا چاہتا ہے۔

۵۲۲ **حال**: حضرت میں سچ سچ بتا رہی ہوں میرا تو اب اصلاحی خط لکھنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ حضرت، اللہ کے لیے کچھ کیجئے میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے علاج بتائیے۔ ہزاروں بار توبہ توڑ چکی ہوں میرے لیے دعا کیجئے۔

جواب: بس جو کچھ ہمارے دل میں آیا بتادیا۔ عمل کرنا اب تمہارا کام ہے شیخ کا کام تنبیہ کرنا ہے۔

راہبر تو بس بتا دیتا ہے راہ
راہ چلنا راہرو کا کام ہے
تجھ کو مرشد لے چلے گا دوش پر
یہ ترا رہ رو خیالِ خام ہے

جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔اس خط کو روزانہ ایک بار پڑھو۔

❁❁❁❁❁

۵۲۳ **حال**: حضرت آج کل پریشانیوں پر پریشانیاں آ رہی ہیں اوران کا حل ہی نہیں سمجھ آ رہا۔ میں بہت عبادت کرنا چاہتی ہوں مگر کرتی ہی نہیں بلکہ گناہ پر گناہ کر رہی ہوں یہاں تک کہ آنکھوں کا پردہ جس کو انتہائی اہم ترین سمجھتی آئی ہوں اب بس میں سفر کرتے ہوئے وہ بالکل چھوڑ چکی ہوں۔احساس رہتا ہے کہ یہ غلط ہے مگر پھر بھی نہیں چھوڑتی۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ جب مدرسہ جانا شروع ہوئی تھی تو بس میں بہت گانے لگے رہتے تھےاور مدرسہ کا راستہ پونے گھنٹے کا ہے۔شروع شروع میں تو گانوں سے بہت نفرت تھی اور اکثر ٹیپ بند کروا دیتی تھی مگر آہستہ آہستہ ان کی طرف دل متوجہ ہونے لگا اور اب تو ایسا ہوتا ہے کہ کبھی بس میں ٹیپ نہ چل رہا ہو تو دل میں بار بار آتا ہے کہ یہ ٹیپ چلا لے اور پہلے پورے راستے ایصال ثواب کرتی رہتی تھی اب ان گانوں کی وجہ سے وہ بھی چھوٹ گیا۔حضرت آپ بتائیے کہ میں کیا کروں؟

جواب: ہر بدنظری پر ۱۲ رکعات پڑھو پھر بھی نہ چھوٹے تو دس روپے صدقہ کرو پھر بھی نہ چھوٹے تو بس میں سفر کرنا چھوڑ دو تعلیم وتعلم فرض کفایہ ہےاور تقویٰ فرض عین ہے لہٰذا فرض عین کی خاطر فرض کفایہ کو چھوڑ دیا جائے گا اور ویسے بھی عورتوں کا دینی تعلیم کے لیے بھی گھر سے نکلنا پسندیدہ نہیں۔

۵۲۴ **حال**: اور ایسا ایک دوسرا مسئلہ میرا اپنا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں مدرسہ میں

پڑھانا شروع ہوئی تھی تو ابتداء میں تو وہاں ایک شخص تھے جو بہت ضعیف ہیں میں ان کو داداجی کہتی ہوں اور پوتی کی طرح ان کا احترام بھی کرتی ہوں۔ دفتر سے مدرسہ تک رابطہ کے لیے انٹرکام (فون) بھی ہے تو شروع میں داداجی سے بات ہوتی تھی انہیں سے کام کا کہہ دیا کرتے تھے۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد میں نے انٹرکام پر کسی اور کی آواز سنی جو مجھے بہت خوبصورت اور اچھی لگی وہ وہاں کے استاذ تھے جو پہلے پڑھایا کرتے تھے۔ میرے دل میں ان سے بار بار بات کرنے کی خواہش پیدا ہوتی اور پھر آہستہ آہستہ کافی باتیں ہونے لگیں مگر صرف مدرسہ سے متعلق باتیں ہوتیں۔

جواب: یہ باتیں بالکل حرام ہیں ایسے شخص سے ضروری اور جائز بات بھی کرنا جائز نہیں جہاں نفس شامل ہے۔ نامحرم سے باتیں کرنا بہت بڑے فتنوں کا پیش خیمہ ہے العیاذ باللہ۔

۵۲۵ **حال**: کچھ دنوں کے بعد مدرسہ میں اسکول کی طالبات کے لیے چھٹیوں میں تفسیر شروع ہوگئی۔ میں بھی اپنا پڑھانے کا گھنٹہ لے کر ان طالبات کے ساتھ پڑھنے لگی۔ مجھے ان سے پڑھنے میں بہت مزہ آتا تھا۔

جواب: عورتوں کا مردوں سے پردہ سے پڑھنا بھی فتنہ سے خالی نہیں اور ایسے شخص سے تو پڑھنا جائز ہی نہیں جس سے نفس کو مزہ آئے۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے عورتوں کو مردوں سے پڑھنے کو سختی سے منع کیا ہے۔ ایسی تعلیم سے ان پڑھ رہنا بہتر ہے۔

۵۲۶ **حال**: آہستہ آہستہ ہماری بہت زیادہ باتیں ہونے لگیں میرے دل میں اس کے غلط ہونے کا احساس ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے خوب معافیاں مانگی۔

جواب: معافی مانگنا کافی نہیں ان سے ترکِ کلام فرض ہے۔ توبہ کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ گناہ سے الگ ہو جاؤ۔ ان سے پڑھنا چھوڑ دو ورنہ ایسی معافی

قبول نہیں۔

۵۲۷ **حال**: اور نیت کی کہ میں نے چونکہ ان سے تفسیر پڑھی ہے اس لیے میں ان کو صرف ایک استاذ سمجھوں گی۔

جواب: جس کی طرف میلان ہے اس کو استاذ سمجھ کر بات کرنا کیا جائز ہے؟ یہ نفس کی چال ہے کہ استاز کا بہانہ بنا کر ان سے بات کرنا چاہتا ہے اگر تباہی سے بچنا چاہتی ہو تو ان سے پڑھنا چھوڑ دو یا مدرسہ چھوڑ دو۔

۵۲۸ **حال**: حالانکہ وہ شادی شدہ ہیں اور ان کا ایک بیٹا بھی ہے لیکن میرے دل میں بہت غلط غلط خیالات آنے لگے۔ میں بہت پریشان ہوگئی میں نے سوچا کہ میرے وہ اساتذہ جن سے میں نے ۵ سال پڑھا ہے میں ان میں سے کسی کے بارے میں ایک غلط خیال تک نہیں لاسکتی پھر اگر ان کو بھی میں واقعی استاذ سمجھتی تو ان کے بارے میں بھی میرے دل میں غلط خیال نہیں آنا چاہیے۔

جواب: استاذ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے کیا استاذ نا محرم نہیں ہوتا؟

۵۲۹ **حال**: پھر میں نے سوچا کہ میں استاذ سے ہی پوچھوں کہ مجھے وہ حقیقت میں شاگردہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔

جواب: یہ پوچھنا بھی نفس کی چال ہے۔ اس طرح حرام گفتگو سے مزہ لینا چاہتا ہے۔

۵۳۰ **حال**: جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تم میری شاگردہ کہاں سے آگئی۔ میں نے کئی بار پوچھا تو کہنے لگے کہ مِنۡ وجہٍ شاگردہ ہو اور من وجہ استاذ ہو اور وہ داداجی کے سامنے مجھ سے بات نہیں کرتے جب داداجی نہیں ہوتے تو پھر بات کرتے تھے۔ میں نے ان کو وہ حدیث سنائی کہ ’’گناہ وہ جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوجائیں۔‘‘ پھر میں نے ان سے کہا کہ میں اب آپ سے بات نہیں کروں گی وہ خاموش ہوگئے۔ میں نے یہ بھی کہا

تھا کہ صرف مدرسہ کے متعلق بات کروں گی۔ پھر اس کے بعد میں ان سے مدرسہ کی کوئی بات کرتی تو وہ ٹھیک طرح جواب نہیں دیتے تھے اور کتاب سے متعلق کوئی بات کرتی تو بھی صحیح جواب نہیں دیتے۔ شاید کہ وہ ناراض ہوگئے۔ میں کسی کو ناراض نہیں کرسکتی مجھے بہت احساس ہوتا اور ایک طرح سے میرے استاذ بھی تھے استاذ کو تو ناراض نہیں رہنے دیا جاتا۔ اور میرا دل بھی چاہتا تھا کہ میں دوبارہ اسی طرح سے باتیں کروں اور مسائل پوچھوں۔ آہستہ آہستہ میں نے دوبارہ اسی طرح ان سے باتیں شروع کردی اور پھر دو کتابیں ''اللہ تعالیٰ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں'' اور ''متاعِ وقت اور کاروانِ علم'' استاذ صاحب اور دادا کو دیں۔ استاذ نے پوچھا تو میں نے کہا کہ صلح کرنے کے لیے دی ہے۔

جواب: آپ کے جملہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل نفس کے راستہ پر چل پڑی ہو اور نفس آپ کو پوری طرح اپنے چنگل میں لے کر خائب وخاسر کرنا چاہتا ہے۔ اگر خیریت چاہتی ہو تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو اس استاذ سے ہرگز نہ پڑھو اس سے بات کرنا حرام ہے اور دین کی تباہی اور عشق کی آخری منزل یعنی گناہ کبیرہ کا پیش خیمہ ہے بس ہوشیار ہوجاؤ۔ استاذ کو راضی کرنا اور اس سے صلح کرنا آپ کے لیے حرام اور اس کو ناراض کرنا اور اس سے قطع تعلق کرنے میں اللہ کی رضا ہے۔ ہمارے اکابر نے اسی لیے لڑکیوں کی دینی تعلیم کو غیر مردوں سے تو کیا گھر سے باہر نکل کر پڑھنا بھی پسند نہیں کیا۔ آج حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی قدر ہوتی ہے کہ آج سے تقریباً ۸۰ سال پہلے فرمایا تھا کہ مستورات کے مدارس ہرگز قائم نہ کرنا، اگر ایسا کیا تو سر پکڑ کے روؤ گے۔ اگر خیریت چاہتی ہو تو اس سے بالکل قطع تعلق کرلو کوئی بات نہ کرو، مدرسہ چھوڑ دو۔

۵۳۱ **حال**: حضرت میں ان سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ نفس اور شیطان ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے اور وہ اچھے اچھے رشتوں کو خراب کردیتا ہے میرا اور

آپ کا رشتہ استاذ شاگرد کا ہے شیطان اور نفس اس رشتے کو خراب کردیں گے اس لیے ان سے خود بھی بچیں اور مجھے بھی بچائیں۔''

جواب: بار بار کہہ دیا کہ اگر بچنا چاہتی ہو تو ہرگز اس سے بات نہ کرو، یہ نفس کی چال ہے کہ اس سے بات کر کے اور مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ خوب سمجھ لو اگر اس سے بات منقطع نہ کی تو حالات ناگفتہ بہ ہوجائیں گے۔ استاذ نامحرم ہے، استاذ ہونے سے احکام نہیں بدل جاتے۔ اس کے وہی احکام ہیں جو نامحرم کے ہیں اس کو استاذ نہیں صرف نامحرم سمجھو، استاذ استاذ کہہ کر نفس گناہ میں مبتلا کر رہا ہے۔

۵۳۲ **حال**: مگر میں دل ہی دل میں ان سے خوب باتیں بھی کرتی ہوں۔ انہوں نے مجھے دو کتابیں ''آہ وزاری'' اور مکاشفۃ القلوب مجھے دی تھی۔ میں نے ایک کتاب ہدیہ کردی اور ایک میرے پاس ہے مگر پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔

جواب: ان کتابوں کو ہرگز نہ پڑھو، کسی کو دے دو یا ضائع کردو دیکھو بھی نہیں۔ معصیت کا تذکرہ ہوگا اور معصیت کا تذکر بھی معصیت ہے۔

۵۳۳ **حال**: حضرت ہر ہر بار توبہ کر کے ارادہ کرتی ہوں کہ اب آج ان سے کوئی بات نہیں کروں گی مگر آواز سن کر کمزور ہوجاتی ہوں۔ اور کبھی سوچتی ہوں کہ چونکہ مدرسہ میں ایک ہی عالم ہیں اور پڑھانے سے متعلق بہت سارے امور کے متعلق ان سے بات کرنی پڑتی ہے اگر پھر ان کو ناراض کردیا تو وہ صحیح طرح امور کو انجام نہیں دیں گے اور نہ بات کریں گے۔ اور حضرت جب سے ان کے ساتھ باتیں شروع کی ہیں اس وقت میری توجہ مکمل طور پر پڑھانے میں نہیں ہوتی۔ شروع میں میں بہت زیادہ محنت سے پڑھاتی تھی اب جان چھڑانے والے انداز سے پڑھاتی ہوں اور انتظار کرتی رہتی ہوں کہ ان کا ہی انٹر کام ہو اور بہت لمبی باتیں کروں۔

جواب: بس اس مدرسہ میں پڑھنا پڑھانا چھوڑ دو اس کے علاوہ سلامتی کا کوئی راستہ نہیں دین کا کام کرنا فرض نہیں، تقویٰ فرض ہے اور ایسی دینی خدمت اللہ

کے یہاں قبول نہیں جو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو۔

۵۳۴ **حال**: حضرت میں نے پوری پوری بات بتادی اب آپ مجھے نشاندہی کر کے بتادیجئے کہ آیا یہ سارا تعلق غلط ہے؟

جواب: سو فیصد غلط ہی نہیں حرام ہے۔

۵۳۵ **حال**: میں بار بار دل کو باور کراتی ہوں کہ وہ میرے استاذ ہیں مگر پھر بھی دل نہیں پختہ ہوتا آیا میری نیت کا اعتبار ہے یا نہیں؟

جواب: بالکل اعتبار نہیں۔ استاذ نامحرم ہے لاکھ استاذ ہو۔

۵۳۶ **حال**: پوری تفصیل کے ساتھ جواب دے دیجئے اور مجھے بتائیے میں کیا کروں اور اگلے سال میں اس مدرسے میں پڑھاؤں یا نہیں؟

جواب: اگلے سال نہیں اسی سال چھوڑ دو، اِسی مہینے اِسی دن چھوڑ دو۔ تمام مصالح کو آگ لگا دو۔

۵۳۷ **حال**: کیونکہ میں جب سے اس مدرسہ جانے لگی ہوں مجھ سے گناہ پر گناہ ہو رہے ہیں جبکہ میں تاحیات دین کی خدمت اور درس و تدریس کرنا چاہتی ہوں۔

جواب: ایسی خدمت جو حرام میں مبتلا کردے ہرگز مقبول نہیں ایسی خدمت سے ایسی درس و تدریس سے خدمت نہ کرنا بہتر ہے، ایسے علم سے جاہل رہنا بہتر ہے۔ اللہ کو راضی کرنا مقصد زندگی ہے تعلیم و تعلم فرض عین نہیں۔

۵۳۸ **حال**: مگر ان سب سے بڑھ کر اللہ کی بننا چاہتی ہوں مگر راستے میں بہت کانٹے آجاتے ہیں جن میں اُلجھ کر وہیں کھڑی رہ جاتی ہوں۔ آپ بتائیے کیا کروں۔ حضرت اگر میرے لیے مناسب سمجھتے ہوں تو مجھے وظائف بھی بتادیجئے جو میں روزانہ کروں اور اس پر استقامت کی دعا بھی کیجئے گا کیونکہ بے شمار وظائف ہیں جو کئی بار شروع کر چکی ہوں مگر استقامت نہیں ہوتی۔

جواب: صرف وظائف سے کام نہیں بنتا تدبیر و عمل سے بنتا ہے اور وہ یہ ہے

اکہ اس مدرسہ کو چھوڑ دو ورنہ استاذ سمجھ کر نامحرم سے حرام گفتگو میں مبتلا رہو گی جو العیاذ باللہ بڑے فتنوں کا پیش خیمہ ہے۔

۵۳۹ **حال**: اور حضرت اپنی اس نالائق مریدہ کے لیے تہہِ دل سے دُعا فرما دیجئے کہ اللہ اپنی اس گناہگار بندی کو بھی اپنی محبت سے عشق کی مے پلا دے میں بھی اللہ کے عارفوں میں سے بن جاؤں۔ حضرت مجھے موت سے اور قیامت سے بہت خوف آتا ہے۔ دعا کر دیجئے کہ اللہ کی عاشق بن جاؤں تاکہ اللہ کی ملاقات کا شوق دل میں آجائے۔ اور ساتھ ساتھ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی گناہوں کی گندگی سے پاک ہو جاؤں اور دین کی بے حد خدمت خلوص دل کے ساتھ کر سکوں۔

جواب: سب سے بڑی دین کی خدمت اللہ کو راضی کرنا اور قُوْا اَنْفُسَکُمْ اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچانا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احقر کی معروضات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفاظت عطا فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۴۰ **حال**: میں مدرسہ...... کی معلّمہ ہوں اور آپ کے ساتھ بیعت ہونے کی سعادت رکھتی ہوں حضرت میں اسی سال جامعہ...... سے فارغ ہوئی ہوں اور جب تک مدرسہ میں پڑھتی تھی اس وقت تک میری حالت ایسی تھی کہ میں خوب دل میں خوش ہوتی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوں اور دل میں یہی تڑپ رہتی کہ کسی طرح اپنے اللہ کو حاصل کرلوں اور مدرسہ چھوڑنے کے بعد حالت یہ ہے کہ اپنے خالق و مالک سے ہی غافل ہوگئی ہوں۔ حضرت تقریباً پانچ چھ مہینوں سے میں مسلسل خط لکھ رہی ہوں اور ہر خط میں یہی بتا رہی ہوں کہ میرا کسی عبادت میں دل نہیں لگتا میں تمام وظائف و تسبیحات و تلاوت چھوڑ چکی ہوں اور آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا ہے کہ دل لگے یا نہ لگے بہ تکلف سب کچھ کرو حضرت مجھے بار بار یہی بات کہتے ہوئے شرم آرہی ہے لیکن حضرت میں آپ

سے نہ کہوں تو پھر کس سے کہوں۔ گناہ کرتے ہوئے بھی ندامت ہوتی ہے اور گناہ چھوڑنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ ہر وقت دل میں پکا ارادہ کر لیتی ہوں کہ بس یااللہ اب تک جو کیا سو کیا اب کبھی یہ گناہ نہیں کروں گی۔ اس کے بعد کچھ وقت ہی گذرتا ہے کہ دوبارہ دل چاہتا ہے فوراً دل کی مان کر گناہ میں مصروف ہو جاتی ہوں۔ اور یہ گناہ پہلے بھی بتایا تھا کہ دل ہی دل میں نامحرموں کے خیالات لاتی ہوں اور خود ہی خود کہانیاں سوچتی رہتی ہوں یہاں تک کہ نماز بھی اسی میں گذر جاتی ہے اور دل میں شرمندہ بھی ہوتی رہتی ہوں کہ یااللہ میں تیری وہی بندی ہوں جو راتوں کو تجھے پانے کے لیے رویا کرتی تھی اور آج میری یہ حالت ہے کہ تجھے بالکل بھول گئی ہوں اور نفس کے پیچھے چلتی رہتی ہوں۔ آج میرے آنسو بھی خشک ہو گئے جو میری ندامت کا یقین دلا سکیں۔

جواب: اللہ کو آنسوؤں کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ان کو دلوں کا حال معلوم ہے ۔ توبہ نام ہے دل کی ندامت کا۔ خیالات سے جو آپ کو ندامت ہے یہی توبہ ہے **اَلتَّوْبَۃُ ھِیَ النَّدَمُ** ۔ جس کا اللہ کو علم ہے۔ جو توبہ کر لے وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے بس توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو پھر اگر ٹوٹ جائے تو پہلی توبہ بے کار نہیں گئی پھر توبہ کر لو۔ جو ایسی توبہ کرتا رہے گا ہرگز اللہ سے دُور نہیں ہوگا۔ البتہ گناہوں کو چھوڑنے میں پوری ہمت استعمال کریں، جب گناہوں کے خیالات آنے لگیں اس وقت تنہا نہ رہیں، کسی سے مباح گفتگو میں لگ جائیں یا کسی کام میں لگ جائیں، ورنہ موت قبر اور حشر ونشر کا مراقبہ کرنے لگیں جس سے خوف پیدا ہوگا۔ اور نماز کی حالت میں دل کو بار بار غیروں سے چھڑا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کرتی رہیں اس مجاہدہ کی وجہ سے ایسی نماز میں اور زیادہ قرب نصیب ہوگا۔ ایسی نماز اُس نماز سے بہتر ہے جس میں کوئی وسوسہ نہ آئے اس لیے موجودہ حالت کوئی خراب نہیں بلکہ بہت اچھی حالت ہے۔ شیطان کے کہنے سے مایوس نہ ہوں۔

۵۴۱ **حال**: حضرت کبھی یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ مجھ سے خدانخواستہ توبہ کی توفیق ہی نہ چھین لی جائے پھر تو میری ہلاکت میں کوئی شک ہی نہیں۔ حضرت مجھے یہ بھی سمجھ نہیں کہ اپنی حالت کا حقیقی نقشہ کس طرح کھینچ کر بتاؤں کہ میں آج کل کیا کر رہی ہوں اپنے ہی ہاتھوں خود کو جہنم کی طرف لے جا رہی ہوں کسی نے کہا۔

منزلیں ملتی ہیں ہمت سے

مگر حضرت میرے پاس تو وہ ہمت ہی نہیں جس سے منزل تک پہنچ سکوں۔ حضرت میری ایک ساتھی کہتی ہے کہ ''اللہ کی توفیق ہی سب کچھ ہے جب تک توفیق نہ ہو تو ہزاروں کوششوں سے بھی کوئی نیک نہیں بن سکتا۔'' حضرت مجھے لگتا ہے کہ میرے ساتھ وہ توفیق خداتعالیٰ ہی نہیں ہے پھر میں کس طرح گناہ چھوڑنے کی اور عبادت کرنے کی ہمت و کوشش کروں۔

جواب: اگر اللہ کی توفیق شامل نہ ہوتی تو توفیق نہ ہونے کا ملال نہ ہوتا۔

۵۴۲ **حال**: حضرت میں بہت گر گئی ہوں میرا کوئی کام ریاکاری سے خالی نہیں ہوتا۔ مدرسہ آتے جاتے ہوئے بس میں بھی غیر محرموں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی حرکات و سکنات کرتی ہوں کبھی دل میں غیرت آجاتی ہے تو ارادہ کر لیتی ہوں کہ مدرسہ ہی چھوڑ دینا چاہئے۔

جواب: تقویٰ فرض ہے اور تقویٰ کی حفاظت کے لیے اسبابِ گناہ سے دُوری فرض ہے۔ جن باتوں سے تقویٰ کو نقصان پہنچے ان کو فوراً ترک کرنا ضروری ہے اور اسباب گناہ سے دُوری بھی ضروری ہے۔ مدرسہ میں پڑھنا پڑھانا فرض نہیں، گناہ سے بچنا فرض ہے۔

۵۴۳ **حال**: حضرت میں بالکل گڑھے میں گر چکی ہوں کوئی بھی نکالنے والا نظر نہیں آرہا ہے لگتا ہے کہ میرا اللہ بھی مجھ سے ناراض ہے۔ حضرت مجھے بتائیے کیا کروں؟ مجھے اس ہلاکت کے گڑھے سے نکال لیجئے۔ اس حالت میں موت آگئی

تو کہاں پناہ ملے گی پناہ دینے والا ہی ناراض ہے۔ حضرت کیا کروں۔ کس طرح خود کو نفس سے چھڑاؤں۔ کس طرح اپنے اللہ کو مناؤں؟ میں کیا کروں مجھے بتائیے حضرت میں بہت زیادہ پریشان بکھری ہوئی ہوں۔

جواب: اللہ کو راضی کرنا کچھ مشکل نہیں، گناہوں کو چھوڑنے کا پکا ارادہ کرو اور گناہ سے بچنے میں ایسی کوشش کرو جیسے سانپ سے بچنے میں کرتے ہیں۔ پھر بھی خطا ہو جائے فوراً معافی مانگ لو اللہ تعالیٰ فوراً معاف کر دیتے ہیں۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں وہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ یہ راستہ اپنے شیخ پر مکمل اعتماد کا ہے۔ طالب کا کام اپنا حال بتانا ہے تشخیص شیخ کا کام ہے شیخ جو تشخیص و تجویز کرے اس کو آنکھ بند کر کے جو مان لے وہ کامیاب ہو جائے گا ورنہ جو خود مریض اور خود ہی طبیب بنے گا ناکام ہو جائے گا۔

لہٰذا آپ کا حال سننے کے بعد آپ کے مربی کا فیصلہ ہے کہ شیطان آپ کو مایوس کرنا چاہتا ہے۔ آپ ہرگز اللہ سے دور نہیں ہوئی ہیں۔ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ اگر ناراض ہوتے تو یہ ندامت اور شرمندگی نہ ہوتی **اَلتَّوْبَةُ هِيَ النَّدَمُ** ۔ ندامت کا نام ہی توبہ ہے خوب سمجھ لو کہ گندے خیالات کا آنا برا نہیں لانا برا ہے۔ جب خیالات آئیں ان میں مشغول نہ ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں بلکہ کسی مباح کام میں مشغول ہو جائیں البتہ اسباب گناہ سے دُوری انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے جو اقدام کرنا پڑے وہ بھی ضروری ہے خواہ مدرسہ چھوڑنا پڑے اور بدون کسی محرم کو ساتھ لیے گھر سے نہ نکلیں گناہوں سے توبہ تو ضروری ہے لیکن گناہوں سے اتنا ڈرنا کہ مایوسی ہو جائے یہ شیطانی چال ہے۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے ہم نبی نہیں کہ معصوم ہوں اُمتی ہیں اگر خدانخواستہ گناہ بھی ہو جائیں تو معافی مانگیں گے اور اللہ کے در پر پڑے رہیں گے اللہ ارحم الراحمین ہیں فوراً بندے کو معاف فرما دیتے ہیں یہ مایوسی کا راستہ نہیں ہے یہاں اُمید کے سینکڑوں آفتاب

روشن ہیں توبہ کرو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں فوراً معاف فرما دیتے ہیں اور مراقبہ کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت خوش ہیں۔ آئندہ کے لیے عزم علی التقویٰ کرو اور ہرگز مایوس نہ ہوں شیطان مایوس کرکے بندے کو اللہ سے دُور کرتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۴۴ **حال**: صورت الحمدللہ سنتِ نبوی سے مزین ہے، لیکن ڈاڑھی کبھی کبھار مُشت سے کم ہوجاتی ہے۔

جواب: جب ڈاڑھی ایک مُشت سے کم ہوگئی تو صورت سنتِ نبوی سے کہاں مزین رہی۔ ڈاڑھی کا ایک مُشت سے کم کرنا حرام ہے ہرگز کبھی کبھار بھی کم نہ کریں۔ حرام کا مرتکب اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا۔

۵۴۵ **حال**: لباس عام پہنتا ہوں شلوار اور قمیص۔ لیکن ٹوپی کی عادت نہیں اس کے لیے دعا کریں۔

جواب: دُعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو توفیق دے۔ ٹوپی پہننا سنت ہے، صالحین کا شعار ہے اور ٹوپی نہ پہننا فُسّاق کا طریقہ ہے۔

۵۴۶ **حال**: نماز چونکہ دین کا اہم ترین جز ہے لہٰذا پہلے اس کی بات بتاتا ہوں میں الحمدللہ ۴ وقت کی نماز باجماعت ادا کرتا ہوں۔ علاوہ فجر کے کہ وہ کبھی رہ جاتی ہے۔ کبھی قضا بھی ہوجاتی ہے نماز میں خشوع وخضوع کی کمی ہے توجہ نہیں رہتی۔

جواب: خشوع وخضوع تو بعد کی چیز ہے پہلے پانچ وقت کی نماز ادا کریں جو فرض ڈیوٹی ہے جو سپاہی فرض ڈیوٹی ہی ادا نہ کرے سوچ لیں کہ اس کی کیا سزا ہوتی ہے۔ ہر قضا پر پچاس روپیہ صدقہ کریں۔ خشوع کے لیے اتنا کافی ہے کہ دل کو بار بار اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں، جب اِدھر اُدھر چلا جائے پھر حاضر کردیں۔

۵۴۷ **حال**: جو بیماری شدت سے لاحق ہے وہ بدنظری ہے۔ آپ کی کتاب دستور العمل پر بھی عمل کیا۔ لیکن دوام حاصل نہیں ہوا۔

جواب: حفاظت نظر کی ہدایات کا پرچہ روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہر خطا پر بارہ رکعات پڑھیں یا پچیس روپیہ صدقہ کریں دونوں میں جو نفس پر زیادہ گراں ہو وہ کریں یا نوافل یا صدقہ۔

۵۴۸ **حال**: عرصہ چھ سے آٹھ سال قبل تک بندہ ان گناہوں میں عملی طور پر مبتلا تھا۔اس کی بڑی وجہ ہماری مارکیٹ ہے جہاں ۸۰ فیصد تک خواتین سے معاملہ رہتا ہے۔علاوہ ازیں اَمرد سے بھی بدنظری ہوتی ہے۔

جواب: بجز استعمال ہمت گناہ سے بچنے کا کوئی علاج نہیں۔ مارکیٹ میں بھی نظر بچائی جاسکتی ہے بس ہمت چاہئے۔امرد ہو یا عورت دونوں کو دیکھنا حرام اور دونوں سے نظر بچانا فرض ہے۔اور خطا پر جرمانہ ادا کرنے سے ان شاء اللہ نفع ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۴۹ **حال**: (۱) حضرت والا میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں اور تین چار ماہ سے آپ کی مجلس میں حاضر ہو رہا ہوں حضرت میں جب کوئی نیک کام کرتا ہوں اگر اس حالت میں مجھے کوئی دیکھ لے تو دل میں یہ برا خیال آجاتا ہے کہ یہ مجھے بڑا نیک اور اچھا سمجھے گا۔

جواب: اگر وہ اچھا سمجھ رہا ہے تو شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عیوب کو چھپالیا اور یہ سوچ لیا کریں کہ اس کے اچھا سمجھنے سے میرا کیا بھلا ہوگا اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا قیامت کے فیصلہ سے پہلے خود کو اچھا سمجھنا یا دوسروں کا کسی کو اچھا سمجھنا کچھ مفید نہیں۔

(۲) حضرت میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں اور جب امتحان ہوتے ہیں تو میری پوزیشن آتی رہتی ہے اور اگر پوزیشن نہ آئے تو دل بڑا مغموم ہوتا ہے اور دل میں یہ آتا ہے کہ یہ دوسرے ساتھی تو مجھ سے ذہین اور قابل نہیں ان کی پوزیشن کیوں آئی اور حضرت اگر کوئی ساتھی کسی مسئلہ میں کوئی رائے پیش کرتا ہے تو میں اس کی

رائے حقیر سمجھتا ہوں اور اپنی رائے کو سب سے اچھا اور افضل سمجھتا ہوں۔

(۳) حضرت والا اگر کسی بھی ساتھی سے میری طبیعت کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو مجھے فوراً غصہ آ جاتا ہے اور ساتھیوں کو ڈانٹ بھی دیتا ہوں۔

(۴) حضرت والا بعض اوقات میری چال میں بھی اکڑ سی پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے آپ کو بڑا گمان کرنے لگتا ہوں اور ساتھیوں کو حقیر گمان کرنے لگتا ہوں۔

جواب: یہ سب علامات کبر ہیں خانقاہ سے پرچہ علاج عُجُب و کبر لے کر روزانہ ایک بار پڑھیں اور احقر کا وعظ علاجِ کبر کے چند صفحات روزانہ پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔

۵۵۰ **حال**: حضرت میری والدہ جب میری خالہ کے گھر جانا چاہتی ہیں تو ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی جانے والا نہیں ہوتا اس لیے وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر جاتی ہیں اور خالہ کے ہاں خالہ کی جوان بیٹیاں بھی ہوتی ہیں تو اگر میں والدہ کے ساتھ نہ جاؤں تو وہ ناراض ہوتی ہیں تو میں کیا کروں۔

جواب: والدہ کے ساتھ چلے جائیں لیکن خالہ زاد بہنوں سے پردہ کریں اس میں کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک معلمہ کا خط

۵۵۱ **حال**: مسئلہ یہ ہے کہ میری شاگرد (اللہ رب العزت انہیں اپنی راہ میں قبول فرمائے آمین) مجھ سے بہت محبت رکھتی ہیں۔ الحمد للہ یہ محبت بھی بقول ان کے للہ ہے۔ لیکن چند افعال ایسے ہیں جن کی بناء پر مجھے خوف ہے کہ کہیں میں یا وہ غافل نہ ہو جائیں اور ہمارا عند اللہ مواخذہ ہو۔ ان بچیوں کی عمر ۱۰ سال سے لے کر ۲۵ سال تک ہے۔

جواب: اس کی تشخیص کا طریقہ نفس کا جائزہ ہے۔ اگر کسی کی طرف ذرہ برابر

نفسانی میلان ہو تو محتاط ہو جائیں ویسے بھی اس دور میں نوجوان لڑکیوں سے زیادہ اختلاط اور میل جول سے بچنا چاہیے۔

۵۵۲ **حال**: بچے اپنی محبت کی وجہ سے میری مکمل توجہ اپنی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ جبکہ یہ ممکن نہیں کہ صرف ایک ہی بچی پر توجہ دی جائے اور بقیہ کو نظرانداز کر دیا جائے اس سے بچیوں میں ایک دوسرے کے لیے حسد جیسی بیماری پیدا ہو گئی اور وہ ایک دوسرے کو مجھ سے جدا کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔ ایسے حال میں کیا کیا جائے؟ جبکہ سمجھانے کے باوجود دلوں کو صاف کرنا مسئلہ رہا۔

جواب: سب کی طرف توجہ ہو کسی خاص کی طرف توجہ نہ کریں خطاب عام ہو اور سبق تک محدود رہیں۔

۵۵۳ **حال**: بچیوں کا مجھ سے بات کرنے یا مجھے دیکھتے رہنے یا مجھے چھونے سے سکون حاصل کرنا کیا یہ فعل کسی گناہ کی علامت یا جنسی رجحان یا جنسی تسکین حاصل کرنے کو ظاہر نہیں کرتا اور اگر یہ باتیں ظاہر ہوتی ہوں تو کیا رویہ اختیار کیا جائے یا کون سا طریقہ انداز اختیار کیا جائے جس کے ذریعے انہیں درست راہ کی طرف گامزن کیا جا سکے؟

جواب: سبق تک تعلق کو محدود رکھیں تو زیادہ بات کا موقع سبق میں کہاں ہوتا ہے۔ مسلسل دیکھتے رہنا استاد کو یا شیخ کو ویسے بھی خلاف ادب ہے۔ ان کو یہ ادب معاشرت سکھائیں کہ مستقل کسی کو دیکھنے سے اس کو تشویش ہوتی ہے، کبھی دیکھیں کبھی نہ دیکھیں اور چھونے کا تعلق للّٰھی سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کو منع کریں کہ استاد کو چھونا کیا ضروری ہے، خلاف ادب بھی ہے۔

۵۵۴ **حال**: بچیوں کی اس بے تحاشا محبت کی وجہ سے استانیوں میں بدگمانیاں اور حسد کا پایا جانا ایک لازم سا عنصر ہے جو کہ بعض لوگوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کے تدارک کے لیے کیا کیا جائے جبکہ ان بدگمانیوں یا حسد کی بناء پر وہ استانی بچی

گویا مجھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر چکی ہے؟

جواب: بعض استاد سے بچوں کو محبت ہوتی ہے لیکن محبت حدود میں رہے علاوہ سبق کے اختلاط نہ کریں یہ انسب واحوط بھی ہے اور حسد پیدا ہونے کا تدارک بھی۔

۵۵۵ **حال**: ان مسائل کا جواب اگر ممکن ہو سکے تو دلیل کے ساتھ دیجئے تا کہ مجھے رہنمائی حاصل ہو اور یہ مسئلہ دوسروں کے مسائل کو بھی حل کر سکے۔ جزاک اللہ خیراً کثیراً کثیراً واحسن الجزاء فی الدارین۔ آمین

جواب: یہ راستہ دلیل مانگنے کا نہیں اعتماد و اتباع کا ہے۔ اگر اعتماد نہیں تو کسی اور سے رجوع کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۵۶ **حال**: بندہ ناچیز مدرسے میں پڑھاتا ہے حفظ کے طلباء میں سے ایک طالب علم بہت ہوشیار اور بہت ادب والا ہے۔ پہلے اس کی ہوشیاری اور ادب کو دیکھ کر میں مائل ہو گیا اور وہ مجھے خدمت بھی بہت کرتا تھا آہستہ آہستہ عشق میں تبدیل ہو گیا ابھی دل ہمیشہ اس کی طرف ہوتا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں نفس میں کبھی کبھی برے خیالات بھی آتے ہیں۔ میں آپ کے ہاں کبھی کبھی آتا ہوں۔ اپنی طرف سے بہت کوشش کی ناکام ہو گیا۔ ایک دیکھنے پر چار رکعات نماز نفل اور پانچ روپے جرمانہ بھی لگایا ہے پھر بھی دیکھ کر نفس کبھی کہتا ہے اچانک نظر لگ گئی۔ کبھی کیا کبھی کیا۔ آپ میرے لیے خصوصی دعا کریں اور کون سا طریقہ اختیار کروں ضرور آگاہ کریں نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں کہتا ہوں پڑھانا چھوڑ دوں۔ آخر کیا کروں آپ ضرور بتائیں؟

جواب: اس سے بالکل قطع تعلق کر لیں۔ نہ اس کی طرف دیکھیں نہ اس سے کسی قسم کی خدمت لیں نہ بات کریں سبق میں سامنے نہ بیٹھائیں، دائیں بائیں بیٹھائیں۔ نہ اس کو الگ سے سبق پڑھائیں، نہ اس کو خوش کرنے کو اپنی وضع قطع

درست کریں، نہ اس سے ہنسی مذاق کریں، نہ کسی سے اس کا تذکرہ یا تعریف کریں۔ پھر بھی اگر نظر کی مکمل حفاظت نہ ہوسکے تو اس کو پڑھانا چھوڑ دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو لڑکوں کی طرف میلان ہوتا ہے ان کے لیے پڑھانے کا کام مناسب نہیں خصوصاً اگر ایک بار بھی معصیت میں کسی لڑکے سے مبتلا ہوگیا تو زندگی بھر تدریس اس کے لیے جائز نہیں ورنہ پھر مبتلا ہوجائے گا۔ بہتر ہے امامت کرلیں یہ بھی نہ ہوتو چاہے سبزی بیچنا پڑے وہ مبارک ہے بجائے اس کے کہ درس وتدریس کے بہانے اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوکر دنیا وآخرت میں ذلیل ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۵۷ **حال**: حضرت والا گذشتہ دس برس سے ذہن بہت پریشان رہتا ہے۔ طرح طرح کے خیالات پریشان کرتے رہتے ہیں کبھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے خیالات آتے ہیں اور کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط خیالات آتے رہتے ہیں جس سے بہت پریشان ہوجاتی ہوں۔ حضرت والا جب پہلی مرتبہ ایسا ہوا تو میں بہت گھبرائی دل بہت پریشان تھا ایسا لگتا تھا کہ میں ابھی مرجاؤں گی اور گھبراہٹ اس قدر بڑھی کہ میں پریشانی کے عالم میں ایک روز شہر کے مدرسہ میں چلی گئی۔ میں چاہتی تھی کہ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھوں وہاں جانے کے بعد پتہ چلا کہ وہ ترجمہ نہیں پڑھاتے بلکہ نصاب کے مطابق درس نظامی کا پورا کورس کرنا پڑے گا سو میں نے پہلے سال میں داخلہ لے لیا۔ حضرت دل پریشان ہوتا تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی لیکن میں جاتی رہی اور اسی طرح میں نے پورا دورۂ حدیث مکمل کرلیا لیکن سبق کے دوران بھی برے خیالات کا سلسلہ جاری رہتا تھا اور دل پریشان رہتا تھا۔

جواب: وساوس سے پریشان نہ ہوں وساوس کا آنا دین کے لئے بالکل مضر نہیں بلکہ دلیل ایمان ہے بارگاہ رسالت سے ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ کی سند وساوس

پر صحابہ کو ملی۔ خوش ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا فرمائی ہے چور وہیں جاتا ہے جہاں مال ہوتا ہے، مومن ہی کو وساوس آتے ہیں کسی کافر کو نہیں آتے کیونکہ وہ دولت ایمان سے محروم ہے۔ وساوس کا علاج مطلق عدم التفات ہے، ان کو کوئی اہمیت نہ دیں نہ ان میں مشغول ہوں نہ بھگانے کی کوشش کریں، کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۵۵۸ **حال**: سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اب اپنے اندر کوئی گناہ نہیں دیکھتا ہوں۔ شاید کوئی نہ کوئی گناہ ہو لیکن مجھے پتہ نہیں۔

جواب: اپنے کو خطا کار سمجھنا بے خطا سمجھنے سے بہتر ہے اور خود کو بے گناہ سمجھنا خود گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ میرے عیوب مجھ پر ظاہر کر دے۔ اپنے عیوب کو سوچو کہ مثلاً کیا شرعی پردہ کرتے ہو غیبت سے بچتے ہو، وغیرہ وغیرہ تو خود گناہوں کا احساس ہوگا۔ اپنے عیب نظر نہ آنا خود بڑا عیب ہے یہی سوچا کرو کہ ایک عیب تو نقد ہے کہ اپنا عیب نظر نہیں آتا جس کی تہہ میں کبر پوشیدہ ہے لہٰذا روزانہ صبح وشام اللہ تعالیٰ سے یہ جملہ کہو کہ اے اللہ میں سراپا عیب ہوں، تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔

۵۵۹ **حال**: لیکن آپ بار بار یاد آتے ہیں اور ملاقات کا بہت شوق ہے اور مدرسہ میں جمعرات کے دن کا انتظار کرتا ہوں کہ کب خانقاہ جاؤں گا اور آپ کی زیارت کے لیے ترس رہا ہوں۔ خانقاہ میں چند دن گذارنے کا شوق ہے لیکن چھٹی بند ہے حضرت صاحب میرے طرف خصوصی توجہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شیطان کے مکروفریب سے بچالے تمام گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دُعا ہے خانقاہ آنے کا شوق دلیل محبت ہے مبارک ہو۔

۵۶۰ **حال**: حضرت صاحب امردوں کی عیادت کرنا کیسا ہے جب کہ دل میں ان

سے گھبراتا ہوں یعنی بات کرنے سے ان کو خلاف سنت کام سے منع کرنا کیسا ہے ان کے سامنے دین کی باتیں سنا سکتے ہیں۔ ہر بے ریش لڑکے کو دیکھنا یا باتیں نہیں کرنا چاہئے یا جو خوبصورت ہو۔

جواب: اس زمانے میں ہر بے ریش سے احتیاط کرو، غیر حسین سے بھی بے ضرورت اختلاط اور بات چیت مناسب نہیں ان کو دین سکھانے کی کوشش نہ کریں نفع متعدی سے زیادہ نفع لازمی ضروری ہے ان کو دیندار بنانے کی فکر سے زیادہ اپنے دین کی حفاظت فرض ہے۔ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ گنوانا حماقت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۵۶۱ **حال**: حقیر بندی کو رضا بالقضا کی کیفیت سمجھائیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حالات اپنی مرضی کے خلاف پیش آئیں ان پر اعتراض اور شکایت نہ کرنا نہ زبان سے نہ دل سے بلکہ یہ سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں ان کو اپنے لیے مفید سمجھنا اور راضی رہنا اس کا نام رضا بالقضا ہے البتہ اس مصیبت پر طبعی غم ہونا اور اس کے ازالہ کی دُعا کرنا، رضا بالقضا کے خلاف نہیں۔

۵۶۲ **حال**: حقیر بندی کو ایک دینی عمل بے حد پسند ہے اس دینی عمل سے محرومی ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے تو ایسی صورت میں کیسے رضا بالقضا کی کیفیت لائی جائے۔

جواب: اگر وہ عمل فرض واجب یا سنت موکدہ ہے اور اس میں کوتاہی ہو رہی ہے تو اس میں اپنے نفس کا قصور سمجھے اور توبہ واستغفار اور عزم علی التقویٰ سے تلافی کرے اور مستحب ہے تو فکر کی بات نہیں البتہ ایسے دینی عمل میں مربی سے مشورہ کرے۔

۵۶۳ **حال**: آنجناب والا سے اصلاحی ربط قائم کرنے سے قبل کی بات ہے کہ حقیر بندی کو جب کوئی حاجت پیش آتی اس کے لیے عمل یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ

یَـا بَـدِیۡعُ بعد نماز عشاء ۱۲ دن بارہ سو دفعہ پڑھتی تھی کیا آنجناب والا حقیر بندی کو اجازت دیتے ہیں کہ ایک یا دو حاجت کے لیے یہ عمل کرے؟

جواب: اس زمانے میں لمبے لمبے وظیفے پڑھنے کی لوگوں کی صحت متحمل نہیں۔ بجائے اسکے دو نفل حاجت کے پڑھ کر دعا مانگنا اولیٰ ہے کہ مسنون ہے۔

۵۶۴ **حال**: حقیر بندی کشکول مجذوب کا کثرت سے معالعہ کرتی ہے ایک عجیب کیفیت قلب پر بفضلہٖ تعالیٰ (رقت و نرمی) کی طاری ہوتی ہے۔

جواب: اچھی حالت ہے لیکن اعتدال مطلوب ہے اور اعتدال سے تجاوز مثلاً ہر وقت رونا مناسب نہیں اس لیے اعتدال کا خیال رکھنا اور غالب علی الاحوال رہنا چاہیے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۶۵ **حال**: سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ اس سے پہلے والے خط میں میں نے کچھ حالات لکھے تھے۔ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ آپ نے وعظ رسالہ علاج کبر عنایت فرمایا تھا جس کے پڑھنے سے اللہ رب العٰلمین کے فضل سے آپ کی دعاؤں کے برکت سے اپنے آپ گھٹیا سمجھنے لگا۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۵۶۶ **حال**: حضرت صاحب کبھی کبھار اپنے حالات ساتھیوں کو بتا تا ہوں بعد میں پریشانی ہوتی ہے کہ کیوں بتایا۔ بتانا چاہئے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ سوائے اپنے شیخ کے کسی کو نہ بتائے۔

۵۶۷ **حال**: حضرت ایک پریشانی کی بات یہ ہے کہ میں تو الحمدللہ علماء کی مجلسوں میں جاتا ہوں اور نیک بننے کی کوشش کرتا ہوں لیکن گاؤں میں اور گھر میں شرعی پردہ نہیں غیبت کا بازار گرم دنیا کی محبت بغض اور حسد لوگوں کے اندر بھرا ہوا ہے۔ پچھلے سال گھر گیا تھا جب گھر میں کوئی غیبت کرتا تھا میں جب منع کرتا تھا تو آگے

سے ہنستے ہیں۔

جواب: ہنسنے کی پرواہ نہ کریں قیامت کے دن آپ کو رونا نہیں پڑے گا۔ لوگوں کے عیوب کو نہ دیکھیں اپنے عیوب کی فکر کریں۔

۵۶۸ **حال**: حضرت صاحب بہت پریشان ہوں کہ کیا کروں اصلاح کا طریقہ بتایا جائے کیونکہ اب چھٹیوں میں جاؤں گا آپ سے خصوصی دعاؤں کا درخواست ہے کہ اللہ مجھ سے دین کا کام لے لیں۔ پچھلے سال اتنا کیا ہے الحمدللہ کہ لوگوں نے پردہ کو اللہ کا حکم سمجھ رکھا ہے۔

جواب: پہلے اپنی اصلاح کی فکر کریں سختی سے شرعی پردہ کریں نہ غیبت وغیرہ کریں نہ سنیں اگر کوئی نہ مانے تو اس مجلس سے اُٹھ جائیں منکرات یعنی گناہ کے کاموں میں شریک نہ ہوں۔ جب تک خود سختی سے دین پر عمل نہیں کرو گے لوگ متاثر بھی نہیں ہوں گے۔ عملی تبلیغ لسانی تبلیغ سے زیادہ موثر ہے۔

۵۶۹ **حال**: میں وعظ بھی کرتا ہوں الحمدللہ اس سے فائدہ بھی ہو رہا ہے لیکن اب دل میں دردسا اُٹھتا ہے کہ ایسا نہ کر اس میں دکھاوا ہے کس طرح پتہ چل جائے کہ دکھاوا ہے۔

جواب: ریاء دیکھنے سے نہیں ہوتی دکھانے سے ہوتی ہے۔ ریاء دل کے ارادہ کا نام ہے **المراء ات فی العبادات لغرض دنیوی**، عبادات میں دکھاوا کرنا دنیاوی غرض سے ریاء ہے۔ لہٰذا عمل شروع کرنے سے پہلے رضاء الٰہی کا ارادہ کرلو پھر وسوسہ آئے کہ یہ ریاء ہے تو اس کا اعتبار نہیں یہ ریاء نہیں وسوسۂ ریا ہے البتہ بندگی کا تقاضا ہے کہ پھر بھی استغفار کرلو کہ یا اللہ دل کی گہرائیوں میں اگر کوئی ذرۂ ریاء چھپا ہو تو مجھے معاف فرمادیں اور میرے دل کو اس سے پاک فرمادیں۔ وعظ بند نہ کریں جب کہ فائدہ بھی ہو رہا ہے۔ کسی نیک عمل کو ریاء کے خوف سے ترک کرنا بھی ریاء ہے۔

۵۷۰ **حال**: حضرت آپ کے ملنے کے بعد الحمدللہ بدنظری سے حفاظت ہوگئی، طاعت میں رغبت اور گناہوں سے بچنے کا حوصلہ بلند ہوگیا ہے۔

جواب: الحمدللہ۔

۵۷۱ **حال**: حضرت میرے اندر یہ بری عادت ہے کہ میں اکثر باتیں کرتا رہتا ہوں اگر باتیں نہ کروں تو دل میں عُجُب پیدا ہوتا ہے کہ اکثر باتیں کرنے کے بعد میں سوچتا ہوں تو اس میں گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

جواب: پہلے سوچیں پھر بولیں گناہ کی بات ہو تو زبان کو بالکل خاموش رکھیں۔

۵۷۲ **حال**: حضرت میرے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ کبھی میرے اندر بہت جذبہ اُٹھتا ہے کہ پڑھنا ہے لیکن چار یا پانچ گھنٹے کے بعد وہ جذبہ بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس چیز سے میں بہت پریشان ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: دل لگنا ضروری نہیں دل لگانا ضروری ہے۔

۵۷۳ **حال**: حضرت جب کوئی اچھا کہتا ہے تو میں دل میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ظاہر کو لوگوں میں اچھا کر دیا باطن میں بہت برا ہوں۔

جواب: صحیح مراقبہ ہے لیکن شکر بھی کریں کہ ظاہر کی اصلاح کا انعام عظیم عطا فرمایا کہ اصلاح ظاہر اصلاح باطن کی بنیاد ہے۔ بغیر ظاہر کی اصلاح کے باطن کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔

۵۷۴ **حال**: حضرت جب بھی اصلاحی خط لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو سوچتا ہوں اپنے پیارے حضرت جی کو کیا لکھوں کبھی کچھ لکھ کر چھوڑ دیتا ہوں۔

جواب: جو حال ہو لکھ دیں۔ یہ بھی ایک حال ہے یہی لکھ دیا کریں کہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا لکھوں۔

۵۷۵ **حال** : بس حضرت یہ چاہتا ہوں کہ میرے دوست اور میرے بھائی جتنے میرے جاننے والے ہیں وہ اور جو میرے سامنے نہیں سب کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمادے آمین۔

جواب: سب سے پہلے خود کو شامل کریں کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مجھ کو گناہ چھوڑنے کی توفیق دے۔ خود کو شامل نہ کرنا اس میں دعویٰ کی صورت ہے کہ گویا ہم گناہوں سے پاک ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۷۶ **حال** : بعد از سلام مسنون عرض احوال کچھ یوں ہے معمولات پر استقامت نہیں رہتی کچھ معمولات شروع کر رکھے ہیں مثلاً مناجات مقبول لیکن تقریباً ہر ہفتہ میں ایک دو دن ناغہ ہو جاتا ہے۔ تلاوت کے معمولات میں ناغہ ہو جاتا ہے۔ استقامت کے لیے حضرت والا کی خصوصی دعاؤں اور توجہات چاہتا ہوں۔

جواب: لشتم پشتم معمولات کئے جایئے یہ بھی ایک طرح کا دوام ہے اور ایک طرح کی استقامت ہے جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دعا ہے بس گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں۔

۵۷۷ **حال** : بندہ حضرت والا سے بیعت ہونے کے بعد بہت سے فوائد محسوس کرتا ہے۔ مثلاً ذہن کا انتشار ختم ہو کر پڑھائی میں یکسوئی اور لذت محسوس ہو رہی ہے، ذکر و تلاوت قرآن میں بہت ہی زیادہ مزا آ رہا ہے بس میرا جی چاہتا ہے کہ تلاوت کرتا ہی رہوں۔

جواب: ماشاءاللہ مبارک حالت ہے۔

۵۷۸ **حال**: لیکن ان سب فوائد کے باوجود جب باہر سے آنے والے طالبینِ اصلاح حضرات کو دیکھتا ہوں تو استفادہ کے اعتبار سے ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اندھیرے میں ڈوبا ہوا پاتا ہوں۔ جب اس بات کو سوچتا ہوں کہ میں کتنا

نالائق، کم ہمت سست بحرالکاہل اور محرومی کا شکار ہوں کہ لوگ تو دُور دُور سے یہاں تک کہ باہر ممالک سے ہزاروں روپے خرچ کر کے حضرت والا سے بھرپور استفادہ کر کے جاتے ہیں اور میں یہاں مدرسے میں رہتے ہوئے جس طرح استفادہ کرنا چاہئے تھا اس طرح نہیں کر سکا۔

جواب: ایسا ہی سمجھنا چاہئے تاکہ مزید ترقی کرنے کی توفیق ہو۔ دین میں خود کو کمتر سمجھنا مطلوب ہے۔

۵۷۹ **حال**: خاص طور سے جب حضرت والا بنگلہ دیش کے سفر میں تشریف لے گئے تھے اس وقت میرے دل کو یہ سوچ کر بہت ہی زیادہ دھچکا لگا کہ دیکھ تُو کتنا نالائق ہے کہ حضرت والا اللہ کی محبت کو پھیلانے کے لیے میرے ملک تشریف لے گئے اور وہ لوگ کتنا تڑپ تڑپ کر حضرت والا سے دردِ دل حاصل کر رہے ہیں اور تُو حضرت والا کے قریب ہوتے ہوئے محرومی کا شکار ہے۔

جواب: دین میں آگے بڑھنے کی تو فکر کریں لیکن مایوس نہ ہوں اور قربِ شیخ کی نعمت کا بھی شکر ادا کریں کہ نعمت عظمیٰ ہے اگر محرومی مقدر ہوتی تو یہ قرب حاصل نہ ہوتا لہٰذا اپنی کوتاہیوں پر افسوس بھی ہو اور نعمت پر شکر بھی ہوتا کہ ناشکری لازم نہ آئے۔

۵۸۰ **حال**: میں نے دل میں یہ پکا تہیہ کر لیا تھا کہ بس اب کچھ بھی ہو جائے انشاء اللہ اب کے حضرت والا سے بھرپور استفادہ کرونگا۔ یوں تو حضرت والا سے پہلے ہی سے **لِلّٰہ فِی اللّٰہ** محبت تھی لیکن جب سے سفر سے واپس تشریف لائے اس وقت سے محبت میں بہت ہی زیادہ اضافہ ہوا اور جی چاہتا ہے کہ حضرت والا کو دیکھتا ہی رہوں کیونکہ اس سے میرے دل کو سکون پہنچتا ہے۔ الحمد للہ ہر نماز کے بعد اور مخصوص اوقات میں حضرت والا کی صحت یابی اور درازی عمر وغیرہ کے لیے دعا کرنے کا معمول ہے۔ یہاں تک کے جب کبھی رات کو تھوڑی دیر کے لیے اچانک

آنکھ کھل جاتی ہے تو اس وقت بھی حضرت والا کی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

جواب: مبارک ہو محبت شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

۵۸۱ **حال**: جب میں ان ساتھیوں کو دیکھتا ہوں جن کا تعلق ابھی نیا ہے تو اپنے آپ کو ان کے مقابلے میں بہت پیچھے پاتا ہوں۔

جواب: یہ احساس مبارک ہے اگر خدانخواستہ اس کا عکس ہوتا تو وہ نامبارک ہوتا۔

۵۸۲ **حال**: براہ کرم مجھے بیعت فرمالیں میں اپنی اصلاح چاہتا ہوں۔

جواب: بیعت ہونا سنت غیر موکدہ ہے اور اصلاح فرض ہے اور اصلاح بیعت پر موقوف نہیں لہٰذا پہلے چھ ماہ تک اصلاحی تعلق قائم کریں۔ ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ اپنے حالات کی بذریعہ خط اطلاع کریں اور تجویزات کی اتباع کریں پھر اگر دل چاہے تو بیعت بھی ہوسکتے ہیں۔

۵۸۳ **حال**: تزکیہ نفس کا کیا طریقہ ہے حسینوں کی طرف میلان بہت ہے ڈرتا ہوں کہ پھسل نہ جاؤں۔

جواب: سب سے پہلے کسی مصلح سے اصلاحی تعلق، اپنے حالات کی اطلاع اور تجویزات کی اتباع۔ روح کی بیماریاں اور ان کا علاج میں میرا ایک رسالہ دستور تزکیہ نفس ہے اس میں جو دستور لکھا ہے اس کے چند صفحات روزانہ پڑھیں اور جو ذکر اور دوسرے معمولات لکھے ہیں ان کے مطابق عمل کریں لیکن ذکر کی تعداد کم کریں پانچ سو کی بجائے تین سو کردیں حسن کی فنائیت کا مراقبہ روزانہ ایک یا دو منٹ کریں۔ حسینوں سے دُور رہیں۔

۵۸۴ **حال**: بدنگاہی کا مریض ہوں اس پر طرہ یہ کہ مزاج انتہائی عاشقانہ ہے۔

جواب: پرچہ حفاظتِ نظر مُرسل ہے روزانہ ایک بار بہ نیت اصلاح پڑھیں۔

حفاظت نظر کی ترغیب کے لیے احقر کا شعر ہے ؎

نہیں علاج کوئی ذوق حسن بینی کا
مگر یہی کہ بچا آنکھ بیٹھ گوشہ میں
اگر ضرور نکلنا ہو تجھ کو سوئے چمن
تو اہتمام حفاظت نظر ہو توشہ میں

بدنگاہی اللہ کے راستہ میں سب سے بڑا حجاب ہے اگر حفاظت نظر کا اہتمام کرلیں تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا آفتاب اور نسبت مع اللہ کا عظیم خزانہ قلب میں حاصل ہو جائے گا۔ عاشقانہ مزاج والے اللہ کا راستہ بہت جلد اور بہت تیزی سے طے کرتے ہیں بس شرط یہ ہے کہ اپنا دل حسین صورتوں کو نہ دیں، اپنے قلب و نگاہ کو ان سے بچانے میں اپنے دل کا خون کرلیں تو وہ ایسی برق رفتاری سے اللہ تک پہنچیں گے جہاں دوسرے خشک لوگ سالہا سال میں بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ذکر و معمولات اس لیے ہی کرائے جاتے ہیں کہ ان سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے اس کے ساتھ صحبت اہل اللہ خصوصاً اپنے مصلح یا شیخ کی صحبت کا اہتمام بھی ضروری ہے اگر ایسی صحبت میسر نہ ہو تو خط و کتابت اس کا بدل ہے۔ خطوط سے اپنے دینی مربی کو اپنے حالات کی اطلاع اور تجویزات کی اتباع ضروری ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۵۸۵ **حال**: بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ حضرت والا میرے درجہ میں نصف حصہ بے ریش طلباء ہیں جن سے بندہ حتی الامکان غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنے کی کوشش کرتا ہے اور مذاق وغیرہ بھی نہیں کرتا۔ اگر حضرت والا مذکورہ طلباء بندہ سے بات کریں اور تکرار و اسباق پڑھیں اور کبھی مذکورہ بالا طلباء مذاق کریں تو کیا یہ اعمال و کردار بدنظری کے زمرے میں داخل ہیں؟

جواب: ان سب باتوں سے مطلق پرہیز کریں ان کو مذاق و گفتگو سے روک دیں

اوران سے نہ ملیں ورنہ نفس بدنظری کیا گناہ کبیرہ یعنی بدفعلی تک پہنچا سکتا ہے اس لیے امارد سے بہت دُور رہیں اور ایسے طلباء کے ساتھ تکرار اسباق نہ کریں۔

۵۸۶ **حال**: حضرت والا ایک لڑکا میرے درجہ میں جو کہ بے ریش ہے وہ بندہ سے زیادہ مذاق اور بات چیت کرتا ہے اور جب وہ مدرسہ میں حاضر نہیں ہوتا بندہ کو فوراً اس کی فکر ہوتی ہے اسی طرح کبھی وہ لڑکوں سے لڑائی کرے یا وہ کوئی غیر شرعی عمل کرے تو فوراً بندہ کو اس کی فکر لگ جاتی ہے۔

جواب: یہ شدید نفسانی تعلق کی دلیل ہے۔ یہ فکر خالصتاً نفسانی ہے۔ شریعت کے بہانہ سے نفس اس سے قریب ہو کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے اور آپ کو الو بنانا چاہتا ہے۔ ہشیار ہو جاؤ کبھی نفس دین کی آڑ میں اور دین کے رنگ میں اپنی بدمعاشی کی اسکیم بروئے کار لانا چاہتا ہے لہٰذا اس کی فکر اس سے ملنا جلنا بات چیت وغیرہ بالکل بند کر دیں اگر وہ بات یا مذاق کرے سختی سے روک دیں بلکہ ڈانٹ دیں یہ ظاہری بداخلاقی اللہ کو محبوب ہے بہ نسبت اس خوش اخلاقی کے جو گناہ کی طرف لے جائے۔

۵۸۷ **حال**: حضرت والا بندہ بہت اس کی فانی تعلق اور آپ کے ارشادات کو یاد کرتا ہے تو اس کے ساتھ دلی میلان تو کچھ ختم ہوتی اور پھر دوبارہ کچھ دن بعد یا کچھ گھنٹے بعد دوبارہ میلان شروع ہو جاتا ہے اس کے بارے میں حضرت والا تجویز فرمائیں کہ بندہ کیا کرے؟

جواب: اس کی وجہ اس سے اختلاط اور میل جول ہے۔ اسی لیے اسباب گناہ سے دُوری فرض ہے لہٰذا اس سے عیناً قلباً قالباً بالکل دُوری اختیار کریں ورنہ اگر سخت احتیاط نہ کی تو خطرہ ہے کہ نفس گناہ کی آخری منزل پر لے جا کر چھوڑے گا۔ ہشیار ہو جاؤ۔ میلان کے وجہ اس سے تعلق اور اختلاط ہے۔ جب قلباً اور قالباً دور ہو جائیں گے تو میلان کم ہو جائے گا مگر زائل نہیں ہوگا۔ اس لیے میلان کا علاج

یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کریں اور نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں اور اس سے میل جول بالکل ختم کردیں۔

۵۸۸ **حال**: خوف یہ ہے کہ جب بھی کسی مجلس کی پہلے صف میں یا استاد کے سامنے سبق سنانے سے حالانکہ سبق یاد ہوتا ہے اور سبق بھی صحیح سناتا ہوں پھر بھی خوف دل میں پیدا ہونا کیا یہ غیر اللہ کا خوف ہے۔

جواب: یہ طبعی بات ہے غیر اللہ کا خوف نہیں ہے۔

۵۸۹ **حال**: حضرت جی مجھے خیالات وتصورات بہت آتے ہیں یہی شہوانی خیالات جنسی تصورات بہت کثرت سے ہوتے ہیں اور یہ خیالات وتصوارات فقط ایک شخص پر نہیں ہوتے بلکہ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ فلاں شخص اتنا دیندار ہے ایسا مجاہد ہے تو پھر اس پر ہوتے ہیں۔ حضرت جی بے پردگی کے دَور میں بہت سے نامحرموں پر نظر پڑتی ہے لیکن ان میں سے کسی پر نہیں ہوتے اکثر ان لوگوں پر ہوتے ہیں جن کو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا ہے صرف ان کے نام سنے ہیں اکثر دیندار لوگوں پر ہوتے ہیں اکثر خیالات خود آتے ہیں پھر اتنے غالب ہوتے ہیں کہ مجھے اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ یہ خیالات میں خود لائی یا یہ خیالات خود آئے ان ہی خیالات میں ایسی لگی رہتی ہوں کہ پھر پتہ نہیں چلتا کہ یہ خیالات میں خود لائی کہ نہیں۔ خیالات آتے وقت میری تین طرح کی کیفیت ہوتی ہے (۱) ذہن میں یہ خیالات ہوتے ہیں (۲) نفس کو مزہ آتا ہے (۳) دل میں یہ بات کھٹکتی رہتی ہے کہ یہ گناہ ہے، یہ گناہ نہیں ہے وغیرہ۔ یہ خیالات صرف تنہائی میں نہیں بلکہ گھر والوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے گھریلو کام کاج کے دوران بھی ہوتے ہیں۔ جب کبھی یہ تصورات حد سے بھی زیادہ ہو تو رات کو سوتے وقت دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دل میں ایک بے قراری سی پیدا ہوتی ہے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے تو پھر

کچھ دیر کے لیے استغفار وغیرہ پڑھتی ہوں تو پھر ٹھیک ہوجاتی ہوں اس کیفیت سے میں سمجھتی ہو کہ یہ خیالات میں خود لائی لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے حضرت جی عام دنوں میں جب یہ ہوتے ہیں تو نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لیے صحیح ہوجاتی ہوں لیکن ایام مخصوصہ میں جب نماز نہیں پڑھتی ہوتو اور بھی زیادہ بلکہ حد سے بھی زیادہ خیالات ہوتے ہیں اکثر میں پریشان صرف اس بات سے ہوتی ہوں کہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ خود ہوتے ہے یا کہ میں خود لاتی ہوں۔اور اس بات سے بھی بہت پریشان ہوں کہ جن کو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا ہے ان پر یہ خیالات کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے میلان رکھا ہے اسی میں خیالات کا آنا بھی ہے اس کو زائل کرنے کا اللہ نے انسان کو مکلّف نہیں کیا لیکن اس کے بعد دوسرا درجہ ہے کہ اپنے اختیار سے ان خیالات میں مشغول ہونا اور اتنی کثرت سے خیالات کا باقی رہنا دلیل ہے کہ خیالات آنے کے بعد نفس اس میں مشغول ہوتا ہے۔اس سے بچنے کا اللہ نے انسان کو مکلّف کیا ہے اور اس کا علاج مجاہدہ ہے کہ مجاہدہ کر کے اس سے بچے۔کسی مباح کام میں لگ جائے دماغ کو کسی دوسری جانب لگائے دو ایک منٹ موت حشر اور دوزخ کا مراقبہ کرے۔اور اس میں جو تکلیف ہو برداشت کرے اور کچھ کوتاہی ہوجائے تو استغفار سے اس کی تلافی کرے۔بار بار مقابلہ کرتے رہنے سے ان شاء اللہ نفس مغلوب ہوجائے گا کوشش جاری رکھیں اور ہرگز مایوس نہ ہوں۔

۵۹۰ **حال**: حضرت جی مسئلہ یہ ہے کہ میرا یہ خط بہت ہی اہم ہے اس خط میں میں نے اپنی وہ باتیں لکھی ہے جن کا علم صرف اللہ ہی کو تھا اب اس خط میں میں نے اپنی وہ باتیں لکھی ہیں کہ خدانخواستہ اس کا جواب والد صاحب کے ہاتھ میں آ گیا تو پھر کیا ہوگا۔کیونکہ حضرت ہمارے گھر میں جس کے ہاتھ خط کا جواب آ گیا وہ فوراً ہی کھول کر پڑھتے ہیں اسی وجہ سے ایک مدت تک میں نے یہ باتیں نہیں لکھی

تو حضرت میں نے سوچا کہ نہیں لکھوں گی تو اصلاح کیسی ہوگی نہ لکھنے پر میرا ہی نقصان ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے پہلی بار ایسا خط لکھ رہی ہوں حضرت خصوصی دُعا کریں کہ یہ خط صرف میرے ہی ہاتھ میں آئے خط کو روانہ کرنے کے بعد یہ خوف رہتا ہے کہ جواب میرے ہاتھ آئے حضرت دُعا ضرور کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا خط لکھنا دستخط کرانا آسان فرما دے اور حضرت میں بغیر اصلاح کے نہیں رہ سکتی ہوں بغیر اصلاح کہ تو مجھ سے گناہ نہیں چھوٹیں گے دردِ دل سے دُعا کریں۔

جواب: شرعی مسئلہ یہ ہے کہ دوسرے کا خط پڑھنا جائز نہیں۔ نفس کی اصلاح کے لیے علاج معلوم کرنا اور دین کی بات سیکھنا کوئی عیب نہیں بلکہ مامور بہ ہے۔ جو لوگ اپنے مرض کو چھپاتے ہیں اور کسی اللہ والے سے علاج نہیں کراتے وہ خطا کار ہیں۔ جو علاج کے لیے اپنے نفس کا عیب بتاتا ہے اللہ کے نزدیک وہ بندہ پسندیدہ ہے۔ اس پر اعتراض کرنا اور اس کو برا سمجھنا نادانی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۹۱ **حال**: حضرت مجھ میں خود بینی کا مرض ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو مٹی تصور کروں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

جواب: جب اپنی کسی خوبی پر نظر جائے تو اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھیں اور ڈریں کہ یہ نعمت یا خوبی جو اللہ نے مجھے بلا استحقاق عطا فرمائی ہے وہ جب چاہیں چھین سکتے ہیں لہٰذا شکر کریں ناز نہ کریں اور شکر سببِ قرب ہے اور عُجُب سببِ بُعد ہے اور دونوں جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر کرنے سے خود بینی باقی نہ رہے گی۔

۵۹۲ **حال**: حضرت میری نظر زیادہ تر لوگوں کے عیبوں پر پڑتی ہے اور دل کو بہانہ مل جاتا ہے کہ اس میں یہ خرابی ہے، اس میں یہ خرابی ہے، اس میں یہ خرابی ہے حضرت میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے عیبوں کے فکر پیدا ہو جائے اور اس مرض

سے نجات مل جائے۔

جواب: اس کا سبب بھی عُجُب ہے اور مکھی کی سی خصلت ہے جو زخم اور گندی جگہ پر بیٹھتی ہے اور صاف جگہ پر نہیں جاتی۔ سوچیں کہ میں جس عیب کو دیکھ رہا ہوں یہ میرے نفس کی خباثت ہے کہ ایک عیب پر جا رہا ہے اور اس شخص میں جو لاکھوں خوبیاں ہیں اس پر میری نظر نہیں ہے اور معلوم نہیں کہ کس خوبی پر اس پر فضل ہو جائے اور میرے کس عیب پر پکڑ ہو جائے اپنے عیوب کو مستحضر کر لیا کریں۔

۵۹۳ **حال**: حضرت بدگمانی کا بہت بڑا مریض ہوں جس کو دیکھتا ہوں اس کے خلاف بدگمانی کرتا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ نہ کروں لیکن پھر ہو جاتا ہے۔

جواب: بدگمانی کا سبب کِبر ہے اگر خود کو سب سے حقیر سمجھتے تو بدگمانی نہ کرتے اور اپنا عیب پیش نظر ہو جاتا لہٰذا پہلے کِبر کا علاج کریں اور صبح و شام کہیں کہ میں موجودہ حالت میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں باعتبار انجام کے کہ ابھی معلوم نہیں کہ میرا خاتمہ کس حال پر لکھا ہوا ہے۔ اور سوچیں کہ بدگمانی پر اللہ تعالیٰ دلیل شرعی قیامت کے دن طلب فرمائیں گے جو میرے پاس نہ ہوگی اور بلا دلیل بدگمانی موجب عذاب ہوگی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۵۹۴ **حال**: محترم حضرت جی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیبت بالکل نہیں کرتی ہوں البتہ سننا پڑتی ہے۔

جواب: کیوں؟ ان کو منع کریں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں۔ غیبت سننا بھی گناہ ہے۔

۵۹۵ **حال**: کبھی کبھی زیادہ غیبت سننے میں آتی ہے اگر کوئی مجھے مخاطب کر کے غیبت کرتی ہے تو فوراً ہی منع کرتی ہوں جس جگہ غیبت ہوتی ہے تو وہاں سے اٹھ جاتی ہوں لیکن ایک دو جملے ضرور غیبت سننے میں آتے ہیں دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ

اس سے بچائے۔

جواب: وہاں سے اٹھنے میں اگر قصداً دیر کی تو تلافی ضروری ہے۔ یعنی اس مجلس میں اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور جس کی غیبت کی ہے اس کی تعریف کریں اور اس کو کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں اور یہ تلافی اس وقت ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کو اطلاع نہیں ہوئی۔ اگر اس کو اطلاع ہوگئی تو اس سے معافی مانگنا ضروری ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۹۶ **حال**: میں نے فضائلِ اعمال میں حدیث سنی کہ شیطان انسان کے دل پر گھٹنے جمائے ہوتا ہے۔ جب انسان ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر چھوڑ دیتا ہے تو یہ وسوسہ ڈالتا ہے میں نے سوچا کہ شیطان کی مخالفت کروں گا لہٰذا جب دل سے شیطان کی آواز آتی اس کی مخالفت کرتا تھا اور جواب دیتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے اس طرح محسوس ہوا کہ شیطان مجھے محسوس ہو رہا ہے اور میرے ساتھ باتیں کرتا ہے کیا واقعی مجھے شیطان محسوس ہوتا ہے اور اس طرح باتیں کرتا ہے۔ یا یہ میرا وہم ہے بہت تنگ ہوں شیطان کے محسوس ہونے سے اور باتیں کرنے سے۔

جواب: شیطان گناہ کا وسوسہ ڈالتا ہے نہ باتیں کرتا ہے نہ محسوس ہوتا ہے۔ شیطان گفتگو نہیں کرتا، آپ کا دماغ کر رہا ہے۔ مستقل ذہنی دباؤ سے خشکی بڑھ گئی ہے جو بالآخر نفسیاتی مرض میں تبدیل ہوسکتا ہے لہٰذا شیطان کی آوازوں کے چکر میں نہ پڑیں نہ سوال جواب کریں سیدھے سیدھے سنت وشریعت پر عمل کرو گناہوں سے بچو اور یہ اوہام چھوڑو۔ یہ وساوس ہیں جن کا علاج عدم التفات ہے، نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۵۹۷ **حال**: عرض بعد آداب ہے کہ میں نے قرآن مجید کو بہت پہلے حفظ کیا ہے مگر تا حال قرآن مجید اچھی طرح پختہ نہیں ہے جس کی وجہ میں سے روحانی طور پر بہت زیادہ پریشان ہوں اس لیے میری دلی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل وکرم سے صحیح الفاظ وحروف اور کثرت تلاوت اور پکا اور باعمل حافظ قرآن مجید بنادے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید سے پیار ومحبت والا بنادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا سبب بنے۔

جواب: پریشانی کی کیا بات ہے اللہ تعالیٰ اخلاص نیت اور بندے کی محبت پر اجر عطا فرماتے ہیں۔ کوئی کوشش کے باوجود حافظ نہ ہوسکے اور اسی کوشش میں مر گیا تو قیامت کے دن حافظ اُٹھایا جائے گا۔

۵۹۸ **حال**: دوسری درخواست یہ ہے کہ میرا قد نہایت چھوٹا ہے یعنی بدنما حد تک چھوٹا ہے تقریباً ۴ فٹ ہے اور کمر جھکی ہوئی ہے اور پاؤں بھی ٹھیک نہیں ہے لاٹھی کے بغیر چل پھر نہیں سکتا اور اس کے ساتھ آواز بھی بہت زیادہ باریک ہے جس کی وجہ سے تلاوت میں بھی رکاوٹ ہوتی ہے اور صورت بھی اچھی نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں اور لوگوں کے علاوہ میرے شاگرد بھی جن کو میں قرآن مجید پڑھاتا ہوں وہ بھی مذاق اُڑاتے ہیں جسمانی معذوری کی وجہ سے بات بھی نہیں مانتے اور مجھ سے ڈرتے بھی نہیں۔ اس صورت حال کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں اور ان وجوہات سے میں کسی کی غمی وخوشی میں شرکت بھی نہیں کرسکتا میری عمر تقریباً ۳۰، ۳۲ برس ہے اور ذہنی طور پر کافی حد تک پریشان ہوں لہٰذا آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے لیے خصوصی اور خاص اوقات میں دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ میرے حال خاص پر رحم فرمائے آپ اگر کوئی وظیفہ مناسب سمجھے تو عطا فرمائیں۔

جواب: اصلی حُسن حُسنِ باطنی ہے اور وہ اللہ کی محبت، اتباع سنت اور گناہوں

سے حفاظت سے نصیب ہوتا ہے جو لوگ مذاق اڑاتے ہیں نادان ہیں اپنا ہی نقصان کرتے ہیں آپکا کوئی نقصان نہیں۔ان کی ایذارسانی سے آپ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے اور پیارے ہوجائیں گے۔حضرت بلال حبشی تو کالے تھے لیکن کیا کوئی بڑے سے بڑا حسین ان کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ کتنے خوبصورت اور حسین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دوزخ میں جائیں گے اور صورت ان کی انتہائی بھیانک کردی جائے گی اور دنیا میں کتنے بدصورت اپنے نیک اعمال کی بدولت قیامت کے دن جنت میں حسین کردیئے جائیں گے لہٰذا اس کی پرواہ نہ کیجئے اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچئے کہ اس نے آپ کو حافظ بنایا اپنی محبت عطا فرمائی ایمان دیا کہ دنیا کے بادشاہ بھی جو ایمان سے محروم ہیں خواہ کتنے حسین ہوں انتہائی خسارہ میں ہیں۔انعاماتِ الٰہیہ کو سوچنے سے ان شاء اللہ احساسِ کمتری دُور ہوجائے گا اور شکر کی کیفیت راسخ ہوجائے گی۔

۵۹۹ **حال**: تیسری آرزو یہ ہے کہ بہت مدت سے میری حج مبارک کی آرزو تھی وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے غیبی خزانے سے پوری فرمائی۔میں حج بیت اللہ کی سعادت ۱۹۹۴ میں حاصل کرچکا ہوں اور میں جب سے حج بیت اللہ شریف سے واپس آیا ہوں میرا اطمینان ختم ہوگیا ہے۔بہت زیادہ بے چین ہوں اور میری آرزو بھی بڑھ گئی ہے اور میری یہ شدید خواہش ہے کہ میں بقایا زندگی بیت اللہ شریف میں گزاروں یا مدینہ منورہ میں گزاروں۔اس سلسلے میں آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست کی جاتی ہے کہ میرے لیے خصوصی دعائیں فرمائیں اور خصوصی وظیفہ بھی۔چوتھی التجا میں ایک مدرسہ میں حفظ کا درس دیتا ہوں آپ سے درخواست ہے کہ اس کے لیے پہلی دُعا تو آپ یہ فرمائیں کہ استاد میں جو خصوصیات اور اوصاف ہونی چاہئے وہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی اور فضل وکرم سے میرے اندر سو فیصد عطا فرمائے۔

جواب: اللہ کا شکر کریں کہ اس نے حج اور زیارت حرمین شریفین نصیب فرمائی وہاں قیام کے لیے دُعا بھی کریں لیکن بے اطمینانی کی کوئی بات نہیں اگر اسباب پیدا ہو جائیں اور وہاں کا اقامہ مل جائے تو فبہا ورنہ اس حال میں ہی راضی رہیں اور سمجھیں کہ ہمارے لیے یہی مفید ہے کیونکہ حرمین شریفین کے آداب کا لحاظ رکھنا آسان نہیں اللہ تعالیٰ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب یہاں رہ کر بھی اطاعت وفرماں برداری سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کتنے لوگ وہاں قریب رہ کر دُور ہیں اور کتنے دُور رہنے والے اللہ ورسول سے قریب ہیں اصل چیز اطاعت وفرماں برداری ہے جو بندہ کو مقرب بناتی ہے۔

۶۰۰ **حال**: اس کے علاوہ میری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے جو میرے لیے شدید پریشانی کی باعث ہے بلکہ نا قابل برداشت ہے وہ یہ کہ جس طالب علم کا میں استاذ بن جاتا ہوں تو اس کے ساتھ میری بہت محبت ہو جاتی ہے جب وہ طالب علم مجھ سے چلا جاتا ہے دوسرے مدرسہ کو یا دوسرے استاد کے پاس تو میرے دل کو شدید دکھ اور بہت تکلیف ہوتی ہے اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا دماغی طور پر پریشان ہو جاتا ہوں مثلاً ایک شاگرد تھا جس کا نام محمود تھا وہ دوسرے استاد کے پاس چلا گیا (خود نہیں بلکہ کسی مجبوری کے تحت) اب مجھے اس سے بڑی تکلیف پہنچی یہاں تک کہ میں برداشت نہیں کر سکتا اب میں آپ سے عاجزی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری حالت پر رحم فرمائیں میرے لئے اللہ کریم سے ایسی دُعا فرمائیں اور کوئی ایسی وظیفہ بتائیں کہ نہ صرف محمود کی محبت میری دل سے نکل جائے بلکہ آئندہ کے لیے بھی کوئی ایسی بات نہ بن جائے مگر اس کے باوجود میری دلی تمنا ہے کہ اس کی میری ساتھ شدید محبت پیدا ہو جائے۔ایک کتاب میں وظیفہ پڑھا تھا اس کو بھی نقل کر رہا ہوں اس کے متعلق بھی ارشاد فرمائیں۔

جواب: یہ نفسانی محبت ہے جو حرام ہے اور یہ آپ کی انتہائی بے فکری اور تقویٰ

کی کمی کی دلیل ہے جو آپ کو خبر بھی نہیں ہوتی اور آپ نفسانی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں آپ کی پریشانی کی وجہ یہی ہے۔ توبہ کریں اور طالب علموں سے نگاہ کی حفاظت کریں اور اگر ان کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو قرآن پاک کی تعلیم آپ کے لیے جائز نہیں بہتر ہے کہ کوئی اور کام کرلیں امامت کرلیں بچوں کو نہ پڑھائیں ورنہ بجائے ثواب عذاب کا اندیشہ ہے اور آپ کی بدعقلی پر حیرت ہے کہ جس حرام محبت پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اس کے لیے وظیفہ پڑھتے ہو! اس کی محبت کے لیے وظیفہ پڑھنا حرام ہے ایمان کی خیر مناؤ، توبہ کریں اور نفس سے ہشیار رہیں۔ یہ اسی طرح بندے کو تباہ کرتا ہے۔

۶۰۱ **حال**: حضرت صاحب ایک اور ایسا بہترین وظیفہ عطاء فرمائیں کہ جس کی برکات سے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کا عاشق بنوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ساری محبتیں اور عاشقی میرے دل سے نکل جائے اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور عشق جس کی کوئی حد اور انتہا نہ ہو بلکہ ایسا مست ہو جاؤں کہ دنیا و مافیہا سے بالکل باخبر ہو جاؤں۔ سنا ہے کہ اکثر مجھ جیسے گنہگار ذلیل رسوا عاشق مجازی کو اللہ تعالیٰ نے جب گود میں لیا تو وہ مقامِ عشق نصیب فرمایا جس کی کوئی مثال پیش نہیں کرسکتا کیا مجھے بھی اللہ کریم اپنا ایسا عاشق بنائے گا جس کی کوئی نظیر نہ ہو اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بات سو فیصد ممکن ہے جب کہ ایک کافر بادشاہ یہ کہتا ہے کہ میرے پاس ناممکن لفظ نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس کیوں کر ناممکن ہوسکتا ہے لہٰذا دلی خواہش آرزو اور تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عشق اور محبت نصیب فرمائے اور ایسا عشق اور قرب جیسا اس شعر میں ہے؎

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے مرے الٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جواب: یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اسی صف میں شامل کرنے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بندوں کو یہ انعامات دینے ہی کے لیے ہے بشرطیکہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیں اور مجاز سے بالکلیہ دُور ہو جائیں غیر اللہ سے بھی دل لگاؤ اور اللہ کو بھی چاہو تو ایسے اللہ نہیں ملتا اور کسی مصلح سے باقاعدہ اصلاحی تعلق کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھیں۔

۶۰۲ **حال**: اے اللہ آپ سے آپ کا یہ عاجز بندہ محبت مانگتا ہے۔ تو آپ ہی اس کو اپنا عشق و محبت نصیب فرمائیں کیونکہ آپ کے خزانے میں کمی نہیں ہے آپ کا یہ بندہ سخت نالائق سخت کمینہ سخت گناہگار تو ضرور ہے لیکن غدار تو نہیں ہے آپ ہی اس کو شیطان اور نفس سے بچالیں آپ کے سوا ہے کون جو اس کی مدد کرے۔ آپ ہی مدد فرمائیں آپ ہی سے جو کچھ مانگتا ہے دے دیں جو کچھ مانگتا ہے اگر اس میں خیر نہ ہو پھر بھی وہ سب تمنائیں خواہشیں عظیم خزانے سے پوری فرمائیں اس میں اپنے فضل و کرم سے خیر ڈالے مگر اس کو مایوس نہ کرنا۔

جواب: جو خواہشیں اور تمنائیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہیں ان میں خیر ہو ہی نہیں سکتی جن خواہشوں اور تمناؤں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ان میں خیر مانگنا اور ان کے پورا ہونے کی دُعا کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے اللہ سے ڈرو، توبہ کرو۔ حرام خواہشات کا خون کرنے سے ہی اللہ ملتا ہے لہٰذا ایسی تمناؤں کو کچل دیں اور یوں دُعا کریں کہ اے اللہ غیر اللہ کی محبت سے میرے دل کو پاک کر دیجئے اور اپنی محبت نصیب فرمائیے۔

۶۰۳ **حال**: آخر میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ لمبی چوڑی گذارشات لکھ کر

آپ کا بہت قیمتی وقت ضائع کیا۔

جواب: اطمینان رکھیں وقت کار آمد ہوا دین کے کام میں وقت ضائع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ حرام محبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

۶۰۴ **حال**: اپنی خاص دُعاؤں سے نواز کر مجھ پر احسان فرمائیں۔

جواب: دُعا تو عبادت ہے کوئی احسان نہیں۔ دُعا کرنے والے کا بھی فائدہ ہے دل و جان سے دُعا کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۰۵ **حال**: عرض یہ ہے کہ محلے کی مسجد میں ایک صاحب ہیں وہ بیان کے لیے لوگوں کو بیٹھنے کی دعوت دیتے ہوں یا تنہائی میں کسی کو دینی دعوت دے رہے ہوں یا کوئی دین کی ترغیب دے رہے ہوں نہ جانے کیوں مجھے ان سے سخت انقباض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اس کی وجہ خود شاید میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے ان کا انداز مجھے سخت کھلتا ہے شاید یہ میرے اندر کا تکبر ہو۔ ان کے دو بڑے بھائی اور ہیں وہ کافی عرصے سے تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں لیکن ان سے مجھے کوئی انقباض نہیں ہوتا بلکہ ایک بڑے بھائی سے مل کر خوشی ہوتی ہے حضرت والا اگر بہتر سمجھتے ہوں تو مجھے اپنی اس بیماری سے مطلع فرمادیجئے اور مجھ تساہل پسند کاہل اور کم عقل کی طبیعت کے موافق علاج تجویز فرمادیجئے اور ساتھ یہ دُعا کی درخواست بھی ہے کہ جو علاج حضرت والا تجویز فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اس پر صدق دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین اور ساتھ ہی یہ بھی دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بیماری سے شفاء کاملہ عطا فرمائیں اور اپنی رحمت سے میری اصلاح فرمادے (آمین ثم آمین)۔ آخر میں عرض یہ ہے کہ خط میں کوئی خلافِ ادب بات لکھ دی ہو یا خط کے کسی حصہ سے خدانخواستہ حضرت والا کدورت پہنچی ہو تو اللہ کے لیے مجھے معاف فرمادیجئے اللہ تعالیٰ سے بھی میری مغفرت کی دُعا کردیجئے گا۔

جواب: جن صاحب کو دیکھ کر یا بات سن کر آپ کو انقباض ہوتا ہے یہ دلیل روحانی عدم مناسبت کی ہے جیسے جسمانی طور پر جس کا بلڈ گروپ نہیں ملتا تو اس کا خون فائدہ نہیں کرتا۔ یہ تکبر نہیں ہے روحانی عدم مناسبت ہے اور ایسے شخص سے ملنا جلنا دین سیکھنا ضروری نہیں کیونکہ ان سے آپ کو نفع نہیں ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ ان سے دُور رہے لیکن حُسنِ ظن رکھے بدگمانی نہ کرے بس یہ سمجھے کہ ہمارا روحانی گروپ نہیں ملتا اور اس میں کوئی نقص کی بات نہیں۔ اگر بلڈ گروپ نہیں ملتا تو خون دونوں ہیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ خون نہیں ہے۔ خون ہے لیکن ایک دوسرے کے لیے نافع نہیں۔ یہی مثال روحانی عدم مناسبت کی ہے اس لیے ایسے شخص سے دُور دُور سے دُعا سلام رکھے زیادہ قریب نہ ہو نہ شریعت نے ایسے شخص سے دین سیکھنا واجب کیا ہے جس سے دل ملے اس سے دین سیکھے البتہ بدگمانی ہرگز نہ کرے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک اجازت یافتہ عالم کا خط اور جواب

۶۰۶ **حال**: گذشتہ عریضہ میں اس سیہ کار نے مسجد و مدرسہ سے متعلق اپنی مشغولیات کا احوال آنجناب کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا تھا کہ یہ سیہ کار اس وجہ سے آنجناب کی خدمت میں حاضری کا تسلسل نہیں رکھ پا رہا پھر بعد میں محض حضرت والا کے فیض کے طفیل یہ احساس ہوا کہ کمبخت نالائق تو کس گمان میں ہے ظالم یہ تو سراسر کید نفس ہے تو اس کا شکار ہو کر اپنے عظیم اور شفیق ترین مرشد کی خدمت میں حاضری سے محروم ہو رہا ہے۔ الحمد للہ اس احساس سے بڑی ندامت ہوئی۔

جواب: یہ ندامت مبارک ہے اور یہ تنبہ ہونا حق تعالیٰ کا فضل ہے۔

۶۰۷ **حال**: اور اب ہفتہ میں کم سے کم ایک مرتبہ بعد مغرب حاضری کا اہتمام ہو رہا ہے البتہ چونکہ عشاء کی نماز پڑھانی ہوتی ہے اس لیے مجلس سے جلد چلا جاتا ہوں۔

جواب: صحیح

۶۰۸ **حال**: حضرت والا کی مجلس میں خصوصاً اور عام اوقات میں عموماً یہ خواہش رہتی ہے کہ اپنا قلب حضرت والا کے قلب کی طرف متوجہ رکھوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور تعلق مع اللہ کے جو انوار و برکات حضرت والا کے قلب پر وارد ہو رہے ہیں ان کا کوئی ذرہ اس نالائق کے قلبِ سیاہ کو نصیب ہو جائے تو آیا ایسا کرنا مناسب ہے؟

جواب: صرف مناسب ہی نہیں طریق بزرگاں ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے حضرت تھانوی سے فرمایا تھا کہ میاں اشرف علی میری مجلس میں یہ دھیان رکھا کرو کہ شیخ کے دل سے نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے۔

۶۰۹ **حال**: اس نااہل و نالائق کو حضرت والا کی طرف سے اجازت دی گئی تھی تو یہ سیہ کار اس بارے میں مسلسل آزمائش میں مبتلا ہے کیونکہ اجازت کے اگلے روز ہی اپنے جامعہ کے دورۂ حدیث شریف کے طلباء نے بیعت کے لیے رجوع کیا پھر دیگر بعض مدارس کے طلباء نے نیز خاندان کے مرد و خواتین بیعت و اصلاح کے لیے برابر رجوع کر رہے ہیں، والدہ محترمہ بھی یہ سلسلہ شروع کرنے پر مصر ہیں علاوہ ازیں مسجد کے مقتدی حضرات تو باقاعدہ مسجد کمیٹی کے ذریعہ اس سیہ کار کو مجلس اصلاح شروع کرنے کا پابند بنانے کی کوشش میں ہیں۔

جواب: آپ کو کیا تردد ہے؟ اجازت کس لیے دی جاتی ہے؟ اس کام میں تساہل و تامل ناشکری نعمت ہے اگر سب ایسے ہی کرنے لگیں تو سلسلہ کیسے بڑھے گا دین کا کام کیسے ہوگا اور صدقہ جاریہ کی نعمتِ عظمیٰ کیسے ملے گی؟

۶۱۰ **حال**: اس سیہ کار کا اگر کہیں بیان کے موقع پر نام لیا جاتا ہے تو مجمع کے سامنے حضرت والا کا مجاز ہونے کی نسبت سے لیا جاتا ہے واللہ اس موقع پر یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش زمین شق ہو جائے اور یہ سیہ کار اپنی تمام غلاظتوں کے ساتھ اس میں فنا ہو جائے کہ ایسی عظیم نسبت کے ہرگز لائق نہیں ان تمام حضرات سے یہ سیہ کار

مناسب انداز میں معذرت کرتا رہا ہے اور دوسرے بزرگوں سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا رہا ہے۔ حضرت والا سے اس آزمائش سے خلاصی کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: یہ معذرت نامناسب ہے، خود کو صدقہ جاریہ سے محروم کرنا ہے۔ اپنے کو حقیر سمجھتے ہوئے بیعت کریں کہ یا اللہ میں تو نالائق ہوں آپ مجھ سے کام لے لیجیے اور لائق بھی بنا دیجیے۔ سلسلہ پر حریص ہونا چاہیے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۱۱ **حال**: آپ کے مواعظ حسنہ میں سے ۳۹ فیضان حرم کہیں سے مل گیا۔ ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالا اور درمیان میں رو بھی دیا۔ عالیجاہ! آپ نے بدنگاہی کی خوب نشاندہی کی۔ لیکن اسے بچانا بڑا ہی مشکل کام ہے۔ ازراہ کرم کوئی آسان سا علاج بتائیں۔ عمر کا ۸۰ واں سال جاری ہے لیکن اس سے جان نہیں چھوٹتی۔ سارا کیا دھرا برباد جاتا ہے۔ آپ واقعی غض بصر کے مجدد ہیں تزکیہ نفس کے لیے آپ کے مواعظ کہاں سے مل سکتے ہیں۔ ان کا ہدیہ کیا ہے۔ کیا وی پی مل سکتے ہیں۔ نظر بچانا اس زمانے میں بھینس اٹھانا ہے۔ خدارا میری مدد کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ حلاوت ایمان مل جائے تو شاید جان چھوٹ جائے۔

جوابی خط ارسال کر رہا ہوں۔ ازراہ کرم جواب سے نوازئے گا۔ جزاک اللہ

جواب: جس طرح عارضۂ جسمانی میں خود کی تجویز کردہ دوا پینے سے یا مختلف اطباء سے علاج کرانے سے شفا نہیں ہوتی یہی معاملہ امراضِ روحانی کے علاج کا ہے کہ ایک مصلح سے جس سے مناسبت ہو اصلاحی تعلق کرنا پڑتا ہے اس کو حالات کی اطلاع اور اس کی تجویزات کی اتباع اور اس پر اعتماد و انقیاد سے کام بنتا ہے اس کے ساتھ ہر گناہ سے خصوصاً باہی گناہ اور خصوصاً بدنظری سے حفاظت کے لیے عزمِ مصمم کرنا ہے کہ چاہے جان چلی جائے لیکن گناہ کی تھوڑی دیر کی لذت نہیں

اُٹھانا ہے اور اسبابِ گناہ سے دُور رہنا اور جس وقت گناہ کا بدنظری کا تقاضا ہو ہمت سے اس کا مقابلہ کرنا۔ بجز ہمت کے گناہوں سے بچنے کا کوئی اور طریقہ نہیں اس میں جتنی کامیابی ہو یا ناکامی ہو مصلح کو اطلاع کرنا اور اس کی تجویزات کی اتباع کرنا جیسے ڈاکٹر کو گاہ بگاہ اپنے حالات کی اطلاع کی جاتی ہے۔ جسمانی مرض کی شفا میں کامیابی یقینی نہیں لیکن اللہ کے راستہ میں ناکامی نہیں ہے کتنا ہی پرانا مرض ہو اللہ کے فضل سے شفا ہوتی ہے یہ سلسلہ کے بزرگوں کی برکت ہے کہ مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو پاک صاف کر کے اپنے پاس بلاتے ہیں۔ بس شرط یہ ہے اصول کے مطابق کام میں لگا رہے دُعا سے دوا سے۔

احقر کا رسالہ بدنظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج اور احقر کے دوسرے رسائل اور مواعظ مندرجہ ذیل پتہ سے مفت منگائے جا سکتے ہیں صرف ڈاک ٹکٹ بھیج کر۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
نزد مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر شاہراہ قائد اعظم لاہور

پرچہ حفاظت نظر مرسل ہے روزانہ ایک بار پڑھیں۔ بدنظری والے رسالے کے چند صفحات بھی روزانہ مطالعہ میں رکھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۱۲ **حال**: میرے ایک عزیز کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ آپ اشرفیہ سلسلے میں لوگوں کو بیعت کرتے ہیں تو مجھے بے حد خوشی ہوئی اس لیے میں آپ سے بیعت ہونا چاہتی ہوں جس کی مجھے میرے شوہر کی طرف سے اجازت ہے اور انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مالی طور سے مجھے بہت پریشانی رہتی ہے میری چھ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ اب کچھ بیماریوں نے بھی گھیر لیا ہے دو چار ماہ بعد یا تو میں بیمار ہوتی ہوں یا کوئی نہ کوئی بچی۔ مالی پریشانیاں اور ذہنی

پریشانیاں اور بیماریاں روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اس لیے میں نے آپ سے بیعت ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ میرا یہی عقیدہ ہے کہ کسی بزرگ کا ہاتھ سر پر آنے کے بعد انشاء اللہ میری تمام پریشانیاں ختم ہوجائیں گی۔

جواب: دنیوی پریشانیوں وغیرہ کے دُور ہونے کے لیے بیعت نہیں ہوا جاتا، بیعت صرف اللہ کی رضا کے لیے کی جاتی ہے۔ بیعت کے لیے جب نیت صحیح نہیں ہے اس لیے ابھی بیعت نہیں کیا جائے گا۔ فی الحال اگر چاہیں تو مجلس میں آیا کریں جہاں عورتوں کے لیے پردہ کا انتظام ہے۔ اگر نیت صحیح ہوجائے گی تو بعد میں بیعت کرلیں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۱۳ **حال**: بعد سلام مسنون عرض ہے کہ الحمدللہ اکثر اوقات تو میں بے ریش اور حسین لڑکوں سے نظر بچاتا ہوں لیکن اِردگرد گھومنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے بھی میرے دل کو بہت بڑی پریشانی ہوتی ہے۔

جواب: پریشانی ہوتی ہے تو ہونے دیں بس ان کی طرف گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھیں اور جتنی جلدی ہوسکے وہاں سے ہٹ جائیں۔ ان کے قریب نہ رہیں۔

۶۱۴ **حال**: الحمدللہ آپ کی صحبت کی برکت سے جھوٹ بولنے سے غیبت کرنے سے اور نظر بچانے کی توفیق ہوئی۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۱۵ **حال**: جب میں آپ کے صحبت زرخیز میں بیٹھ جاتا ہوں تو ایمان کی زیادتی محسوس کرتا ہوں۔

جواب: الحمدللہ۔

۶۱۶ **حال**: معمولات میں بعض اوقات مناجات مقبول کے پڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

جواب: دو چار دُعائیں ہی پڑھ لیا کریں ناغہ نہ کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۱۷ **حال**: میرا حال کچھ یوں ہے بفضل خدا اور آپ کی صحبت و داستان درد دل سے اللہ نے نگاہ کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ مدرسہ سے گلشن تک نظر جھکانے کی توفیق عطا فرمائی۔

جواب: ماشاء اللہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ نعمت عظمیٰ آپ کو حاصل ہوگئی اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۶۱۸ **حال**: جب ذکر کرتا ہوں منہ میں خوشبو محسوس کرتا ہوں۔

جواب: مبارک ہو۔ مبارک حالت ہے۔

۶۱۹ **حال**: اور الحمد للہ ہر وقت دل خوش رہتا ہے اور کبھی کبھی نماز یا تلاوت یا مطالعہ کرنے میں بھی خوشی محسوس ہوتی ہے۔

جواب: ماشاء اللہ یہ تقویٰ کا انعام ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۶۲۰ **حال**: میں رات کو بارہ بجے مطالعہ سے فارغ ہو کر جب نماز اور اپنا ذکر کرتا ہوں تو اکثر ساتھی دیکھتے رہتے ہیں اور دُعا کرنے میں بھی کبھی کبھی آنسو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے تو میرے قریب اور آس پاس لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ تو دوسروں کے دیکھنے میں کوئی حرج اور نقصان ہے یا نہیں اور میں تنہائی میں اپنے اعمال اوراذکار کو چاہتا ہوں لیکن اس کے علاوہ دوسرا وقت ہے نہیں۔

جواب: کوئی حرج نہیں، ریا دیکھنے کا نہیں دکھانے کا نام ہے۔

۶۲۱ **حال**: حضرت والا سے دُعا کی التجا ہے کہ اپنے فضل و رحمت و مشیت سے آپ کی زرخیز صحبت کی برکت دوام ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ صاحب نسبت بنا کر اپنا بنالے اور میرے دل میں حضرت والا کی محبت ڈال دے حضرت والا کا عاشق بنادے۔

جواب: جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دُعا ہے۔

۶۲۲ **حال**: حضرت جب دُعا کرتا ہوں تو الحمدللہ کبھی کبھی بہت اچھی اور لمبی دُعا بہت اچھے انداز سے اللہ تعالیٰ مانگنے کی توفیق دیتا ہے اور کبھی کبھار اللہ آنسو بھی عطا فرماتے ہیں لیکن کبھی کبھی ہاتھ اُٹھا رہتا ہے مگر زبان پر کچھ آتا نہیں بالکل دل تنگ ہوتا اور نہ رونا آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے غم و پریشانی ہوتی ہے۔

جواب: پریشانی کی کوئی بات نہیں کیفیات بدلتی رہتی ہیں کیفیات مقصود نہیں اعمال مقصود ہیں۔ اعمال کیے جایئے رونا آئے یا نہ آئے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۲۳ **حال**: جناب عالی! بندہ ایک بیماری میں مبتلا ہے وہ یہ کہ جب بھی کوئی خوب صورت چیز دیکھ لیتا ہوں تو دل و دماغ میں وہی چیز بس جاتی ہے۔ بار بار ذہن میں اس کے خیالات آتے رہتے ہیں اور اس چیز کو حاصل کرنے کی تمنا رہتی ہے جس کی وجہ سے پڑھائی میں بالکل دل نہیں لگتا۔

جواب: خوبصورت شکلوں کو نہ دیکھو نہ لڑکی کو نہ لڑکے کو ان کو دیکھنا حرام ہے آنکھوں کا زنا ہے یہ دیکھنے کا عذاب ہے کہ دل بھی گندا ہو جاتا ہے۔ ٹھان لیں کہ چاہے جان نکل جائے پھر بھی نہیں دیکھوں گا۔ ہر غلطی پر آٹھ رکعات نفل پڑھو اور رو کر یا رونے والوں کا منہ بنا کر معافی مانگو۔

دنیا کی فنائیت کو سوچا کرو کہ حرام تو حرام ہے حلال بھی دل لگانے کے قابل نہیں اگر وہ چیز مل بھی جائے اور ابھی دم نکل جائے تو اس سے فائدہ اٹھا سکو گے؟ ایسی فانی دنیا سے کیا دل لگانا۔

۶۲۴ **حال**: حضرت آپ کا دوسرا اصلاحی خط کا جواب پڑھ کر بہت مزہ آیا اور گناہوں سے بچنے کا حوصلہ بڑھ گیا۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۲۵ **حال**: حضرت گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں اگر کبھی مجھ سے یا

میرے دوست سے گناہ ہوجاتا ہے تو مجھے بہت غصہ اور غم ہوتا ہے کہ مجھ سے گناہ کیوں ہوا اور مجھے اس بات کا بھی غم ہوتا ہے کہ میں نے یا میرے دوست نے اللہ کو کیوں ناراض کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف کیوں دی کبھی کبھی تو حضرت مجھے رونا بھی آتا ہے۔

جواب: دوست کے گناہ کا آپ کو کیسے علم ہوتا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ گناہ کا اظہار جائز نہیں۔ گناہ پر غم ہونا ایمان کی علامت ہے شکر کریں۔ جلد توبہ کرلیں توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ گناہ پیش نہیں کیا جاتا جس سے توبہ کرلی گئی۔

۶۲۶ **حال**: حضرت کبھی کوئی مجھے اچھا کہتا ہے تو میں دل میں دُعا مانگتا ہوں کہ اے میرے اللہ جیسے آپ نے میرے ظاہر کو اچھا کیا ہے ویسے ہی میرے باطن کو بھی اچھا کردیجئے اور کہتا ہوں کہ اے اللہ یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ نے میرے ظاہر کو اچھا کردیا اور میرے باطن کو چھپادیا۔

جواب: ماشاء اللہ۔

۶۲۷ **حال**: حضرت مجھے آپ سے بہت زیادہ محبت ہے کبھی کبھی دوستوں کے درمیان بلکہ اکثر ہی آپ کی بات چھیڑ دیتا ہوں سامنے والے کو بھی معلوم ہے کہ کبھی اس کا موڈ خراب ہو تو حضرت والا کا ذکر شروع کردو اس کا موڈ ٹھیک ہوجائے گا۔

جواب: محبت شیخ تمام مقامات کی کنجی ہے، مبارک ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۲۸ **حال**: حضرت آپ نے پہلے خط میں یہ فرمایا کہ نہ ان کے گھر جائیں نہ ان سے بات کریں نہ ان سے ملیں میں تو حضرت نہ ان سے ملتا ہوں نہ ان کے سامنے جاتا ہوں لیکن حضرت پھر بھی کبھی کبھی باتیں ہوجاتی ہیں حالانکہ میں ان سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا یعنی سنجیدہ رہتا ہوں لیکن پھر بھی باتیں ہوجاتی

ہیں حضرت میں نے پردہ کے بارے میں ان کو اس لیے نہیں بتایا کہ حضرت اوّل تو میری ہمت نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ خیال آتا ہے کہ آگے پتہ نہیں کیا مسائل آجائیں حضرت میں اس چیز سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔

جواب: نہ جاتے ہو نہ ملتے ہو تو باتیں کیسے ہوجاتی ہیں سیدھے منہ بات کرو یا کسی بھی منہ سے بات کرو غیر محرم سے بات کرنا جائز نہیں یعنی بے ضرورت بات کرنا۔ ہمت کرنے سے ہمت ہوتی ہے۔ خاندان میں اعلان کردیں کہ کوئی نامحرم میرے سامنے نہ آئے۔ اس میں کوئی رعایت نہ کریں۔

۶۲۹ **حال**: حضرت بس دل یہ چاہتا ہے کہ بس قرآن شریف پڑھتے رہو حضرت کبھی کبھی یہ جذبہ ایسا اٹھتا ہے کہ کبھی دس بارہ سپارے پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت اللہ تعالیٰ کے کرم سے تین سپارے پڑھنا میرے معمول میں ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ حضرت الحمدللہ جتنے سپارے بھی پڑھتا ہوں لیکن غصہ کبھی زیادہ نہیں آتا البتہ اگر کبھی ذکر زیادہ کرلوں تو پھر غصہ زیادہ آتا ہے لیکن حضرت ذکر زیادہ نہیں کرتا البتہ قرآن شریف زیادہ پڑھتا ہوں وہ بھی اس لیے کہ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حافظ بنایا ہے۔

جواب: تحمّل سے زیادہ نہ تلاوت کریں نہ ذکر۔ ولایت کثرت ذکر اور کثرت تلاوت پر موقوف نہیں گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے اس لیے ذکر و تلاوت سے زیادہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں روزانہ ایک پارہ تلاوت کافی ہے اور ایک تسبیح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔

۶۳۰ **حال**: حضرت جب بھی اصلاحی خط لکھنے بیٹھتا ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں پھر حضرت جب اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود لکھوا لیتے ہیں۔

جواب: جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں کچھ نہ سمجھ آئے تو یہی لکھ دیں کہ سمجھ میں

نہیں آ رہا ہے کہ کیا لکھوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۳۱ **حال**: مجھ پر با اعتبار کیفیت کسی لمحہ گریہ طاری ہوتا ہے اور خوب مزہ آتا ہے۔

جواب: مبارک حالت ہے۔

۶۳۲ **حال**: کسی لمحہ میں گناہ کی تصویر سامنے آتی ہے تو میری کیفیت ایسی ہوجاتی کہ جیسا کہ میں برہنہ ہوگیا ہوں اور بے وضو محسوس ہونے لگتا ہوں۔

جواب: اس میں مشغول نہ ہوں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے جیسے ریاح، مذی، خون وغیرہ صرف محسوس ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔

۶۳۳ **حال**: پہلے ہفتہ ذکر کے دوران دل مستطیل پیکنگ میں محسوس ہوتا ہے اور کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔ اب یہ پیکنگ تو ختم ہوگئی ہے مگر جب کسی فعل ماضی کو ترک کی ٹھانتا ہوں تو دل میں وہ معصیت بھی ہوئی نظر آتی ہے اور دل کا وہ گھاؤ اندر کی طرف سمٹتا نظر آتا ہے۔

جواب: گناہوں سے بچنا مقصود ہے۔ ذکر مقصود ہے۔ محسوسات وکیفیات مقصود نہیں بس گناہ نہ کیجئے ذکر کیجئے پیکنگ محسوس ہو یا نہ ہو گھاؤ سمٹے یا نہ سمٹے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۳۴ **حال**: اس زمانہ میں مکاتبت میں کوتاہی اور لاپرواہی رہی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہوگیا۔ اس کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ فوراً حضرت والا کو احوال سے مطلع کرتا لیکن اپنی کج فہمی اور شیطان کے وسوسوں میں آگیا اور سوچا کہ پہلے معمولات وغیرہ کی پابندی شروع کردوں پھر خط لکھوں گا۔ اسی حال میں اتنا وقت گذر گیا اور بیماری بڑھتی گئی۔

جواب: اطلاع حال میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔

۶۳۵ **حال**: بندہ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے حضرت والا سے بیعت ہوا۔ گھر خانقاہ سے قریب ہونے کی وجہ سے اکثر پنجگانہ مسجد اشرف ہی میں ہوا کرتی تھی اور عصر و عشاء کے بعد کی مجالس میں شرکت ہوتی تھی۔ چونکہ دستور اصلاح وتزکیہ نفس سے پوری طرح واقف نہیں تھا اس وجہ سے امریکہ آ کر جیسے ہی حضرت والا کی صحبت اور خانقاہ سے بُعد ہوا ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے بجلی کی لائن کاٹ دی ہو اور عدم رابطہ کی بھی وجہ بنا۔

جواب: کٹ آؤٹ سے رابطہ جوڑ لو پھر بجلی آ جائے گی ان شاء اللہ اس کا ایک طریقہ مکاتبت بھی ہے۔

۶۳۶ **حال**: یہاں آنے سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصیحت کی درخواست کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ نظر اور دل کو غیر اللہ سے بچانا۔ حضرت والا کی دُعا اور آپ کے تصرف کی وجہ سے اس نصیحت کا ہر وقت دھیان رہتا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ۔

۶۳۷ **حال**: پھر بھی مشکل پیش آتی ہے جو کہ صرف ایمان اور عمل میں کمزوری کی وجہ سے ہے۔

جواب: مشکل کا مقابلہ کرنا اور گناہ سے بچنے میں جان لڑا دینا کوتاہی پر رونا اسی طرح راستہ طے ہو جاتا ہے مایوسی کی بات نہیں۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اُٹھے اُٹھ کر چلے

۶۳۸ **حال**: اگرچہ میری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے پیدل راستہ چلتے ہوئے بالکل نیچے نظر رکھوں اور اسی طرح گاڑی چلاتے ہوئے بھی قدر ضرورت ہی سڑک پر نظر رکھوں بلکہ اکثر تو صرف ایک آنکھ یا اس کا بھی کچھ حصہ دیکھنے کے لیے استعمال کرتا ہوں لیکن یہاں بے حیائی کا جو عالم ہے خاص طور پر گرما کے موسم میں کہ نظر

کو بالکل نیچا بھی رکھیں تو اگرچہ چہرہ تو نظر نہیں آتا مگر آس پاس سے گذرتے ہوئے آدمی کیا اور عورتیں کیا سب کی گھٹنوں سے بھی اوپر تک کھلی ہوئی ٹانگیں اور بازو، بلا ان کی طرف نظر کیے دکھائی دیتے ہیں۔

جواب: اس کا بھی خیال رہے کہ موٹر چلاتے ہوئے ایکسیڈنٹ نہ ہوجائے لہٰذا دونوں آنکھیں کھول کر چلو بس حسن پر غائرانہ نظر نہ ڈالو طائرانہ نظر ڈالو جس سے حُسن کا ادراک نہ ہو جیسے ریل میں درخت نظر آتے ہیں لیکن آپ درختوں کے پتے نہیں گنتے ایسے ہی اُچٹی پچٹی نظر پڑ جائے مضائقہ نہیں لیکن ایک لمحہ کے لیے بھی نظر جماؤ نہیں۔

۶۳۹ **حال**: ایسا ہوتو کوشش کرتا ہوں کہ فوراً نظر دوسری طرف پھیر لوں یا نظر کو ہاتھ رکھ کر یا آدھی بند کر کے محدود کرلوں۔ ہر طرف ایسا ہی ہے بلکہ بڑھ کر برا حال ہوتا ہے۔

جواب: فوراً نظر پھیر لینا صحیح ہے کہ ایک لمحہ نظر نہ پڑی رہے لیکن سڑک پر آنکھیں بند کر لینا یا آنکھوں پر ہاتھ رکھ لینا درست نہیں اس کا خیال رہے کہ گھبرا کر اس طرح نہ بچو کہ ایکسیڈنٹ ہوجائے۔

۶۴۰ **حال**: اور دوسرے یہ کہ پہلی نظر کے بعد فوراً بھی اگر نظر ہٹالوں تو تب بھی پہلی نظر ہی ایسی خوفناک ہوتی ہے جس کی وجہ سے بے حد گرانی اور اپنے اوپر ملامت ہوتی ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ جس جگہ ایسا ہوا ہو وہاں تین مرتبہ استغفار یا کوئی اور کلمہ وغیرہ پڑھ لوں۔ دراصل یہی چیز یہاں رہتے ہوئے سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے۔

جواب: ایسے ماحول میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں دیکھ بھال کر نظر ڈالیں اور یہ قصد کر کے نکلیں کہ ہرگز نہیں دیکھنا ہے۔ اگر احتیاط نہ کی تو پہلی نظر کے بہانے سے نفس دیکھ لیتا ہے۔

۶۴۱ **حال**: توبہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ میں اپنا جتنا زور استعمال کر سکا کر لیا باقی اب آپ ہی برائی اور گناہ سے بچالیں اور گناہ سے بچنے کی جو طاقت آپ نے ہمارے اندر رکھی ہے اس کو استعمال کرنے کی طاقت اور ہمت عطا فرمادیں۔

جواب: بہت اچھی دُعا ہے۔ پہلے استغفار بھی کریں کہ جو کوتاہی ہوئی ہو معاف فرمادیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۴۲ **حال**: میں ایک بزرگ سے بیعت تھا ان کا انتقال ہو گیا۔ میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں لیکن حضرت جی! میرے ذہن میں جو طریقہ کار بیعت تھا اور آپ کے ہاں جو طریقہ میں نے دیکھا اس سے دل مطمئن نہیں ہوا ہے برائے مہربانی اس سلسلے میں میری تشفی فرمائیں۔

جواب: آپ کی تشفی کی ہمیں ضرورت نہیں۔ جہاں آپ کا دل مطمئن ہو وہاں رجوع کریں۔ آئندہ یہاں مکاتبت نہ کریں کیونکہ مناسبت نہیں ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۴۳ **حال**: اگر کبھی نظر حسینوں کے ہجوم کی وجہ سے گر پڑے تو صلوۃ توبہ ادا کرتا ہوں۔

جواب: حسینوں کے ہجوم میں تو اور زیادہ حفاظت کا اہتمام چاہیئے بلکہ ایسے ہجوم سے دُور رہنا چاہیے۔ ایسی جگہ نظر گرتی نہیں، نفس گراتا ہے۔ نفس کی چالیں بہت باریک ہوتی ہیں ان کا سمجھنا آسان نہیں لہٰذا یہ نہ سمجھیں کہ نظر پڑ گئی بلکہ سمجھیں کہ میں نے نظر ڈالی ہے خود کو مجرم قرار دیں اسی میں فائدہ ہے۔ اپنے اختیار سے ایک لمحہ کو بھی حسینوں پر نظر نہ رُکنے دیں۔

۶۴۴ **حال**: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حسین لڑکوں کی طرف دل مائل نہیں ہوتا تو چاہتا ہوں کہ ضرورت کی بات کرلوں اب میلان نہیں ہے۔

جواب: میلان ہو یا نہ ہو بات نہ کریں۔ بات کرنے سے میلان پیدا ہو جائے گا اور پھر زیادہ شدید پیدا ہو گا۔

۶۴۵ **حال**: لیکن کچھ دن بعد پھر انہیں حسین لڑکوں کی طرف دل مائل ہوتا ہے جو کہ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیا ہے۔

جواب: جس کی طرف ایک دفعہ میلان ہو گیا زندگی بھر اس سے ہشیار رہیں کیونکہ اگر کسی وقت میلان نہیں ہے تو دوسرے وقت یقیناً پھر پیدا ہو گا لہٰذا دوام تقویٰ کے لیے حسینوں سے دواماً دوری ضروری ہے۔

۶۴۶ **حال**: بعد از سلام عرض ہے کہ الحمدللہ حضرت اقدس کے ساتھ تعلق ہونے کے بعد میری زندگی تبدیل ہو گئی اور زندگی میں گویا ایک نئی حیات نصیب ہوئی۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۴۷ **حال**: الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے نظر بچانے کی توفیق دی لیکن کلاس میں اور کمرہ میں حسین اور بے ریش لڑکے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو نظر جھکانے کی توفیق دی ہے لیکن کبھی کبھی اچانک پڑتی ہے تو جلدی ہی نیچے دیکھتا ہوں۔

جواب: جہاں پہلے سے علم ہو کہ یہاں حسین لڑکے موجود ہیں وہاں نظر پڑنا اچانک نہیں بلکہ نفس کی غیر محسوس سازش ہوتی ہے کہ دیکھ لو اور سمجھو کہ پہلی نظر ہے اور اس فریب میں مبتلا رہو کہ ؎

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

اچانک نظر وہ ہے کہ پہلے سے معلوم نہ تھا اچانک سامنے آ گئی اور نظر پڑ گئی۔ اس زمانہ میں نظر بہت احتیاط سے اُٹھائیں، لاپرواہی اور بے توجہی سے اِدھر اُدھر نہ دیکھیں مبادا کہ کوئی شکل سامنے آ جائے اور جہاں معلوم ہو کہ یہاں امارد یا لڑکیاں ہیں وہاں تو بہت سختی سے نظر نیچی رکھیں اور سوچ کر، دیکھ بھال کر نظر اٹھائیں۔

۶۴۸ **حال**: جب خوبصورت لڑکوں سے نظر ہٹاتا ہوں تو دل میں ایک درد محسوس

کرتا ہوں۔

جواب: یہ درد مبارک ہے۔ حصول نسبت مع اللہ کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۶۴۹ **حال**: جب یہ حسین لڑکے سامنے سے آتے ہیں تو اس وقت سلام کرنا چاہئے یا نہیں۔

جواب: نہیں

۶۵۰ **حال**: یا اگر وہ سلام کرے تو سلام لینا چاہئے یا نہیں۔

جواب: نگاہ بچا کر بھاری آواز میں آہستہ سے بے رخی کے ساتھ جواب دیں۔

۶۵۱ **حال**: اللہ تعالیٰ نے دُعا کرنے کی توفیق دی۔ چونکہ شیخ سے اپنی حالت جیسے بتانا ضروری ہے تو میں دُعا اس طرح کرتا ہوں کہ اے پیارے مولیٰ مجھے اپنی معرفت عطا فرما مجھے اپنی محبت اور نور عطا فرما اور اپنا خوف اور آہ و فغاں عطا فرما اور مجھے صاحب نسبت بنا درد دل عطا فرما اور میں جب یہ الفاظ کہتا ہوں تو میرا دل مسرور ہوتا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ بہت اچھی دُعا ہے۔

۶۵۲ **حال**: اور دُعا کرتے کرتے کبھی کبھی خوب رونا آتا ہے اور ہر وقت میرا دل خوش رہتا ہے۔

جواب: مبارک حالت ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۶۵۳ **حال**: اور کبھی کبھی تنہائی میں اپنے اللہ کو بغیر ہاتھ اٹھائے اپنا گریبان چاک کر کے کہتا ہوں اے اللہ مجھے اپنی محبت میں مبتلا کر دے۔ شراب معرفت عطا کر دے اور مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد اور محروم نہ فرما اور اے اللہ مجھ سے پیار کر میرے دل سے پیار کر اور میری زبان کو اپنی یاد سے تر کر دے اور یہ نقشہ سامنے کرتے ہوئے اپنے اللہ کا ایک خاص کرم اور اپنے شیخ کا خاص فیض سمجھتا ہوں گویا کہ اس شعر کا اللہ تعالیٰ نے مصداق بنایا۔

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جان جاناں کر دیا

جواب: مبارک ہو مبارک ہو بہت اچھی حالت بہت اچھی دعا ہے۔

تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَدْعِیَتَکُمْ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۵۴ **حال**: حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مجھے اپنے ربا کی معرفت حاصل ہو رہی ہے مدرسہ میں یا راستہ میں جب بھی کوئی حسین شکل پر اچانک نظر پڑتی ہے تو بہت جلد نظر پھیرتا ہوں۔

جواب: مدرسہ یا راستہ میں جہاں حسین شکلوں کا سامنا ہونے کا امکان ہو پہلی نظر بھی احتیاط سے اُٹھائیں، بے محابا اِدھر اُدھر نہ دیکھیں ورنہ اچانک نظر کے بہانے نفس حرام لذت کی چینک کی چینک پی جاتا ہے۔

۶۵۵ **حال**: لیکن حُسن سے بہت متاثر ہوتا ہوں۔

جواب: متاثر ہونا برا نہیں اس پر عمل کرنا اور احتیاط نہ کرنا برا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۵۶ **حال**: حضرت والا سے بیعت ہونے کے بعد اور جمعہ کی مجلس میں حاضر ہونے کے بعد میں نے شرعی پردہ شروع کر دیا ہے اور گناہوں سے بچنے کی بہت کوشش کرتی ہوں۔

جواب: الحمد للہ بہت دل خوش ہوا۔

۶۵۷ **حال**: حضرت والا مجھے ایک مسئلہ درپیش ہے کہ میں پہلے تو شادیوں میں بے پردہ چلی جاتی تھی لیکن آپ کی برکت سے میں نے بوجہ منکرات اب شادیوں میں جانا بالکل چھوڑ دیا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ مبارک ہو۔ بہت دل خوش ہوا۔

۶۵۸ **حال:** حضرت والا میرے بھانجے کی منگنی ہونے والی ہے اور میری بہن اور بھانجے کی ضد ہے کہ میں بھی منگنی میں آؤں۔ اب ان لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ اپنے پردے میں رہنا آپ کو کوئی پریشان نہیں کرے گا نہ کوئی آپ کی تصویر کھینچے گا لیکن صرف دلہن کی تصویر کھینچی جائے گی اور خواتین کی محفل میں گھر کے کچھ مرد یعنی میرے بہنوئی اور ان کے چچا آئیں گے۔

جواب: جس مجلس میں اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو اس میں شرکت جائز نہیں۔

۶۵۹ **حال:** حضرت میں نے ان سے کہا کہ میں ایک دن پہلے ہو کر چلی جاؤں گی۔

جواب: یہی کرنا چاہئے اور ان کو تحفہ اوروں سے زیادہ دیں تاکہ خوش ہو جائیں۔

۶۶۰ **حال:** تو بھانجے نے کہا آپ کو محفل میں آنا ہوگا چاہے تھوڑی دیر کے لیے آؤ اور بے شک پردہ کر کے بیٹھو۔

جواب: آپ بھی شرط لگا دیں کہ مجھے بلانا ہے تو اس شرط پر آؤں گی کہ وہاں کوئی اللہ کی نافرمانی مثلاً تصویر کھنچوانا یا مرد عورتوں کا مخلوط اجتماع وغیرہ نہ ہو۔

۶۶۱ **حال:** میرے انکار پر اس نے میری بہن سے کہا کہ پھر آپ بھی خالہ کے ہاں کسی تقریب میں نہیں جاؤ گی۔ حضرت والا میرے بہنوئی بھی بہت باتیں بناتے ہیں جس سے دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: اللہ کی رضا سامنے رکھیں ان باتوں کی پرواہ نہ کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو اللہ کو راضی رکھنے کے لیے مخلوق کی پرواہ نہیں کرتا اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور مخلوق کو راضی کرنے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے حوالے کر دیتا ہے (اور وہ مخلوق کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جاتا ہے)۔

۶۶۲ **حال:** لیکن میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ ایسی محفل میں جانا منع ہے جہاں اعلانیہ گناہ ہوتے ہیں۔

جواب: صرف بزرگوں کا قول نہیں ہے شرعی مسئلہ ہے۔ایسی محفل میں جانا حرام ہے۔

۶۶۳ **حال**: حضرت وہ لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ بہت سختی کرتے ہو دین میں اتنی سختی نہیں ہے۔

جواب: کہدو کہ دین میں اتنی آسانی بھی نہیں ہے کہ اللہ کو ناراض کردو ایسی آسانی آپ کو مبارک ہو ہم ایسی آسانی نہیں چاہتے۔

۶۶۴ **حال**: کہتے ہیں کہ دنیا کو بھی ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے۔

جواب: کہدو کہ آپ دنیا کو ساتھ لے کر چلنا ضروری سمجھتے ہیں ہم دین کو ساتھ لے کر چلنا ضروری سمجھتے ہیں

۶۶۵ **حال**: وہ کہتے ہیں کہ سعودی عرب میں حج کے دنوں میں مووی جو بنتی ہے وہ کیوں بنتی ہے حضرت والا میں ان سوالوں کے جواب ان لوگوں کو دینے سے قاصر ہوں۔ برائے مہربانی میری اصلاح فرمائیں۔

جواب: سعودی عرب ہو یا کوئی ملک ہو سب دین کے پابند ہیں دین کسی کا پابند نہیں جو دین کے خلاف کرے گا وہ خود جواب دہ ہے ہم کیا جانیں ہمیں تو اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرنا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۶۶۶ **حال**: حضرت والا آپ کی خدمت میں گناہ کو بیان کرنے کی ہمت تو نہیں ہے لیکن چونکہ آپ حکیم الامت ہیں اور میں مریض الامت ہوں وہ گناہ یہ ہے کہ کبھی کبھی شہوت بہت تیز ہو جاتی ہے نفس چاہتا ہے کہ عورتوں اور بے ریش لڑکوں کی شرمگاہوں کو دیکھوں اور ان کو ہاتھ لگاؤں اور زنا کروں اور کئی کئی دفعہ ان باتوں پر عملی اقدام کی بھی کوشش کی علاج فرمائیں۔

جواب: ان سے بچنے کا علاج صرف ہمت ہے ہمت کے علاوہ کوئی علاج نہیں

ٹھان لیں کہ چاہے جان جاتی رہے لیکن یہ گناہ نہیں کروں گا اور ٹھان لیں کہ گناہ میں جو تھوڑی دیر کی لذت ہے اس کو نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ اس لذت کی وجہ سے ہی آدمی گناہ کرتا ہے۔ اگر ٹھان لیں کہ یہ لذت نہیں اٹھانی ہے تو گناہ چھوڑنا کچھ مشکل نہیں اور جس وقت گناہ کا تقاضا ہو اس وقت ہمت کر کے اس کا مقابلہ کریں۔

۶۶۷ **حال**: حضرت والا میں نے تمام گناہوں سے توبہ کر لی ہے مگر پھر شہوت تیز ہو جاتی ہے اب میں کیا کروں دل تو چاہتا ہے کہ تعلیم کو چھوڑ دوں اور آپ کے قدموں میں زندگی بسر کروں۔ حضرت والا آپ سے گذارش ہے کہ بندہ کی رہنمائی فرمائیں اور ان گناہوں کی دلدل سے نکالیں۔

جواب: جب گناہ کا تقاضا ہو ہمت سے اس کا مقابلہ کرنا اور اسبابِ گناہ سے دُور رہنا اس کا علاج ہے۔ شہوت کا پیدا ہونا برا نہیں اس پر عمل کرنا برا ہے۔ اگر مدرسہ میں رہ کر گناہ نہیں چھوڑ سکتے تو مدرسہ چھوڑ دو کیونکہ تقویٰ فرضِ عین ہے اور علم دین حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ عین اور فرضِ کفایہ میں جب مقابلہ ہوگا تو فرضِ کفایہ کو ترک کیا جائے گا۔ نگاہوں کی سختی سے حفاظت کریں میرا رسالہ عشق مجازی کی تباہ کاریاں کے چند صفحات روزانہ پڑھیں۔

۶۶۸ **حال**: عرض یہ ہے کہ لوگ مجھ کو بزرگ کہتے ہیں اور اپنے استاد اور والدین و عزیز واقارب بہت عزت کرتے ہیں اور میری بہت تعریف کرتے ہیں تو میں بہت خوش ہوتا ہوں اور اگر کوئی میری تعریف نہ کرے یا بحث ومباحثہ کرے تو مجھے بہت غصہ آتا ہے پھر میں اس کی عزت نہیں کرتا ہوں۔

جواب: اپنے نفس سے کہو کہ کیا خوش ہوتا ہے اگر ابھی تیرا عیب اللہ ظاہر کر دے تو لوگ تعریف کے بجائے جوتے ماریں۔ پرچہ علاج کبر روزانہ پڑھیں اور جب لوگ برائی کریں تو سوچیں کہ میرا چھوٹا سا عیب ان پر ظاہر ہوا ہے تو یہ میری برائی کر رہے ہیں اگر بڑا عیب لڑکوں اور لڑکیوں والا ظاہر ہو جائے تو منہ پر تھوکیں اور

کتنی رسوائی ہو برائی کرنے والوں کو اپنا محسن سمجھیں اور ان کی عزت کریں۔

۶۶۹ **حال**: بندہ مدرسہ میں زیرِ تعلیم ہے روزانہ بس میں سفر کرتا ہے تو کھڑکی سے باہر اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے لیکن جب کسی پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لیتا ہے لیکن چند دنوں کے بعد میں نے غور کیا تو اس نتیجہ پر پہنچ رہا ہوں کہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں پہلے چہرہ تلاش کرتا ہوں جب دیکھ لیتا ہوں تو چہرہ جھکا لیتا ہوں۔

جواب: یقیناً نفس نے دھوکہ کیا تمہیں اُلّو بنا رہا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اس تلاش حُسن کے بعد جو ایک لمحہ کے لیے بھی کسی حسین پر نظر پڑے گی وہ پہلی اچانک نظر نہیں ہے بلکہ قصداً اور عمداً نظر ڈالی گئی ہے اس لیے یہ حرام ہے اور آنکھوں کا زنا ہے اور چونکہ نظر تلاش حُسن کر رہی ہے اس لیے ہر نظر مجرم ہے خواہ حسین پر پڑے یا نہ پڑے اور گناہ لکھا جا رہا ہے۔ لہٰذا سفر کے دوران بس کے باہر نہ دیکھیں اور بس کے اندر بھی نظر نیچی رکھیں بہت سختی سے نگاہ کی حفاظت کریں۔

۶۷۰ **حال**: اس کے علاوہ غصہ اور تکبر بہت ہے والدہ پر چیخ جاتا ہوں کبھی تو بعد میں اپنی غلطی مان لیتا ہوں اور دل ہی دل میں افسوس کرتا ہوں اور کبھی وہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔

جواب: خانقاہ سے پرچہ علاجِ کبر اور اکسیر الغضب حاصل کر کے روزانہ ایک بار پڑھیں والدہ پر چیخنے پر صرف افسوس کرنا کافی نہیں بلکہ ان کے پیر پکڑ کر معافی مانگیں اور آئندہ دل میں عزم کریں اور زبان سے والدہ کے روبرو وعدہ کریں کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسی کمینہ حرکت نہیں کروں گا۔

۶۷۱ **حال**: بندہ مکمل طور پر باطنی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ ان بیماریوں میں ایک بڑی بیماری بدنظری کی ہے۔ دوسری بڑی بیماری لواطت کی ہے یعنی چھوٹے لڑکوں کے ساتھ منہ کالا کرنا اور تیسری بڑی بیماری استمناء بالید کی ہے۔ جناب عالیٰ بندہ

اپنے زندگی سے تنگ آ کر اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ میں تو وقت کی تنگی کی وجہ سے کراچی میں نہیں آ سکتا ہوں لہٰذا آپ مہربانی کر کے بندہ کو کوئی ایسا مشورہ دیں جس سے بندہ ان مہلک بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کر لے۔

جواب: تمام باہی بیماریوں کی جڑ اور سبب اول بدنظری ہے لہٰذا نظر کی سختی سے حفاظت کریں۔ پرچہ حفاظتِ نظر مُرسل ہے روزانہ ایک بار پڑھیں اور ان لڑکوں سے بالکل قطع تعلق کر لیں جن کے ساتھ ابتلا ہو چکا ہے بلکہ ان سے لڑائی کر لیں سخت الفاظ کہہ کر تا کہ آئندہ کو دل میں عداوت پیدا ہو جائے اور باہم ایک دوسرے سے نفرت ہو جائے۔ ایسے موقع پر یہ عرفی بداخلاقی عین عبادت ہے کیونکہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ہے۔ گناہ کا علاج سوائے ہمت کے اور کچھ نہیں۔ امردوں سے عیناً قلباً قالباً دُور رہیں، نہ ان سے بات کریں نہ ان کو دیکھیں نہ ان کا دل خوش کرنے کے لیے کلام کریں غرض مکمل اجتناب اور شرق و غرب کی دُوری ضروری ہے۔ آدمی کا کمال ہی یہ ہے کہ باوجود تقاضائے نفس کے گناہ سے بچے اور نفس کی مخالفت کرے کمال یہ ہے کہ شدید میلان ہو حسن کی طرف کشش ہو پھر بھی نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے اور اس سے قطع تعلق رکھے چاہے اس سے نفس کو کتنی ہی تکلیف ہو اس کو برداشت کرے اس کے لیے ہمت اور قوی ارادہ کی ضرورت ہے ٹھان لیں کہ چاہے کتنی ہی تکلیف ہو چاہے جان جاتی رہے ہرگز گناہ نہ کروں گا۔ بار بار یہ مجاہدہ اٹھانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ تقاضا کمزور ہو جاتا ہے اور تقاضائے نفس کی اگر مخالفت نہ کی تو تقاضوں میں اور زیادہ شدت ہوتی جاتی ہے۔

پرچہ حفاظت نظر اور عشق مجازی کا علاج روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔ پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۷۲ **حال**: حضرت اس عاجز کے گھر میں شرعی پردہ نہیں ہے یعنی بھابھی اور دوسری

غیر محرم جو رشتہ دار ہیں۔ حضرت عاجز کے گھر کا ماحول ایسا ہے کہ اگر اس شرعی پردہ کا حکم بروایت قرآن مجید ان لوگوں کو بتادوں تو ٹال مٹول کرتے ہیں۔

جواب: وہ ٹال مٹول کرتے ہیں تو کریں آپ ہمت سے کام لیں اور اعلان کردیں کہ میں بے پردگی برداشت نہیں کرسکتا۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے بآواز بلند کہیں کہ پردہ کرلیں۔ جہاں تک ہوسکے آپ خود بچیں اور نامحرموں کے سامنے نہ جائیں نہ ان کو آنے دیں نہ نامحرموں سے باتیں کریں اور بھابیوں سے کہلوادیں کہ اگر سامنے آئیں تو چہرہ اور بدن چھپا کر۔ اگر وہ نہ مانیں تو آپ اپنا کمرہ الگ کرلیں اور ان کو آنے سے منع کردیں اور بتادیں کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اور پردہ کا حکم اللہ کا ہے لہٰذا میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۷۳ **حال**: میں میڈیکل کا طالب علم ہوں عمر ۲۳؍سال ہے۔ آٹھ سال سے آپ کی مجالس میں حاضری کی توفیق حاصل ہورہی ہے۔ پچھلے خط میں آپ نے میری حسد کی بیماری کا جو علاج ارشاد فرمایا تھا تو ایک جملے سے ہی میری اکثر بیماری کا علاج ہوگیا۔ آپ نے فرمایا تھا اندیشہ ہے کہ ایسے شخص کو محروم ہی کردیا جائے۔ اس جملے نے میری اکثر بیماری ختم کردی۔

جواب: الحمدللہ۔ حسد کے مکمل خاتمہ تک علاج جاری رکھیں جو پچھلے خط میں مذکور ہے۔

۶۷۴ **حال**: ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ میں نے کالج میں اپنے پہننے کے لیے کچھ عمدہ جوڑے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ جوڑے میں گھر میں نہیں پہنتا جب کہ گھر میں پہننے کے لیے کچھ کم درجے کے جوڑے بنائے ہوئے ہیں۔ اب میرے دل میں خیال آتا ہے کہ باوجود یہ کہ آپ کی مجالس کی برکت سے میں کالج میں

نظر کی مکمل حفاظت کرتا ہوں کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ میں نے کالج میں پہننے کے لیے یہ عمدہ جوڑے دوسروں کو اور خاص طور پر لڑکیوں کو دکھانے کے لیے بنائے ہوئے ہیں۔ اس سے میں دکھاوے کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی نظر میں اپنی اہمیت بڑھانے کی کوشش کرنے کا گناہ گار تو نہیں ہو رہا۔

جواب: ایسے کالج میں جہاں لڑکیاں بھی ہوں عمدہ لباس کا اہتمام خطرہ سے خالی نہیں اس لیے معمولی لباس پہن کر کالج جائیں۔

ان ھی صاحب کا دوسرا خط:

۶۷۵ **حال**: پچھلے خط میں آپ نے مجھے جو ہدایت فرمائی تھی اب میں اس پر پوری طرح عمل کر رہا ہوں عمدہ جوڑے کالج میں پہن کر نہیں جاتا ہوں اور اب استری بھی اچھی طرح نہیں کرتا ہوں تاکہ لباس میں ایک عیب سا پیدا ہو جائے۔

جواب: ماشاء اللہ یہی چاہیئے بہت دل خوش ہوا۔

۶۷۶ **حال**: ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ پہلے میں دوسروں کو نہ تو اچھائی کی بات بتاتا تھا اور نہ ہی کسی برائی سے روکتا تھا لیکن اب میرے دوستوں نے مجھے کہا ہے کہ تم اپنے آپ کو بنانے میں لگے رہتے ہو لیکن دوسروں کو گناہ سے نہیں بچاتے اس لیے تم سے اس بارے میں پوچھ ہوگی۔ چنانچہ اب میں نے دوستوں کو خاص طور پر گناہوں سے بچنے کی ترغیب دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

جواب: جن سے توقع ہو کہ قبول کرلیں گے ان سے کہیں اور جہاں قبول کی توقع نہ ہو ان سے کہنا ضروری نہیں۔

۶۷۷ **حال**: اس کا ایک فائدہ مجھے یہ ہوا ہے کہ اب وہ گناہ جن کو میں ہلکا سمجھتا تھا مثلاً غیبت وغیرہ تو ان گناہوں سے میں اپنے نفس کو ملامت کر کے بچا لیتا ہوں کہ میاں دوسروں کو تو خوب بولتے ہو لیکن خود نہیں بچتے۔

جواب: صحیح۔

۶۷۸ **حال**: لیکن اس ترغیب کا ایک نقصان یہ ہو رہا ہے کہ اب میں جو بھی نیک کام کرتا ہوں یا گناہ سے بچتا ہوں تو فوراً دل میں خیال آتا ہے کہ فلاں لڑکا مجھے اس گناہ سے بچتے ہوئے دیکھ کر یہ کہہ رہا ہوگا کہ واہ بھئی واہ یہ تو دوسروں کو بھی گناہ سے بچاتا ہے اور خود بھی بچتا ہے۔اس طرح سے اب میری اکثر نیکیوں اور گناہوں سے بچنے میں اخلاص کم ہوتا جا رہا ہے۔

جواب: خیال آنا ریا نہیں۔ریا ارادہ کا نام ہے کہ دکھانے کی نیت ہو۔جب اپنے کسی کام یا نصیحت وغیرہ سے مقصود تعریف حاصل کرنا نہیں ہے تو خیال آنے سے کچھ نہیں ہوتا یہ ریا نہیں ہے وسوسۂ ریا ہے

۶۷۹ **حال**: کیا میں یہ سلسلہ ترک کر دوں۔

جواب: ہرگز نہیں۔بزرگوں نے فرمایا ہے کہ خوف ریا سے عمل کو ترک کر دینا بھی ریا ہے۔

۶۸۰ **حال**: نیز لڑکے کہتے ہیں کہ تمہاری بات سے ہمیں بڑا فائدہ ہوا اس سے میرے غرور میں مزید اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔

جواب: سوچ لیا کریں کہ فائدہ اُٹھانا تو ان کا کمال ہے نہ کہ میرا یہ تو ان کی خوبی کہ حق کو قبول کرتے ہیں اس میں میرا کیا کمال ہے۔اپنے کسی عیب کو یاد کر لیا کریں اور پھر نفس سے کہیں کہ تیرے اندر کتنی خرابیاں ہیں تیری بات سے تو تیرے اندر کی خرابی کا اثر آتا اس کے بجائے اللہ نے تیری بات میں اچھا اثر ڈال دیا تو یہ حق تعالیٰ کا احسان ہے لہٰذا اپنی نالائقی و نااہلی کا اقرار کریں اور اللہ کے احسان کا شکر کریں۔تشکر ذریعہ قرب ہے اور تکبر ذریعہ بُعد ہے تشکر اور تکبر جمع نہیں ہو سکتے کہ دونوں میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

حضرت والا کے ایک مجاز عالِم کا خط
اور حضرت والا کا جواب

۶۸۱ **حال:** جامعہ کی تدریسی خدمات کے ساتھ یہ سیہ کار چونکہ تعلیمات کی مسؤلیت بھی رکھتا ہے اس لیے جامعہ اساتذۂ کرام وطلباء عزیز کے امور اور مسائل سے بالکلیہ واسطہ رہتا ہے اور یہ مشغولیت جامعہ سے گھر واپسی آنے کے بعد بھی رہتی ہے۔ کبھی بذریعہ فون اور کبھی بصورت ملاقات علاوہ ازیں طلباء کے تکرار ومطالعہ کے اچانک معائنہ کے لیے بعد مغرب اور بعد عشاء جامعہ جانا ہوتا ہے ایسی صورت میں واپسی رات گیارہ بارہ بجے تک ہوتی ہے نیز جامعہ کے اساتذہ وطلباء کے تعلیمی ریکارڈ کی تیاری ، اسباق وتقسیم اسباق کے نقشہ جات کی تیاری، حاضریوں اور دیگر امور سے متعلق فائلوں کی تیاری جامعہ کے اوقات کار میں اکثر ممکن نہیں رہتی چنانچہ یہ سارے کام گھر پر مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ جامعہ کے نظم، تعلیم اور دیگر امور میں تاخیر یا تعطل نہ ہو۔ ایسے مواقع پر پھر یہ سیہ کار رات ایک دو بجے تک بھی مصروف رہتا ہے جو الحمد للہ ایک بڑی سعادت ہے۔ اسی طرح جامعہ کے امور کے سلسلہ میں عموماً مجلس مشاورت حضرت مہتمم صاحب مدظلہم کے ساتھ رات بعد عشاء طے ہوتی ہے۔

رات بعد عشاء والدہ ماجدہ مدظلہا کی خدمت میں حاضری کا معمول بھی ہے۔ اس میں تخلف سے وہ کبیدہ خاطر ہوتی ہیں۔ حضرت والا یہ سیہ کار مذکورہ بالا مشاغل کی وجہ سے آنجناب کی خدمت میں پابندی سے حاضری کا تسلسل رکھنے پر قادر نہیں رہتا چنانچہ دل بے چین رہتا ہے اور اس خیال سے اس بے چینی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے کہ حضرت والا سے کما حقہ فیضیابی سے محروم ہوں۔ اس بابت حضرت والا دامت برکاتہم سے دست بستہ راہنمائی کی درخواست ہے۔

جواب: ؎

مصروفیتِ کارِ جہاں اُف مری توبہ
فرصت نہ نکالو گے تو فرصت نہ ملے گی

کیا ہفتہ میں ایک بار بھی اپنے شیخ سے ملاقات کی فرصت نہیں ہوسکتی؟ جب مال حاصل کریں گے تو سپلائی درست ہوگی ورنہ جب اپنی جیب ہی خالی ہوگی تو دوسروں کو کیا دو گے۔

❁❁❁❁❁

۶۸۲ **حال**: گذارش یہ ہے کہ میں بہت ہی پریشان ہوں میری شادی کو ابھی چھ سال ہوئے ہیں میرے شوہر کو اب بہت ہی غصہ آنے لگا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے لگے ہیں اور میں بھی اپنے شوہر سے زبان چلانے لگی ہوں اور بات بہت ہی آگے بڑھ جاتی ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتے اور ٹی وی کے بھی شوقین ہیں آفس سے آکر ہر وقت ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اور کیبل بھی لگانے کو کہتے ہیں اور میں منع کرتی ہوں اور نماز پڑھنے کو کہتی ہوں تو لڑنے لگتے ہیں اور اب تو گھر میں ہر وقت لڑائی ہوجاتی ہے میرے مزاج اور ان کے مزاج میں بہت فرق ہے بتائیں میری زندگی میں خوشحالی آجائے اور ہمارا گھر آباد رہے۔

جواب: ہرگز زبان نہ چلائیں آپ خود ٹی وی نہ دیکھیں نہ کسی گناہ کے کام میں شریک ہوں۔ یہ عملی تبلیغ ہے خود نماز کی پابندی کریں ان سے کچھ نہ کہیں اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ بہشتی زیور کے چوتھے حصہ میں میاں کے ساتھ نباہ کا طریقہ روزانہ ایک بار پڑھیں۔

❁❁❁❁❁

۶۸۳ **حال**: بندہ کو کبھی دل میں کچھ بات القاء (پیدا) ہوتی ہے پھر جو بات دل میں پیدا ہوتی ہے وہ پھر چند دنوں بعد یا چند گھنٹے بعد حقیقی صورت میں وہ بات ظہور پذیر ہوجاتی ہے یا پھر کبھی خواب میں جو دیکھتا ہوں تو وہ بھی چند دنوں بعد ظہور پذیر

ہوجاتی ہے۔ حضرت والا احقر نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ اس کو الہام کہتے ہیں فلہٰذا بندہ کو اس معاملہ و مسئلہ کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔

جواب: ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کریں اصل چیز اتباع سنت ہے تقویٰ ہے جس سے اللہ کا قرب ملتا ہے۔ الہام و کشف و کرامت مطلوب نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۸۴ **حال**: مسئلہ یہ ہے کہ میں مدرسہ میں پڑھاتی ہوں اور اپنی شاگردوں کو میں پہلے نہیں جانتی تھی۔ وہ اللہ کے لیے مدرسہ آتی ہیں اور میں بھی اللہ کے لیے مدرسہ پڑھانے جاتی ہوں لیکن ایک طالبہ مجھ کو اچھی لگتی ہے میں اس سے سبق کے علاوہ اکیلے میں باتیں کرتی ہوں اور ایک مرتبہ اس کو ہدیہ بھی دیا اور میرا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرے اور وہ میرے خیال میں بھی آتی رہتی ہے اور میں اس کو سوچتی رہتی ہوں لیکن اب اتنا نہیں لیکن الحمدللہ نماز و قرآن کی قراءت کرتے وقت اس کو نہیں سوچتی البتہ ویسے خیال وسوسہ آجاتا ہے اور میں نے کتاب میں پڑھا تھا کہ وسوسہ کا آنا برا نہیں ہے لانا برا ہے میں کوشش کرتی ہوں خیال وغیرہ نہ آئے لیکن پھر بھی خیالات آتے رہتے ہیں۔ استاد صاحب کہیں یہ غیر اللہ کی محبت تو نہیں کیونکہ غیر اللہ اور اللہ کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے آپ پلیز میرے اس مسئلے کو حل کردیجئے اور ابھی جواب دے دیجئے کہ یہ محبت صرف میرے دل کے لیے ہے یا اللہ کے لیے ہے اور اگر غیر اللہ کی محبت ہے تو پھر اس کو اللہ کی محبت میں کس طرح تبدیل کرے کیونکہ نہ وہ طالبہ مدرسہ چھوڑ سکتی ہے اور نہ ہی میں اور یہ محبت فتنہ تو نہیں استاد صاحب بالکل واضح الفاظ میں جواب دیجئے گا اللہ تعالیٰ آپ کے دونوں جہانوں کے مسائل حل فرمائے۔ آمین۔

اور میں اس طالبہ کے بارے میں سوچتی ہوں تو یہ حرام خیالات تو نہیں صرف یہ سوچتی ہوں اس نے کتنا اچھا بولا کتنا اچھا پڑھتی ہے اخلاق و عادات

اچھی ہیں اس پر گناہ تو نہیں صرف اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اس چیز کی فکر ہے اگر غیر اللہ ہے تو نجات کی صورت بتادیں ورنہ مسئلہ حل کریں۔

جواب: اس سے تنہائی میں نہ ملیں نہ اس کو دیکھیں نہ باتیں کریں صرف کلاس میں سبق پڑھائیں صرف سبق تک تعلقات کو محدود رکھیں لیکن اس کو سامنے نہ بیٹھائیں اس میں نفس کی آمیزش معلوم ہوتی ہے اور یہ فتنہ ہوسکتی ہے۔ غیر ضروری تعلقات کو بزرگوں نے منع فرمایا ہے اس سے ملنا کیا فرض وواجب ہے؟ بالکل قطع تعلق کرلیں ورنہ اللہ سے دُوری ہوجائے گی۔ اس سے اللہ کے لیے محبت کا خواب بھی نہ دیکھیں۔ جس محبت میں نفس کی تھوڑی سی بھی آمیزش ہووہ کبھی اللہ کی محبت میں تبدیل نہیں ہوسکتی۔

❁❁❁❁❁

۶۸۵ **حال**: گذارش ہے کہ کوئٹہ میں ہمارا گھر ہے اور ہمارا ایک محلّہ ہے اور ہم اکثر رشتہ دار ایک ہی محلّہ میں رہتے ہیں سارے گھر ساتھ ساتھ ہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ جب کراچی مدرسہ سے گھر جاتا ہوں تو سارے رشتہ دار ملنے کے لئے آتے ہیں چچیاں اور چچا کی بیٹیاں بھی ملنے کے لیے آتی ہیں نہ ملنے کے باوجود بھی ملنا پڑتا ہے اور میری بھابھی بھی ہے گھر میں اس سے پردہ کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ بندہ کو ایسا مشورہ دیں کہ میرے لیے پردہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم پہ چلنا آسان ہوجائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بن جائے کوئی ایسی تدبیر ہو جس سے قطع رحمی بھی نہ ہو اور پردہ بھی ہوجائے اس کے بارے میں آپ بہت جانتے ہیں کہ پردہ کرنے سے قطع رحمی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح مشورہ دینے اور مجھ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت والا کے فیوض سے مجھے بھی کچھ حصہ عنایت فرمائے اور حضرت والا کی برکت اور دُعاؤں سے میری مغفرت فرمائے اور علم نافع عطا

فرمائے آمین ثم آمین۔

جواب: پردہ کرنا قطع رحمی نہیں ہے کیونکہ اللہ کا حکم ہے۔اگر یہ قطع رحمی ہوتی تو اللہ تعالیٰ پردہ کا حکم ہی نہ دیتے اس لیے گھر میں اعلان کردیں کہ نامحرموں سے میں پردہ کروں گا کوئی نامحرم میرے سامنے نہ آئے۔اس میں اگر کوئی برا مانے تو مانا کرے لوگوں کی پرواہ نہ کریں اللہ تعالیٰ کو راضی رکھیں۔حدیث پاک میں ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے مخلوق کی پرواہ نہیں کرتا اللہ اس کے لیے کافی ہوجاتا ہے اور جو مخلوق کے خوف سے اللہ کے حکم کو توڑ دیتا ہے اللہ اس کو مخلوق کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنادیتا ہے۔بھابھی سے پردہ اشد ضروری ہے اور کچھ مشکل نہیں وہ اپنا چہرہ اور بدن چھپا کر گھر کا کام کاج کریں گھر میں تنہائی نہ ہو یعنی اگر گھر میں کوئی نہ ہو اس وقت گھر میں آپ داخل نہ ہوں۔دارالعلوم سے پردہ کے متعلق فتویٰ لے جائیں اور خاندان والوں کو دکھادیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے لہٰذا میں اس کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔

❁❁❁❁❁

۶۸۶ **حال**: بعض دفعہ مجھے اپنی روحانی بیماریوں میں شک ہوجاتا ہے کہ آیا یہ مجھ میں ہے یا نہیں مثلاً کِبر اس میں مجھے کچھ شک ہے کہ مجھ میں ہے یا نہیں اسلئے کہ میں اکثر اوقات جب اپنی کوتاہیوں پر نظر کرتا ہوں تو خود کو سب سے گرا ہوا محسوس کرتا ہوں اور بعض دفعہ جب دوسرے پہلو پر نظر کرتا ہوں تو اس خاص پہلو میں دل میں کچھ آ ہی جاتا ہے اب مجھے شک اس بات میں ہے کہ مجھ میں کِبر ہے یا نہیں۔

جواب: اپنی خوبی پر نظر ہونا اور اس کو اپنا کمال سمجھنا یہ عُجب ہے اور اپنے کو اچھا سمجھنا اور دوسروں کو اپنے مقابلہ میں حقیر سمجھنا یہ کِبر ہے اور دونوں یعنی عُجب و کِبر دونوں حرام ہیں اور گناہ کبیرہ میں داخل ہیں۔دونوں کا علاج ہے اپنے نفس کا جائزہ لیں۔اگر بیماری کا شبہ بھی ہو تو بھی علاج میں فائدہ ہے۔

۶۸۷ **حال**: بعض دفعہ جب میرے سامنے علماء کرام یا عوام کسی دینی مسئلہ کو بیان کرتے ہیں اور اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ جو میرے نزدیک اس طرح نہیں کرنا چاہیے یا وہ بات ہمارے اکابر کے ذوق کے خلاف ہوتی ہے اگرچہ ان کے اکابر کا مسلک ہوتا ہے تو دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ اس کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے تو کبھی تو کسی اچھے طریقے سے روک دیتا ہوں کہ یہ اس طرح نہیں۔

جواب: اپنے اکابر کے خلاف ذوق رکھنے والوں سے زیادہ ربط ضبط نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو حق کو واضح کر دیں ورنہ اس مجلس سے اٹھ جائیں۔

۶۸۸ **حال**: اکثر اوقات یا تو بہتر موقع کی تلاش میں یا اس وقت میں اس بات کے جواب دینے میں یا روک دینے میں کوئی فائدہ محسوس نہیں ہوتا تو میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

جواب: اس وقت اگر مصلحت نہ ہو تو دوسرے وقت حق کو پیش کر دیں۔

۶۸۹ **حال**: ایک بیماری جو میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بدنظری ہے جب گاڑی میں جاتا ہوں تو نفس دھوکہ دیتا ہے کہ کیا ہوگا اب تھوڑی دیر کی تو بات ہے دس پندرہ منٹ کے بعد سب کچھ ختم ہو جائے گا ذرا دیکھ لو کوئی حرج نہیں۔

جواب: عاشق تو ایک لمحہ کو اپنے محبوب کو ناراض نہیں کرتا، محبوبِ حقیقی کو دس پندرہ منٹ، ناراض رکھنا یہ کیسی عاشقی ہے، کیسی محبت ہے لہٰذا ہرگز نہ دیکھیں اگر پھر بھی کوتاہی ہو جائے تو فوراً ندامت کے ساتھ توبہ کریں اور گھر آ کر بیس رکعات پڑھیں اور اس کا معمول بنالیں تو اُمید ہے بہت جلد نفع ہوگا۔

۶۹۰ **حال**: میں جس مدرسہ میں پڑھاتا ہوں اس میں سب نابالغ بچے اور بچیاں ہیں تو اس میں نفس یہ دھوکہ دیتا ہے کہ یہ بچے ہیں یہ تو حدِ شہوت کو بھی نہیں پہنچے اس میں کیا حرج ہے دیکھا کرو اور مزے لیتے رہو تو بہر حال بچتے بچتے کبھی نفس لذت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ برائے کرم کوئی تدبیر کوئی عمل عنایت

فرمائیں تاکہ میری عدم وقوع یقینی ہوجائے۔

جواب: عدم وقوع معصیت کے لیے بجز ہمت کوئی اور تدبیر نہیں۔ نفس کی چال میں نہ آئیں کہ بچے ابھی حد شہوت میں داخل نہیں ہوئے لیکن جب آپ مزہ اُڑا رہے ہیں تو آپ تو حد شہوت میں داخل ہوگئے اور حرام کے مرتکب ہورہے ہیں جو محلِ شہوت ہو اس کو دیکھنا حرام ہے خواہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو۔

۶۹۱ **حال**: حضرت والا کی خدمت میں کن الفاظ میں اپنے باطن کو ظاہر کروں لیکن بندہ منجملہ بیماریوں کے جلق کی بیماری کے علاج کا محتاج ہے جس کا سب سے بڑا سبب نفس ''صرف آج'' کے الفاظ سے مہیا کرتا ہے۔ امید ہے کہ بندہ کو محروم نہیں کیا جائے گا اور انشاء اللہ جو دوا تجویز ہوگی حتی الوسع تعمیل کروں گا۔

جواب: صرف آج پر اگر گئے تو نفس ہمیشہ گناہ کرتا رہے گا اور ہر تقاضے پر صرف آج ہی کہے گا۔ نفس جب آج کہے تو آپ کہہ دیں کہ آج بھی نہیں اور کبھی نہیں یعنی آج بھی نہیں اور کبھی بھی گناہ نہیں کروں گا۔ ٹھان لو کہ جان دے دوں گا یہ لذت نہیں اٹھاؤں گا۔ کیونکہ لذت ہی کی وجہ سے نفس گناہ کرتا ہے حالانکہ تھوڑی دیر کی لذت ہے پھر عذاب ہی عذاب ہے۔ اس کے دینی و دنیوی نقصانات سوچیں کہ قیامت کے دن ایسے شخص کے ہاتھوں سے منی ٹپک رہی ہوگی اور سارے عالم کے سامنے رسوائی ہوگی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۹۲ **حال**: عرض ہے کہ بندہ میں بدنظری کی بیماری ہے دُعا کریں اللہ تعالیٰ اس سے نجات عطا فرمائے اس سے بچنے کا کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ یہ عادت مجھ سے چھوٹ جائے۔ جب اہتمام کرتا ہوں تو بچتا بھی ہوں لیکن پابندی نہیں کر سکتا زیادہ دیر تک۔

جواب: ہر کوتاہی پر کم از کم بارہ رکعات پڑھیں، گڑ گڑا کر اللہ سے معافی مانگیں۔

اس کے بعد بھی اگر دوبارہ غلطی ہو بارہ رکعات نفل پڑھیں اور دس روپیہ صدقہ کریں۔ پابندی سے اطلاع حال کریں۔

۶۹۳ **حال**: حُبِّ مال ہر وقت سوار رہتا ہے۔

جواب: سوچا کریں کہ اللہ نے علم دین کی دولت عطا فرمائی ہے دنیا کے فانی مال کی اس کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اللہ والا ہو جاتا ہے دنیا اس کے پیچھے پھرتی ہے اہل اللہ کو دنیا بھی مل جاتی ہے اور اہل دنیا کو اگر ملی تو صرف فانی دنیا ملتی ہے لہٰذا دنیا کی فکر کیا کرنا جو دین کے ساتھ خود آجاتی ہے اس لیے دین کی فکر کرو اور موت کو یاد کرو جو سب مال و دولت کو چھین لیتی ہے اور مال حاصل کرنے کے منصوبے خاک میں ملا دیتی ہے۔

۶۹۴ **حال**: دُعا مانگنے میں دل نہیں لگتا یعنی دل سے دعا نہیں کرسکتا صرف زبان سے لیکن دُعا کے دوران دوسرے خیالات آتے ہیں۔

جواب: دل لگنا ضروری نہیں ہے دل لگانا ضروری ہے بس بہ تکلف اللہ کی طرف دھیان کر کے دُعا مانگیں خیالات آنے سے پریشان نہ ہوں دُعا مانگے جائیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۹۵ **حال**: بعد از سلام مسنون اصلاح نفس کے سلسلے میں رفع پریشانی کے لیے عرض ہے کہ بندہ ایک جامع مسجد کا امام اور دینی مدرسہ کا مدرس ہے مگر گناہوں کے سمندر میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ ناقابل بیان ہے۔ اپنے اکابر کے مواعظ میں بار بار یہی دیکھا کہ جب تک کسی مصلح سے اصلاحی رابطہ نہ ہو اصلاح ناممکن ہے اور خود میرے سامنے اکثر حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر ہوتا ہے ؎

مولوی ہر گز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

حضرت والا بندہ نے حضرت ......رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا تھا۔

حضرت کی شہادت کے بعد ارادہ کیا تھا کہ کسی بزرگ سے رابطہ رکھوں۔ مگر ایک معمولی عذر سے یہ رابطہ نہ ہوسکا۔ وہ یہ کہ اصلاحی تعلق کے سلسلے میں بارہا یہ بات پڑھی اور سنی ہے کہ مناسبت مع الشیخ ضروری ہے۔ اب میں جہاں بھی رابطہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں شیطان یہی مناسبت کی بات دل میں ڈال دیتا ہے اس طرح سے عرصہ دراز سے اپنی اصلاح سے محروم ہوں۔

جواب: مناسبت کاملہ نہ ہو تو مناسبت ناقصہ سے بھی کام چل جاتا ہے۔ طبعی مناسبت نہ ہو تو عقلی مناسبت بھی کافی ہے اور یہ بڑھانے سے بڑھ جاتی ہے البتہ توحش وانقباض وتکدر اس مصلح سے نہ ہو کہ یہ دلیل عدم مناسبت کی ہے۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر مصلح کا انتخاب کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۹۶ **حال**: ایک مریض عشق مجاز نے نظم میں اپنا حال تحریر کیا۔ حضرت والا نے نظم ہی میں نصیحت تحریر فرمائی جو مندرجہ ذیل ہے۔

نصیحت:

مشورہ سُن لے مجھ سے مِرے ہم نشیں
دل حسینوں سے ہرگز لگانا نہیں
ہے فلک نوحہ خواں تنگ ہے یہ زمیں
یوں حسیں کرتے ہیں دل کو اندوہ گیں
گل رخوں کو سمجھتا ہے جو گلستاں
یہ خزاں ہے خزاں یہ خزاں ہے خزاں
اس بیاباں کو تو مت سمجھ گلستاں
ورنہ پچھتائے گا اے مرے مہرباں
خاک پر خاک اپنی جوانی نہ کر
رائیگاں اس طرح زندگانی نہ کر

اِن حسینوں سے کس کو ملا چین ہے
جس نے بھی دل دیا ان کو بے چین ہے

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۹۷ **حال**: حضرت بندہ یہ تیسرا اصلاحی خط لکھ رہا ہے جبکہ بیعت کیے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں۔ خط لکھنے میں سُستی کرتا ہوں لیکن جب بہت پریشان ہوتا ہوں تو شیخ کی طرف رجوع کا خیال آتا ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک مرض جس کے بارے میں پہلے خط میں لکھا تھا کہ ایک عورت کی محبت میں مبتلا ہوں آپ نے علاج تجویز فرمایا تھا کہ اس کی طرف توجہ و التفات نہ کرو اور دوسرے کام میں مشغول ہو جاؤ الحمدللہ اس علاج کی برکت سے محبت مدھم پڑ گئی۔ اور وقت اچھا گذرنے لگا مگر کچھ دن ہوئے اس عورت نے مجھے ایک بچہ کے ذریعہ خط بھیجا جس میں کچھ مسائل پوچھے اور کچھ ایسے جملے لکھے کہ تم عالم باعمل ہو اور تم ایسے ہو ویسے ہو میں تم سے پڑھنا چاہتی ہوں جس کی وجہ سے مجھ مریض دل والے میں اس کی محبت کی چنگاری عشق کے شعلوں میں تبدیل ہوگئی۔ اس کے جواب میں نے اس کو لکھ کر بھیج دیئے۔ اب حضرت نہ رات کو چین ہے نہ دن کو گویا کہ ایک بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہوں ایسا لگتا ہے کہ جیسے نہ دین کا کام کرسکتا ہوں نہ دنیا کا اپنے آپ کو ایسے محسوس کرتا ہوں کہ جیسے دنیا میں سب سے زیادہ عذاب میں میں مبتلا ہوں حضرت سے عاجزانہ دُعا کی بھی درخواست ہے اور علاج بھی چاہتا ہوں۔

جواب: خالی بیعت ہو گئے کبھی صحبت میں آ کے نہ رہے۔ کم از کم چالیس دن لگانا ضروری ہے، آپ نے خط کا جواب کیوں بھیجا بلکہ آپ کو تو تنبیہ کرنی چاہیے تھی کہ بغیر شوہر کی اجازت کے تم نے کیسے خط لکھا۔ آئندہ خط بھیجا تو تمہارے شوہر کو اطلاع کروں گا۔ غرض ہمت کر کے خوب ڈانٹیں اور برا بھلا کہیں کہ اسے

آپ سے نفرت ہوجائے ۔پرچہ علاج عشق مجازی روزانہ ایک بار پڑھیں ہدایات پر عمل کریں پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں ۔فنائیت حسن کا مراقبہ دو منٹ کریں کہ یہ شکلیں کیسی بھدی ہونے والی ہیں تو ند نکل آتی ہے کمر جھک کے مثل کمانی ہوجاتی ہے آنکھوں سے کیچڑ بہہ رہا ہے۔سوچو کہ پیشاب پاخانہ ان کی رانوں سے بہہ رہا ہے مکھیاں بھنبھنارہی ہیں اور تین منٹ مراقبہ کریں کہ میدان قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ نالائق میں نے تجھے کیا ان گلنے سڑنے والی لاشوں پر فدا ہونے کے لیے پیدا کیا تھا، مجھے چھوڑ کر تو ان لاشوں پر کیوں فدا ہوا اور دو منٹ دوزخ کا مراقبہ کرو کہ دوزخی آگ کے ستونوں میں جل رہے ہیں اور کوئی یارو مددگار نہیں، پھر توبہ کرو کہ اے اللہ! ابھی میں زندہ ہوں مجھے معاف کردے اور عذاب سے بچالے۔

۶۹۸ **حال**: کبھی دل کرتا ہے کہ قصبہ چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں کیونکہ ایک شہر کے بعض مدارس والوں نے تدریس کی دعوت دی تھی ۔اس وقت ان کو جواب دیا تھا کہ قصبہ میں مدرسہ کی بنیاد قائم ہوجائے۔حضرت کے جواب کا منتظر ہوں۔

جواب: اگر مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو شہر چھوڑ دو۔تقویٰ فرضِ عین ہے درس و تدریس فرض عین نہیں۔ احقر کا رسالہ ’’بدنظری اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں‘‘ منگا کر مطالعہ میں رکھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۶۹۹ **حال**: اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضرت والا عافیت سے ہوں آمین ۔ کچھ ماہ پہلے حضرت والا کو خط بھیجا تھا لیکن شاید مل نہ سکا۔حضرت آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ تو رہا نہیں۔اس لیے اس کے آداب کا بھی کچھ خاص علم نہیں۔

جواب: خط و کتابت کریں آداب کی فکر نہ کریں، جو ادب ضروری ہوگا بتا دیا جائے گا۔

۷۰۰ **حال**: حضرت میں تہہ دل سے اپنی اصلاح کروانا چاہتا ہوں۔

جواب: بہت اچھا، حالات کی اطلاع کرتے رہیں اور تجویزات کی اتباع

۷۰۱ **حال**: مجھے اللہ کے راستہ کے متعلق کچھ علم نہیں لیکن حضرت آپ کی محبت بس بڑھتی چلی جارہی ہے۔آپ سے دُور ہوتے ہوئے بھی۔

جواب: مبارک ہو شیخ سے محبت نعمت عظمیٰ ہے اور تمام ترقیات کی کنجی ہے۔

۷۰۲ **حال**: حضرت عرض تو صرف یہ ہے کہ بس اس درد کو مستقل کر دیجئے۔ حضرت بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا ہے اپنے گناہوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہ کسی برے حال میں موت آئے گی۔

جواب: ان شاء اللہ بہت اچھے حال میں موت آئے گی اگر کاملین میں نہ اُٹھائے گئے تو تائبین میں ان شاء اللہ ضرور اُٹھائے جائیں گے اور یہ بھی نعمت عظمیٰ ہے۔ ہمارے سلسلہ کی برکت ہے کہ یہاں کوئی محروم نہیں رہتا۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اہل اللہ سے جڑے ہوئے ہیں اللہ اللہ کر رہے ہیں لیکن کبھی ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں، گر پڑتے ہیں لیکن پھر توبہ کر کے اٹھ کر چل پڑتے ہیں، مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کو پاک صاف کر کے اپنے تعلق کو تمام تعلقات پر غالب کر کے پھر اپنے پاس بلاتے ہیں۔ اہل اللہ یا اہل اللہ کے غلاموں کے صحبت یافتہ کا ان شاء اللہ سوءِ خاتمہ نہیں ہوسکتا۔

۷۰۳ **حال**: حضرت دو ہفتے تین ہفتے ایسے گذرتے ہیں جیسے میں نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو اور پھر ایک دو دن ظالم نفس ایسا بے قابو ہوتا ہے کہ دو قسم کے خیالات آتے ہیں ایک تو یہ کہ کرلے تھوڑا سا دیکھ لے اور دوسرا یہ کہ توبہ کرلیں گے۔

جواب: گناہ کا خیال آنا برا نہیں اس پر عمل کرنا برا ہے جب خیالات آئیں کسی مباح اور جائز کام میں لگ جائیں کسی سے بات چیت کرنے لگیں اور اسباب گناہ سے دور ہو جائیں ان شاء اللہ بچ جائیں گے کیونکہ ذہن بیک وقت دو چیزوں کی

طرف متوجہ نہیں ہوسکتا۔ توفیق توبہ اپنے اختیار میں نہیں اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ نفس سے کہو کہ حالت گناہ میں ہی اگر موت آگئی یا گناہ کے بعد توفیق توبہ نہ ملی تو کیا کرو گے۔

۷۰۴ **حال**: ذہن میں آتا ہے کہ لوگوں کے سامنے تو کبھی کسی پر نظر نہیں اُٹھتی لیکن اکیلے میں ایسی نمک حرامی ہوجاتی ہے کہ بعد میں اپنی شکل بھی دیکھنے کا دل نہیں چاہتا۔

جواب: اگر نفس سے مغلوب ہوکر گناہ کر بیٹھیں مثلاً نگاہ خراب ہوجائے فوراً توبہ کریں نفس پر جرمانہ کریں۔ ایک غلطی پر بارہ رکعات پڑھیں اور اگر روپیہ خرچ کرنا زیادہ گراں ہے تو اتنا روپیہ صدقہ کریں کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۷۰۵ **حال**: حضرت امراض تو بہت سارے ہیں ایک تو پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اور دیر کی تو میں کہیں برباد ہی نہ ہو جاؤں تو حضرت اس وقت پھر کس سے مدد مانگوں گا۔ اور حضرت یہ سچ ہے کہ آپ نے سب کو محبت دی۔ تو تھوڑی سی مجھے بھی دے دیجئے اور سکھا دیجئے۔

جواب: بندہ کا کام سکھانا ہے عطا فرمانا اللہ کا کام ہے ہر ماہ ایک بار خط لکھتے رہیں اپنے حالات کی اطلاع کرتے رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ سب تلافی ہو جائے گی۔ پریشانی اور مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ مطمئن رہیں۔

۷۰۶ **حال**: حضرت یہ نہ ہو کہ پچھتانے کے قابل بھی نہ رہوں۔

جواب: مطمئن رہیں اس راہ میں کامیابی ہی کامیابی ہے ناکامی نہیں بس لگے رہیں گرتے پڑتے چلتے رہیں۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اُٹھے اُٹھ کر چلے

۷۰۷ **حال**: حضرت خط نہ لکھنے کی وجہ اتنے عرصے سے بھی یہی ہے کہ کبھی نہیں لکھا تھا اور شرما حضوری میں ہی اتنا وقت گذر گیا۔

جواب: جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں آداب وغیرہ کی فکر نہ کریں اس طرح شیطان دُور رکھنا چاہتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۰۸ **حال**: عرض خدمت ہے کہ میں نے مدرسۃ البنات سے دورۂ حدیث اسی سال مکمل کیا ہے میری طبیعت آج سے دوسال پہلے ایسی ہوگئی تھی کہ میں پورا پورا دن روتی رہتی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے (العیاذ باللہ) اللہ کی ذات کے بارے میں وساوس آتے تھے اور تقریباً ۳ مہینے تک یہی حالت رہی تھی۔ پھر میں نے مولویوں اور نفسیاتی ڈاکٹر کو دکھایا اور اِن وساوس کے بارے میں مشکوٰۃ شریف میں پڑھا اور کچھ اساتذہ نے تسلی دی تو یہ وساوس مجھ سے دُور ہو گئے تھے۔ اب پھر تقریباً دو ماہ سے یہی خیالات آتے ہیں۔ گھر والے پریشان ہو جاتے تھے اس وجہ سے اب میں روتی نہیں۔ لیکن یہ خیالات میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اب یہ خیالات کس طرح دُور ہوں گے اس کا علاج آپ مجھے بتائیے۔ اور آپ میرے لیے دعائے خاص کیجئے گا کہ مرتے دم تک ایسے وساوس نہ آئیں۔

جواب: آپ کے مرض کی وجہ یہ ہے کہ آپ ان وساوس کو خلاف ایمان اور خلاف دین سمجھتی ہیں حالانکہ وساوس کا آنا علامت ایمان ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کو ایسے وساوس آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانے سے بہتر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے اور یہ سند ایمان کسی عالم سے کسی صوفی سے نہیں بارگاہِ رسالت سے مل رہی ہے معلوم ہوا کہ وساوس مومن ہی کو آتے ہیں کافر کو وسوسہ نہیں آتا کیونکہ جہاں مال نہیں ہوتا وہاں چور نہیں جاتا جہاں ایمان کی دولت ہے وہیں شیطان آتا ہے پریشان کرنے کے لیے کیوں کہ مومن ہی کو وسوسہ سے صرف پریشان کر سکتا ہے ایمان کو چرا نہیں سکتا۔ اس لیے وسوسوں سے ہرگز

پریشان نہ ہوں بلکہ خوش ہو جائیں کہ اللہ نے دل میں ایمان عطا فرمایا ہے اور حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ واللہ وساوس کا علاج بجز عدم التفات کے اور کچھ نہیں۔ان خیالات کو مطلق اہمیت نہ دیں نہ ان میں مشغول ہوں نہ بھگانے کی کوشش کریں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ وساوس کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے اگر اس کو چھوؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹاؤ گے تب بھی کرنٹ مارے گا لہٰذا اس کو مطلق اہمیت نہ دیں جیسے کُتّا بھونک رہا ہو اگر اس میں مشغول ہو گے اور چپ کرانے کی کوشش کرو گے تو اور بھونکے گا بس اس کی طرف توجہ نہ کریں۔کُتّا بھونکتا رہتا ہے آپ راستہ چلتے رہتے ہیں بس وساوس کا بھی یہی علاج ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۰۹ **حال**: اللہ کے فضل و کرم سے سب خیریت ہے۔بیان میں حاضری باقاعدگی سے ہو رہی ہے لیکن لگتا ہے کہ دینی ترقی رک گئی ہے۔ذکر پر بھی پوری طرح دوام حاصل نہیں رہا تلاوت کا بھی خاص دل نہیں چاہتا۔اللہ کی محبت میں کوئی ترقی محسوس نہیں ہوتی بلکہ اب تو حالت پہلے سے بھی خراب ہوگئی ہے۔پہلے خوب دیر دیر تک دُعائیں مانگا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیا کرتا تھا لیکن اب یہ بھی نہیں رہا۔ پہلے کوئی بات چھوٹ جاتی تھی تو یہی ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض نہ ہو جائیں یا اللہ سے تعلق کمزور ہو جائے اب یہ کیفیت بھی نہیں رہی۔

جواب: کسی گناہ کی عادت تو نہیں ہے اگر ہے تو توبہ کریں اور علاج معلوم کریں۔ذکر و معمولات فوراً شروع کر دیں۔

۷۱۰ **حال**: اس بات کا بھی خیال آتا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ناراض نہ بھی ہوں تو کم از کم خوش تو نہیں ہیں پھر یہ سوچتا ہوں کہ میرے اندر کون سی اچھی بات ہے جس سے آپ کو خوش کر سکوں پڑھائی کی مصروفیات بھی ایسی ہیں کہ

بیان کے علاوہ خانقاہ میں حاضری بہت کم ہوتی ہے۔ظاہری اسباب تو کوئی نہیں ہیں لیکن اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے خوش فرمادے اور مجھے آپ کی خدمت کا موقع دے۔

جواب: میں آپ سے بہت خوش ہوں شیطان کے وسوسہ پر خیال نہ کریں یہ حُسنِ ظن رکھو کہ شیخ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

۱۱ـ۷ **حال**: اللہ کا فضل وکرم ہے آپ کے بتائے ہوئے ذکر کی پابندی ہورہی ہے ماسوائے ایک آدھ دن کی کوتاہی کے۔میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ذکر ایک جگہ پر بیٹھ کر استحضار کے ساتھ کیا جائے لیکن پھر بھی کبھی کبھار لا الٰہ الا اللہ کی تسبیحات بس میں ادا ہوتی ہیں۔میں عموماً ذکر عصر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں کرتا ہوں کیا یہ وقت صحیح ہے یا اللہ کا نام رات کو سونے سے پہلے لینا بہتر ہے۔

جواب: عصر کا وقت بہتر ہے ورنہ جب فرصت ہو وقت مقررہ پر ذکر کرلیا کریں مجبوری میں دوسرے وقت بھی کرسکتے ہیں۔

۱۲ـ۷ **حال**: ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے کہ بعض اوقات بس میں سفر کے دوران گانے اونچی آواز میں چل رہے ہوں ان کو بند کرنے کے لیے کیا کوشش فرض ہے کیونکہ وہ کہنے سے تو بند نہیں کرتے ہیں اور کیا ایسے وقت میں کان میں انگلی ڈال رکھنا ضروری ہے۔

جواب: کان میں انگلی رکھنا بہتر ہے ورنہ ذکر یا تلاوت شروع کردیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳ـ۷ **حال**: حضرت والا اس مرتبہ میں گھر گیا تو الحمدللہ آپ کی صحبت کی برکت سے شرعی پردہ کرنے میں کامیاب ہوگیا حضرت والا گناہوں سے مکمل بچنے کی کوشش کرتا ہوں ،اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہے الحمدللہ۔حضرت والا شروع میں مجھے اللہ کا قرب جتنا تھا ابھی اتنا نہیں ،زوال کی طرف گیا ،ہر وقت اللہ کی

طرف دھیان ہوتا تھا، کلاس میں بیٹھ کر کسی کے ساتھ بیٹھ کر حضرت والا کیا بتاؤں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے لوٹ رہا تھا۔ ایک الگ دنیا تھی۔ لیکن ابھی وہ حالت نہیں رہی جب بات کرتا تھا دل پر لگتی تھی جب نماز پڑھتا تھا ایسی پڑھتا تھا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ حضرت والا اتنا یاد پڑتا ہے کہ ایک رات میں سو رہا تھا میرے ساتھ کسی نے گلا ملایا میرے دل سے کوئی چیز نکال کر لے گیا۔ حضرت والا ابھی بھی گناہ سے بچتا ہوں۔ چاہے مزہ آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گا۔ آپ سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔ میں اپنی پہلی حالت کیسے پاؤں۔

جواب: گناہ سے زوال ہوتا ہے اگر گناہ سے اجتناب کی توفیق حاصل ہے تو زوال نہیں۔ کیفیات بدلتی رہتی ہیں کبھی قرب محسوس ہوتا ہے کبھی عبادت میں بہت مزہ آتا ہے اور کبھی نہیں۔ جب مزہ نہ آئے تو کوئی نقصان نہیں اگر گناہوں سے بچ رہا ہے۔ اعمال مقصود ہیں۔ کیفیات مقصود نہیں۔ ترقی اعمال سے ہوتی ہے خواہ کوئی کیفیت نہ ہو، کوئی مزہ نہ آئے البتہ استغفار کرے بلکہ استغفار کرنا ہی چاہئے کیونکہ اللہ کی عظمت کا حق کس سے ادا ہو سکتا ہے۔ اعمال سے ترقی ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ احساس نہیں ہوتا جیسے ہوائی جہاز میں آدمی کو محسوس نہیں ہوتا کہ کس تیزی سے راستہ طے ہو رہا ہے۔

۷۱۴ **حال**: حضرت والا میں نے اپنی ممانی سے پردہ کیا لوگوں نے اعتراض کیا کہ ممانی سے پردہ نہیں۔ کیا ممانی سے پردہ کرنا چاہیے یا نہیں۔

جواب: ممانی سے پردہ ہے لوگوں کی پرواہ نہ کرو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۱۵ **حال**: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے وبرکاتہ پر اضافہ

کومکروہ لکھا ہے۔ولا یزاد علٰی وبر کاتہ

۷۱۶ **حال**: خداوند قدوس سے امید قوی ہے کہ حضرت والا صحت مع العافیت ہوں گے اور آپ کی مزید خیریت کے لیے عافیت کے لیے صحت کے لیے برکت کے لیے عظمت کے لیے رفعت کے لیے شب وروز اور شام وسحر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وجد مجدہ و مد کرمہ کے ذیشان وقابل ہزار احترام دربار ذی وقار میں سربسجود ہوکر دعا کرتا ہوں التجا کرتا ہوں۔

جواب: جَزَاکَ اللّٰہُ وَتَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَدْعِیَّتَکُمْ

حال: حضرت والا! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ وکروڑ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے فیض صحبت کی برکت سے زندگی کا رنگ بدل دیا۔لیکن اس کے ساتھ افسوس اور صد افسوس کہ آپ سے جدا ہوکر آپ کے فیض صحبت سے دور ہوکر اس رنگ کو اپنے اندر کامل طور پر برقرار نہ رکھ سکا اور دن بدن اس میں تغیر اور کمی کا احساس کرتا ہوں ۔اور پھر کوتاہی اور سرزد گناہ کے بعد شدت احساس قریب المشاہدہ ہے کہ کوئی چیز اپنے اندر سے کم ہورہی ہے اور باطن خراب ہورہا ہے۔اور یہاں پر طلباء کے ساتھ اختلاط بہت زیادہ رہتا ہے،اور اپنی کمزوری کی وجہ سے اختلاط سے بچنا بہت مشکل ہے کیونکہ طلباء کا حدر سننا اور مشق کروانا اسی طرح دیگر اسباق کا پڑھنا اور یہ معاملہ صبح سے رات عشاء تک رہتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میں ہر وقت حضرت والا کا تذکرہ طلباء کے سامنے خوب کرتا ہوں مواعظ میں سے بعض پڑھ کر سناتا ہوں اور اشعار وغیرہ سناتا رہتا ہوں۔ان چیزوں کی کمی پوری نہیں ہوتی۔

جواب: آپ کی محبت سے دل بہت خوش ہوا۔صحبت شیخ کا نور باقی رکھنے کے لیے ذکر اللہ کی پابندی ضروری ہے اور گناہوں سے اجتناب اشد ضروری ہے جس میں ذکر اللہ معین ہے۔جن طلباء کی طرف میلان ہوتا ہو ان کو سامنے نہ بٹھائیں

دائیں بائیں بٹھائیں تاکہ براہ راست نگاہ نہ پڑے اور سبق ان سے تنہائی میں نہ سنیں اور نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں اور ایسے امارد کے سامنے یا مجلس میں اشعار نہ پڑھیں مواعظ وغیرہ سنائیں تو بھی ان کو دائیں بائیں بٹھائیں۔ نگاہوں کی سختی سے حفاظت کریں، گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھیں۔

۷۱۷ **حال**: حضرت والا کی خدمت میں خط لکھوں لیکن ہمت کی معاونت نہیں ہوتی اور کھل کر بات کی وضاحت میں خوب شرم غالب رہتی ہے جس کی وجہ سے خط لکھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ کاغذ اور قلم لے کر خط لکھنے بیٹھتا ہوں اس کے بعد تمام مضمون گم ہو جاتا ہے کہ کیا لکھوں اور کیسے لکھوں۔

جواب: خط میں حال لکھنا آسان ہے بہ نسبت گفتگو کے لیکن حال کو بوجہ شرم ظاہر نہ کرنا تو ایسی شرم مانع ہے اصلاح میں۔ اس لیے شرم کو بالائے طاق رکھ کر اطلاع حال کریں البتہ اجمالاً بیان کریں، تفصیلاً نہیں۔ یہ شرم جو اصلاح سے مانع ہو عند اللہ محبوب نہیں، دین میں کیا شرم۔ جو اپنا حال ظاہر کرتے ہوئے شرماتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۱۸ **حال**: معمولاتِ خواتین میں حضور اکرمؐ کی سنتوں کی اتباع پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔

جواب: "ؐ" کی بجائے صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھنا چاہئے۔ سنتوں کی کتاب سے ایک ایک سنت پر عمل شروع کریں مثلاً سلام کرنا یا دستر خوان پر کھانا سنت کے مطابق کھانا وغیرہ سنتوں کی کتاب سے ایک ایک سنت شروع کریں۔

۷۱۹ **حال**: غیبت اور بدگمانی اور حسد کی بیماریاں میرے اندر پھر سے آ گئی ہیں (روح کی بیماریاں اور ان کا علاج) میں ان بیماریوں کا علاج پڑھتی ہوں پڑھ کر بہت روتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ ایسا ہی کروں جیسا لکھا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

جواب: عمل ہمت سے ہوتا ہے۔ پرچہ اصلاح الغیبۃ روزانہ ایک دفعہ پڑھیں۔ علاج پر عمل شروع کردیں مثلاً حسد جس سے ہو اس کو سلام میں پہل کریں اسکی ترقی کے لیے دُعا کریں۔ اس کو کچھ چھوٹا موٹا ہدیہ کبھی کبھی دیں وغیرہ۔ عمل کرنے سے فائدہ ہوگا۔ بعض دفعہ بیماری کا دوبارہ حملہ ہوتا ہے تو دوبارہ علاج کیا جاتا ہے۔

۷۲۰ **حال**: شرعی پردہ تو نہیں کرتی مگر گھر میں ایک لمبی چادر اوڑھے رہتی ہوں۔

جواب: چہرہ نظر نہ آئے بدن اور چہرہ خوب اچھی طرح چھپا کر گھر کا کام کاج کرتی رہیں، گھر میں نامحرم سے تنہائی نہ ہو اور کوئی کام ہو تو ذرا آواز بھاری کر کے کہہ دیں۔ یہی شرعی پردہ ہے۔

۷۲۱ **حال**: محترم جناب حضرت والا صاحب

جواب: خط کی ابتداء بعد القاب کے سلام سے کرنا مسنون ہے۔

۷۲۲ **حال**: جناب میں نے اپنے پچھلے خطوط میں بھی یہی مسئلہ لکھا تھا کہ مجھ سے معمولات خواتین پر پوری طرح عمل نہیں ہوتا بہت ناغہ کے ساتھ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ناغہ کے ساتھ بھی کرتی رہوں۔ مگر اب مسئلہ یہ ہے کہ اب تو ناغہ کے بعد بھی نہیں ہوتا بالکل بھی نہیں ہوتا یعنی ایک تسبیح سبحان اللہ کی بھی نہیں پڑھی جاتی۔ اور اب کوئی دینی کتاب پڑھنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ اور کسی سنت پر بھی عمل نہیں ہوتا جبکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیں ۳ یا ۴ ہیں۔

جواب: دل نہ چاہے اس کے باوجود دل پر جبر کر کے معمولات پورے کرنا مطلوب ہے دل لگنا مطلوب نہیں ذکر و معمولات میں دل لگانا مطلوب ہے۔ اگر ہمت نہ کرو تو لقمہ بھی منہ میں نہیں جاسکتا۔ جس دن ذکر کا ناغہ ہو ناشتہ نہ کریں۔

۷۲۳ **حال**: آپ نے اصلاح الغیبۃ کا پرچہ دیا تھا وہ بھی صرف ایک مرتبہ پڑھا ہے۔

جواب: یہ کون سا مشکل کام ہے علاج یہی ہے کہ دل نہ چاہنے کے باوجود عمل کرو۔

۷۲۴ **حال:** آپ سے بیعت ہونے کے بعد ٹی وی دیکھنا اور گانے سننا۔ بالکل چھوڑ دیا اور پردہ بھی کرنے لگی۔

جواب: ماشاء اللہ بہت دل خوش ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔**

۷۲۵ **حال:** آپ دُعا کریں کہ باقی کام بھی میرے لیے آسان ہو جائے۔

جواب: دل سے دُعا ہے۔

۷۲۶ **حال:** حضرت میں ۵۶ سال کا جوان سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق باریش البتہ سفید ریش ہوں۔ میرے اکثر مریض چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ عورتیں بھی ہوتی ہیں اب میں اپنی نظر کی حفاظت کیسے کروں جب کوئی عورت اپنے بچے کی ہسٹری سناتی ہے تو میں نظریں نیچے رکھنے کے باوجود اس کی بات توجہ سے سننے کے لیے اس کی طرف دیکھ بھی لیتا ہوں۔

جواب: پردہ لگوا دیں، عورتیں پردہ کے پیچھے سے بات کریں۔

۶۲۷ **حال:** اگر کسی مریض عورت کا معائنہ کرتا ہوں تو مختلف علامات (بیماری کے) دیکھنے کے لیے عورت کی طرف دیکھنا پڑتا ہے، اس کی آواز بھی کان میں آتی ہے۔

جواب: جہاں دیکھنا ضروری ہو اس حصہ کے علاوہ نہ دیکھیں، پردہ کے پیچھے سے عورتوں کا حال سنیں۔

۷۲۸ **حال:** اگر بالکل بے توجہی کروں تو یہ بات مریض یا اس کے ساتھیوں کو بری لگتی ہے اور اگر غور، توجہ سے دیکھوں تو حلاوتِ قلبی سے محروم رہوں گا۔

جواب: جب درمیان میں پردہ ہوگا تو دیکھنا خود ہی بند ہو جائے گا۔

۷۲۹ **حال:** اگر یہ پیشہ چھوڑ دوں تو دوسرا کوئی ذریعہ آمدن بھی نہیں۔ سات بچوں کا باپ ہوں ان میں سے کوئی کمانے اور کما کر مجھے دینے والا نہیں، بیوی بھی گھریلو خاتون ہیں۔

جواب: چھوڑنے کی ضرورت نہیں، بس تقویٰ کا اہتمام ہو جس کا طریقہ اوپر مذکور ہے۔

۷۳۰ **حال**: زکوٰۃ اور حج مجھ پر (مالی حالت کی وجہ سے) فرض نہیں ہوا۔ حج کی بڑی خواہش ہے۔ جب میرے دوست رشتہ دار حج کو جاتے ہیں تو مجھے رشک آتا ہے کہ میں بوڑھا ہو رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ابھی اپنے گھر نہیں بلایا۔

جواب: بہت سے اکابر اولیاء ایسے ہوئے ہیں استطاعت نہ ہونے سے جنہوں نے حج نہیں کیا۔ حج تو استطاعت پر فرض ہوتا ہے، جب استطاعت نہیں حج فرض ہی نہیں ہوا لیکن تقویٰ ہر حال میں فرض ہے۔ تقویٰ بنیادِ ولایت ہے حج ولایت کی بنیاد نہیں۔

۷۳۱ **حال**: کیا مجھے اس طرح رشک اور رنج پر گناہ ہوگا؟ میں کیا کروں؟ مسبب الاسباب تو بہر حال وہی ہے۔ حج پر جانے کے لیے کوئی وظیفہ کروں؟ آپ بتا دیجئے گا لطف شما زیاد۔

جواب: رشک کرنا گناہ نہیں، بس دُعا کرلیں کہ مجھے بھی حج عطا ہو۔

۷۳۲ **حال**: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بار خواب میں زیارت ہوئی۔

جواب: مبارک ہو! نعمت عظمیٰ ہے۔

۷۳۳ **حال**: حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت بھی ہوئی۔

جواب: مبارک، مبارک۔

۷۳۴ **حال**: اس سب کے باوجود میرے منہ سے شکایت کے لہجے میں یہ بات نکلی کہ اللہ اوروں کو اپنے گھر بلاتا ہے مجھے نہیں پھر میں نے فوراً استغفار کیا۔ حضرت کیا میں نے بہت ہی بڑا جرم کیا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کیا ہوگا؟

جواب: بندہ کا کام ہے راضی برضا رہے کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے

استغفار سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، توبہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور بندہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

۷۳۵ **حال**: حضرت صاحب! آپ کی خوشنودی اور محبت حاصل کرنے کے لیے آپ ہی کا ایک شعر آپ کی نظر کر دوں؟ باجازت شما!

خدا کے دردِ محبت نے عمر بھر کے لیے
کسی سے دل نہ لگانے دیا گلستاں میں

واہ واہ کیا بات ہے دل خوش ہوا اسے آپ ہی کی نظر کر کے، کاش ہم بھی اس شعر کے مصداق ہوتے۔

جواب: انشاء اللہ ضرور ہوں گے، ماشاء اللہ آپ کو بہت اچھا شعر یاد ہے۔

۷۳۶ **حال**: حضرت صاحب دورۂ حدیث میں ہماری کلاس کی ایک طالبہ کو اللہ رب العزت نے اپنے عشق سے نوازا۔ جس نے آپ سے بیعت بھی کر لی۔ اس کے ساتھ خلافِ معمول واقعات ہوتے رہے۔ کلاس میں اس کے ان تمام حالات سے صرف میں واقف تھی، جس کی وجہ سے خود میرے بھی اللہ کی طرف رجوع میں بہت اضافہ ہوا اور دنیا سے بے رغبتی ہوئی۔ اور الحمد اللہ اس کے بعد سے لے کر ابھی تک بہت اچھی طرح زندگی گذر رہی ہے۔ اتنی اچھی کہ مجھے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ نے مجھے ایسی زندگی سے نوازا ہے۔ میرا ہر کام حتیٰ الوسع اللہ کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ گویا میری زندگی خدا کے نام سے شروع ہے اور اسی کے نام پر ختم ہے۔

جواب: ماشاء اللہ، شکر کرو، لیکن شکر کے ساتھ یہ یقین رکھنا بھی ضروری ہے کہ ہم محدود اور اللہ تعالیٰ کی ذات غیر محدود ہے اور محدود سے غیر محدود کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ ہماری تو طاعات بھی قابلِ گرفت ہیں، بس اللہ معاف فرما کر قبول فرما لے۔

۷۳۷ **حال**: البتہ کبھی غفلت کی کیفیت بھی طاری ہوتی ہے، لیکن اس وقت بھی الحمد للہ

معصیت تک نہیں پہنچتی۔ حضرت صاحب! میں اپنے دل میں اللہ کی محبت میں اور بھی اضافہ کرنا چاہتی ہوں، اس بارے میں مجھے ضرور کوئی ہدایت فرمایئے جس سے میرے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی رہے اور میرا ہر کام صرف اللہ کی رضا کے لیے رہے۔

جواب: گناہ سے بچنا، اور جو ذکر تجویز کر دیا گیا اُسے کرتے رہنا، اور اہل اللہ کی صحبت (عورتوں کو اپنے شیخ کا پردہ سے وعظ سننا) بصورت دیگر اس کی کتب کا مطالعہ۔

۷۳۸ **حال**: اور میرے دل سے دنیا کی محبت بالکل زائل ہو جائے۔ حضرت صاحب! اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ میرے دل میں دنیا کی کتنی محبت ہے اور کسی چیز کی محبت کس حد تک ہو تو وہ دنیا کی محبت ہے، کیا کپڑوں سے محبت ہونا، اچھی چیزوں سے محبت ہونا جو حسین ہوتی ہیں، یہ دنیا کی محبت ہے؟

جواب: دنیا کی محبت وہ مذموم ہے جو اللہ کی محبت پر غالب ہو جائے محض محبت ہونا برا نہیں اور غالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سے غافل ہو جائے یا نافرمانی میں مبتلا ہو جائے، اس طرح امارت اور بادشاہت میں آدمی ولی ہو سکتا ہے اور مفلسی میں فاسق اور نافرمان ہو سکتا ہے۔ کپڑوں زیور میں زیادہ انہماک برا ہے، ضرورت پر اکتفاء کریں اس کی ہوس نہ کریں، محض دنیا سے محبت ہونا مذموم نہیں۔ دنیا کی وہ محبت مذموم ہے جو اللہ کی محبت سے بڑھ جائے مثلاً جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کوئی قانون ٹوٹ جائے جیسے دنیا کے کسی کام کی وجہ سے نماز چھوڑ دی۔

۷۳۹ **حال**: حضرت صاحب! میں چاہتی ہوں مجھ سے ہر لایعنی کام چھوٹ جائے۔ صرف اور صرف وہ کام کروں جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے، غیر اللہ میں انہماک رکھنا اس وجہ سے کہ اس میں ہماری دلچسپی ہوتی ہے یا اس سے ہمیں خوشی ہوتی ہے، لیکن ہے وہ درست کام تو کیا اس سے دل اللہ سے غافل ہوتا ہے یا آگے بڑھنے میں یہ چیزیں رکاوٹ ہوتی ہیں؟

جواب: غیر اللہ وہ ہے جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہے، ہر چیز غیر اللہ نہیں ہے۔ اس دَور میں سب سے زیادہ قابلِ اہتمام چیز گناہ سے بچنا ہے، بس اس بات کی زیادہ فکر کریں۔ البتہ مباح کاموں میں بھی حد سے زیادہ انہماک اچھا نہیں۔ جائز دلچسپی، جائز خوشی، جائز ہنسی، مزاح باعتدال غیر اللہ نہیں۔ درست کام مانع ترقی نہیں۔

۷۴۰ **حال**: حضرت صاحب! ابھی میں اعتکاف میں بیٹھی تھی۔ تو چونکہ ہر چیز سے لاتعلق تھی اور صرف عبادت الٰہی میں مشغول تھی تو اللہ رب العزت کی اتنی زیادہ قربت اور اتنی زیادہ محبت اور ایسی لذت مجھے محسوس ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔

جواب: ماشاء اللہ مبارک ہو۔ لیکن عبادت کے بعد گھر کے کام کاج میں لگنا، بچوں کی پرورش کرنا وغیرہ میں اگرچہ قرب کم محسوس ہو، محبت زیادہ نہ محسوس ہو تو یہ دوری نہیں، اللہ سے دوری صرف گناہ سے ہوتی ہے۔

۷۴۱ **حال**: میں چاہتی ہوں کہ میری زندگی ایسی ہی پرسکون ہو کہ جب میری اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو تو اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ خوش اور بالکل راضی ہوں۔

جواب: گناہوں سے بچو، سنت وشریعت پر چلو، ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ خوش اور راضی ہوں گے۔

۷۴۲ **حال**: حضرت صاحب! مخصوص ایام میں میں اللہ سے بہت غافل ہو جاتی ہوں۔ آپ برائے مہربانی کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے کہ نماز نہ پڑھنے کے باعث جو عدم حضوری ہوتی ہے اسکا ازالہ ہو جائے۔

جواب: یہ خیال غلط ہے کہ عدم حضوری ہو جاتی ہے جب اللہ کے حکم کے مطابق ہے تو عدم حضوری کیسی؟ مجوزہ ذکر جاری رکھیں۔

۷۴۳ **حال**: حتیٰ کہ میں ان دنوں میں بہت زیادہ لایعنی باتوں میں پڑ جاتی ہوں اور میرا ہنسنا بولنا، کھانا پینا بھی بڑھ جاتا ہے۔

جواب: ہنسنا بولنا، کھانا پینا کوئی گناہ نہیں بس اعتدال کے ساتھ اور شریعت کے

مطابق ہو۔

۷۴۴ **حال**: پورے مہینے میں میرے سب سے خراب دن یہی گذرتے ہیں، جس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ جب میں نماز شروع کرتی ہوں تو میری ابتدائی ایام کی نمازیں بھی خراب ہوتی ہیں۔ برائے مہربانی کوئی علاج تجویز فرمائیے۔

جواب: کوئی خرابی کی بات نہیں۔ سنت کے مطابق بہ تکلف نماز پڑھیں خواہ دل نہ لگے، دوگنا اجر ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۷۴۵ **حال**: حضرت صاحب! میں آپ سے بیعت ہونا چاہتی ہوں۔ برائے مہربانی مجھے بیعت فرمالیجئے۔

جواب: اس خط کے ذریعے بیعت کرلیا۔

۷۴۶ **حال**: حضرت صاحب! اگر کبھی میں تلاوت میں ایک پارہ کا اضافہ کرنا چاہوں تو کرسکتی ہوں؟ اس کے علاوہ آپ نے مجھے تین تسبیحات، سبحان اللہ کی ایک، کلمہ طیبہ کی اور ایک استغفار کی تسبیح پڑھنے کا فرمایا ہے۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی تسبیح پڑھوں کسی دن تو مجھے اس کی اجازت ہے؟

جواب: جو شیخ تجویز کردے اتنا ہی کافی ہے۔ اس زمانہ میں بوجہ ضعف دماغ و قلب زیادہ ذکر نہیں بتایا جاتا، بس گناہ سے بچنے پر ولایت موقوف ہے۔

۷۴۷ **حال**: حضرت صاحب! میں چلتے پھرتے کس چیز کا کثرت سے وِرد رکھوں؟

جواب: ہر وقت چلتے پھرتے ذکر نہ کریں۔ چار پانچ منٹ اللہ کا نام لے لیا، پھر گھنٹے دو گھنٹے بعد اللہ کا نام لے لیا۔ اس زمانہ میں دماغ کمزور ہیں۔ کثرتِ ذکر سے خشکی پیدا ہورہی ہے۔ ولایت کثرتِ ذکر پر نہیں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

۷۴۸ **حال**: حضرت صاحب! میری تسبیحات میں اکثر ناغہ ہوجاتا ہے۔ فجر میں سوچتی ہوں عصر میں پڑھونگی، پھر کبھی سوچتی ہوں رات کو پڑھ لوں گی، پھر رات کو

سوتے وقت پڑھتی ہوں اور پھر پوری ہونے سے پہلے ہی سو جاتی ہوں اکثر ہی میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے، البتہ ایسا کسی دن نہیں ہوا کہ بالکل ہی نہ کی ہوں۔ البتہ پوری تسبیحات نہیں ہوتیں۔

جواب: لشتم پشتم جو ذکر ہو رہا ہے غنیمت ہے البتہ ایک وقت مقرر کرنا اچھا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۴۹ **حال**: حضرت صاحب! تقریباً تین سال ہو گئے ہیں مجھے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے۔ الحمد اللہ بہت ساری اچھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور حضرت صاحب ہر وہ چیز جس کے بارے میں دل متردد ہوتا میں چھوڑ دیتی اس وجہ سے اللہ رب العزت سے تعلق مضبوط ہوتا چلا گیا لیکن ان تین سالوں میں ابھی پہلی بار میرے اندر اتنی زیادہ تبدیلی آ رہی ہیں، عملی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

جواب: معلوم ہوتا ہے معمولات میں کوتاہی کرتی ہو۔

۷۵۰ **حال**: اب بازار بھی جانے لگ گئی۔

جواب: بغیر ضرورت شدیدہ نہ جائیں بشرطیکہ محرم ساتھ ہو اور نظر کی حفاظت ہو۔

۷۵۱ **حال**: اور ابھی عید پر سیر و تفریح کے لیے بھی گھر والوں کے ساتھ گئی۔

جواب: کبھی کبھار میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ بے پردگی نہ ہو، ایسی جگہ نہ ہو جہاں نامحرموں کا ہجوم ہو اور خاندان کے نامحرم بھی ساتھ نہ ہوں۔

۷۵۲ **حال**: اس کے علاوہ بہت کثرت سے ڈائجسٹ پڑھنے لگ گئی ہوں۔

جواب: حالت میں خرابی کی اصل وجہ یہی ہے۔ اگر دین کی سلامتی مطلوب ہے تو اس کو بالکل ترک کر دیں۔ کتابیں صحبت کے قائم مقام ہیں۔ اچھی کتابیں نیک صحبت کا اثر رکھتی ہیں اور بُری کتابیں بُرے اثرات رکھتی ہیں۔ مصنف کے قلب کا اثر اس کے الفاظ میں بھی ہوتا ہے۔

۷۵۳ **حال**: اور نوافل، قضا نمازیں وغیرہ پڑھنے کا شوق انتہائی حد تک کم ہو گیا ہے

بلکہ ختم ہی ہو گیا ہے ورنہ پہلے تو فارغ وقت میں قضاء نمازیں ہی پڑھا کرتی تھی۔

جواب: شوق ہونا ضروری نہیں بدون شوق پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے ساتھ ایک قضا پڑھ لیں۔ یہ ضروری ہے ہمت کرو، دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں۔

۷۵۴ **حال**: اب اس تبدیلی کی وجہ سے یہ نقصان ہو رہا ہے کہ نمازوں میں پہلے جیسی توجہ، دھیان اور تعدیل ارکان باقی نہیں رہا۔

جواب: توجہ اور دھیان ہونا اور دل لگنا ضروری نہیں توجہ اور دھیان کرنا دل لگانا ضروری ہے۔ تعدیلِ ارکان بھی بہ تکلف کریں۔ غرض بہ تکلف نماز پڑھیں خواہ دل لگے نہ لگے۔

۷۵۵ **حال**: اس کے علاوہ فضول اور لا یعنی باتوں اور کاموں میں بھی مشغولیت ہونے لگ گئی ہے۔

جواب: حدیث پاک میں ہے **من حُسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه** یعنی فضول کاموں کو ترک کرنا اسلام کا حُسن ہے۔ پس یہ سوچ کر لا یعنی کو ترک کر دیں کہ اپنی بندگی کو میں غیر حسین کیوں کروں۔

۷۵۶ **حال**: اور اب اپنے کپڑوں، جوتوں، جیولری کی طرف بہت دھیان اور اہتمام رہتا ہے۔ یہ حُبِّ جاہ کی بناء پر تو نہیں؟

جواب: اس میں انہماک برا ہے۔ عورتوں میں اس کا سبب اکثر حُبِّ جاہ ہی ہوتا ہے سوچا کریں کہ فانی چیزوں سے کیا دل لگانا اس لیے سادگی کو اختیار کریں۔

۷۵۷ **حال**: اب میں باوجود اس کے کہ کوشش کرتی ہوں کہ نماز درست ہو جائے اور دیگر لغویات سے بھی پرہیز کروں لیکن کوشش میں ذرّہ برابر کامیابی نہیں ہوتی۔

جواب: یہ کوشش نہیں محض جذبہ ہے، کوشش وہ ہے جس پر عمل مرتب ہو جائے، اس لیے بہ تکلف نماز سنت طریقہ سے درست پڑھیں، بہ تکلف لغویات سے بچیں خواہ دل نہ چاہے۔

۷۵۸ **حال**: اورحالت درست ہونے کی بجائے اورخراب ہوتی جارہی ہے،اوراب اخلاق بھی پہلے جیسا نہیں رہا کسی پر غصہ آتا تو تھا تو کنٹرول کر لیتی تھی اب خواہ سامنے والا بندہ کوئی بھی کیوں نہ ہو موقع کی مناسبت سے غصہ اتار لیتی ہوں یا لہجے میں تلخی آجاتی ہے۔

جواب: جس پر بے جا غصہ کریں بعد میں عاجزی سے معافی مانگیں دوبارہ غلطی ہو تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں۔

۷۵۹ **حال**: مجھے کیا کرنا چاہیے میں ہرگز اس طرح کی زندگی گذارنا نہیں چاہتی بلکہ ایسی زندگی چاہتی ہوں جو تقویٰ والی ہو اور ہر وقت اللہ رب العزت کی یاد اور ہر کام میں ان کی رضا کا خیال ہو۔ پہلے والی زندگی بہت اچھی تھی۔بس میں کوشش بہت کرتی ہوں اور تھوڑی سی کوشش کرکے نفس کو یوں ہی چھوڑ دیتی ہوں۔ ہر وقت اندر ہی اندر ندامت سی رہتی ہے، جس کی وجہ سے دعا بھی صحیح طریقے سے نہیں کرتی ہوں اور نماز میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ خود کو ہر وقت مجرم تصور کرتی ہوں۔اب بالکل پریشان ہو کر رہ گئی ہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔

جواب: پریشانی کی بات نہیں، اس راہ میں ایسا ہوتا ہے، سالک کبھی گر پڑتا ہے۔بس پڑا نہ رہے اُٹھ کر پھر چلنا شروع کردے۔ ہمت کرکے کام کرتی رہو چاہے دل نہ لگے، بہ تکلف عمل کریں۔یہی ترقی کا راستہ ہے۔

۷۶۰ **حال**: حضرت صاحب! ایک نیا مسئلہ مزید درپیش ہو گیا ہے۔ایک لڑکی کی طرف بہت زیادہ رجحان ہو گیا ہے۔اور میں اس سے تعلق رکھنا چاہتی ہوں محض اس وجہ سے کہ وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور ہے بھی وہ اچھی لڑکی۔میرے دل میں اس کے لیے بہت زیادہ محبت ہے۔تو اس سے تعلق میں کوئی قباحت ہے؟ میری عرض یہ ہے کہ جس طرح میں اس سے محبت کرتی ہوں تو وہ بھی مجھ سے اسی طرح محبت کرے اور ہمارا تعلق دوستوں والا ہو، تو یہ تعلق رضائے الٰہی کے لیے تو نہ ہوا بلکہ محض

ایک خواہش ہے تو برائے مہربانی مجھے مشورہ عنایت فرمایئے عین نوازش ہوگی۔

جواب: زیادہ تعلقات بڑھانا، اختلاط مع الانام کو صوفیاء نے منع فرمایا ہے۔ غیر ضروری تعلق سے پرہیز کریں جبکہ اس میں نفس کی شمولیت کا بھی خطرہ ہے۔ اَلْمُتَّقِیُ مَن یَّتَّقِی الْشُبُھَاتُ متقی وہ ہے جو شبہ کی بات سے بھی پرہیز کرے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۶۱ **حال**: حضرت اقدس مجھے دنیا سے بہت محبت ہے آپ میری اصلاح فرمائیں۔اور جو نصیب میں ہے وہ ملے گا اس بات پر بھی صحیح یقین نہیں ہے، اس لیے کہ جب یقین کا وقت آتا ہے اس وقت تو یقین تو ہوتا نہیں۔ اس وقت تو زبان کُھل جاتی ہے۔

جواب: ناشکری نہ کریں، جو پیش آئے سمجھیں اسی میں میری بہتری ہے۔

۷۶۲ **حال**: حضرت اقدس! میں بہت چپ ہونے کی کوشش کرتی ہوں مگر کچھ نہ کچھ بول دیتی ہوں۔ حضرت کیا جو دین پڑھتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اندھے ہو جائیں سب کچھ سنتے ہوئے بہرے ہو جائیں اور کچھ بولیں نہیں۔

جواب: جہاں گمان غالب ہو کہ لوگ ہماری بات مان لیں گے وہاں کہہ دیں اور جہاں گمان غالب نہ ہو کہ نہیں مانے گے تو وہاں کہنا ضروری نہیں۔

۷۶۳ **حال**: میرے گھر والے مجھے بہت برا سمجھتے ہیں اور میں ہوں بھی بہت بری۔ حضرت اقدس جب کوئی مجھے برا کہتا ہے تو مجھ سے چپ نہیں ہوا جاتا پھر اگر کوئی چپ کراوئے تب بھی چپ نہیں ہوا جاتا۔ حضرت اقدس میری یہ عادت بہت پختہ ہوگئی ہے۔آپ میرے لیے دعا کریں اور میری اصلاح فرمائیں۔

جواب: خاموش رہیں اور سوچیں کے جتنا یہ لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں میں تو اس سے بھی زیادہ بری ہوں، شکر ہے اللہ نے میرے عیوب کو چھپالیا۔ برا کہنے پر جو میرے دل کو برا لگ رہا ہے یہ دلیل ہے کہ میں خود کو برا نہیں سمجھتی، اگر برا سمجھتی تو

خاموش رہتی۔ یہ سوچ کر خاموش رہیں، تاکہ ثابت ہو کہ میں اپنی نظر میں بری ہوں۔

۷۶۴ **حال:** چند دنوں سے استحضارِ کاملہ ہو رہا ہے۔ دن کے کئی گھنٹے مسلسل اسی سوچ میں کہ قلب اسمِ ذات کی تسبیح کر رہا ہے، عرش کا سایہ موجود ہے اور انوارات و تجلیات کی موسلا دھار بارش قلب و جسم پر ہے۔ نیز دنیا کے کام ہوتے رہتے ہیں لیکن اُس وقت خلوت کی ضرورت اشد محسوس ہوتی ہے۔

جواب: ذکر قلبی اور وہ بھی گھنٹوں، دماغ میں خشکی ہو جائے گی۔ بوجہ ضعف قویٰ ذکر قلبی کو اس زمانے میں بزرگانِ دین منع کرتے ہیں۔ اسمِ ذات کی تین تسبیح سے زیادہ نہ کریں ذکر کے دوران ہلکا سا دھیان کریں کہ میری زبان سے بھی اللہ نکل رہا ہے اور دل سے بھی نکل رہا ہے اور میرے بال بال سے اللہ نکل رہا ہے۔ دنیا کے کام کرتے وقت ہاتھ کام میں مشغول ہوں اور دل اللہ کے ساتھ ہو، دست بہ کار دل بہ یار۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے، زیادہ کاوش نہ کریں۔

۷۶۵ **حال:** منتہائے عروج پر پہنچنے کے لیے کوئی عمل تجویز فرمائیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کو ایک لمحہ کے لئے ناراض نہ کرنا یعنی ہر گناہ سے بچنا خصوصاً نظر کی حفاظت اور دل کی حفاظت اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا یعنی ظاہر و باطن سنت کے مطابق رکھنا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۶۶ **حال:** چار پانچ ماہ ہو گئے کہ حضرت والا سے بیعت ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم و فضل سے نظر بھی محفوظ ہوئی اور ذہن بھی محفوظ ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سی بیماریاں تھیں جو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا لیکن حقیقت میں وہ گناہ تھیں حضرت والا کی مجلس میں ہر جمعرات حاضری دینے کی وجہ سے وہ بھی بفضل خدا ختم ہو گئیں۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ!

۷۶۷ **حال**: اب تقریباً دو تین ہفتوں سے جب میں نماز توجہ کے ساتھ پڑھتا ہوں یا ذکر کرتا ہوں تو دماغ پر بہت بوجھ ہوتا ہے اور درد سا ہوتا ہے۔ اور پہلے ایک پارہ تلاوت سے کچھ نہ ہوتا اب اگر ایک پارہ تلاوت کروں تو دماغ میں درد ہوتا ہے۔ براہ کرم کوئی مفید مشورہ دیں۔

جواب: زیادہ توجہ نہ کریں ہلکا سا دھیان کافی ہے دماغ پر زیادہ زور ڈالنے سے یہ کیفیت ہو رہی ہے فی الحال تلاوت ایک پارہ کے بجائے ایک پاؤ کر دیں ذکر بھی فی الحال ایک تسبیح کر دیں مجوزہ ذکر و تلاوت سے بھی اگر دماغ پر بوجھ یا درد ہو تو تعداد کم کر دیں اتنا ہی ذکر کریں جس سے دماغ پر بوجھ نہ ہو۔

۷۶۸ **حال**: حضرت کچھ عرصہ سے نماز میں اور قرآن یاد کرتے ہوئے طرح طرح کے خیالات آتے ہیں میں دھیان ہٹانے کی کوشش کرتی ہوں مگر دوبارہ آجاتے ہیں۔

جواب: یہ کوشش نہ کریں نہ ان خیالات میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگائیں اس کا علاج عدم التفات ہے، نہ ان کو کوئی اہمیت دیں اپنے کام میں لگے رہیں۔ جیسے کُتّا بھونکتا رہتا ہے آپ راستہ چلتے رہتے ہیں کُتّے سے نہیں اُلجھتے۔

۷۶۹ **حال**: کبھی کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے کبھی کچھ۔ مدرسہ میں دو ساتھیوں نے یہ الزام لگایا کہ میرے بیگ میں انھوں نے اپنی آنکھوں سے کیمرہ دیکھا ہے اور بات پھیلا دی اس طرح کی باتوں کی وجہ سے کچھ یاد نہیں کر پا رہی ہوں۔

جواب: مخلوق کی باتوں کی پرواہ نہ کریں بس اللہ تعالیٰ سے معاملہ درست رکھیں۔ انبیاء اور اولیاء کو کیا کچھ نہ کہا گیا تو ہم کس خانے میں ہیں۔

۷۷۰ **حال**: جبکہ آخری سپاروں میں سب کا سبق دوگنا ہو جاتا ہے اور میں نے دس دن میں مشکل سے ربع یاد کیا ہے۔

جواب: وجہ یہی ہے کہ دوسروں کی باتوں کا آپ نے زیادہ اثر لیا۔ مخلوق کی

تعریف اور برائی کو برابر سمجھیں نہ ان کی تعریف سے ہمارا کوئی فائدہ نہ برائی سے کوئی نقصان اگر اللہ راضی ہے۔

۷۷۱ **حال**: غرض ہر طرح کے خیالات رکاوٹ بنتے ہیں کبھی یہ خیال آتا ہے کہ شاید میں حفظ مکمل نہیں کرسکوں۔

جواب: کوشش کرنا مطلوب ہے حفظ ہونا یا نہ ہونا آپ کا کام نہیں۔اسی لیے کوئی حفظ کرنے کی کوشش کرتے کرتے مر بھی گیا تو قیامت کے دن حافظ اٹھایا جائے گا۔

۷۷۲ **حال**: ان خیالات کی وجہ سے پوری نماز میں خیالات چھائے رہتے ہیں ایسا لگتا ہے ہر طرف سے میرا گھیراؤ کر رہے ہیں۔

جواب: اس کا علاج بتا دیا کہ مخلوق کی مدح و ذم کو اہمیت نہ دیں نہ تعریف کو نہ برائی کو پس اللہ تعالیٰ سے معاملہ کو درست رکھیں۔اور خیالات آئیں تو نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگائیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۷۳ **حال**: حضرت میں نے آپ کے رسالہ الابرار (ماہ ذی الحج ۱۴۲۳ھ) میں یہ مسئلہ جس کی فوٹو اسٹیٹ منسلک ہے پڑھا تو میں حیران رہ گئی کیونکہ میری استانی بھی مجھے ہدیہ دیتی ہیں بلکہ مجھے اپنے بالکل قریب بٹھاتی ہیں۔وہ مجھے پانی اپنا جھوٹا پلاتی ہیں اور کھائی ہوئی چیز اور چائے بھی پلاتی ہیں اپنے ہاتھ سے اور مجھے مجبور کرتی ہیں کہ میں بھی اپنے ہاتھ سے ان کو پلاؤں کھلاؤں جبکہ مجھے یہ پسند نہیں۔وہ مجھے گلے ملنے کو بھی کہتی ہیں اور میرے منہ اور ہاتھ پر پیار بھی کرتی ہیں اپنے منہ سے اور مجھے مجبور کرتی ہیں کہ میں بھی کروں اگر منع کروں تو ناراض ہو جاتی ہیں مگر اس پر میں انہیں نہیں مناتی وہ خود ہی تھوڑی دیر بعد میں بات کر لیتی ہیں۔سبق سناتے ہوئے بھی مجھے کہتی ہیں کہ میری طرف دیکھ کر سناؤ۔صبح مدرسہ

جاتے ہوئے سوزوکی میں بالکل قریب بیٹھتی ہیں حتیٰ کے میں بچتے ہوئے اتنے کنارے پر ہو جاتی ہوں کہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں گر نہ جاؤں۔ مجھے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا مگر وہ کہتی ہیں کہ میں اللہ کے لیے تم سے محبت کرتی ہوں کہ میری اصلاح ہو جائے میری ہی وجہ سے وہ آپ سے بیعت ہوئیں ہیں مگر ابھی تک اصلاحی مکاتب کا سلسلہ شروع نہیں کیا ہے۔

جواب: یہ تو بالکل جائز نہیں۔ اس میں کھلی ہوئی نفسانیت ہے، ان کی کوئی بات نہ مانیں جو آپ نے لکھی ہیں اور ان سے دُور رہیں۔ ان سے کہہ دیں کہ اللہ کے لیے محبت میں مل کر بیٹھنا، پیار کرنا، جھوٹا کھانا پینا ضروری نہیں بلکہ بزرگان دین ان باتوں کو منع فرماتے ہیں محبت للّٰھی کا تعلق قلب سے ہے نہ کہ قالب سے۔ الابرار کی فوٹو اسٹیٹ ان کو دکھا دیں کہ شیخ نے منع فرمایا ہے۔

۷۷۴ **حال**: اب آپ ہی بتائیں کہ میں کیا راستہ اختیار کروں کہ گناہ سے بھی بچ جاؤں اور استانی کا دل بھی نہ دکھاؤں کیونکہ اگر میں کہیں دوسرے مدرسہ میں جاؤں گی یا اپنے ہی مدرسے میں دوسری حفظ کی کلاس میں تو ان کا دل بہت دکھے گا۔

جواب: گناہ سے بچنے میں اگر استاد کا دل دکھتا ہے تو ایسے دل دکھنے کی پرواہ نہ کریں بلکہ اس دل دُکھانے پر ثواب ملے گا کیونکہ اللہ کا حق سب سے بڑھ کر ہے۔

۷۷۵ **حال**: ان کی شدید خواہش ہے کہ میں اُن ہی سے حفظ مکمل کروں اور اب میرے ۶ سپارے باقی ہیں میری عقل ناقص ہے آپ کی رائے کی میں محتاج ہوں آپ سے التجا ہے کہ میرا مسئلہ حل کر دیں اب میں کیا کروں۔

جواب: اگر مندرجہ بالا اعمال سے احتراز کریں تو فبہا ورنہ اُن سے نہ پڑھیں۔

۷۷۶ **حال**: آپ سے اصلاح احوال کی بھی التجاء ہے اور دُعاؤں کی بھی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دُعا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۷۷ **حال**: الحمدللہ، مرشدی و مولائی کی دعاؤں کی برکت سے سارے گناہوں سے توبہ کرلی ہے لیکن بعض ایسے گناہ ابھی باقی ہیں جن کے چھوڑنے کا کوئی طریقہ اور علاج مجھے معلوم نہیں ہے اور اس کی وجہ سے بہت پریشان رہتا ہوں۔ حضرت کو اپنا مرض اور بیماری بتلانے کا بار بار ارادہ کیا لیکن شرم آتی ہے اور ڈر محسوس کرتا ہوں۔ لیکن جب حالات زیادہ خراب ہوتے رہے اور مرض بھی بڑھتا رہا اور ساتھ ہی پریشانی میں بھی اضافہ ہوتا رہا تو اب اپنے مرشدی و مولائی کو اپنا مرض بتلانے کی ضرورت محسوس کی۔

جواب: بہت غلطی کی حالات کی اطلاع نہ کرکے، علاج میں تاخیر کرنا کوئی اچھی بات ہے؟

۷۷۸ **حال**: اور وہ بیماری یہ ہے کہ میرے دل میں اکثر اوقات گندے خیالات آتے ہیں اور ماضی کے اسکول وغیرہ کے دوران کی نالائقیاں اور گناہ یاد آتے ہیں جس سے دل پریشان رہتا ہے۔

جواب: تنہائی میں نہ رہیئے، یاد آنے پر مواخذہ نہیں، لیکن اپنے اختیار سے یاد کرکے مزہ لینا یا خیالات کا لانا اور اس میں مشغول ہونا گناہ ہے۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ یا مباح گفتگو کرنے لگیں یا آخرت اور یوم قیامت کی ہولناکی اور گناہ کی سزا کو یاد کریں۔

۷۷۹ **حال**: دوسری وجہ یہ ہے کہ ہماری کلاس میں میرے سامنے چند بے ریش لڑکے ہیں کلاس کے دوران ان پر نظر اچانک پڑتی ہے۔ تو دل میں گندے خیالات آتے ہیں جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔

جواب: نظر اچانک نہیں ہے جبکہ علم ہے کہ وہاں امرد موجود ہیں تو یہ نظر کا پڑنا نہیں بلکہ پڑانا ہے یعنی اپنے اختیار سے نظر ڈالنا ہے۔ لیکن نفس دھوکہ دیتا ہے کہ اچانک نظر پڑگئی۔ یہ پہلی نظر کے حکم میں نہیں ہے۔ جب ایسی غلطی ہو، آٹھ

رکعات نفل پڑھیں۔ بے ریش لڑکوں کو سامنے نہ بٹھائیں دائیں بائیں بٹھائیں، غیر حسین لڑکوں کو سامنے بٹھائیں۔ غیر حسین متن ہو جائیں گے حسین حاشیہ ہو جائیں گے متن جلی ہوتا ہے حاشیہ خفی ہوتا ہے جس پر نظر کم پڑتی ہے۔

۷۸۰ **حال**: اس سے بچنے کے لیے مرشدی ومولائی کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ علاج اور طریقہ میرے لیے بتائیں۔

جواب: علاج اوپر بتادیا گیا ہے، نظر کو بہت سوچ سمجھ کر اُٹھائیں۔ پندرہ دن کے بعد حالات کی اطلاع کریں۔

۷۸۱ **حال**: حضرت والا جو حکم دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بہ قلبِ وچشم قبول کرونگا۔ اور اس پر عمل کروں گا۔ اگر جان بھی چلی جائے تو اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

جواب: ماشاء اللہ! آپ کے جذبہ اتباع سے بہت دل مسرور ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اس راہ میں اتباعِ شیخ کلید کامیابی ہے۔

۷۸۲ **حال**: ساتھ ہی محبی ومحبوبی مرشدی ومولائی سے دُعاؤں کی درخواست بھی کرتا ہوں کہ وہ بندۂ عاصی کی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نافرمانی چھوڑنے اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

جواب: دل وجان سے دُعا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۸۳ **حال**: مجھ میں ایک بیماری یہ ہے کہ جب جمعرات اور جمعہ آتا ہے تو یہ گناہ مجھ سے ہر جمعہ کو ہو جاتا ہے وہ یہ کہ میں فلم دیکھتا ہوں اور ہاتھ سے وہ قبیح عمل کرتا ہوں۔ میں بہت برداشت کرتا ہوں لیکن ہر جمعہ کو مجھ سے یہ گناہ ہو جاتا ہے، دل تو بتانے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں سکون نہیں ملتا۔ برائے مہربانی اس بیماری کا جواب لکھ دیں، جب بھی دل میں گناہ آتا ہے تو خوفِ خدا غالب نہیں رہتا۔

جواب: ہر گناہ کا علاج بجز ہمت کے کچھ نہیں۔ جب گناہ کا تقاضا ہو تو ہمت کر کے اس کا مقابلہ کرنا اور گناہ کی لذت کو چھوڑنے سے جو تکلیف ہوتی ہو اُس کو برداشت کرنا، یہ اصل علاج ہے۔ اگر آدمی ٹھان لے کہ خواہ جان جاتی رہے یہ گناہ نہ کروں گا، تو کیا مجال ہے کہ گناہ ہو جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل میں ٹھانتے نہیں اور گناہ کی لذت کو چھوڑنے کا صحیح معنی میں ارادہ نہیں کرتے۔ جب کوتاہی ہو جائے، بیس رکعات نفل پڑھو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۸۴ **حال**: میری عمر ۱۸ سال کی ہے اور میں ایک مدرسہ کا طالب علم ہوں میری پہلی بیماری یہ ہے کہ جو کام بھی کرتا ہوں تو دل میں تکبر آ جاتا ہے۔

جواب: روزانہ صبح وشام تین بار یہ جملہ کہیں کہ میں تمام مسلمانوں سے حقیر اور کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں انجام کے اعتبار سے کیونکہ مجھے ابھی نہیں معلوم کہ میرا خاتمہ کیسا ہوگا۔

۷۸۵ **حال**: دوسری بیماری یہ ہے کہ ہمارے مدرسہ کے اردگرد ہوٹل بہت ہیں جن میں وی سی آر چلتے ہیں، پچھلے سال تک تو میں دیکھتا تھا۔ اب توبہ کرلی ہے، مگر اس سال اس کو دیکھنے کے وساوس بہت آتے ہیں۔

جواب: وساوس آنے میں کوئی حرج نہیں، بس ان پر عمل نہ کریں۔

۷۸۶ **حال**: سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ ہمارے مدرسہ میں ایک بے ریش لڑکا ہے، اس کی طرف دل بہت مائل ہوتا ہے۔

جواب: بے ریش لڑکے کو دیکھنا، اس سے ملنا جُلنا، اس سے بات کرنا وغیرہ سب حرام ہے۔ اس سے بالکل دُور ہو جائیں۔

۷۸۷ **حال**: اگر میں اس سے بات بند کرتا ہوں تو وہ مجھے یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ جو کسی مسلمان سے تین دن تک بات بند کرتا ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

جواب: یہ دلیل بالکل غلط ہے اور شیطانی ہے اور گناہ میں ملوث کرنے کی ترکیب ہے، جس سے ملنا جلنا ہی ناجائز ہو یہ دلیل وہاں کیسے فٹ ہوگی۔ جبکہ اس کو دیکھنا اس سے بات کرنا شریعت کے حکم کو توڑنا ہے، اللہ کی نافرمانی کرنا ہے۔ پس ایسے لڑکوں سے بات نہ کرنا، ان سے بچنا عین رضائے الٰہی ہے اور اس کے خلاف کرنا غضبِ الٰہی کو خریدنا ہے۔ اس سے ڈانٹ ڈپٹ کے لڑائی کرلو تاکہ اس کو نفرت ہوجائے۔

۷۸۸ **حال**: بدنظری کا مرض بھی ہے اور جب میں توبہ کرتا ہوں تو دل میں ماضی کے برے خیالات آتے ہیں، برائے مہربانی ان باطنی بیماریوں کا علاج بتادیں۔

جواب: یہ تمام امراض کی جڑ ہے۔ خانقاہ سے حفاظتِ نظر کا پرچہ لے کر روزانہ ایک بار پڑھیں۔ وساوس آئیں تو ان میں مشغول نہ ہوں۔ جمعہ یا روزانہ صبح ۱۱ بجے یا بعد نمازِ عشاء کی مجالس میں پابندی سے شرکت کریں۔

❁❁❁❁❁

۷۸۹ **حال**: ششماہی امتحان تک بندہ مجالس میں بیٹھتا تھا لیکن اصلاحی تعلق یا بیعت نہیں کی تھی، وجہ یہ تھی کہ شیطان مسلسل دل میں شبہات ڈال رہا تھا۔ الحمدللہ، آہستہ آہستہ شبہات دُور ہوگئے ہیں اور ششماہی امتحان کے بعد بندہ آپ کی مجلس میں شرکت کرنے لگا ہے اور آپ سے بیعت بھی ہوگیا ہے۔ بیعت کے بعد اصلاحی مکاتبت کی توفیق نہیں ہورہی تھی۔ یہ بندہ کا پہلا خط ہے۔ اس سے قبل بندہ انتہائی نظر باز تھا اور دل بے قرار رہتا تھا لیکن حضرت والا کی برکت سے اب بدنظری سے ایسی نفرت ہوگئی ہے کہ اس کو بندہ بیان نہیں کرسکتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی محبت اور اہل اللہ کی محبت دل لگا کر کریں، اہل محبت کو شیطان شبہات میں مبتلا نہیں کرسکتا۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ میرے پاس دو قسم کے

لوگوں کا گذارا ہوسکتا ہے یا عاشقِ کامل ہو کہ شیخ کی ہر بات اس کو اچھی لگتی ہے یا عاقلِ کامل یعنی فقیہ ہو کہ شیخ کے ہر عمل کو حدیث وفقہ کے اصولوں پر منطبق کر سکے۔ بس جو نہ عاشق ہو نہ عاقل ہو اس کا گذارا میرے یہاں نہیں ہوسکتا اور محبت کا راستہ بہت آسان اور بہت لذیذ ہے اور اہلِ محبت ہی **یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ** کے مصداق ہیں، مرتدین کا مقابلہ میں اللہ نے ان کو پیش کیا ہے، اس لیے اہل محبت کبھی مرتد نہیں ہوسکتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے محبت مانگنی چاہیے۔

۷۹۰ **حال**: بندہ کو غصہ بہت آتا ہے، معمولی معمولی بات پر بندہ کو غصہ آتا ہے۔ لٰہذا اس کے لیے بندہ کیا طریقہ اختیار کرے کہ اس مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔

جواب: پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں، ہدایات پر عمل کریں، پندرہ دن بعد اطلاع کریں۔ میرا رسالہ علاج الغضب بھی مطالعہ میں رکھیں، خانقاہ سے دونوں چیزیں حاصل کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷۹۱ **حال**: حال ہی میں بندہ کی شادی ہوئی ہے اور الحمد للہ اچھا رشتہ ملا۔ شادی کے بعد اللہ نے بدنظری سے بھی بہت حد تک حفاظت کی توفیق مرحمت فرمائی۔

جواب: مکمل حفاظت مطلوب ہے۔ مکمل حفاظت تک چین سے نہ بیٹھیں، علاج کریں۔ شادی کے بعد تو بدنظری سے بالکل محفوظ ہوجانا بہت آسان ہے۔

۷۹۲ **حال**: حضرت جی آپ سے گزارش ہے کہ میری بیوی نیک سیرت عورت ہے۔ اس کی زندگی میرے لیے دلکش اور خوشنما ہے، لیکن کچھ عرصہ سے وہ ذہنی بے سکونی کا شکار ہے اس کا ذہنی اور قلبی سکون اُچاٹ ہو چکا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ کوئی جو چاہے لے لے لیکن مجھے ذہنی سکون دے دے۔

جواب: اس کی کوئی وجہ ہوگی، کسی کو اپنا مصلح بنائے، حالت کی اطلاع کرے اور

علاج معلوم کرے۔

۷۹۳ **حال:** اس پر میں نے ذکر و تلاوت کی طرف توجہ دلائی ہے، کچھ تو الحمدللہ افاقہ ہے لیکن مستقل طور پر ذہنی وقلبی سکون کے لیے طریقت وسلوک ضروری ہے۔اس لیے میری خواہش ہے کہ آپ کے ہاتھ پر میری بیوی بیعت ہو جائے۔آپ اسی کاغذ پر میری بیوی کو بیعت کی سعادت سے نوازیں۔

جواب: بیعت جسمانی بیماری کا علاج نہیں، کسی طبیب سے علاج بھی کرائیں۔ فی الحال وہ اصلاحی مکاتبت کریں۔خط پر آپ کے دستخط ہوں۔اپنے حالات کی اطلاع دیں اور تجویزات کی اتباع کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

فلپائن سے ایک طالبِ اصلاح کے خطوط اور ان کے جوابات

۷۹۴ **حال:** معمولات وغیرہ پابندی سے ہو رہے ہیں مگر فجر کی نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے، رات کو جلد نیند نہ آنے کی وجہ سے۔اللہ تعالیٰ پابندی کی توفیق عطا فرمائیں۔

جواب: الارم لگا لیا کریں یا کسی دوست کو مقرر کریں اور دُعا کر کے سویا کریں کہ یا اللہ مجھے فجر میں اٹھا دیجیے۔

۷۹۵ **حال:** اللہ تعالیٰ کا ایک فضل خاص یہ ہے کہ یہاں آنے کے بعد اسلام کی حقانیت اس طرح واضح ہوگئی کہ بیان کے قابل نہیں۔

جواب: ماشاءاللہ یہ آپ پر حق تعالیٰ کا فضل خاص ہے۔

۷۹۶ **حال:** دوسری بات یہ ہے کہ ایک ایسی چیز دل میں پیدا ہوگئی کہ گناہ کی طرف اس شدت سے تقاضا نہیں ہوتا جیسے پہلے تھا۔

جواب: یہ بھی اللہ کا فضل ہے اور ہمارے بزرگوں کا فیض ہے۔شکر کریں لیکن نفس سے غافل نہ ہوں۔

نفس کا اژدھا دِلا دیکھ ابھی مرا نہیں
غافل اِدھر ہوا نہیں اس نے اُدھر ڈسا نہیں

ہر وقت ہوشیار رہیں اور اسبابِ گناہ سے دُور رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی حفاظت فرمائیں۔

۷۹۷ **حال:** یہ سب لکھتے ہوئے ریا کا خوف ہوتا ہے مگر آپ کے ارشاد کے مطابق شیخ کو حالات کی اطلاع بھی ضروری ہے۔

جواب: شیخ کو اطلاع کرنا ریا نہیں، اطمینان رکھیں۔

۷۹۸ **حال:** قرآن کی تلاوت میں اتنا مزہ آتا ہے، لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سنا رہا ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور تکبر اور ریا سے حفاظت فرمائیں ورنہ اپنا حال مجھے خوب پتہ ہے۔

جواب: بہت مبارک حالت ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۷۹۹ **حال:** ایک عربی سے عیسائی اور یہودی کے ہاتھ کا ذبح کئے ہوئے پر بات ہوئی تو میں نے کہا آج کل عیسائی اور یہودی کے ذبیحہ پر اعتبار نہیں۔ اس نے کہا کہ قرآن میں اس کی اجازت ہے اور قرآن قیامت تک کے لیے ہے اور اللہ کو اس کا علم تھا تو کیوں نہیں جائز ہے۔ جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب: آج کل کے عیسائی اور یہودی عیسائی اور یہودی نہیں بلکہ لا مذہب ہیں، اپنے دین اور کتاب کو اعتقاداً مانتے ہی نہیں لہٰذا ان کا ذبیحہ عیسائی اور یہودی کا ذبیحہ نہیں اس لیے جائز نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

(ان ھی صاحب کا دوسرا خط)

۸۰۰ **حال:** معمولات الحمدللہ پورے ہو رہے ہیں مگر نمازِ فجر اکثر آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے قضا ہو جاتی ہے، اب تو مجھے منافقت کا شبہ ہونے لگا ہے کیوں کہ جیسا حدیث

میں ارشاد ہوا ہے کہ منافقوں پر نمازِ فجر اور عشاء بھاری ہوتی ہے۔ کوشش کے باوجود ادا نہیں ہو پا رہی ہے، اس کا غم رہتا ہے۔

جواب: آپ کے اندر ہرگز منافقت نہیں کیونکہ منافقین کو نماز فجر اور عشاء کے ترک پر غم اور فکر نہ تھا اور آپ کو نمازِ فجر کے چھوٹنے کا افسوس ہے، یہی غم دلیل ہے کہ آپ کے اندر ایمان ہے۔

۸۰۱ **حال**: حال یا کیفیت یہ ہے کہ الحمد للہ دل کبھی بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا بلکہ چاہتے ہوئے بھی غافل نہیں ہوتا۔ میں بیان نہیں کر سکتا ایک عجیب سا مزہ یا سکون ہر وقت دل میں رہتا ہے۔

جواب: مبارک حال ہے۔

۸۰۲ **حال**: حضرت والا گناہوں میں اتنی ظلمت ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

جواب: نہایت دل خوش ہوا، گناہوں سے وحشت ہونا اللہ کی محبت کی دلیل ہے۔

۸۰۳ **حال**: یہ خوف رہتا ہے کہ یہاں گناہوں سے بچنے کی جو توفیق ہوتی ہے یہ سب اللہ کے لیے کر رہا ہوں یا ریا ہے۔

جواب: ریا نہیں ہے کیونکہ آپ کو ریا کا خوف ہے۔ دکھانے کی نیت سے ریا ہوتا ہے، آپ کو صرف وسوسہ ہے۔

۸۰۴ **حال**: کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ عزت یہاں کے ساتھیوں کے دلوں میں ڈال دی ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ میں تو اس قابل نہیں۔

جواب: یہی خیال اللہ والوں کو ہوتا ہے، مبارک ہو۔

۸۰۵ **حال**: ایک بات کا تذکرہ اکثر اپنے دوستوں میں کرتا رہتا ہوں جس سے مجھے بہت فائدہ محسوس ہوتا ہے وہ یہ کہ جو فعل یا عمل ہم لوگ اپنی ماں بیٹی وغیرہ کے ساتھ ناپسند کرتے ہوں وہ کسی اور کی ماں بہن کے ساتھ نہ کریں۔ کیونکہ وہ بھی کسی کی کچھ نہ کچھ لگتی ہوں گی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی عیال ہیں۔

جواب: شاباش بہت اہم نکتہ ہے اور عیال کی حدیث پر عمل ہے۔ مخلوقِ خدا، خدا کی عیال ہے۔ مرد ہو یا عورت یا بچہ یا بچی یا جانور یا چیونٹی تمام مخلوق کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنا اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔

۸۰۶ **حال**: ایک چیز جس کا مشاہدہ ہوا کہ اب لوگ بلکہ اکثریت برائی کو برائی ہی نہیں سمجھتی۔ جیسے یہاں زنا کوئی برائی ہی نہیں، جب زنا ہی برا نہیں سمجھا جاتا تو اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیا حالت ہوگی۔ اب تو بعض مسلمان بھائی بھی اس کو برا نہیں سمجھتے، جب اللہ تعالیٰ ہی عقلِ سلیم نہ دے تو آدمی کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔

جواب: ہم لوگوں کو شکر ادا کرنا چاہیے کہ نافرمانی کے زہر سے مناسبت نہیں ہے بلکہ وحشت ہے۔

(تیسرا خط)

۸۰۷ **حال**: آج کل فضائلِ صدقات پڑھ رہا ہوں، اس میں اکابر کے حالات پڑھنے کے بعد تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم لوگ تو آخرت کی فکر ہی نہیں کرتے اور نہ ان جیسے اعمال کرنے کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور فضل ہی سے کام بنا دیں تو خیر ہے ورنہ میرے اعمال تو اس قابل نہیں۔

جواب: اکابر کے حالات و معمولاتِ ذکر و وظائف و نوافل کی نقل اس زمانے میں جائز نہیں کیونکہ سلف کے اکابر کو خون ہر سال نکلوانا پڑتا تھا اور اب خون چڑھوانا پڑتا ہے۔ اب زمانہ کمزوری اور ضعف کا ہے، اب نقلِ معمولاتِ اکابر سے پاگل ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ طاقت سے زیادہ کام کا انجام یہی ہوتا ہے، موجودہ زمانے کے مشائخ کے معمولات اور ان کے مشوروں کو رہنما بنائیے۔

۸۰۸ **حال**: ایک اشکال یہ ہوا کہ بہت سے واقعات میں ان اکابر کا عورتوں سے بات کرنا بحالت حج کچھ سمجھ میں نہیں آیا اور دوسرے واقعات میں عام دنوں میں ایک بزرگ کا کسی نیک خاتون سے بات کرنا کہ پردہ کا حکم تو بہر حال رہے گا ہی۔

واضح فرمادیں۔

جواب: آپ یہی سمجھئے کہ پردہ سے بات کی ہوگی۔

۸۰۹ **حال**: ایک بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا کرنا کیسا ہے، میں تو اکثر کرتا تھا، ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ تو خود سنتے ہیں اور کسی کو درمیان میں لائے بغیر مانگنے کو پسند فرماتے ہیں اور وسیلہ کی شکل کچھ شرک کی سی ہو جاتی ہے۔ مجھے ان صاحب کی بات سمجھ میں نہیں آتی کیوں کہ ہم وسیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال سے مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سے مانگ رہے ہیں تو شرک کیسے ہو گیا۔ واضح فرمادیں۔

جواب: وہ صاحب دین سے جاہل مطلق ہیں۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ بھی ثابت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۱۰ **حال**: حضرت والا میں نے معمولات برائے خواتین پر عمل شروع کر دیا ہے۔ دیگر تمام اذکار ترک کر دیئے ہیں۔

جواب: صحیح کیا۔

۸۱۱ **حال**: گذشتہ پورے مہینے میں چار مرتبہ ناغہ ہوا جس کی وجہ طبیعت کی شدید خرابی تھی۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔

۸۱۲ **حال**: آپ کے حکم کے مطابق مکمل ناغہ کرنے کی بجائے دس مرتبہ تسبیحات، ایک رکوع تلاوت اور چند دعائیں مناجات مقبول کی پڑھیں۔

جواب: ماشاءاللہ۔

۸۱۳ **حال**: دل کے سکون میں اضافہ واضح محسوس ہو رہا ہے۔ خصوصاً قرآن پاک

کی محبت بڑھتی جارہی ہے۔کبھی کبھی دورانِ تلاوت یا نماز یا مناجات رونے کی توفیق بھی بارگاہِ الٰہی سے ملنے لگی ہے۔اور گناہوں پر توبہ کی توفیق نصیب ہونے لگی ہے۔نیز شوہر اور بچے کی قدر و قیمت میں اضافہ اور ان کی خدمت کو عبادت سمجھنے کی توفیق ہونے لگی ہے۔الحمدللہ آپ کی مجالس کی سی ڈی سے سلسلہ وار بیانات سننے اور ان پر عمل کی کوشش کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے۔استقامت کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: ماشاءاللہ آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔

۸۱۴ **حال**: حضرت والا! بے شمار باطنی امراض کا شکار ہوں مگر آپ کے حکم کے مطابق ایک ایک کر کے بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔حضرت دعا فرما دیجئے کہ اللہ پاک مجھے اپنے سارے نقائص دکھلا دیں اور آپ کے سامنے بیان کرنے کی توفیق عطا فرما کر ان کا علاج فرما دیں۔حضرت! میرے اندر دنیا کی بہت محبت ہے۔ویسے تو پتہ نہیں کتنے ہی افکار غلط ہیں مگر جن باتوں کی مجھے زیادہ پریشانی ہے وہ بیان کرتی ہوں مثلاً

(۱) حضرت والا! اللہ کا شکر ہے کہ زیور کپڑے کا شوق نہیں ہے۔

جواب: شکر کریں، عورتوں میں یہ علامت دنیا کی محبت نہ ہونے کی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

(۲) مگر آج کل جس گھر میں ہم رہ رہے ہیں (گو عارضی طور پر رہ رہے ہیں) وہ میری زندگی کے گذشتہ گھروں سے بہت مختلف ہے یعنی چھوٹا اور کچھ غیر آرام دہ وغیرہ۔تو اکثر دل میں پچھلے بڑے گھروں کی کشش ہونے لگتی ہے۔

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جس حال میں ہیں راضی برضا رہیں۔ اور اس کو اپنے لیے مفید سمجھیں البتہ کشادگی اور عافیت کی دعا میں مضائقہ نہیں۔

۸۱۵ **حال**: حضرت! کبھی کبھی اللہ پاک میرے کسی مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے

کی توفیق دیتے ہیں اور کچھ چیزیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔ مگر حضرت کچھ چیزیں ایسی ہیں جو میرے شوہر نے مجھے تحفۃً دی ہیں، انہیں اللہ کی راہ میں دینے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت میں ابھی تک شوہر کے دیئے تحائف میں سے صرف دو چیزیں فی سبیل اللہ دے پائی ہوں۔ (شوہر کی اجازت اور خوشی شامل تھی) مگر حضرت وہ چیزیں مجھے بڑی محبوب ہیں اور ان کو نکالتے ہوئے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: اس کی وجہ شوہر کی محبت ہے نہ کہ دنیا کی محبت اور شوہر کی محبت عبادت ہے۔ یہ دنیا کی محبت نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ چیز شوہر کی دی ہوئی نہ ہوتی تو آپ فی سبیل اللہ دیتی یا نہیں؟ اور خرچ فی سبیل اللہ میں تکلیف ہونا منافی اخلاص نہیں۔ اخلاص ہے بشاشت نہیں جس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بشاشت نہ ہونے کے باوجود خرچ کرنا دلیل اخلاص ہے۔

فلپائن سے ایک طالبِ اصلاح کے چند اور خطوط

۸۱۶ **حال**: امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، میں بھی خیریت سے ہوں۔ یہاں آ کر آپ کی بہت یاد آتی ہے، اللہ آپ سے پھر ملا دے۔ یہاں اذان کی آواز کو ترس گیا ہوں۔ میں یہاں ایک دوست کے ساتھ جماعت سے نماز ادا کرتا ہوں اور اذان بھی دیتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھیں اور ہر گناہ سے حفاظت فرمائیں بلکہ ایسی حفاظت فرمائیں جیسے ماں اپنے چھوٹے بچے کی کرتی ہے۔

جواب: آپ کی یاد سے دل میں عجیب خوشی ہوئی۔ آپ کا خط اور دوستوں کو بھی سنایا۔ آپ کی دینی حالت کی ترقی اور استقامت سے قلب نہایت خوش ہوا۔ دل سے دُعا کرتا ہوں کہ احقر کو اور آپ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دین پر استقامت عطا فرمائیں، آمین اور اپنے نام کی مٹھاس عطا فرمائیں۔

۸۱۷ **حال**: حضرت! یہاں ہر طرف بے حیائی ہے مگر ایک بات دیکھ رہا ہوں کہ ان کو دیکھ کر شہوت کا احساس تک نہیں ہوتا بلکہ کراہت ہوتی ہے۔ بلکہ ان میں تو عورت والی کشش تک نہیں۔

جواب: مبارکباد! نہایت خوشی ہوئی کیوں کہ احقر کو اندیشہ تھا کہ ہمارے شاگرد کو عورتیں ڈاکہ ڈال کر لوٹ مار نہ کریں لیکن اس خط سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، مرنے والی اور سڑنے والی لاشوں پر آپ کی جوانی ضائع اور برباد ہونے سے بچ گئی۔

۸۱۸ **حال**: دُعا کریں اللہ میری نظر میں ان کو اور برا کردیں۔

جواب: آمین، ثم آمین۔

۸۱۹ **حال**: یہاں دل بالکل نہیں لگ رہا مگر کیا کروں مجبوری ہے۔

جواب: صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کو سکون دیا کریں۔ اس ماحول میں دل نہ لگنا بہت مبارک حال ہے۔

۸۲۰ **حال**: الحمدللہ تلاوت پابندی سے کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوائی جہاز میں نماز بھی پڑھی اور تلاوت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

جواب: ماشاءاللہ، مبارکباد۔

۸۲۱ **حال**: آخر میں دُعا کی درخواست۔

جواب: خوب خوب دُعا کرتا ہوں، حق تعالیٰ آپ کو اپنا دیوانہ بنائیں اور نسبت مع اللہ کی عظیم دولت سے نوازیں۔ جب دل گھبرائے ایک ہزار مرتبہ اللہ اللہ اس طرح کریں کہ آہ کی آواز شامل رہے، کبھی کبھی جل جلالہ بھی کہہ لیا کریں اور تلاوت کریں۔ یا حی یا قیوم ۷ مرتبہ پڑھ کر دل پر دَم کریں، گھبراہٹ ختم ہوجائے گی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

(ان ھی صاحب کا دوسرا خط)

۸۲۲ **حال**: آنکھوں کی حفاظت جہاں تک ہوسکتی ہے کرتا ہوں۔ بعض شکلوں سے کوئی مجاہدہ نہیں ہوتا۔

جواب: جن سے مجاہدہ نہیں ہوتا یہ زیادہ خطرناک ہیں۔ سب سے بچئے۔ قرب ہر حال میں مضر ہے۔

۸۲۳ **حال**: اللہ کے فضل سے یہاں فلپائن میں جہاں کہیں بھی گھومنے جاتا ہوں جیسے ابھی حال ہی میں پہاڑی پر گیا تھا تو وہاں بھی اذان دے کر نماز پڑھی تھی یا جہاں کہیں بھی پارک وغیرہ میں جاتا ہوں نماز کے وقت تو وہیں نماز ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔ حضرت والا! دعا فرمائیں کہ مجھے اِس ظلم کدہ میں موت نہ آئے۔

جواب: مبارک ہو۔ بہت دل خوش ہوا ؎

جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگِ محفل دیکھ لیتے ہیں

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

(تیسرا خط)

۸۲۴ **حال**: حضرت! آپ کی مجلس اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر آپ کا بیان بہت یاد آتا ہے۔ حضرت! سمجھ میں نہیں آتا کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں، ہر وہ کچھ جو چاہا مل گیا۔ یہاں ہر جگہ جھٹکے کا گوشت ملتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کروا دیا ہے کہ ہم لوگ خود جا کر بکرے یا مرغی کو حلال کرتے ہیں۔

جواب: مبارک ہو۔ رزقِ حلال نعمت عظمیٰ ہے۔

۸۲۵ **حال**: اور ایسے لڑکوں کا ساتھ عطا کیا ہے جو شراب اور کباب سے بچے رہتے ہیں بلکہ ہم لوگوں نے اپنے گھر میں شراب اور لڑکی لانے پر پابندی لگا رکھی ہے۔

جواب: یہ تو فرض عین ہے۔

۸۲۶ **حال**: اب میں ہر وقت شلوار قمیص اور ٹوپی پہن کر گھر سے باہر جاتا ہوں۔

جواب: مبارک ہو۔

۸۲۷ **حال**: اور میں لَا تَقْرَبُوْا پر عمل کرتا ہوں۔

جواب: تقویٰ سے رہنے کا یہی واحد راستہ ہے کیونکہ قریب ہونے سے جال میں پھنسنا ضروری ہے۔

۸۲۸ **حال**: اگر قریب گیا تو بچ نہیں سکتا۔

جواب: آپ کی یہ تحقیق بالکل صحیح ہے۔ آپ کی تحقیق سے دل بہت خوش ہوا۔

۸۲۹ **حال**: اور اللہ کے فضل سے ایسا دل ہو گیا ہے کہ ہر وقت اللہ کی یاد رہتی ہے بلکہ مست سا رہتا ہوں۔ جب اللہ کا نام لیتا ہوں یا تلاوت کرتا ہوں تو اتنا مزہ آتا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت میں گناہوں سے بچ نہیں رہا بلکہ بچایا جا رہا ہوں ورنہ میں اپنے نفس کو خوب جانتا ہوں۔

جواب: آپ کے حالات سے دل بہت خوش ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ، لاکھ لاکھ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے۔

۸۳۰ **حال**: حضرت! مجھے کوئی برا یا اچھا کہتا ہے تو میرے لیے دونوں برابر ہوتے ہیں۔

جواب: یہ تو بہت مبارک حالت ہے۔

۸۳۱ **حال**: نمازیں پابندی سے چل رہی ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ استقامت عطا کریں۔ آپ کے بیان کی کیسٹ سنتا رہتا ہوں۔ جب جمعہ کو مسجد جو دُور ہے جاتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی آغوش میں چلا گیا ہوں۔ یہ سب لکھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں یہ سب بیان کر کے اپنی تعریف کر رہا ہوں۔

جواب: یہ اپنی تعریف نہیں بلکہ اپنے حالات کی شیخ کے پاس اطلاع کرنا ہے جو

ضروری ہے۔

۸۳۲ **حال**: ایک بزرگ کی کتاب کے آخر میں "مقام ارواح" کے ذیل میں لکھا ہے کہ اولیاء کی ارواح دنیا میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور پھر اپنے جسموں میں واپس آجاتی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر جگہ آجا سکتے ہیں۔ حضرت خود اس مضمون کا مطالعہ فرمالیں اور اصل حقیقت سے مطلع فرمائیں۔

جواب: یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی روح کو چاہتے ہیں اجازت عطا فرمادیتے ہیں۔ اولیاء کے اختیار میں یہ سفر نہیں۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حاضر ناظر کا عقیدہ شرک ہے، حرام اور ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی سے مل لینا اور بات ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

(چوتھا خط)

۸۳۳ **حال**: ہر اتوار کو میں کرکٹ کھیلنے جاتا ہوں اور الحمد للہ وہیں عصر اور مغرب کی نماز پارک میں ادا کرتا ہوں مگر یہاں سواری میں عورتیں ساتھ بیٹھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے وضو نہیں رہتا تھا مگر کتابوں کے بیگ کو درمیان میں رکھنے کا خیال نہیں آیا۔ آپ نے جب تحریر فرمایا کہ درمیان میں کتابوں کا بیگ رکھ لیا کرو اس سے زبردست فائدہ ہوا، اب وضو نہیں ٹوٹتا۔ انشاء اللہ اب نمازِ مغرب قضا نہیں ہوگی۔ بے شک شیخ کی رہنمائی کے بغیر اللہ کا راستہ طے کرنا ناممکن ہے۔

جواب: اب پتہ چلا کہ حسن ظالم کا کیا اثر ہوتا ہے۔ بے وضو کر کے چھوڑتا ہے۔ اب حسینوں سے فاصلہ رکھنے کی حکمت معلوم ہوگئی ہوگی، کتابوں کا بیگ کیسا کام آیا۔ اب میرے شعر کی قدر کرسکو گے۔ وہ شعر احقر کا یہ ہے ؎

میرے ایامِ غم بھی عید رہے
اُن سے کچھ فاصلے مفید رہے

❁❁❁❁❁

(پانچواں خط)

۸۳۴ **حال**: میں یہاں آنے سے پہلے بنکاک اور ہانگ کانگ کی سیر کرتا ہوا آیا۔ ہر جگہ نماز کی پابندی کی توفیق ہوئی اور خاص طور پر ہانگ کانگ میں جہاں قیام کیا تھا وہیں بالکل سامنے مسجد تھی، بس نہ پوچھیں کتنی خوشی ہوئی تھی۔

جواب: یہ خوشی محبت حق تعالیٰ شانہ کی علامت ہے۔ مبارک ہو۔

۸۳۵ **حال**: نماز کی پابندی ہو رہی ہے مگر کبھی کبھی فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، پتہ نہیں کیسے؟ دعا کیجئے کہ پابندی ہو۔

جواب: جب فجر کی نماز قضاء ہو دس روپیہ پاکستانی خیرات کی نیت سے جمع کرتے رہیں اور پاکستان ارسال کر دیں۔ ۲ رکعات توبہ بھی پڑھیں، لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۷ مرتبہ پڑھ کر دُعا کر کے سویا کریں اور جلد سونے کی فکر کریں۔

۸۳۶ **حال**: اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ دل ایسا کر دیا تھا کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی گناہ کو نہ دل چاہا، الٹا کراہت ہوتی رہی۔ بس یہ سب اللہ کا فضل خاص ہی ہے ورنہ یہ سب ناممکن لگتا ہے۔

جواب: بے شک، یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے آپ کے دل پر، خوب شکر کریں۔

۸۳۷ **حال**: آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص تعلق عطا فرمائیں اور زندگی بھر اپنے سے دور نہ فرمائیں بس اسی کا ڈر رہتا ہے کہ دور نہ ہو جاؤں، دین پر استقامت رہے۔ اور یہاں سے جلد سے جلد فارغ ہو جاؤں۔

جواب: اللہ تعالیٰ جلد فارغ فرما کر ہم لوگوں کے پاس آپ کو لائیں اور ہم سب کو استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

❁❁❁❁❁

۸۳۸ **حال**: حضرت اقدس میں دینی علوم کا طالب علم ہوں۔ دُعا کیجئے گا کہ رب

مجھے حقیقی طالب علم بنائے۔ حضرت آپ کے ملفوظات، خطبات اور ارشادات اکثر پڑھتا رہا ہوں۔ یقین جانئے کہ ان کا اثر ایسا ہوا کہ دل دنیا سے بالکل اُچاٹ ہو گیا۔ لیکن بقول آپ کے ایک رہبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ میری زندگی ایک کانٹے دار جھاڑیوں سے مربوط ہے جب بھی روشنی نصیب ہوئی شیطان نے آکر اندھیروں میں دھکیل دیا۔ حتیٰ کہ مایوسی اور ندامت مجھے ایسی سطح تک لے گئی کہ دل چاہا کہ سب کچھ چھوڑ کر کہیں نکل جاؤں۔ لیکن عین اسی لمحے شیطان کا وار مجھے دو بارہ اندھیری گھاٹیوں میں لے گیا۔ جناب! میں ایک مجبور طالبعلم ہوں سچ تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو طالبعلم کہنا بھی طالبعلم کی توہین ہے۔ جب کہ میں بالکل مایوس ہو چکا ہوں ایک کوشش اور کر رہا ہوں کہ شاید حالت سدھر جائے۔

جواب: تعجب ہے کہ آپ مایوس ہو گئے اور شیطان کے دھوکہ میں آ گئے۔ اللہ کا یہ راستہ ناکامی کا نہیں ہے جو اللہ کو چاہتا ہے اللہ اس کو ضرور ملتا ہے اور مرنے سے پہلے اپنا بنا کر اپنے پاس بلاتے ہیں۔ کتنے ہی بڑے سے بڑا روحانی مرض یعنی گناہ ہو سب کا علاج ہے اور یہاں شفاء یقینی ہے۔ شیطان کے کہنے سے ہرگز مایوس نہ ہوں، کتنا ہی بڑا گناہ ہو اللہ کی رحمت سے بڑا نہیں ہے۔ جیسے ہی بندہ معافی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فوراً معاف کر دیتے ہیں۔ ایک لاکھ بار گناہ ہو جائے، ایک لاکھ بار بندہ توبہ کرے فوراً معاف فرما دیتے ہیں۔ ایسے کریم مالک سے ناامید ہونا نادانی ہے۔

۸۳۹ **حال**: جناب مریض کا مرض شدید سے شدید تر ہو چکا ہے۔ اور مرض ایک تو بدنظری ہے اور دوسرا یہ کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایک غلط خیال آتا ہے۔ چاہے وہ ہستی ہم سب کے لیے کتنی ہی عزیز ترین کیوں نہ ہو بعد میں سوچتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ میں کافر ہو گیا ہوں، پھر ندامت بھی ہوتی ہے، آخر مجھے کیوں خیال آتا ہے، میرا ذہن اس جانب کیوں منتقل ہوتا ہے۔ اب کسی کام میں دلجمعی نہیں رہی۔ پڑھنے

کو دل نہیں چاہتا۔ روز بروز ترقی سے تنزلی کی جانب آرہا ہوں۔ پہلے تعلیمی قابلیت کافی تھی لیکن اب وہ سلب ہوتی جارہی ہے۔ بہت سوچا کسی سے تعلق پیدا کرلوں لیکن ایسا کوئی ملا نہیں جس سے تعلق قائم کیا جاسکے۔ یہی غم رہتا ہے کہ شاید میرے دل میں ایمان نہیں ہے اور میں کافر ہو چکا ہوں ورنہ ایسے خیالات نہ آتے۔

جواب: آپ پکے مومن ہیں ہرگز کافر نہیں ہیں۔ وسوسہ اور خیال سے کوئی کافر نہیں ہوتا چاہے کتنا ہی برا وسوسہ آئے، چاہے اللہ و رسول کے بارے میں آئے، جو اس وسوسہ کو برا سمجھتا ہے اور اس کے دل کو اس سے تکلیف ہوتی ہے وہ پکا مومن ہے، بلکہ وسوسہ آنا ایمان کی دلیل ہے، مومن ہی کو وسوسہ آتا ہے، کافر کو خیال اور وسوسہ نہیں آتا مطمئن رہیں آپ پکے مومن ہیں۔ جب وسوسہ آئے تو شکر کریں کہ اے اللہ آپ کا شکر ہے کہ آپ نے مجھے ایمان عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ وسوسہ پر صحابہ کو ایمان کی سند حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ فرمایا ذَاکَ صَرِیۡحُ الۡاِیۡمَانِ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۴۰ **حال**: آنجناب سے گزارش ہے کہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے رونا بہت زیادہ آتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں بھی اور شوہر کے سامنے بھی۔

جواب: اللہ کے سامنے روئیں، شوہر کے سامنے خوش رہیں اور اسے خوش رکھیں۔

۸۴۱ **حال**: میں ایک بدکردار شخص کی بے اولاد بیوی ہوں۔ لاکھ دعاؤں، وظیفوں، حج عمرہ، قرآن پاک کے وعدے لینے کے باوجود اس شخص پر کوئی اثر نہیں۔ پندرہ سال گزرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اولاد سے بھی نہیں نوازا۔ الحمد للہ شریعت کی مکمل پابندی اور گناہوں سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کرتی ہوں۔

جواب: بہشتی زیور چوتھا حصہ میاں کے ساتھ نباہ کا طریقہ روزانہ ایک بار پڑھیں۔ شوہر پر زیادہ روک ٹوک اور نصیحت وغیرہ نہ کریں، جیسا بہشتی زیور میں لکھا ہے اس پر عمل کریں۔

۸۴۲ **حال**: پندرہ سال گذرنے کے باوجود اولاد نہیں ہوئی جس کی مجھے شدید خواہش ہے۔ مسائل کے ساتھ حلاوت ایمانی کیسے حاصل کی جائے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ انہی آزمائشوں کے ساتھ اپنی بارگاہ میں قبول کرنا چاہتا ہے تو پھر اتنا رونا، اتنا شدید اضطراب ہے کہ بس دَم نکلنے لگتا ہے۔

جواب: اضطراب اور بے چینی کا سبب تجویز ہے کہ ہمیں فلاں چیز یا اولاد ضرور ملنی چاہیے۔ دعا مانگنے میں مضائقہ نہیں لیکن راضی برضاء رہنا ایسا ہی فرض ہے جیسے نماز روزہ فرض ہے۔ دعا مانگئے اور دل میں اس پر راضی رہیے کہ جس حال میں اللہ رکھے گا اس پر میں راضی ہوں۔ اس تفویض یعنی خود کو اللہ کی مرضی کے سپرد کرنے کے بعد دل مطمئن رہے گا، ہرگز بے چینی نہیں ہوسکتی اور یہ حال ہوگا۔

مالک ہے جو چاہے کر تصرف — کیا وجہ کسی بھی فکر کی ہے
بیٹھا ہوں میں مطمئن کہ یارب — حاکم بھی ہے تُو حکیم بھی ہے

۸۴۳ **حال**: اس کے علاوہ شوہر کو اپنی خدمت اور محبت سے خوش رکھنے کی بھرپور کوشش کرتی ہوں لیکن کوئی فرق نہیں۔

جواب: آپ اپنا کام کریں۔ نتیجہ کی فکر نہ کریں۔

۸۴۴ **حال**: بس ایک نظر فرما دیجئے کہ میری بگڑی بن جائے۔

جواب: بندہ کا کام عاجزی و دُعا ہے۔ کام اللہ تعالیٰ بناتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۴۵ **حال**: ذکر و معمولات وغیرہ کرتی ہوں لیکن بہ تکلف۔

جواب: کوئی حرج نہیں، بہ تکلف میں اجر زیادہ ہے۔

۸۴۶ **حال**: حضرت والا! طبیعت میں بہت الجھاؤ ہے، دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا تعلق محسوس نہیں ہوتا، زندگی بے معنی گذر رہی ہے۔

جواب: تعلق محسوس ہونا ضروری نہیں، تعلق ہونا ضروری ہے جس کی علامت

گناہوں سے دور رہنا ہے۔ خطا ہو جائے تو معافی مانگنا، ایسی زندگی بے معنی نہیں بہت کار آمد ہے۔

۸۴۷ **حال**: اکثر اس قدر برے خواب نظر آتے ہیں کہ طبیعت پر بوجھ بن جاتے ہیں۔

جواب: خوابوں کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔ خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ برے خواب سے آنکھ کھلنے پر بائیں طرف تین بار تھتکار دیں اعوذ باللہ پڑھ کر کروٹ بدل کر سو جائیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ بُرا خواب شیطان کی طرف ہے اور اس سے کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

۸۴۸ **حال**: ان سے دل میں خیال آتا ہے کہ یہ رؤیا میری حالت بد کی طرف دال ہیں۔

جواب: ایسا خیال جائز نہیں سخت نادانی ہے۔ خوابوں سے کچھ نہیں بگڑتا، جو علاج حدیث کا اوپر مذکور ہے اس پر عمل کریں اور مطمئن رہیں۔

۸۴۹ **حال**: حضرت والا! آپ فرمائیں کہ میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح بنے گا؟ کیا میں اسی طرح زندگی گذاردوں؟ حضرت والا راہنمائی فرمایئے۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے تعلق خاص علیٰ سطح الولایت تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے سے نصیب ہوتا ہے۔ اگر گناہوں سے حفاظت ہے تو طبیعت کی بے کیفی تعلق مع اللہ کی کمی کی دلیل نہیں۔ سمجھ لو کہ ترقی ہو رہی ہے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے اور اللہ کو چاہنے والے کو اللہ ضرور ملتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۵۰ **حال**: حضرت والا میرے اندر بہت بری عادت ہے کہ جب میں کسی لڑکی کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھتی ہوں تو مجھے اس لڑکی پر بہت رشک آتا ہے۔ بار بار اس لڑکی کے بارے میں سوچتی ہوں کہ کتنی خوش نصیب ہے کہ اللہ نے اسے کتنا دیا ہے اور میرے اندر ناشکری کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

جواب: دین کے معاملہ میں رشک کرنا تو برا نہیں کہ مجھے بھی دین کی وہ نعمت حاصل ہو جائے لیکن ناشکری ہرگز نہ کریں، سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات جو آپ پر ہیں ان کو یاد کریں اور مزید ترقی کے لیے دعا کریں کہ یا اللہ جو نعمتیں آپ نے عطا فرمائیں ہیں اس کا ہر مُو ہر بُنِ مُو سے شکر ادا کرتی ہوں اور آپ سے دین کی مزید نعمتیں اور انعامات مانگتی ہوں۔

۸۵۱ **حال**: اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے وقت بہت رونا آتا ہے کہ یا اللہ میں بھی تو آپ کی بندی ہوں مجھے بھی ان تمام چیزوں سے نواز دے جو باقی لوگوں کو دی ہیں۔ یا اللہ مجھے محروم نہ کر۔ کیا اس طرح کے الفاظ اللہ تعالیٰ سے کہہ سکتے ہیں، اس طرح کے الفاظ کہنے سے انسان کافر تو نہیں ہو جاتا؟

جواب: اس دُعا سے کہ مجھے محروم نہ کر کوئی کافر نہیں ہوتا لیکن ناشکری کے الفاظ نہ ہوں۔

۸۵۲ **حال**: میں کبھی کبھی توبہ واستغفار بھی کر لیتی ہوں۔

جواب: جب کوئی بات کھٹکے ہمیشہ توبہ کریں کبھی کبھی نہیں۔

۸۵۳ **حال**: حضرت والا میرے اندر حسد نہیں ہے لیکن مجھے اس لڑکی پر رشک اس قدر آتا ہے کہ ڈر لگتا ہے کہیں اس کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے۔

جواب: رشک سے نقصان نہیں پہنچتا۔ ماشاء اللہ کہہ دیا کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۵۴ **حال**: میرا عالمہ کا کورس ختم ہو چکا ہے۔ مجھے میرے استاد کی ایک بات بہت یاد آتی ہے کہ علم کی قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ علم سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی دینی کام لیں۔

جواب: شوہر کی خدمت اور اپنے بچوں کی دینی تربیت عورتوں کے سپرد ہے، شرعاً یہی دینی کام ہے۔

۸۵۵ **حال**: حضرت والا! اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ مجھے مشورہ دیں۔ میں گھر میں بہت زیادہ فارغ اوقات گزار رہی ہوں اور فراغت کی وجہ سے میرا ذہن اور دل اتنا کاہل وسست ہو چکا ہے کہ مجھے کوئی عمل کرنے کا دل ہی نہیں چاہتا ہے۔ بہت ہوا تو اشراق، چاشت اور تسبیحات پڑھ لیتی ہوں۔ باقی تمام وقت فارغ ہی رہتا ہے۔ آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس سے میرے فارغ اوقات میں مصروفیت بھی ہو اور تعلق مع اللہ حاصل ہو جائے۔

جواب: معمولات برائے خواتین پر عمل کریں۔ اور ہر گناہ سے بچیں۔ تقویٰ سے رہنا چوبیس گھنٹہ کی عبادت ہے اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ ۔ ہر وقت اس کا خیال رہے کہ کوئی سانس اللہ کی نافرمانی میں نہ گذرے۔ منکرات سے حفاظت، شرعی پردہ کا اہتمام، ٹی وی وغیرہ سے بچیں اور ان باتوں سے بچنے میں ہر مجاہدہ برداشت کریں۔ یہی تعلق مع اللہ کے حصول کا طریقہ ہے۔

۸۵۶ **حال**: حضرت صاحب! میں غیبت جیسی مہلک بیماری میں گرفتار ہوں۔ میں روز صبح اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ یا اللہ آج کے دن مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو، کوئی غیبت نہ ہو لیکن شام ہوتے ہی مجھ سے یہ گناہ ہو جاتا ہے۔ بہت پریشان ہوں۔ غیبت کے متعلق بہت سے احادیث اور آپ کی بہت سی کتابیں پڑھیں۔ خصوصاً آپ کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' کا مطالعہ کیا۔ لیکن مجھ ڈھیٹ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دو تین دن اس گناہ کا خوف ہوتا ہے پھر دوبارہ یہ حرکت مجھ سے ہو جاتی ہے۔ جب سے میری بھابی آئی ہیں، میری غیبت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ بہت پریشان ہوں، سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح اس گناہ سے بچوں؟

جواب: پرچہ اصلاح الغیبۃ روزانہ ایک بار پڑھیں، غیبت کے عذاب کو یاد

کریں کہ نیک اعمال اس کو دے دیئے جائیں گے جس کی غیبت کی ہے، نیک اعمال ختم ہو جائیں گے تو اس کے گناہ لے کر غیبت کرنے والے کے اعمال نامہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ بولنے سے پہلے سوچیں۔ غیبت شروع ہو جائے تو یا تو فوراً منع کر دیں ورنہ اس مجلس سے اٹھ جائیں۔ بے ضرورت ایسی صحبت سے بچیں جس میں غیبت کا خطرہ ہو۔ یعنی ایسے لوگوں سے بے ضرورت نہ ملیں جو غیبت کرتے ہیں اور جب ملیں تو آپس میں طے کر لیں کہ ہم لوگ کسی کی غیبت نہیں کریں گے۔ ہمت سے گناہ چھوٹتے ہیں، ہمت کریں۔ جس کی غیبت کی ہے اگر اس کو اطلاع ہو گئی تو اس سے معافی مانگنا ضروری ہے لیکن اگر اطلاع نہیں ہوئی تو جن لوگوں کے سامنے غیبت کی ہے اُن سے اپنی غلطی کا اعتراف کریں، اس کی تعریف کریں کہ جس کی ہم نے غیبت کی ہے اُن میں بہت سی خوبیاں ہیں اُس کو ایصالِ ثواب کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں۔ ایسا کرنے سے ان شاء اللہ غیبت کی عادت جاتی رہے گی۔

۸۵۷ **حال**: حضرت والا! مجھے غصہ بہت آتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر غصہ آجاتا ہے اور خوب رونا آتا ہے۔ ہونٹ کانپنے لگتے ہیں۔ آپ کی کتاب ''علاج الغضب'' کا مطالعہ کیا لیکن جب غصہ آتا ہے کچھ بھی یاد نہیں رہتا اور جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو بہت شرمندہ ہوتی ہوں کہ مجھے اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔

جواب: جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو جس پر بے جا غصہ کیا ہے اس سے معافی مانگیں۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۸۵۸ **حال**: حضرت والا! عبادت میں بھی مجھے کچھ مزہ نہیں آتا۔

جواب: عبادت مطلوب ہے، مزہ مطلوب نہیں۔ عبادت کیے جایئے

۸۵۹ **حال**: حضرت والا! مجھے گمراہی سے بہت ڈر لگتا ہے۔ اکثر سوچتی رہتی ہوں کہ معلوم نہیں میری قسمت میں کیا لکھا ہے۔ میں ہمیشہ اللہ پاک سے اپنے

نصیب کے لیے دُعا کرتی رہتی ہوں کہ یا اللہ میرا نصیب اچھا بنائے، مجھے گمراہی سے بچالے، (آمین)۔ حضرت صاحب! مجھے حج وعمرہ کرنے کا بے حد شوق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی بہت خواہشمند ہوں۔ بہت سے خوش نصیب لوگوں کو اللہ پاک بار بار اپنے گھر بلاتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بہت رشک آتا ہے۔ میں اللہ پاک سے دُعا کرتی ہوں کہ یا اللہ آپ سب کو بار بار بلاتے ہیں بس آپ مجھے بھی بلائیے۔

جواب: ڈرنے والا، گمراہی سے بچنے کی دُعا کرنے والا ان شاء اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں۔ گمراہی جس کا مقدر ہے اس کو گمراہ ہونے کا خوف ہی نہیں ہوتا۔ زیارت کی تمنا کرنا، دُعا کرنا محبت کی علامت ہے لیکن تقویٰ اور اتباعِ سنت اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔ ایسے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہے بدون وہاں گئے ہوئے اگرچہ حج فرض نہیں ہے۔ حج فرض کے لیے جانا ضروری ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۶۰ **حال**: بندہ کی شادی تین سال قبل ہوئی تھی لیکن بیوی سے عدم محبت کی وجہ سے بندہ وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی کے وقت غیر کا تصور کر کے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اب اگر غیر کا تصور اس موقع پر ناجائز ہے تو پھر کوئی ایسا علاج ضرور بتائیں کہ بندہ گمراہی سے بچ جائے۔

جواب: غیر کا تصور بالکل حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ غیر کے تصور سے معلوم ہوا کہ آپ بدنگاہی میں مبتلا ہیں، اسی وجہ سے بیوی اچھی نہیں لگتی۔ نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں، ایک نظر بھی خراب نہ ہو۔ جب کسی کو نہیں دیکھیں گے تو پھر اپنی بیوی اچھی معلوم ہوگی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۶۱ **حال**: میں میڈیکل کا طالب علم ہوں۔ ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ میں کالج میں جو کپڑے پہنتا ہوں ان پر استری وغیرہ کا زیادہ خیال نہیں رکھتا ہوں۔ٹوپی بھی زیادہ صاف ستھری نہیں پہنتا ہوں۔اسی طرح میں نے جوتے بھی پالش کرنا چھوڑ دیئے ہیں۔ یہ سب میں اس لیے کرتا ہوں تاکہ میرے دل میں یہ وسوسہ نہ آئے کہ کوئی لڑکی مجھے دیکھے گی یا لڑکیوں کی نظر میں میری اہمیت بڑھ رہی ہے۔ اس طرزِ عمل کا مجھے فائدہ بھی ہوا ہے۔

لیکن میرے بعض دوستوں کا یہ کہنا ہے کہ ''اگر تم اس حلیہ میں کالج آؤ گے تو دوسرے لڑکے جو پہلے ہی اسلام سے دُور ہیں وہ تمہارے حلیہ کو دیکھ کر اسلام سے اور زیادہ دُور ہوجائیں گے کیونکہ وہ سوچیں گے کہ اگر ہم بھی مولوی بن گئے تو ہم بھی ایسے ہی خراب حال میں ہوجائیں گے''۔ چنانچہ میرے دوست کہتے ہیں کہ تم ایسے حلیہ میں آ کر دوسرے لڑکوں کو اسلام سے دُور کرنے کا سبب بن رہے ہو۔

حضرت والا آپ اس صورت میں میرے لیے جو بھی حکم فرمائیں گے میں ان شاء اللہ اسی پر عمل کروں گا۔ کیونکہ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کون سا طرزِ عمل میرے لیے صحیح ہے۔

جواب: نفع لازم مقدم ہے نفع متعدی سے اس لیے جس میں اپنے نفس کی حفاظت ہو وہ کام کریں اور اس میں کسی کی پرواہ نہ کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۶۲ **حال**: دورانِ نماز ماضی کے بعض معاملات بار بار ذہن میں گھومنے لگتے ہیں، توجہ الی اللہ رکھنے کی کیا تدبیر اختیار کروں۔

جواب: بار بار دِل کو اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں۔ حضوری فرض نہیں، احضار فرض ہے۔

۸۶۳ **حال**: تبلیغ اور جہاد ان دونوں شعبوں میں سے کس شعبے کا انتخاب کروں؟

اصلاحِ نفس اور تدریسی مصروفیت کے ساتھ ہمہ تن مذکورہ بالا دونوں شعبوں میں سے کس میں مصروف رہا جائے۔

جواب: دین کے تمام شعبے اہم ہیں اپنے وقت اور حالات پر۔ نماز کا وقت آ جائے نماز پڑھیں رمضان آ گیا روزے فرض ہوگئے، زکوٰۃ فرض ہوگئی زکوٰۃ ادا کریں، حج فرض ہوگیا حج ادا کریں وغیرہ اس پر تمام احکام کو قیاس کرلیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۶۴ **حال**: گذشتہ خط میں لکھا تھا کہ درود شریف کے بعد آپ کی صحت کے لیے دُعا مانگتا ہوں۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ کیا نماز میں؟ عرض ہے کہ نماز میں نہیں بلکہ نماز مکمل کرنے کے بعد جب دُعا مانگتا ہوں تو درود شریف کے بعد اپنے شیخ محترم کی صحت کی دُعا مانگتا ہوں۔

جواب: صحیح ہے، ماشاء اللہ۔

۸۶۵ **حال**: بدنگاہی الحمد للہ نہیں کرتا بلکہ اچانک نظر پڑ جاتی ہے تو فوراً نظریں ہٹا لیتا ہوں۔ اللہ پاک کی توفیق سے اور آپکی دُعاؤں سے نظروں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

جواب: بہت دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِد فَزِد.

۸۶۶ **حال**: غیبت سے الحمد للہ بہت بچ رہا ہوں۔ انشاء اللہ مزید اللہ کریم کے کرم سے، آپکی دعاؤں سے بچنے کا خوب اہتمام کر رہا ہوں۔ دُعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: مکمل اجتناب ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے محفوظ فرمائیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۶۷ **حال**: حضرت! استقامت کی بہت کمی ہے۔ اکثر تہجد کی نماز باقاعدگی سے پڑھنے کا ارادہ کرتی ہوں لیکن استقامت نہ ہونے کی وجہ سے تہجد ترک ہو جاتی ہے اور اکثر تو اس میں اپنی ہی کوتاہی ہوتی ہے، آنکھ کھل جاتی ہے مگر پھر سے

سو جاتی ہوں۔

جواب: تہجد کوئی فرض تو نہیں ہے، چھ گھنٹہ اگر نیند ہو جاتی ہے تو رات کو اُٹھیں ورنہ عشاء کے بعد وتر سے پہلے چند نوافل تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں۔

۸۶۸ **حال**: دوسری بات یہ ہے کہ حضرت نا محارم کے خیالات بہت کثرت سے آتے ہیں جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔

جواب: خیالات آنا برا نہیں لانا بُرا ہے اور جب آئیں تو ان میں مشغول ہونا بُرا ہے۔ کسی مباح (جائز) کام میں لگ جایا کریں۔

۸۶۹ **حال**: ہر لمحہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کہ بہت بڑا گناہ کئے جا رہی ہوں، بہت افسوس بھی ہوتا ہے۔ اس لیے میں چاہتی ہوں کہ جلد از جلد میرا نکاح ہو جائے تا کہ اس گناہ سے بچ جاؤں، لہٰذا آپ میرے لیے اس کی دُعا کریں۔

جواب: دل سے دُعا ہے۔ رشتہ کے لیے روزانہ یَا جَامِعُ ۱۱۱ مرتبہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دُعا کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۷۰ **حال**: الحمد للہ حضرت شیخ کے تعلق کی برکت سے ہر دَم اُمورِ شرعیہ کی پابندی کا دھیان رہنے لگا ہے۔

جواب: مبارک ہو یہی چیز تو مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۸۷۱ **حال**: اس میں بندہ نے ایک طرزِ عمل اپنایا ہے کہ ”جب غیر محرم پر نظر پڑ جاتی ہے تو فوراً نظر ہٹا کر بائیں کندھے کی جانب منہ سے لعاب نکالے بغیر تھو تھو کر دیتا ہوں، اگر میدان یا سڑک ہو تو باقاعدہ لعاب بھی بائیں جانب منہ کر کے پھینک دیتا ہوں تا کہ جو فتنہ دماغ میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ تصور ذہن سے نکل جائے“۔ عرض خدمت یہ ہے کہ یہ سلسلہ جاری رکھوں یا کوئی اور طریقہ اپناؤں۔

جواب: اصل مقصد نظر بچانا ہے چاہے وہ جس طریقہ سے بھی حاصل ہو، اور جو

طریقہ اس میں معین ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کبھی کبھار نظر پڑ جائے تو مضائقہ نہیں لیکن اگر بار بار نظر پڑتی ہے تو وہ پڑتی نہیں نفس پڑاتا ہے اور دھوکہ دیتا ہے کہ نظر پڑ گئی اور ٹھوتھو کرا دیتا ہے۔ سمجھ لیں کہ ٹھوتھو کرنا تلافی کے لیے کافی نہیں بیس رکعات ہر غلطی پر پڑھیں اور نظر دیکھ بھال کر اُٹھائیں۔

۸۷۲ **حال**: دفتر میں لوگ نماز پڑھانے پر اصرار کرتے ہیں لیکن ریا کاری وشرکِ خفی میں مبتلا ہونے کے خوف سے امامت کرنے میں حد درجہ پریشانی ہوتی ہے۔ اس کا علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: اس زمانہ میں امامت میں پہل کریں ورنہ ہوسکتا ہے کوئی بدعقیدہ نماز پڑھادے اور نماز ہی نہ ہو۔ ریا کاری خود بخود کوئی چپکنے والی چیز نہیں ہے، ارادہ کرنے سے ریا ہوتی ہے۔ ہر عمل سے پہلے رضائے الٰہی کی نیت کرلیں، بس اتنا کافی ہے، پھر اگر دل میں ریا کا خیال آئے تو وہ وسوسہ ہے، ریا نہیں ہے۔

❁❁❁❁❁

۸۷۳ **حال**: آپ سے میرا غائبانہ تعارف آج سے قریباً ۴ سال قبل سے ہے جب میرے ہاتھ آپ کی لکھی ہوئی کتاب ''حسنِ خاتمہ کے سات مدلل نسخے'' لگی جن پر عمل کرنے کی توفیق بارگاہِ الٰہی سے ملی۔ اس عمل کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے قلب کو تصوف کی طرف راغب کیا۔ پھر ایک مہربان کی مہربانی سے میں ایک بزرگ حضرت...... صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہو گیا، انہوں نے مجھے صرف دو اعمال کی تلقین کی جن پر عمل کی کوشش کرتا رہتا ہوں لیکن چونکہ حضرت کراچی سے بہت دور رہتے ہیں اس لیے رابطہ بہت کم رہتا ہے۔ جب حضرت کراچی تشریف لاتے ہیں تب ہی ملاقات ممکن ہوتی ہے۔

اس کے بعد ایک نقشبندی بزرگ سے جو اکثر ہمارے علاقے کی قریبی مسجد میں تشریف لاتے رہتے ہیں میرا رابطہ ہوا، اُنہوں نے بھی مجھے بہت متاثر

کیا، خاص طور پر ان کے بیانات بہت ایمان افروز ہوتے ہیں پھر ان کے بتائے ہوئے اعمال میں سے چند اذکار میں نے اپنے معمولات میں شامل کیے۔

اس کے بعد ایک روز اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے خواب میں حکم دیا کہ آپ کے پاس جاؤں تو میں آپ کے پاس آ گیا۔ یہ آج سے قریباً تین ماہ پہلے کی بات ہے اس دن سے لے کر آج تک ہفتے میں دو یا تین بار رات کی مجلس میں حاضر ہونے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی۔ آپ کے پاس آ کر روح کو ایک نئی تازگی ملی۔

جواب: اس راہ کا پہلا اصول ہے کہ ’’یک در گیر ومحکم گیر‘‘ اس لیے ضروری ہے کہ جس بزرگ سے یا بزرگوں کے غلام سے مناسبت ہو اس کا دامن تھام لیں اور اس کو اپنے لیے سب سے زیادہ نفع بخش سمجھیں اور یہ کیفیت ہو کہ سارے اہل اللہ کی عظمت کے باوجود شیخ سے تعلق ایسا ہو جیسے ماں سے ہوتا ہے۔ ساری دنیا کی مائیں ایک طرف اور اپنی ماں ایک طرف۔ اس راہ کی کامیابی کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آج ایک بزرگ کے پاس چلے گئے کل دوسرے بزرگ کے پاس۔ بچہ اپنی ہی ماں کا دودھ پیتا ہے مختلف ماؤں کا نہیں۔ اس لیے پہلے اپنی مناسبت کے مطابق مصلح کا انتخاب کریں جس سے سب سے زیادہ مناسبت ہو اس سے تعلق رکھیں باقی تمام بزرگانِ دین کی عظمت دل میں ہو کسی کی تحقیر نہ ہو لیکن استفادہ کا تعلق صرف اپنے مصلح سے ہو۔ بس ایک دَر کو پکڑ لیں اور مضبوطی سے پکڑیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

جب کسی سے لو لگائی جائے گی
تب یہ آشفتہ خیالی جائے گی

۸۷۴ **حال**: میں چاہتی ہوں کہ ایسا کوئی مراقبہ بتائیں کہ آخرت کی محبت یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور جنت کا شوق اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو جائے اور

دنیا کی پریشانیوں پر آخرت کی فکر غالب آجائے تا کہ دنیا کی پریشانیاں آخرت کی پریشانیوں کے مقابلہ میں کم محسوس ہوں۔ اگر کوئی موت کا تذکرہ وغیرہ کرے پھر بھی مجھے موت یاد نہیں آتی۔ میں چاہتی ہوں کہ ان سب مراقبوں کی تفصیل اور وقت بھی تحریر کردیں۔

جواب: ہمارے بزرگ مراقبے اور طاقت سے زیادہ اذکار بتا کر لوگوں کو پاگل نہیں بناتے۔ اللہ کی محبت حاصل کرنے کا طریقہ جو قرآن وسنت سے ثابت ہے وہ اتباعِ سنت اور اجتناب عن المعاصی یعنی گناہوں سے بچنا ہے اور اس کے حصول کے لیے کسی سچے اللہ والے مصلح سے اصلاحی تعلق قائم کرنا جو بذریعہ مکاتت بھی ہوسکتا ہے۔ شیخ کو اپنے حالات کی اطلاع دینا اور اپنے امراض کا علاج معلوم کرنا اور شیخ جو علاج تجویز کرے اس پر عمل کرنا اور جو ذکر وہ بتادے اس پر پابندی کرنا، اللہ کی محبت حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۷۵ **حال**: معمولات میں مزہ نہیں آتا، بس ایک رسم کے طور پر تسبیح پوری کرتا ہوں۔

جواب: مزہ مطلوب نہیں ہے، معمولات مطلوب ہیں۔ ترقی اعمال سے ہوتی ہے، مزہ سے نہیں۔ اس لیے معمولات کیئے جایئے۔

۸۷۶ **حال**: باقی دھیان اللہ جانتا ہے کہ کدھر ہوتا ہے اسکا بھی کوئی حل تحریر فرمادیجئے۔

جواب: باربار دھیان کو ذکر اللہ کی طرف لاتے رہیں کہ میں بہت بڑے مالک کا نام لے رہا ہوں۔ اور ہلکا سا دھیان کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

۸۷۷ **حال**: حضرت دکھاوا بہت ہے، مثلاً اب میں معمولات سوتے وقت کرتا ہوں۔ اب اگر میں دیکھوں کہ میرے برابر میں اگر کوئی بھائی وغیرہ ہو تو اس کے سامنے تسبیح نکال کر زور زور سے اللہ اللہ کرنے لگ جاتا ہوں تا کہ مجھے بزرگ سمجھیں حضرت اس دکھاوے کا بھی کوئی علاج تحریر فرمائیں۔

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص شہرت کے لیے اور اظہار (ریا) کے لیے کچھ عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کردے گا۔ اس حدیث پاک کو یاد کر کے سوچا کریں اور نفس سے کہیں کہ تو لوگوں کی نظر میں بڑا بننا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تیرے عیوب کو ظاہر کردیں گے تو لوگ بجائے بزرگ سمجھنے کے شیطان سمجھنے لگیں گے لہٰذا اس دکھاوے سے نقصان ہی نقصان ہے فائدہ کچھ نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۷۸ **حال**: بندہ میں بہت سے امراض ہیں جن میں سرفہرست حُبِّ جاہ اور حُبِّ مال ہیں۔ اگر بندہ تھوڑا سا مال بھی اللہ کی راہ میں نکالتا ہے تو دل میں خیالات آتے ہیں کہ بڑا اچھا کام کیا۔

جواب: یہ سوچا کریں کہ جو مال خرچ کیا ہے یہ جب اچھا ہوگا کہ اللہ کے یہاں قبول ہوجائے جسکی ابھی خبر نہیں اس لیے ڈرتے رہو اور قبولیت کی دُعا کرتے رہو۔

۸۷۹ **حال**: دوسروں کے عیوب تلاش کرتا ہوں۔ کوئی آدمی کتنا بھی اچھا ہو لیکن مجھے اس کے عیوب کی تلاش رہتی ہے۔

جواب: اس کا سبب تکبر ہے لہٰذا اپنے عیبوں کو یاد کرو تو اپنی حقارت سامنے آجائے گی۔ دوسروں کے عیب کو زکام اور اپنے عیب کو کوڑھ سمجھو اور سوچو کہ دوسروں کے عیوب تلاش کرنا بہت کمینی حرکت ہے۔ جب تک علاج مکمل نہ ہوجائے اپنی حالت کی اطلاع کرتے رہیں اور اس کے مکمل ازالہ تک چین سے نہ بیٹھیں۔

۸۸۰ **حال**: زبان بھی بہت چلتی ہے۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ ان امراض کا علاج فرمائیں۔ اللہ جل شانہ سے دُعا ہے کہ حضرت کا سایہ ہم پر تادیر سلامت رکھیں۔ آمین۔

جواب: جو بات زبان سے نکلتی ہے فرشتے اس کو نوٹ کرلیتے ہیں اور قیامت

کے دن نامناسب باتوں پر مؤاخذہ ہوگا لہٰذا بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں۔ گناہ کی بات ہرگز نہ کریں، جائز بات بھی زیادہ نہ کریں، دین کی بات ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۸۱ **حال**: میں ایک مدرسۃ البنات میں معلّمہ ہوں۔ میری ایک شاگردہ جو آپ سے بیعت ہے مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں کیونکہ اس کی عادتیں بہت اچھی ہیں۔ وہ بہت اصلاح کی باتیں کرتی ہے اور ذہین بھی بہت ہے اور بہت نیک ہے۔ اس وجہ سے میں اس کو پیار کرتی ہوں لیکن وہ منع کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمارے شیخ منع فرماتے ہیں۔ مجھے اس سے اللہ کے لیے محبت ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اللہ کے لیے پیار کرنا منع ہے؟

جواب: پیار سے کیا مراد ہے؟ قلبی یا جسمانی؟ اس کے منع کرنے کی کوئی وجہ ہوگی جو غالباً آپ نے نہیں لکھی۔ محبت للّٰہی کا تعلق قلب سے ہوتا ہے نہ کہ قالب سے۔ انسان کو خود اپنے نفس کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ محبت اللہ کے لیے ہے یا اس میں نفس کی شمولیت ہے۔ نفس کی چالیں بہت باریک ہوتی ہیں۔ محبت للّٰہی کے نام پر، محبت للّٰہی کے لیبل کے پیچھے خود نفس چھپا ہوتا ہے۔

اس کے جواب میں انھی معلمہ کا دوسرا خط:

۸۸۲ **حال**: جس لڑکی کا میں نے پچھلے خط میں ذکر کیا تھا میں اس سے اللہ کے لیے محبت کرتی ہوں اور میں نے اپنے نفس کا جائزہ لیا تو ہرگز کوئی بات نہیں محسوس ہوئی، اسی لیے میں منہ سے اس کو پیار کرتی ہوں جس کو وہ منع کرتی ہے۔

جواب: وہ بالکل صحیح منع کرتی ہے کیونکہ یہ جائز نہیں اور جو بات جائز نہ ہو اس میں نفس کے جائزہ کی ضرورت نہیں۔ محبت للّٰہی بوس و کنار کی محتاج نہیں ہوتی۔

ہوشیار ہوجائیں! یہ محبت نفسانی ہے لہٰذا پیار کرنا تو دُور کی بات ہے اس لڑکی کو دیکھنا، اس سے بات کرنا، اس سے ملنا جلنا، اس کا خیال دل میں لانا غرض تمام تعلقات کو منقطع کرلیں۔

۸۸۳ **حال**: میری عمر ۲۱ سال ہے۔ میں پرائیوٹ ملازم ہوں اور لاہور کا رہائشی ہوں۔ میں نے آپ کے سلسلہ مواعظ حسنہ کی چند کتابیں مثلاً مواعظ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۷، ۳۵، ۴۳، ۵۲ اور چند اور مواعظ پڑھے ہیں۔ یقیناً یہ مواعظ انسان کی فلاح اور نفس کی اصلاح کے لیے بے حد مفید نسخہ ہیں۔ جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو آپ کے دیدار اور ملاقات کا اشتیاق بڑھ جاتا ہے لیکن آپ کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور میں وہاں نہیں آسکتا لیکن خواہش ہے کہ آپ جب بھی لاہور تشریف لائیں میں آپ سے شرفِ ملاقات حاصل کروں۔ میرا خط لکھنے کا اصل مقصد آپ سے بیعت ہونا ہے۔

جواب: چند ماہ قبل لاہور حاضری ہوئی تھی، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (نزد چڑیا گھر) سے رابطہ رکھیں۔ جب کبھی لاہور آنا ہوگا تو وہاں سے معلوم ہوسکتا ہے۔

۸۸۴ **حال**: ویسے تو میرا اور میری فیملی کا آج کے دَور کے کسی پیر پر عقیدہ نہیں ٹھہرتا جس کی وجہ جعلی پیروں کی کثرت ہے۔ جس نے ڈاڑھی رکھ لی، ہاتھ میں تسبیح لے لی، وہی پیر بنا بیٹھا ہے اور اپنے حلیہ کو ذریعۂ معاش بنا رکھا ہے۔

جواب: صحیح ہے، لیکن قیامت تک سچے اللہ والے بھی موجود رہیں گے تلاش کرنا ہمارا اور آپ کا کام ہے۔

۸۸۵ **حال**: آپ کے مواعظ میں پڑھا تھا کہ قیامت تک اولیاء اللہ آتے رہیں گے کیونکہ ولایت کے دروازے بند نہیں ہوئے اور آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ بیعت ہونا فرض نہیں، اصلاحِ نفس فرض ہے۔ اور خط و کتابت سے بھی کسی بزرگ کو اپنا

مشیر بنایا جاسکتا ہے۔

جواب: صحیح۔

۸۸۶ **حال**: لہٰذا میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اپنا مشیر بناؤں اور جب بھی آپ لاہور تشریف لائیں تو باقاعدہ آپ سے بیعت ہوجاؤں۔ ایک سوال جو میرے ذہن میں پیدا ہوا ہے کہ کیا بیعت کا سلسلہ خط کے ذریعے بھی ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے، لیکن بہتر ہے کہ پہلے اصلاحی خط و کتابت کریں، جب خوب اطمینان ہوجائے، اعتماد ہوجائے اور محبت خوب بڑھ جائے تب بیعت ہوں۔ اصلاح کے لیے بیعت ہونا ضروری نہیں۔

۸۸۷ **حال**: آپ کے وعظ نمبر ۳ تعلق مع اللہ میں حضرت شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ روس میں ایک قاز چڑیا ہے جو کہ ہندوستان پاکستان آتی ہے اور آنے سے پہلے روس کے پہاڑوں پر انڈے دے کر آتی ہے اور یہاں سے اپنی توجہ سے ان انڈوں کو گرماتی ہے اور جب واپس جاکر دیکھتی ہے تو انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں۔ جب اللہ نے چڑیا کی توجہ میں اس قدر طاقت رکھی ہے تو اللہ والوں کی روحوں میں کیا بات ہوگی، ان کی دُعا اور توجہ میں اللہ نے خاص اثر رکھا ہے۔ بس جناب میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر نظر فرمائیں۔ بس چاہتا ہوں کہ اللہ کا نیک بندہ بن جاؤں اور اللہ مجھ سے راضی ہوجائیں۔

جواب: دُعا سنت ہے جو توجہ محضہ سے افضل ہے۔ دل و جان سے دُعا کرتا ہوں۔ جو اللہ کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو محروم نہیں رکھتے۔ مطمئن رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اللہ والے بن جائیں گے۔

۸۸۸ **حال**: خط کو طویل کرنے کو جی چاہ رہا ہے لیکن ڈر ہے کہ یہ خط ردی کی ٹوکری کی زینت نہ بن جائے اور میری ساری امید پر پانی نہ پھر جائے کیونکہ یہ خط بڑی امید سے لکھ رہا ہوں کہ شاید میری اصلاح آپ حضرت سے ہی ہوجائے۔ اگر

آپ حضرت نے مجھے قبول نہ کیا تو کہیں میں شیطان کے بہکاوے میں نہ آجاؤں کہ تیری اصلاح نہیں ہونی۔

جواب: جو اللہ کا طالب ہے اس کا خطردی کی ٹوکری میں کیسے ڈالا جاسکتا ہے؟

۸۸۹ **حال**: جناب مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس سے نفس کی بیماریوں کا علم ہو جائے اور میں شیطان کے دھوکہ اور نفس سے چھٹکارہ پاجاؤں۔

جواب: احقر کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' غالباً خانقاہ لاہور سے مل جائے گی اس کا مطالعہ کریں جس سے نفس کی بیماریوں کا علم ہوگا۔اور اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے حالات کی دینی مشیر کو اطلاع کریں اور جو علاج وہ تجویز کرے اس کی اتباع کریں۔

۸۹۰ **حال**: سنت کے مطابق وضو کا طریقہ تحریر فرمادیں۔کیونکہ شاید ہم وضو درست نہ کرتے ہوں۔

جواب: احقر کا رسالہ ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں'' خانقاہ لاہور سے مفت تقسیم ہوتا ہے۔اس میں سنت کے مطابق وضو نماز وغیرہ غرض چوبیس گھنٹے کی سنت کی زندگی لکھی ہوئی ہے۔اس سے وضو کا مسنون طریقہ بھی معلوم ہو جائے گا۔

۸۹۱ **حال**: ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے چہلم کا ختم شریف ۲۵ تاریخ کو ہو تو اگر کوئی ۱۷ تاریخ سے اس میت کے لیے قرآن مجید پڑھنا شروع کرے اور ۲۵ تاریخ کو ختم میں قرآن شریف کا ثواب لکھا دے اور بعد میں پڑھ کر پورا کردے تو کوئی حرج یا گناہ تو نہیں۔

جواب: چہلم کا سنت وشریعت میں کوئی حکم نہیں یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے جو بعض نادان مسلمانوں نے کم علمی کی وجہ سے اپنالی۔اپنے مُردوں کو روزانہ ایصالِ ثواب کیجئے۔چالیسویں دن کیوں کرتے ہو؟ مُردوں کا عمل تو ختم ہوگیا، ان کو ہر وقت

ایصالِ ثواب کی ضرورت ہے، چالیسویں دن تک مؤخر کرنا عقل کے بھی خلاف ہے مثلاً ابھی کسی کا ایکسیڈنٹ ہوگیا اس کو فوراً خون کی ضرورت ہے، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ مریض کو فوراً خون چاہیے لیکن اس وقت کوئی کہے کہ نہیں صاحب ہمارے یہاں قاعدہ ہے کہ تیسرے دن یا چالیسویں دن خون دیا جاتا ہے تو کیا یہ عقل کی بات ہے؟ مردہ کو ابھی ثواب کی ضرورت ہے اور نادان لوگ تیجہ اور چالیسواں پر مؤخر کرتے ہیں۔ یہ دیر کرنا خلافِ عقل بھی ہے اور خلافِ نقل بھی یعنی قرآن و سنّت سے بھی ثابت نہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کسی صحابی نے کبھی تیجہ اور چہلم نہیں کیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک عالم کا اصلاحی خط

۸۹۲ **حال**: گذشتہ خط ملا حضرت نے چلّہ سے قبل ۶ ماہ اصلاحی مکاتبت کا حکم فرمایا مگر حال یہ ہے کہ حضرت سے دُوری اور لاعلمی کی نحوست کی وجہ سے روحانی بیماریاں ایسی چھا گئی ہیں جیسے زخمی بدن پر مکھیاں۔ حضرت آپ کی دُعا اور علاج سے جس عورت کی محبت کی بیماری سے شفا ملی تھی وہ شاید عارضی تھی۔ اس عورت کے دوبارہ ایسے حملے شروع ہوئے کہ کچھ علاج سمجھ میں نہیں آتا۔ اس عورت نے تو میری عقل اُڑا دی ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتا۔ مجبور و پریشان ہو کر اپنے حکیم اور طبیب سے رجوع کر رہا ہوں۔

جواب: ایسی صورت میں آپ فوراً آجائیں چالیس دن کے لیے۔ یہ دونوں خط ساتھ لائیں۔

انھی عالم کا دوسرا خط

۸۹۳ **حال**: حضرت منجملہ دوسرے امراض کے ایک بڑا مرض عورت کی محبت کا بھی ہے جس کی وجہ سے دین و دنیا خراب ہوئے اب الحمدللہ وہ کیفیت تو نہیں مگر بعد

میں ابتلاء معصیت کا خطرہ ہے خانقاہ میں بھی کبھی وسوسہ آتا ہے کہ اس کو فون کروں مگر حضرت کی صحبت میں حاصل نورِ تقویٰ کی برکت سے اس بری خواہش کو دبا لیتا ہوں اس برے ارادہ کو دبانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا خاص قرب محسوس کرتا ہوں مگر حضرت ایسا علاج فرمائیں کہ اس مرض کی ہمیشہ کے لیے جڑ کٹ جائے۔

جواب: اگر ایک دفعہ بھی معصیت میں ابتلاء ہو چکا ہے تو اس کا وسوسہ عمر بھر آئے گا عمر بھر مجاہدہ کرنا ہے اور اسبابِ گناہ سے دُور رہنا ہے۔ تقاضوں سے نہ گھبراؤ اگر مجاہدہ سخت ہے تو انعامِ قرب بھی تو عظیم الشان ہے۔ یہ تمنا کرنا کہ وسوسہ نہ آئے نادانی ہے مجاہدہ کے لیے تیار رہو۔ وسوسہ اور تقاضائے معصیت پیدا ہونا برا نہیں، اس پر عمل کرنا برا ہے۔

۸۹۴ **حال**: پہلے خط میں حضرت نے آخری درجہ کا علاج یہ تجویز فرمایا تھا کہ اس مقام سے شرق وغرب کی دُوری مطلوب ہے، شاید یہ علاج مرض کو ختم کردے مگر حضرت یہاں صورت حال ایسی ہے کہ بڑا قصبہ ہے مجھے یہاں پر کام کرتے تیسرا سال ہے مالک الملک کے فضل وکرم سے کافی فضا بنی بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی حفظ، ناظرہ، تعلیم الاسلام، بہشتی زیور، مسنون دُعائیں، بڑوں میں نمازوں کی تصحیح اور ضروری مسائل یاد کرائے۔ ایک محنتی استاذ بھی شعبۂ حفظ میں پڑھا رہے ہیں تقریباً اَسّی ۸۰ کے قریب بچے پڑھ رہے ہیں۔ پہلے مدرسہ ایک عارضی مکان میں چل رہا تھا ابھی ایک آدمی نے ۲۰ مرلہ زمین مدرسہ کے لیے میرے نام تولیت واہتمام کے ساتھ وقف کی ہے اور انتقال بھی دے دیا ہے اب اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو ظاہری اسباب کے درجہ میں نقصان ہے دوسرے اہلِ بدعت کا بھی خطرہ ہے، ابھی تو وہ دبے ہوئے ہیں، میرے جانے سے ان کے غلبہ کا خطرہ ہے۔ لیکن یہاں رہنے میں ابتلاء معصیت کا قوی اندیشہ ہے۔

جواب: نفع لازم نفع متعدی پر مقدم ہے۔ اگر نفع لازم کے فوت ہونے کا یقین

ابتلاء معصیت کا قوی اندیشہ ہے تو مدرسہ اور دیگر دینی خدمات اور دوسروں کے نفع کو بھول جائیے قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ پر عمل کرتے ہوئے اس جگہ کو چھوڑ دیں جہاں معصیت یقینی ہو۔

۸۹۵ **حال**: دوسرے بڑے قصبہ میں بھی ایک آدمی نے مجھے دو کنال زمین دینے کا کہا ہے کہ یہاں بھی مدرسہ قائم کرو کیونکہ اس قصبہ میں بھی مدرسہ نہیں ہے۔ بندہ نے اس سے کہا کہ حضرت والا سے مشورہ کر کے بتاؤں گا جیسے حضرت کا حکم ہو۔

جواب: وہیں ہجرت کر جائیے۔ مدرسہ اور دینی خدمات مطلوب نہیں معصیت سے حفاظت اور رضاء الٰہی مطلوب ہے۔

۸۹۶ **حال**: حضرت کیا یہ اصلاحی خط پڑھ کر جلا دینے چاہئیں؟ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہشتی زیور حصہ دہم میں لکھا ہے کہ جلا دیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان نہیں چاہتا کہ دوسروں کی نظر پڑے اور واقعۃً بندہ اس کو گراں سمجھتا ہے کہ ہماری روحانی بیماریوں والے حالات کسی اور کی نظروں سے گذریں۔ جیسے حضرت والا تجویز فرمائیں۔

جواب: خطوط کو جلا سکتے ہیں لیکن علاج کو کسی ڈائری میں محفوظ کر لیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۹۷ **حال**: میں نے بدنظری اور غیبت سے بچنے کی کوششیں بھی کیں کبھی بچ گئی اور کبھی نفس اور شیطان کے بہکانے میں آ گئی لیکن میرے دل میں بار بار یہ دھیان آتا رہا کہ مجھے یہ چھوڑنا ہے اور بدنظری اس وجہ سے ہوئی کہ ہم سب مل جل کر ایک ساتھ رہتے ہیں اور نامحرم کا بار بار سامنا ہوتا ہے۔ میں جب بھی کسی ضرورت کے تحت نامحرم سے بات کرتی ہوں تو نگاہ نیچے رکھنے کی کوشش کرتی ہوں مگر نگاہ خود بخود بار بار اُٹھتی ہے۔ دل میں کوئی خیال نہیں ہوتا مجھ سے بات نہیں کی جاتی نگاہ نیچی کر کے۔ ہر ممکن کوشش کر رہی ہوں مجھے اس کا علاج بتائیں کہ

بات کرتے ہوئے بھی نگاہ کو نیچے کرلوں۔

جواب: بلاضرورت نامحرم سے بات کرنا جائز نہیں ہے۔اوراگر بات کرنے سے دل کو نقصان پہنچتا ہے اور نظر کی حفاظت نہیں ہوتی تو بات کرنا بھی جائز نہیں۔ اپنے جسم کو، اپنے دل کو، اپنی آنکھوں کو بچا کر بہت دُور رہو۔جو اسبابِ گناہ ہیں ان سے بھی دُور رہنا فرض ہے ورنہ ناجائز تعلقات میں ابتلاء ہو جائے گا۔گھر پر جو نامحرم رہتے ہیں اُن سے پردہ کرو چہرہ اور بدن ڈھانپ کر گھر کا کام کاج کرو، بلاضرورت نامحرموں سے بات نہ کرو۔اللہ تعالیٰ نے جو ہمت دی ہے بس اس کو استعمال کرو۔کسی کی پرواہ نہ کرو۔اللہ کے لیے دُوری اختیار کرو اگر سکون اور چین چاہتی ہو۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۸۹۸ **حال**: حضور لڑکوں اور عورتوں سے بہت زیادہ نظر و قلب کو بچا کر رکھتا ہوں جس سے ذہنی سکون تو ہوتا ہے مگر دل میں ایک بے چینی اور بے قراری سی رہتی ہے۔

جواب: گناہ کے سکون سے یہ بے قراری مبارک ہے کہ عنداللہ محبوب ہے۔

۸۹۹ **حال**: جس کی وجہ سے ایمان کی وہ حلاوت جس کا حدیث شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے اس کا احساس نہیں ہوتا۔

جواب: احساس ہونا ضروری نہیں موجود ہونا ضروری ہے جو موعود ہے۔اس لیے یقیناً موجود ہوتی ہے احساس نہیں ہوتا۔ایک عرصہ بعد احساس بھی ہونے لگتا ہے جیسے بیماری چلی جاتی ہے لیکن منہ کا ذائقہ دیر میں ٹھیک ہوتا ہے کھانے کی لذت کا احساس نہیں ہوتا رفتہ رفتہ ہونے لگتا ہے اسی طرح جیسے جیسے گناہوں کے اثرات دُور ہوتے جائیں گے حلاوت کا احساس بڑھتا جائے گا۔

۹۰۰ **حال**: حضرت والا بعض اوقات خاص گناہ کے مقام کا اچانک تصور اور وسوسہ آجاتا ہے مگر الحمدللہ بندہ فوراً توجہ ہٹا لیتا ہے لیکن وہ جو گناہ کا ایک دفعہ میں

تصور آتا ہے وہ پھر بار بار وقفہ وقفہ سے تنگ کرتا ہے مگر بندہ بفضلہٖ تعالیٰ توجہ نہیں دیتا۔

جواب: یہی مطلوب ہے جس سے ایک بار بھی گناہ ہوگیا اس کو زندگی بھر وساوس آتے رہیں گے بس مجاہدہ کرتا رہے اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ اجر ملے گا۔ وسوسہ سے پریشان نہ ہوں اور یہ تمنا نہ کریں کہ وسوسہ ہی نہ آئے۔ بس وسوسہ پر عمل نہ کرو مجاہدہ سے نہ گھبراؤ کہ یہی قرب کا ذریعہ ہے۔

۹۰۱ **حال**: اسی طرح حسینوں نمکینوں سے تو بہت بچنا پڑتا ہے مگر ہلکے ہلکے حسن والوں سے تو بہت زیادہ متاثر ہوجاتا ہوں۔ میرے پیارے مرشد خصوصی دُعاؤں اور توجہات کا طلب گار ہوں۔

جواب: ہلکے حُسن والوں سے اور زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے جیسے ہلکا بخار زیادہ خطرناک ہوتا ہے کہ آدمی اس کی پرواہ نہیں کرتا جس سے بخار ہڈی میں اتر جاتا ہے جس کو ٹی بی کہتے ہیں۔ ہلکا حُسن باطن کو نقصان پہنچا کر گناہ میں مبتلا کردیتا ہے۔ دل سے دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۰۲ **حال**: حضرت جب بھی میرے خاندان والوں میں سے کوئی مجھ سے ایسی جگہ چلنے پر اصرار کرتا ہے جہاں غیر شرعی کام ہوتا ہو جیسے ہوٹل چل کے کھانا کھانا یا ایسی شادی میں شرکت کرنا جہاں ویٹرز ہوں تو میں اپنے نہ جانے کا کوئی بہانہ بناتی ہوں اصل وجہ واضح الفاظ میں نہیں بتاتی۔

جواب: بہانہ بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جھوٹ نہ ہو، توریہ ہو۔

۹۰۳ **حال**: اکثر سوچتی ہوں کہ ہمت کر کے وضاحت کردوں کہ جہاں اللہ کی ناراضگی کا کام ہو وہاں جانا جائز نہیں لیکن حوصلہ نہیں کر پا رہی حالانکہ خود بھی پریشانی ہوتی ہے کہ ہر دفعہ ایک نیا بہانہ بناؤں اور برائی تو یوں بھی میرے سر آتی

ہے حضرت آپ دُعا فرمائیں اللہ میاں مجھے ہمت عطا فرمائے اور آپ مجھے ایسے الفاظ سکھا دیں جو میں یاد کرلوں اور ایسے موقعوں پر وہی جواب دوں۔

جواب: بہتر یہی ہے کہ اچھے عنوان سے صاف کہہ دیں تو جب سب کو علم ہو جائے گا تو پھر خود ہی نہیں کہیں گے جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ یہ خلافِ شریعت کاموں میں ہماری بات نہیں مانے گی جیسے کسی ایسی شادی بیاہ میں قریبی عزیز دعوت دیں تو تقریب سے ایک دن پہلے جاکر ان کو تحفہ دے دیں جو اوروں کے تحفوں سے زیادہ ہی ہو تو بہتر ہے اور کہہ دیں کہ آپ کی محبت کا حق ادا کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں کیونکہ تقریب میں اللہ کی ناراضگی کی باتیں ہوں گی جس میں شریک نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں معذور ہوں۔

۹۰۴ **حال**: حضرت جب میرے ابو کو معلوم ہوا کہ دیور بھابھی کے پردہ نہ کرنے کی وجہ سے ان کے گھر کھانا کھانے پر یا اپنے گھر میں ایک دسترخوان پر کھانا کھانے کو منع کرتی ہوں تو وہ بہت ناراض ہوئے۔

جواب: ان کی ناراضگی کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۹۰۵ **حال**: اوّل تو وہاں لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے تو سب محرم ہیں پھر تمہیں کیا اعتراض ہے۔

جواب: دیور کہاں محرم ہے؟

۹۰۶ **حال**: دوم کہتے ہیں کہ میں بھائی بھائی کو جدا کرنا چاہتی ہوں اور جو سب گھر والوں کا ساتھ کھانے کا سلسلہ ہے وہ ختم کرانا چاہتی ہوں۔

جواب: یہ جدا کرنا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی ہے۔

۹۰۷ **حال**: حضرت اس معاملے میں میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتی ہوں۔ کبھی خاموش ہو کر ایک یا دو منٹ کھانے میں ساتھ دے کر کسی بہانے سے اُٹھ

جاتی ہوں۔

جواب: بہت برا کرتی ہیں ایک لمحہ کی شرکت بھی جائز نہیں ہے، اگر اسی لمحہ موت آ گئی تو کیا ہوگا؟ کیا ایک لمحہ کو اللہ کو ناراض کرنا جائز ہے؟

۹۰۸ **حال**: اور اگر کبھی کوئی بہانہ نہ سوجھے تو مجبوراً ساتھ بیٹھ جاتی ہوں۔

جواب: یہ مجبوری نہیں ہے کمزوری ہے۔ اگر اپنی جان کا یا مال کا یا اولاد کا خطرہ ہو اور ماں باپ اس پر اصرار کریں تو کیا ایسا کام کرو گی؟ ہمت سے کام لو ورنہ ہمیشہ کمزوری رہے گی دین میں کمزوری کوئی معمولی بات ہے؟ جب تک مخلوق کی محبت اور مخلوق میں اپنی عزت کا خیال ہے دین میں ہمیشہ کمزوری رہے گی۔

۹۰۹ **حال**: حضرت آپ میرے لیے خصوصی دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمام گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائیں اور میرا ایک پل بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں نہ گذرے۔

جواب: دل سے دُعا ہے بندہ دُعا کرتا ہے آپ ہمت کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۱۰ **حال**: میں جنوبی افریقہ میں عالمہ بنی ہوں، باقاعدہ مدرسۃ البنات سے فارغ ہوئی ہوں۔ پچھلے ایک سال سے میں لڑکیوں کے مدرسہ میں پڑھا رہی ہوں۔ تعلیم کے دوران میرا ایک لڑکے کے ساتھ تعلق ہو گیا تھا۔ وہ لڑکا مسلمان ہے اور اسلام کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے لیکن عالم نہیں ہے۔ اگرچہ مجھے معلوم تھا کہ بہت گناہ ہے پھر بھی میں اس کے ساتھ بات کرتی رہی۔ میرے پاس فون نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک فون خرید کر دیا۔ شروع شروع میں ہم صرف فون پر بات کرتے تھے یہاں تک کہ دو مہینے گذر گئے۔ میرے گھر میں اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا اور یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ میرے پاس فون ہے اس لیے کہ میں اس کو چھپا کر رکھتی تھی۔ آہستہ آہستہ ہم ملاقات بھی کرنے لگے۔ وہ میرے

گھر کے باہر آتا اور میں اس کے ساتھ باہر چلی جاتی اور پھر آخر میں اس کے ساتھ ہم بستر بھی ہوگئی۔ ایک رات جب میں اسکے ساتھ باہر گئی تو گھر میں سب مجھے تلاش کرر ہے تھے لیکن میں نہ ملی۔ رات کو ہی میرے خاندان کو معلوم ہو چکا تھا کہ میں لڑکے کے ساتھ ہوں۔ پھر صبح میں میرے بھائی اس کے والد کے پاس گئے اور کہا کہ اگر ہم شادی کرنا چاہتے ہیں تو وہ انکار نہیں کریں گے لیکن میں واپس گھر آ جاؤں۔ میں گھر واپس آ گئی تو گھر والے بدل گئے اور میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ اگر میں اس سے شادی کروں گی تو میرے گھر والے مجھ سے کبھی بات نہیں کریں گے۔ میرے والدین نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میں نے اس سے شادی کی تو مجھ سے سب ناطے توڑ دیں گے اس کے بعد چاہے میں زندہ رہوں یا نہ رہوں وہ مجھے اپنی زندگی سے نکال دیں گے۔ بہت دُعائیں مانگنے کے بعد بھی میرا فیصلہ نہیں بدلا، وہ لڑکا بھی مجھ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے لیکن وہ ایسے شادی نہیں کرنا چاہتا کہ میرے والدین مجھ سے ناطہ توڑ لیں۔ میں نے اس کے ساتھ بہت کچھ کرلیا ہے، اب والدین بھی ضد کرر ہے ہیں۔ میرے والدین کو معلوم ہے کہ میں اس مسئلہ کے بارے میں آپ سے پوچھوں گی، وہ بھی آپ کے جواب کا انتظار کرر ہے ہیں۔ کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ اس سے شادی کرلوں لیکن معلوم نہیں آپ کے نزدیک اس مسئلہ کا صحیح حل کیا ہے۔ میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں کہ میرا مسئلہ حل فرمائیے۔

جواب: یہ سب مدرسۃ البنات کا شاخسانہ ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے آج سے تقریباً سو سال پہلے فرمایا تھا کہ اگر مدرسۃ البنات کھولو گے تو سر پکڑ کر روؤ گے۔ یہ سب دین پر عمل نہ کرنے اور بے پردگی کا نتیجہ ہے۔ نامحرم کو دیکھنا، ملنا، بات کرنا، پردہ نہ کرنا سب حرام ہے لیکن جب یہ ہوگیا بلکہ گناہِ کبیرہ تک نوبت پہنچ چکی ہے تو اس کا علاج نکاح ہے۔ حدیث پاک میں ہے

کہ اگر مرد وعورت میں عشق ہو جائے تو ان کا نکاح کر دو۔ والدین کو بھی اس پر راضی ہو جانا چاہیے کیونکہ اگر نکاح نہ کیا اور دونوں پھر گناہ میں مبتلا ہوئے تو والدین بھی گنہگار ہوں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۱۱ **حال**: الحمدللہ ذکر پابندی سے کرتا ہوں۔ ذکرِ کثیر کتنا ہوتا ہے؟ ذکرِ کثیر کیسے کیا جاتا ہے؟ ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کون سا ذکر کیا جائے اور کیسے؟ یعنی زبانی یا دل سے تاکہ غافل نہ رہے۔

جواب: جتنا ذکر بتایا گیا ہے اس سے ہرگز زیادہ نہ کریں۔ ذکرِ کثیر یہ ہے کہ ہر لحظہ یہ خیال اور اہتمام رہے کہ ہمارا کوئی سانس اللہ کی نافرمانی میں تو نہیں گذر رہا ہے۔ یہی ہر وقت کا ذکر ہے جو ولایت کا ضامن ہے۔

۹۱۲ **حال**: اور حضرت میرا خیال ہے مجھ میں غفلت ہے۔ اکثر بلا ذکر وقت گذر جاتا ہے یاد آنے پر زبانی کچھ ذکر کر لیتا ہوں۔ نیند سے بیدار ہوتا ہوں تب بھی ذہن میں یا زبان پر ذکر نہیں شروع ہوتا۔

جواب: جس کو گناہ سے بچنے کی فکر ہوگی وہ غافل نہیں ہوسکتا۔ نافرمانی سے بچنے والا دواماً ذاکر ہے، **اَعْبَدَ النَّاس** ہے۔ ہر وقت زبانی یا قلبی ذکر کے اس زمانہ میں قویٰ متحمل نہیں اس لیے ہر وقت ذکر نہ کریں کبھی دو چار منٹ ذکر کر لیا پھر خاموش ہو گئے، پھر گھنٹہ دو گھنٹہ بعد ایک دو منٹ ذکر کر لیں یعنی وقتاً فوقتاً تھوڑا سا ذکر بقدرِ تحمل کرنا بس کافی ہے، سونے، بیدار ہونے، کھانے پینے کی مسنون دُعائیں جس قدر ہو سکے یاد کر لیں۔

۹۱۳ **حال**: اللہ کی مہربانی سے تہجد کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اسی وقت تسبیحات، تلاوت، مناجاتِ مقبول کی عربی منزل بھی پڑھ لیتا ہوں۔ بازاروں میں عام طور پر نظر کی حفاظت ہو جاتی ہے لیکن جن بچوں کو پڑھاتا ہوں ان میں نظر پاک نہیں

رہتی، ان میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوتی ہیں۔

جواب: ایک نظر بچانا لاکھ تہجد سے افضل ہے۔ نظر کی حفاظت فرض ہے ورنہ تہجد کا سارا نور ضائع ہو جائے گا۔ جوان لڑکیوں کو پڑھانا تو جائز ہی نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۱۴ **حال**: میرا ایک بھائی کافی عرصہ سے میرے ساتھ رہتا ہے۔ مگر اب مجھے اپنی بیوی کو لانا ہے۔ کراچی میں میری بیوی، بھائی اور میں رہوں گا۔ بھائی چھوٹا اور غیر شادی شدہ ہے، الگ رکھنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اگر کوئی انتظام کر لیا جائے تو گھریلو فساد کا اندیشہ ہے، ایسا نہ ہو کہ والدہ ناراض ہوں یا پھر بھائی وغیرہ، مگر یہ بات بھی بتا دوں کہ گھر میں صرف تین افراد ہوں گے بیوی، بھائی اور میں خود، والدہ وغیرہ پنجاب میں رہتے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں بھائی کو ساتھ رکھوں یا الگ، اگر ساتھ رکھوں تو کن باتوں کا خیال رکھوں اور اگر الگ رکھوں تو کس طرح؟ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں جو بہتر ہو آپ فرما دیں اور ذرا تفصیل سے لکھ دیں تاکہ عمل میں آسانی ہو۔

جواب: اگر بھائی کو ساتھ رکھیں تو بیوی کو پردہ کرائیں، چہرہ اور بدن چھپا کر گھر کا کام کاج کرے، آپ کے ساتھ کھانا کھائے، بھائی اس دسترخوان پر نہ ہو یا آپ بھائی کے ساتھ کھانا کھائیں تو آپکی بیوی اس دسترخوان پر نہ ہو اور جب آپ گھر پر نہ ہوں تو بھائی گھر میں نہ رہے، جب تک آپ نہ آجائیں گھر سے باہر رہے۔

۹۱۵ **حال**: اگر وہ میرے ساتھ رہے تو میری بیوی اس کے کون کون سے کام کرے اور کن کاموں سے بچے یعنی نہ کرے۔

جواب: اس کا کام کرنا آپ کی بیوی کے ذمہ نہیں ہے۔ وہ اس کا کوئی کام نہ کرے۔ گھر کا کھانا پکائے تو اس کا پکایا ہوا کھانا بھائی کو آپ لا کر دیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۱۶ **حال**: آپ کی خدمت میں اپنی برائی کا تذکرہ کررہا ہوں اور خداوند تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ آپ کے ذریعہ میری اصلاح ہوجائے۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں بچپن ہی سے غصیلی طبیعت کا حامل ہوں اور اس کے ساتھ بداخلاقی بھی اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، نہ والدہ سے اور نہ بڑے بھائی بہنوں سے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ قطع تعلق کرنے کی بہت ہی زیادہ عادت ہے۔ اُدھر کسی سے تلخ کلامی ہوئی اِدھر مہینوں بات کرنا بند۔ ایک بھائی سے بچپن سے ہی بات نہیں کرتا۔ ایک بھائی سے دو تین سال ہوگئے ہیں بول چال بند ہے۔

جواب: اصلاح ہمت سے ہوتی ہے، اگر ہمت نہ کرو تو ایک لقمہ منہ میں نہیں رکھ سکتے لہٰذا ہمت کر کے سب سے پہلے والدین سے معافی مانگو کہ آج تک میں نے جو گستاخیاں کی ہیں ان سب کی معافی چاہتا ہوں۔ بھائیوں سے بھی بات کرنا شروع کردو چاہے نفس پر کتنا ہی گراں ہو بلکہ ان سے معافی بھی مانگو کیونکہ زیادتی آپ کی ہے۔ قطعِ رحمی گناہِ کبیرہ ہے۔ حکم تو یہ ہے کہ خون کے رشتہ والے اگر رشتہ توڑیں تو تم جوڑو۔ دنیوی معاملات میں مسلمان سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دینا جائز نہیں۔

۹۱۷ **حال**: پہلے تو دین زندگی میں تھا ہی نہیں لیکن اب نماز وغیرہ بھی شروع کردی ہے اور ڈاڑھی بھی پوری رکھ لی ہے، اپنا حلیہ شرعی بنالیا ہے لیکن یہ عادت ہے کہ چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ کیونکہ بہت ہی پرانا مرض ہے۔ اپنے آپ کو جھکانا نہیں آتا کہ میں خود ہی پہل کر کے بات کرلوں۔ معاملہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اب بھائی سے جھگڑے ہورہے ہیں۔

جواب: حق بات کو قبول نہ کرنا اور اپنی غلطی ہوتے ہوئے بھی غلطی کو تسلیم نہ کرنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا کبر ہے لہٰذا آج جھک جاؤ تا کہ قیامت کے دن ذلیل نہ ہونا پڑے۔ طبیعت پر جبر کر کے پہل کرو اور معافی مانگو اور خود کو ساری مخلوق سے

کمتر سمجھو۔

۹۱۸ **حال**: یہ بات بھی بتا تا چلوں کہ قرآن وحدیث کی بہت سی وعیدیں سنیں پھر بھی عمل نہیں ہو پا رہا۔ دل بالکل بے حس ہوگیا ہے۔ دنیاوی طور پر بھی مجھے اس کی بہت سزا ملی کہ خاندان کے سب لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں اور مجھ سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ لعن طعن کی بھی بہت عادت ہے۔

جواب: یہ سب کِبر کے آثار وثمرات ہیں۔ شیطان تکبر ہی کی وجہ سے مَردُود ہوا لہٰذا اس مرض سے چھٹکارا حاصل کرنا فرض ہے۔ جس پر لعن طعن کریں اس سے سرِ عام معافی مانگیں اور اعلان کریں کہ میرے اندر تکبر کا مرض ہے، دُعا کرو کہ مجھے اس مرض سے نجات مل جائے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۹۱۹ **حال**: حضرت چھٹیاں خانقاہ میں گذار رہا ہوں۔ الحمدللہ بہت مزہ آرہا ہے۔ جو سنتا ہوں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ حضرت عرصہ سے ایک پریشانی میں مبتلا ہوں، کئی بار خط کا مضمون ترتیب دیا مگر بات واضح نہ کرسکا تو چھوڑ دیا مگر شیطان وقتاً فوقتاً پریشان کرتا ہے تو آج لکھنے بیٹھ گیا، حضرت خوفِ مستقبل میں مبتلا ہوں۔

جواب: بس آپ تقویٰ سے رہیں، مستقبل کی فکر نہ کریں کیونکہ مستقبل تو متقین کے ہاتھ میں ہے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

۹۲۰ **حال**: مدرسہ سے فارغ ہونے میں تین سال رہ گئے ہیں، یہ خیال پریشان کرتا ہے کہ کیا کروں گا، حفظ وناظرہ اور ابتدائی درجاتِ کتب میں تو امارد ہی ہوتے ہیں ایک دو ہی ڈاڑھی والے ہوتے ہیں۔

جواب: دیکھو اگر صرف میلان تک بات ہے تو نگاہ بچا کر پڑھا سکتے ہیں لیکن اگر زندگی میں ایک بار بھی گناہ میں ابتلاء ہوا ہے تو پھر امارد کو پڑھانا جائز نہیں ہے

کیونکہ پھر مبتلا ہو جانا یقینی ہے، اسبابِ گناہ سے دور رہنا فرض ہے۔

۹۲۱ **حال**: اگر مدرسہ میں نہ پڑھاؤں تو حضرت اوّل تو باہر کے ماحول میں بالکل دل نہیں لگتا دوسرا یہ کہ حضرت ڈرتا ہوں کتنوں کا سنا کہ اس نیت سے کمانے لگے کہ کسی پر بوجھ نہ بنیں گے اور دوسروں کی مدد کریں گے لیکن آہستہ آہستہ نماز بھی غائب اور ڈاڑھی بھی کم ہوگئی۔

جواب: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کسی اللہ والے سے تعلق قائم نہیں رکھا، اگر رکھا تو برائے نام اور اپنے حالات کی اطلاع نہیں کی۔

۹۲۲ **حال**: دُعا تو کرتا ہوں کہ یہ خیال ذہن سے نکل جائے، کبھی یہ خیال آتا ہے کہ پتہ نہیں کب موت آجائے اور یہ دور ہی نہ دیکھنا پڑے، کیوں اتنا پریشان ہو رہا ہوں لیکن حضرت پھر مستقبل کے بارے میں خیالات پریشان کرتے ہیں، کیا کروں؟

جواب: آپ کوئی فکر نہ کریں، بس اللہ کی مرضی پر جان دیں اور غیر مرضیات سے بچیں۔ اللہ جس کو اپنا بناتا ہے اس کا ماضی حال اور مستقبل سب دُرست ہو جاتا ہے۔

۹۲۳ **حال**: حضرت ایک بات آپ سے بھی سنی کتابوں میں بھی پڑھا کہ نفس کسی اللہ والے کی خدمت میں رہنے ہی سے مٹتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں جو پڑھا ہے کہ کسی سے فرمایا کہ نماز کے بعد مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کرے کہ مجھ میں تکبر ہے دور ہونے کی دُعا کر دیں یا میں قصائی قوم کا ہوں وغیرہ میں تو تصور میں بھی اس کو نہیں کر سکتا۔ مجھ کو تو کوئی اگر مجمع کے سامنے ڈانٹ دے تو چہرہ کی رنگت بدل جاتی ہے اور دل پر جو گذرتی ہے وہ اس کے سوا ہے۔ کچھ بتا دیجئے کہ نفس مٹ جائے۔

جواب: کوئی ڈانٹ دے تو قلب متاثر تو ہوتا ہے لیکن یہ سوچو کہ اگر شیخ ڈانٹے تو یہ تأثر ہوگا یا نہیں؟

۹۲۴ **حال**: دل میں تو یہ ارادہ کیے ہوئے ہوں کہ اگر حضرت والا نے بیت الخلاء

صاف کرنے کا فرمادیا تو وہ بھی کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جواب: جس نے یہ ارادہ کرلیا وہ ان شاء اللہ کامیاب ہوگیا۔ شیخ کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہونا چاہیے کہ اگر شیخ جوتے بھی لگائیں تو غم نہ ہو لیکن آپ چونکہ پٹھان ہیں اس لیے نفس میں تھوڑی سی اکڑفوں ہے جو مجاہدہ سے اور شیخ کی صحبت سے ان شاء اللہ جاتی رہے گی۔ بس شیخ کے ساتھ یہ معاملہ رکھو کہ اگر وہ سرِ عام جوتے بھی لگائیں تو اس کو بھی ان کا احسان سمجھو اور یہ حال ہو ؎

دعویٔ اُلفت فقط دعویٰ نہیں
بر سرِ بازار رسوا کر کے دیکھ

❁❁❁❁❁

۹۲۵ **حال**: میں ایک مدرسہ کا طالب علم ہوں۔ آپ سے بیعت ہوئے تقریباً تین سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ میرے مدرسہ میں طلباء کی تعداد تقریباً ۵۰ ہے جن میں ۳۰ کے قریب لڑکے امرد ہیں۔ دو سال کا عرصہ میں نے مدرسہ میں ایسا گذارا کہ نگاہوں کی سختی سے حفاظت کی جس کی وجہ سے اساتذۂ کرام اور طلباء کرام مجھے احترام کی نظر سے دیکھنے لگے۔ اساتذہ نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے خدمت اور گشت کے لیے امرد لڑکوں کو میرے ساتھ جوڑنا شروع کردیا اور چھوٹے درجے کے کچھ اسباق بھی میرے ذمہ لگادیئے۔

جواب: اساتذہ سے کہہ کر امارد کی خدمت سے انکار کردیں۔ ان سے کسی بھی قسم کا اختلاط، نگرانی یا خدمت سخت مضر ہے۔

۹۲۶ **حال**: ان تمام حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت والا کی دُعاؤں کی برکت سے نگاہوں کی حفاظت رہی۔ اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ کچھ امردوں کا میلان میری طرف ہو رہا ہے۔ میں نے ان سے سخت رویہ اختیار کیا جس کی وجہ سے کچھ کا میلان کم ہوگیا لیکن ایک طالبِ علم کا میلان میری طرف

بڑھتا ہی جا رہا ہے حتیٰ کہ وضوخانہ میں جہاں میں اپنا رومال رکھتا ہوں وہ بھی میرے رومال پر اپنا رومال رکھ دیتا ہے اور کبھی کبھار میرے جوتے بھی سیدھے کر دیتا ہے۔ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس کا یہ عمل عقیدت کی وجہ سے ہے یا ناسمجھی کی وجہ سے۔ بعض مرتبہ تنہائیوں میں بھی آ جاتا ہے جس پر میں نے کئی بار منع بھی کیا۔

جواب: وجہ کی تلاش نہ کریں، اس کو اپنے لیے سخت مضر سمجھیں۔ اس کے ساتھ نہایت بداخلاقی اور سختی سے پیش آئیں اور اس کو ایسی ڈانٹ لگائیں کہ آئندہ اس کو پاس آنے کی ہمت نہ ہو۔

۹۲۷ **حال**: میں نے ابھی تک اس سے نگاہوں کو بچایا ہوا ہے اور اس کو اپنے ارادہ سے نہیں دیکھتا علاوہ اس کے کہ اچانک نظر پڑ جائے لیکن پھر بھی اپنے دل میں اس کی طرف ہلکا سا میلان محسوس کر رہا ہوں۔

جواب: پہلے میلان ہی ہوتا ہے، اگر نفس کو ڈھیلا چھوڑا تو خیر نہیں!

۹۲۸ **حال**: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ مجھے متقی اور پرہیزگار سمجھتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ میرا دین وایمان سب برباد ہو جائے اور اساتذہ کا اعتماد مجھ پر سے اُٹھ جائے۔

جواب: اساتذہ آپ پر اعتماد کریں یا نہ کریں، آپ اپنے نفس پر اعتماد نہ کریں اور اس خدمت سے معذوری ظاہر کرنے میں تاخیر نہ کریں، اگر اساتذہ نہ مانیں تو مدرسہ بدل لیں۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۹۲۹ **حال**: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عرصہ دس سال سے خطوط کے ذریعہ بیعت و اصلاح کا تعلق ہے اور مجالس میں بھی مسلسل حاضری رہتی ہے۔ لیکن حال یہ ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس فیض کے سمندر سے موتی اور جواہرات لوٹ لوٹ کر لے جا رہے ہیں، خود میرے سامنے بھی بعض لوگ آئے اور چند دن کی صحبت نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا لیکن میں نالائق وہیں کا وہیں ہوں۔

اس خانقاہ میں مجھے اپنے سے زیادہ نالائق، حقیر اور گنہگار کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ اگر خانقاہ میں اعلان ہو کہ جو سب سے زیادہ گنہگار ہو وہ نکل جائے تو سب سے پہلے میں نکلوں گا۔ اس بارے میں میری رہنمائی فرمائیں، کہیں یہ حالت مجھے مایوس اور ناامید نہ کردے۔

جواب: یہ تو بہت مبارک حالت ہے۔ اپنی حقارت کا پیشِ نظر رہنا تو مقاصدِ سلوک میں سے ہے اور تواضع کی دلیل ہے، شکر ادا کریں البتہ مایوس نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی کی کوشش میں رہیں۔ پناہ مانگنے کی بات تو یہ ہے کہ آدمی اپنے کو اپنی نگاہ میں اچھا محسوس کرنے لگے، اللہ اس دن سے ہم سب کو بچائے۔

۹۳۰ **حال**: دوسرا حال یہ ہے کہ جب بس میں سفر کرتا ہوں تو بعض اوقات رش کی وجہ سے کسی امرد کے جسم سے جسم مل جاتا ہے جس کی وجہ سے دل خراب ہوتا ہے۔ سیٹ پر بیٹھا ہوتا ہوں تو رش کی وجہ سے کوئی حسین ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے، اس وقت بھی دل خراب ہوتا ہے۔ ایسے میں اپنے آپ کو کس طرح بچائیں؟ کوشش کے باوجود رش کی وجہ سے حسینوں سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جواب: جس قدر ہو سکے جسم کو اس سے الگ رکھیں۔ سخت رش میں بھی اپنی جگہ سے آگے یا پیچھے ہٹ کر جس قدر ہو سکے اس سے دُور ہو جائیں۔ سیٹ پر بیٹھنے کی صورت میں اپنے برابر والے سے درخواست کر کے جگہ بدل لیں، کارنر (کنارے) والی سیٹ پر نہ بیٹھیں۔ کوشش کریں کہ جس بس میں رش کم ہو اس میں بیٹھیں چاہے کچھ انتظار کرنا پڑے۔

❁❁❁❁❁

۹۳۱ **حال**: بعد از سلامِ مسنون خدمت عالیہ میں گذارش ہے کہ بیعت کے بعد ایک وقت تک نظر کی خوب حفاظت کی اور غلط استعمال سے بچایا لیکن رفتہ رفتہ بے احتیاطی ہونے لگی۔

جواب: فوراً اطلاع کیوں نہیں کی۔ جب مرض عود کرے فوراً اطلاع کرنا چاہیے۔ اطلاع نہ کرنا غفلت اور ارادۂ معصیت کی دلیل ہے۔ دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں جب ہمت چھوڑو گے نفس پٹخ دے گا۔ لہٰذا ہمت کر کے پھر سے نظر بچانا اور لذتِ حرام سے خود کو بچانا شروع کر دیں۔ کوتاہی پر بیس رکعات پڑھیں۔

۹۳۲ **حال**: جب نظر کی حفاظت نہیں رہی تھی تو ذکر اذکار بھی چھوٹ گئے تھے، اب الحمدللہ دوبارہ نظر کی حفاظت شروع کر دی ہے۔

جواب: سختی سے حفاظت کریں، ایک نظر بھی خراب نہ ہو۔ اس کا علاج بجز ہمت کے کچھ نہیں۔

۹۳۳ **حال**: حضرت والا بیچ میں جو بے احتیاطی ہو گئی تھی اور نظر کی حفاظت نہیں کی تھی اس کی وجہ سے میں ایک بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں وہ یہ کہ ایک طالب علم نے مجھ سے خط سیکھنا شروع کیا وہ اتنا حسین بھی نہیں تھا لیکن نیک اور صالح تھا اس کے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے میری اس کے ساتھ دل لگی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کے عشق میں ایسا گرفتار ہوا کہ زندگی کا چین و سکون چھن گیا، ہر وقت آنکھیں آنسو بہا بہا کر سرخ ہو جاتیں، بات میرے اختیار سے باہر ہو چکی تھی میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ دوست سمجھاتے تو میں جواب میں کہتا کہ ارے یہ محبت چھوٹنے والی چیز نہیں ہے۔ اگر چھوٹتی تو مجنوں یوں نہ کہتا۔

اِلٰهِیْ تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ وَلٰکِنْ حُبَّ لَیْلٰی لَا اَتُوْبُ ۔اس کے بعد ساتھیوں نے سمجھانا چھوڑ دیا اور میں بھی اسی طرح روتا اور آنسو بہاتا رہا۔

جواب: تعجب ہے کہ دوستوں کو بتایا اور شیخ کو اطلاع تک نہ کی یعنی مرض کو بڑھانے کا سامان کیا جبکہ اس سے بالکل قطع تعلق کرنا چاہیے تھا۔ مجنوں تو پاگل تھا اس کی کیوں اتباع کرتے ہو نبی کی سنت پر عمل کیوں نہیں کرتے جو زلیخا کی دعوتِ گناہ پر اس کے حُسن سے بھاگے تھے۔ یہ محبت اس لڑکے کے حُسنِ اخلاق

سے نہیں، اس کے حُسن سے ہے، بلکہ اس کے گندے مقام سے ہے جس سے پاخانہ نکلتا ہے۔ سوچو کہ کس قدر پستی اور کمینہ پن ہے۔ اس کے حُسنِ اخلاق کی آڑ میں نفس اس کے ساتھ بداخلاقی و بدفعلی میں مبتلا ہونا چاہتا ہے اگر نجات چاہتے ہو تو اس سے بالکل قطع تعلق کرلو۔ پرچہ علاجِ عشق مجازی روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔

۹۳۴ **حال**: اب چونکہ ہم جدا ہو چکے ہیں اور میرے رونے کی کیفیت کافی دنوں کے بعد اب ختم ہو چکی ہے لیکن اس لڑکے کی محبت دل سے نہیں نکل رہی، یاد آنے پر دل کو ایک جھٹکا لگتا ہے، کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے اور دل میں ایک دم رونے کا تقاضا پیدا ہو جاتا ہے۔

جواب: سوچو کہ غیر اللہ کی محبت میں یہ آنسو گدھے کے پیشاب سے بھی زیادہ خراب ہیں کیونکہ عذابِ الٰہی کو خرید رہے ہیں۔ جب خیال آئے تو نہ اس میں مشغول نہ ہوں، نہ اس خیال کو بھگائیں، کسی کام میں مشغول ہو جائیں یا موت اور قبر کا خیال کریں کہ جان نکل رہی ہے، قبر میں اُتارا جا رہا ہوں، اس وقت یہ لڑکا کسی کام آئے گا؟

۹۳۵ **حال**: حضرت والا! اس طالب علم کی محبت نے مجھے بہت ستایا اور اب بھی ستا رہی ہے۔ اس کی صورت تو میرے ذہن میں نہیں ہوتی لیکن صورت سے زیادہ اس کی سیرت یاد آتی ہے۔

جواب: یہ بھی شیطانی دھوکہ ہے۔ صورت ہی سے محبت ہے۔ غور کرو! اگر کسی انتہائی بدصورت کی سیرت اچھی ہوتی ہو تو کیا پھر بھی یہی کیفیت ہوتی؟ بہرحال اس سے تعلق خواہ کسی قسم کا ہو خواہ صورت سے ہو یا سیرت سے بالکل حرام ہے۔ نہ اس کو سوچیں، نہ اس کی صورت کو یاد کریں، نہ سیرت کو۔ اس کا تصور آپ کے لیے حرام ہے۔ سیرت کا دھوکہ دے کر نفس اس کی صورت کے ساتھ منہ کالا کرنا

چاہتا ہے

۹۳۶ **حال**: چونکہ وہ نہایت ہی شریف، فرماں بردار اور خوش اخلاق تھا۔ اس سے محبت کے دوران نہ کسی عورت پر نظر کی ہے اور نہ کسی دوسرے لڑکے کی طرف دیکھا ہے۔

جواب: تو یہ کون سا کمال ہے؟ ایک غیر اللہ کی محبت بھی دوزخ میں لے جانے کے لیے کافی ہے، توبہ کریں۔

۹۳۷ **حال**: اب میں خانقاہ میں مقیم ہوں اور یہاں قیام کی وجہ سے گاؤں جانا ملتوی کر دیا ہے۔ راحت اور دل کے اطمینان کی تلاش میں ہوں۔

جواب: گاؤں جائیں یا یہاں رہیں، اس لڑکے سے قطع تعلق کر لیں، اس کو برا بھلا کہہ کر سخت لڑائی کر لیں، اس کا دھیان دل میں نہ لائیں، کسی بدصورت کی لاش کا تصور کریں کہ اس میں کیڑے چل رہے ہیں۔ بدبو اُٹھ رہی ہے، لاش سڑ گئی ہے روزانہ تین منٹ یہ مراقبہ کریں۔

❁❁❁❁❁

۹۳۸ **حال**: بعد سلام عرض ہے کہ مجھے بیعت ہوئے تقریباً آٹھ نو ماہ ہو چکے ہیں۔ ابھی تک اس سوچ میں تھا کہ میں کن کن گناہوں میں مبتلا ہوں اور کون کون سے گناہ چھوٹ گئے ہیں۔ بہرحال ابھی میں نے یہ سوچا کہ روح کی بیماریوں کے بارے میں اپنا حال حضرت والا کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور حضرت والا ہی فیصلہ فرمائیں کہ میں کسی گناہ میں مبتلا تو نہیں اور اس کا علاج کیسے ہو۔

(۱) **بد نظری**: بیعت کے بعد میرا یہ حال ہے کہ اگر کسی نامحرم لڑکی یا خوبصورت لڑکے کو دیکھتا ہوں تو فوراً اپنی آنکھیں پھیر لیتا ہوں۔

جواب: یہی کرنا چاہیے، لیکن اس زمانہ میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اُٹھائیں، کیونکہ بے پردگی اور عریانی کا زمانہ ہے۔

۹۳۹ **حال**: استغفار شروع کرلیتا ہوں اور اگر دل پر بھی کوئی غلط اثر ہو تو دل کی حالت فوراً بدلنے کی کوشش کرتا ہوں اور حضرت والا کی نظم ''خون کا سمندر'' میں سے یہ اشعار پڑھتا ہوں ؎

یہ تڑپ تڑپ کے جینا لہو آرزو کا پینا
یہی میرا جام و مینا یہی میرا طُورِ سینا

اس سے اللہ تعالیٰ میرے دل سے غلط خیالات بھی نکال لیتا ہے اور میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک ہلکی سی جھلک آجاتی ہے لیکن وہ جھلک کچھ دیر بعد ختم ہوجاتی ہے۔

جواب: اعمال مطلوب ہیں کیفیات مطلوب نہیں، نگاہ بچانا مطلوب ہے، محبت کی جھلک محسوس ہونا مطلوب نہیں۔ محبت ہوتی ہے محسوس نہیں ہوتی۔

۹۴۰ **حال**: حضرت والا کی یہ نظم ''خون کا سمندر'' میں لکھنے کے دوران زبانی یاد کررہا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے جس سے میرے دل کی حالت بدل گئی اور مجھے بہت مزا آیا اور میں یہ چاہنے لگا کہ میری حالت ہمیشہ ایسی ہی رہے۔

جواب: یہ چاہنا مناسب نہیں۔ دل کی حالت ایک سی نہیں رہتی، بس نافرمانی نہ ہو، یہ مطلوب ہے، چاہے رونا آئے یا نہ آئے۔

۹۴۱ **حال**: مغرب کی نماز میں دورانِ نماز میری آنکھوں سے پھر آنسو نکل پڑے اور مجھے ایک میٹھا درد محسوس ہونے لگا۔ اب جب میں اس نظم کو پڑھتا ہوں تو دل کی حالت تھوڑی دیر کے لیے بدل جاتی ہے اور مجھے ہلکا سا ایک میٹھا درد محسوس ہونے لگتا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد ختم ہوجاتا ہے جس پر مجھے تشویش ہوئی۔

جواب: اگر کیفیات کے پیچھے پڑو گے تو مایوس ہوجاؤ گے۔ ہوشیار ہوجاؤ، خوب سمجھ لو، کیفیات مطلوب نہیں ہیں، اعمال مطلوب ہیں۔

۹۴۲ **حال**: (۲) غیبت سے میں بہت زیادہ اہتمام سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں

مگر کبھی کبھی بے اختیار میری زبان سے کسی کی غیبت نکل جاتی ہے۔ پھر مجھے فوراً خیال آتا ہے کہ لگتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اور میں دل ہی دل میں استغفار پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل میں وعدہ کر لیتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

جواب: جس کے سامنے غیبت کی ہے اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا ضروری ہے اور اللہ سے بھی معافی مانگو۔ جس کی غیبت کی ہے اگر اس کو اطلاع ہوگئی تب اس سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے۔

۹۴۳ **حال**: اور اگر میرے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرے تو اس کو میں ڈانٹتا ہوں اور جس شخص کی غیبت ہوتی ہے اس کی کوئی خوبی بیان کرنا شروع کر دیتا ہوں۔

جواب: صحیح، بہت اچھا کرتے ہو۔

۹۴۴ **حال**: میرا تعلق لوہاری جلال آباد سے ہے۔ مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے رشتہ داروں میں سے تھے۔ تھانہ بھون تقریباً دو یا تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ میں نے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کئی مرتبہ زیارت بھی کی ہے اور جمعہ کی نماز ان کی خانقاہ میں پڑھی۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک بزرگ کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک روز انہوں نے خواب میں مجھے مرید کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ ہوا کہ ان کا ایک مرید جس کے بارے میں وہ بتلا چکے تھے کہ ان کو ولایت مل گئی ہے اچانک شاید ان سے بھی کوئی غلطی ہوئی ہو مگر زیادہ دوسرے لوگوں سے ان کی ترقی برداشت نہیں ہوئی اور شاہ صاحب کو اتنا بھڑکایا کہ آخر ان صاحب کی ولایت چھن گئی اور شاید اسی وجہ سے جلد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ تب سے میرے دل میں بھی یہ خوف بیٹھ گیا کہ شاید میرا بھی یہی حال ہو۔ اس کے بعد سے حال یہ ہے کہ ایک شخص تقریباً تین لاکھ روپے کھا کر بیٹھ گیا۔

مقدمہ کیا تھا مگر اس میں بھی کچھ امید نظر نہیں آتی۔ یہاں کی کورٹوں کا جو حال ہے آپ بھی سمجھتے ہیں کیونکہ رشوت دیتا نہیں۔ ایک عرصہ سے بے روزگار ہوں کافی پریشان ہوں۔ عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ لہٰذا آپ سے دل کی گہرائیوں سے استدعا ہے کہ میری رہنمائی فرمائیں کہ کس طریقہ سے شاہ صاحب کی ناراضگی دور ہو سکتی ہے حالانکہ میں نے کبھی ان سے تیز آواز میں بات بھی نہیں کی۔ پچھلے سال ان کا انتقال ہو گیا ہے اس کے بعد پھر میں نے آپ سے بیعت کر لی ہے لہٰذا اب تو آپ ہی میرے رہبر و ہادی ہیں۔ لہٰذا میری رہبری فرمائیں کہ میری مشکلات ختم ہو جائیں اور مجھے روزگار مل جائے۔ میرے لیے خاص دعا فرمائیں کچھ پڑھنے کے لیے بتائیں۔ ویسے بزرگوں کی تو دعائیں ہی کافی ہوتی ہیں۔ جب سے آپ سے مرید ہوا ہوں میرے معمولات یہ ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد سورہ فاتحہ ۴۱ مرتبہ، استغفار، کلمہ طیبہ، درود شریف کی ایک ایک تسبیح، سورہ یٰسین ایک مرتبہ۔ ظہر کی نماز کے بعد ایک تسبیح کلمہ کی، ایک درود شریف کی، مناجات مقبول کی ایک منزل، دلائلِ الخیرات ایک منزل، ۵۰۰ مرتبہ اللہ الصمد۔ عصر کے بعد سورہ نباء، آیت کریمہ کی تسبیح۔ مغرب کے بعد سورہ واقعہ، ایک تسبیح کلمہ اور درود شریف۔ عشاء کے بعد سورہ سجدہ اور سورہ ملک، ایک تسبیح کلمہ اور درود شریف، تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین کی نوافل کی پابندی بھی کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود دل میں برے برے خیالات آتے رہتے ہیں اور دل ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہ نہ جانے کیا ہونے والا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ خدارا میرے لیے کچھ کریں، میری رہنمائی فرمائیں تفصیلی جواب سے۔

جواب: آپ کا خط پڑھ کر سخت تعجب اور افسوس ہوا۔ حضرت تھانوی اور حضرت جلال آبادی سے اگر صحیح تعلق ہوتا تو یہ سمجھ پیدا ہو جاتی کہ خواب میں مرید ہونے سے کوئی مرید نہیں ہو جاتا اور یہ کہ پیر کے ہاتھ میں نہ ولایت دینا ہے نہ ولایت چھیننا، ہاں! اگر مرید گستاخی و بے ادبی کرے تو عادۃ اللہ یہ ہے کہ ایسے مرید کو سخت

باطنی نقصان پہنچتا ہے لیکن اگر مرید بے قصور ہے اور لوگوں کے بھڑکانے سے بشری کمزوری کی وجہ سے پیر ناراض بھی ہو گیا تو بھی مرید کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ میرا بندہ بے قصور ہے، نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے، نہ کسی نبی کے، نہ کسی ولی کے ہاتھ میں۔ آپ نے جو خط لکھا ہے کہ پیر صاحب کی ناراضگی سے شاید ان کا جلدی انتقال ہوا یہ عقیدہ بھی قابل اصلاح ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے، پیر کے ہاتھ میں زندگی وموت نہیں ہے اور بے ادبی کا نقصان اس وقت پہنچتا ہے کہ پیر اللہ والا، متبع سنت، صحیح العقیدہ یعنی اہل حق میں سے ہو۔ جن کو آپ شاہ صاحب کہہ رہے ہیں نہ معلوم کون تھے، کس سلسلہ سے تھے اور اہل اللہ اور علماء حق کا ان کے بارے میں کیا خیال تھا۔ اگر علماء حق ان سے مطمئن نہیں تو اس تعلق پر استغفار واجب ہے۔

آپ کو جو برے برے خیالات اور وساوس آرہے ہیں اس کی وجہ تحمل سے زیادہ ذکر ومعمولات کی کثرت ہے۔ آج کل تو بزرگان دین بہت تھوڑا ذکر بتا رہے ہیں بوجہ کمزوری صحت کے۔ آج کل زیادہ پڑھنے سے دماغ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے جس سے وساوس، اُلٹے اُلٹے خیالات اور خوف پیدا ہو جاتا ہے اور اگر ذکر و معمولات ملتوی نہ کیے تو یہی مالیخولیا اور ڈپریشن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اگر آپ احقر سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں تو تمام معمولات فی الحال ملتوی کر دیں صرف فرض واجب اور سنت مؤکدہ پڑھیں۔ اپنے حالات کی پابندی سے اطلاع کریں اور یہ انتظار بھی نہ کریں کہ معمولات کب بحال ہوں گے۔ اگر یہ منظور ہے تو فبہا ورنہ کسی اور سے تعلق کریں۔

اور یہ عقیدہ بھی ہونا چاہیے کہ رزق کے گھٹنے بڑھنے کا تعلق پیری مریدی سے نہیں ہے۔ پیری مریدی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ باقی دل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیوں کو دُور فرما دے

کشادہ برکت والا رزق عطا فرمائے اور دونوں جہان کی راحت عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁

۹۴۵ **حال**: گذشتہ خط میں ذکر کیے گئے لڑکے کے خیال سے ہی میرے دل کو جھٹکا سا لگتا تھا اور رونے کی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ اب الحمدللہ تعالیٰ پہلے سے کافی حد تک بہتر ہوں لیکن اس لڑکے کی محبت دل سے بالکل کلی طور پر نہیں نکلی کہ بالکل خیال ہی نہ آئے۔

جواب: خیال نہ آنا مطلوب بھی نہیں ہے اور ممکن بھی نہیں، خیال آنا برا نہیں اس میں مشغول ہو جانا یا اس کا خیال لانا برا ہے۔

۹۴۶ **حال**: اب جب کہ پڑھائی کے ایام روز بروز قریب آ رہے ہیں ساتھ ساتھ میرا دل بھی اس طرف متوجہ ہو رہا ہے کہ اس لڑکے کا سامنا ہوگا اور نظر پڑے گی۔

جواب: مدرسہ بدل دو، کسی دوسرے مدرسہ میں داخلہ لو اور اگر یہ ممکن نہیں تو پڑھنا چھوڑ دو کیونکہ اصلاحی عالم بننا فرضِ کفایہ ہے اور تقویٰ فرضِ عین ہے۔ فرضِ عین میں اگر خلل پڑے تو فرضِ کفایہ کو ترک کیا جائے گا۔

۹۴۷ **حال**: تین سو بار ذکر کرتا ہوں۔ حساب کتاب کا مراقبہ بھی کرتا ہوں۔ لیکن میرے لیے ایک انتہائی مشکل اور پریشان کن مسئلہ یہ ہے کہ یکسوئی نہیں ہے۔ نہ کتاب کا مطالعہ توجہ اور یکسوئی کے ساتھ کر سکتا ہوں اور نہ ہی مراقبہ میں یکسوئی میسر ہوتی ہے بلکہ خیالات اور خیالی پلاؤ اتنے زیادہ ہیں کہ میں ذکر بھی نہیں کر سکتا، نماز توجہ کے ساتھ شروع کر دیتا ہوں لیکن پھر بھول جاتا ہوں پھر نماز کے بعد کہیں جا کر پتہ چلتا ہے کہ نماز پڑھ لی، از راہ کرم رہنمائی فرمائیں اور دُعا بھی فرمائیں کامیابی کی۔

جواب: یکسوئی ہو یا نہ ہو ذکر کیے جائیے، نماز پڑھتے رہئے، بار بار دل کو عبادت کی طرف متوجہ کرتے رہنا ہی کافی ہے۔

۹۴۸ **حال**: پرچہ عشق مجازی میں لکھا ہے کہ اس لڑکے سے ایسی دُوری اختیار کی جائے کہ غلطی سے بھی اس پر نظر نہ پڑے۔اب مشکل یہ پیش آرہی ہے کہ ہم دونوں ایک ہی مدرسہ، ایک ہی شعبہ اور ایک ہی عمارت میں پڑھتے ہیں۔ وہ درجہ ثانیہ میں ہے اور میں درجہ ثالثہ میں، صرف کمرے جدا ہیں اس طرح کہ بیچ میں ایک بہت بڑا کھڑکی جتنا شیشہ لگا ہوا ہے جب کہ ہفتہ میں تین مرتبہ طلباء کو ایک کمرہ میں اکٹھا بھی ہونا پڑتا ہے۔ میں نظر بچانے کی بھرپور کوشش کروں گا لیکن اس کی پر کشش آواز سے میلان بڑھے گا۔ ازراہِ کرم کوئی ایسا وظیفہ بتائیں اور ایسی دُعا فرمائیں کہ میری عاشق مزاجی ختم ہوجائے۔

جواب: کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے۔سب سے بڑا وظیفہ عمل ہے کہ اس مدرسہ کو چھوڑ دو۔اگر ایسا نہیں کرسکتے تو ہرگز اس کے عشق سے نہیں بچ سکتے۔ جو عمل نہیں کرنا چاہتے اور گناہ میں مبتلا رہنا چاہتے ہیں وہی ایسی باتیں کرتے ہیں کہ کوئی وظیفہ ایسا ہو جس سے گناہ خود بخود چھوٹ جائیں خوب سمجھ لو کہ گناہ چھوڑنے سے اور ہمت کرنے سے چھوٹتے ہیں، وظیفوں سے نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۴۹ **حال**: مسئلہ یہ ہے کہ میرے گھر والے میری پڑھائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ مجھے آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ اگر والدین میرے ہاتھوں میں کتابوں کو ناپسند کریں تو مجھے پڑھائی چھوڑ دینا چاہیے یا نہیں؟ حالانکہ ہمارا گھرانہ دینی ہے۔ میرا بھائی عالم کے تیسرے درجہ میں ہے، میرے والد صاحب بھی عالم ہیں۔ لہٰذا گذارش یہ ہے کہ اس معاملہ میں میری راہنمائی کیجئے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: حضرت حکیم الامت تھانوی نے لڑکیوں کا گھر سے باہر جا کر پڑھنا پسند نہیں کیا اور اگر مرد حضرات پڑھاتے ہوں خواہ پردہ سے ہی سہی تب بھی ان سے پڑھنا فتنہ سے خالی نہیں اور جب والدین ناپسند کرتے ہیں تو ایسی پڑھائی مناسب

نہیں۔ عالمہ بننا اللہ نے ہر ایک پر فرض نہیں کیا۔ عمل کے لیے دین کا ضروری علم حاصل کرنا ضروری ہے جو بہشتی زیور یا علماء سے پوچھ کر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مرد حضرات سے پڑھنا جیسا کہ آج کل اکثر مدارس البنات میں ہو رہا ہے اکابر کے نزدیک بالکل پسندیدہ نہیں۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر لڑکیوں کے مدرسے کھولو گے تو سر پکڑ کر روؤ گے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جنوبی افریقہ سے ایک اجازت یافتہ مفتی صاحب کا اصلاحی خط

۹۵۰ **حال**: آج کل بندہ کے قلب پر دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کا استحضار اس قدر غالب ہے کہ اس سے پہلے کبھی دل کی یہ کیفیت نہیں ہوئی۔ مکان ہو یا گاڑی، کپڑے ہوں یا پیسے غرض یہ کہ اس دنیا میں کتنی بھی اچھی سے اچھی چیز کا تصور کر لوں مگر اس کی فنائیت اور انجام سوچ کر وہ بالکل پھیکی اور بے مزہ معلوم ہوتی ہے۔ اب نہ ایسی چیزوں کی دل میں رغبت باقی ہے اور نہ کوئی مرغوب چیز بچ گئی ہے۔

جواب: مبارک حالت ہے۔ دنیا سے دل اچاٹ ہونا اسی کا نام زُہد ہے۔ حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ زُہد سلوک کا پہلا قدم ہے۔ شکر کریں کہ سلوک کے پہلے درجہ میں قدم آ گیا تا کہ مزید ترقی نصیب ہو۔

۹۵۱ **حال**: حتیٰ کہ جب کسی اور شخص کو بھی ان چیزوں میں مشغول دیکھتا ہوں تو عجیب حیرانی سی ہوتی ہے کہ کس طرح یہ شخص اسطرح مزین مکانات اور شب و روز کسب دنیا میں لگے ہیں اور دولت کمانے کے پروگرام بنا رہے ہیں۔ اب تو صبح ہوتی ہے تو شام کا بھروسہ نہیں ہوتا ہے اور شام ہوتی ہے تو صبح کا بھروسہ نہیں ہوتا ہے۔

جواب: اس حالت کو اللہ کی عطا سمجھیں اور شکر کریں کہ اے اللہ یہ آپ کی عطا ہے میرا کمال نہیں تا کہ دوسروں کی حقارت دل میں نہ آئے اور جن کو دنیا میں

مشغول دیکھیں ان کو بھی اپنے سے بہتر سمجھیں کہ پتہ نہیں ان کا کوئی عمل قبول ہو اور پتہ نہیں کہ ہمارے اعمال قبول بھی ہیں یا نہیں۔

۹۵۲ **حال**: کبھی کبھی شیطانی وساوس بڑی قوت سے آنے شروع ہوتے ہیں لیکن الحمدللہ ٹھہرتے نہیں ہیں اور میرے دل میں خیال آتا ہے کہ شاید حق تعالیٰ اپنا خزانہ معرفت عطا فرمائیں گے کیونکہ چور وہیں جاتا ہے جہاں خزانہ ہو۔ دوسرا کام یہ کرتا ہوں کہ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ کے سامنے فریاد کرتا ہوں اور بڑی لجاجت سے اس کیفیت خاص کے ازالہ کے لیے دُعا و گریہ وزاری کرتا ہوں اور اس کے بعد بڑی خاص قسم کی کیفیت طمانینت نصیب ہو جاتی ہے۔

جواب: اس غرض سے نفل نہ پڑھیں کیونکہ وساوس کا اصل علاج عدم التفات ہے۔ شیطان جب دیکھے گا کہ اس کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں تو اور وساوس ڈالے گا تاکہ مایوسی ہو جائے اور نوافل سے تنگ آکر سب چھوڑ بیٹھے۔ بس اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ پڑھ کر کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۹۵۳ **حال**: بندہ ناچیز یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا دنیا سے ایسی بے رغبتی اور خاص استحضار، موت وفنائیت کا تصور بغلبہ شدید کوئی اس راہ کی عارضی کیفیت ہے اور اس کا خاص علاج سالک کو کبھی پیش آجاتی ہے۔

جواب: حال محمود ہے اور اعمال مقصود ہیں لہٰذا اگر کبھی یہ حال زائل ہو جائے تو فنائیت کا عقلی استحضار بھی کافی ہے تاکہ اعمال مطلوبہ کا اہتمام رہے۔

۹۵۴ **حال**: چنانچہ یہ کیفیت اس وقت بھی تھی جب کہ حضرت والا یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس کا ایک اثر یہ بھی تھا کہ ہنسی مذاق کی مجلس جیسا کہ بسا اوقات حضرت والا کی مجلس میں ایسا ہوتا تھا تو اس سے بھی بندہ کو خاص سکون سا نصیب ہوتا تھا اور وہی ہنسی مذاق میری طبیعت کی راحت کا سبب ہو جاتے تھے۔

جواب: مبارک ہو۔ یہ شیخ سے مناسبت کی علامت ہے۔ اس کیفیت میں اعتدال

کے لیے خاص احباب سے کچھ ہنسی مذاق کرلیا کریں۔زیادہ تنہا نہ رہیں۔

۹۵۵ **حال**: اس وقت میری یہ حالت ہے کہ کائنات میں غور وفکر اور آخرت میں اپنی بے عملی اور اپنے اعمال کے حساب وکتاب کا تصور اور اس پر بار بار نمازوں کے بعد معافی معافی کا ورد کرنا اور بالخصوص حضرت والا سے سنا ہوا لفظ حضرت شاہ پھولپوریؒ والا ''ربی مجھے معاف فرمادے'' میرے لئے بہترین غذا کا کام دے رہا ہے۔اور اس جملے کے ساتھ میری آنکھوں کے آنسوؤں کا خاص ربط ہوگیا ہے۔

جواب: ماشاءاللہ، مبارک حالت ہے۔

۹۵۶ **حال**: ذکر کا معاملہ یہ ہے کہ الحمدللہ صبح کو تہجد کے وقت اٹھ کر قرآن پاک نوافل میں، اور کچھ ذکر کرلیتا ہوں لیکن کبھی دیر سے بیدار ہونے کی وجہ سے معمول پورا نہیں ہو پاتا ہے۔

جواب: ایسے وقت تعداد کم کردیں لیکن ناغہ نہ کریں۔

۹۵۷ **حال**: ایک اہم مشورہ حضرت والا سے یہ مطلوب ہے کہ میرا گذشتہ سال کار کا حادثہ ہوا تھا، الحمدللہ میں تو محفوظ رہا مگر گاڑی بالکل ختم ہوگئی تھی۔اس میں کچھ تھوڑی خطا میری بھی تھی اور زیادہ خطا دوسری گاڑی کے ڈرائیور کی تھی۔معلوم یہ کرنا چاہتا ہوں کہ احقر کا دل اس پر تیار نہیں ہوتا ہے کہ اس کا مقدمہ عیسائیوں کی کورٹ میں پیش کروں جبکہ پچاس فیصد احتمال دونوں جانب کا ہے کہ میں مقدمہ جیت جاؤں یا ہار جاؤں۔اصل بات میرا دل کورٹ کے غیر شرعی وغیر اسلامی ہونے کی وجہ سے وہاں مقدمہ کا پیش کرنا اس سلسلہ میں بہت ہی خراب معلوم ہوتا ہے اور اسلامی غیرت مانع بنتی ہے صحیح رہنمائی فرمادیں۔

جواب: آپ تو خود مفتی ہیں آپ بتائیں کہ غیر مسلم کے سامنے اپنے حق کے لیے مقدمہ دائر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فقہی مسائل میں مفتی کا قول معتبر ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۵۸ **حال:** میرا غصہ تو کم ہو گیا ہے لیکن مجھے اپنے غصے پر مکمل قابو حاصل نہیں ہو رہا۔
جواب: قابو سے کیا مراد ہے؟ غصہ آجاتا ہے یا نافذ کر دیتے ہیں۔ جس پر بے جا غصہ کریں اس سے معافی مانگتے ہیں یا نہیں؟ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ پڑھیں۔
۹۵۹ **حال:** کبھی کبھی بے دھیانی میں غیبت ہو جاتی ہے گو کہ بعد میں توبہ کرتا ہوں مگر افسوس ہوتا ہے کہ ایک ایسا گناہ جسے میں چھوڑنے کا ارادہ کر چکا ہوں تو وہ گناہ مجھ سے بار بار کیوں صادر ہو رہا ہے۔
جواب: جس مجلس میں غیبت ہو جائے اس کی تلافی کریں طریقہ معلوم نہ ہو تو زبانی پوچھ لیں۔
۹۶۰ **حال:** اللہ کے فضل سے اور حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض سے میڈیکل کالج وغیرہ میں نظر بچانے کی توفیق ہو جاتی ہے تو ہمیشہ فوراً یہ وسوسہ دل میں آتا ہے کہ میں اس نظر بچانے کی وجہ سے سامنے والی لڑکی کی نظر میں سلیکٹڈ (Selected) ہو رہا ہوں۔ پہلے میں اس وسوسہ سے حرام مزہ لیتا تھا لیکن الحمدللہ حضرت والا کی اصلاح سے اب اس وسوسہ سے حرام مزہ تو نہیں لیتا لیکن یہ وسوسہ مجھے ہمیشہ آتا ہے اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کہیں میرا نظر بچانے کا ثواب گناہ میں تبدیل نہ ہو جائے۔
جواب: وسوسہ سے کچھ نہیں ہوتا، نہ ثواب ختم ہوتا ہے نہ وسوسہ سے گناہ ہوتا ہے۔ ارادہ سے گناہ ہوتا ہے۔ وسوسہ کی طرف التفات نہ کریں اور ارادہ کا ارتکاب نہ کریں۔ احتیاطاً استغفار کر لیں کہ یا اللہ میرے نفس نے خفیہ اور غیر محسوس طور پر حرام لذت کا کوئی ذرّہ چرایا ہو تو اسے معاف فرما دیجئے۔
۹۶۱ **حال:** اگر کوئی شخص بظاہر شریعت کے خلاف عمل کر رہا ہو اور پھر کسی نیک صحبت کی وجہ سے دین پر آجائے تو مجھے اس کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص میرے برابر کا ہو مثلاً میرا ہم جماعت ہو اور دین میں مجھ سے آگے نکل جائے تو

سخت حسد ہوتا ہے اور دل میں غم محسوس ہوتا ہے اور کبھی یہی شخص دوبارہ گناہ میں مبتلا ہوجائے تو دل میں خوشی سی محسوس ہوتی ہے۔اس بیماری سے میں بہت پریشان ہوں کیونکہ اس کا کوئی علاج مجھے سمجھ نہیں آتا۔

جواب: یہ تو بدترین حسد ہے کیونکہ فسق پر راضی ہونا فسق ہے۔نفس سے کہیں کہ خوش ہوکر تو خود فاسق ہوگیا وہ تو گناہ کرکے گناہ گار ہوا تو بغیر گناہ کیے اس سے بھی زیادہ گنہگار ہوگیا۔گناہ کرنا تو حماقت ہے یہ حماقت در حماقت ہے کہ گناہ کا بھی مزہ نہ ملا اور فساق کی صف میں چلا گیا۔اس کا علاج یہ ہے کہ دُعا کریں کہ یا اللہ مجھے بھی اس جیسا نیک بنادے جس پر میں حسد کررہا ہوں اور جو نیک ہونے کے بعد گناہ میں مبتلا ہوگیا جس پر میں خوش ہورہا ہوں تو میری اس خباثت کو معاف کر دیجیے اور اس خوشی کی سزا میں مجھے اس گناہ میں مبتلا نہ فرمائیے اور اس کو پہلے سے بھی زیادہ نیک بنادیجیے اور اس کو اپنے وقت کا قطب بنادیجیے اور اپنے احباب میں اس کی تعریف کریں اور سلام میں پہل کریں، کبھی کبھار اس کو ہدیہ دیں خواہ بالکل معمولی ہو جب سفر پر جائیں اس سے دُعا کرا کے جائیں جب آئیں تو اس سے ملاقات کریں اور اپنی اصلاح کے لیے اس سے دُعا کی درخواست کریں۔

۹۶۲ **حال**: میرا نفس چاہتا ہے کہ دین کے معاملے میں صرف میری ہی تعریف ہو، کسی اور کی کوئی اچھائی دین کے معاملہ میں کوئی بیان کرتا ہے تو دل میں غور کرتا ہوں تو دل میں بجائے خوشی کے حسد اور جلن کو پاتا ہوں۔

جواب: اپنے عیبوں کو سوچیں کہ اگر صرف یہ عیب حسد کا لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ شخص حسد کرتا ہے اور وہ بھی دین پر جس پر خوش ہونا چاہیے تو لوگ کس قدر حقیر سمجھیں گے، تو نفس سے کہیں کہ یہ ایک ہی عیب تجھے رسوا کرنے کی لیے کافی ہے۔تو تعریف کا مستحق ہے یا جوتوں کا ؟ اور اگر لوگ تعریف بھی کریں تو ان کی تعریف سے کیا فائدہ نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گا۔بس مالک راضی ہوجائے

اور وہ تعریف کردے تو کام بن جائے گا اور یہ صرف قیامت کے دن ہی معلوم ہوگا اس لیے دُعا کرنا چاہیے۔اپنے احباب میں محسود کی تعریف کریں اور تنہائی میں اس کے لیے دُعا کریں اس کو اور زیادہ نیک بنادیجئے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۶۳ **حال**: بعض اوقات جب نیت کوٹٹول کر دیکھتا ہوں تو یہ خیال پریشان شد ومد سے آتا ہے کہ مدرسہ کی یہ فکر وخدمت تو اس لیے بھی ہے کہ اس سے میری اہتمام کی شان اور اقتدار کا مزہ وابستہ ہے چنانچہ جب یہ تصور کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے یہ عہدہ اور خدمت لے لی جائے تو مجھے صدمہ ہوگا یا نہیں تو دل یہ کہتا ہے کہ صدمہ ہوگا۔حضرت والا سے دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر چہ بار بار نیت اِرَادَةً لِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْم کی تازہ کرتا رہتا ہوں مگر یہ خیال جو اوپر ذکر کیا اخلاص کے معارض ومنافی تو نہیں؟ اگر ہے تو اس کا تدارک اور علاج کیا ہے، براہ کرم دست گیری فرمائیں؟

جواب: صدمہ ہونا تو خلافِ اخلاص نہیں، یہ سوچیں کہ اہتمام لے کر کوئی دوسری خدمت مثلاً تدریس دے دی جائے تو کریں گے یا نہیں؟ اور صدمہ ہوگا یا نہیں؟

۹۶۴ **حال**: احقر کے سخت عذر ومعذرت کے باوجود اور علم وعمل کے اعتبار سے بے مائیگی کے باوجود لوگ حُسنِ ظن کی وجہ سے احقر کو بیانات پر مجبور کرتے ہیں۔ اس وقت یہ ہفتہ واری سلسلہ شہر کی مختلف مساجد میں جاری ہے، پتہ نہیں یہ سلسلہ مجھے جاری رکھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: غور کریں کہ لوگ مجبور کرتے ہیں! کوئی چیز آپ کو اپنے شیخ کی مجلس میں آنے پر مجبور نہیں کرتی؟ ہمارے بزرگوں کا کیا طریقہ رہا ہے؟ اپنے بیانات کی مجلس سجانا یا شیخ کی مجلس میں خود کو مٹانا؟ بیانات کیلئے وقت نکل آنا اور اپنے شیخ کے پاس آنے کی فرصت نہ ملنا قلت محبت کی علامت ہے۔اولیاء اللہ کی تاریخ شاہد ہے کہ جنہوں نے اپنے مشایخ کی قدر کی، اللہ نے ان ہی سے دین کا کام لیا۔

۹۶۵ **حال**: بندہ ابھی آپ کا ملفوظ مواہب ربانیہ سے پڑھ رہا تھا جیسے ہی پڑھا دل میں یہ بات آئی کہ اس ملفوظ اور اس میں شامل آیت کو یاد کرلو پھر کسی جگہ سنانا۔ پھر جب اس سنانے کے تقاضے پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے لوگ تو نفع اٹھائیں گے مگر اس کے ساتھ لوگ میرے بارے میں بھی بات کریں گے کہ بھئی ملفوظات کو کیسے یاد رکھا ہوا ہے۔ لوگوں میں جھوٹی نمود و نمائش اور عجب کا مرض ہے۔ اپنے آپ کو انتہائی تہی دامن پاتا ہے بہت خبیث اور کمینہ واقعی سمجھتا ہوں کہ دو سال میں ابھی تک کچھ بھی تزکیہ نہیں کیا بالکل بے کار ہوں، انتہائی رذیل کمینہ گھٹیا اور امیر الخبائث ہوں؟

جواب: محض خیال آنا وسوسہ ہے جس پر مواخذہ نہیں لیکن دل میں اس کا ارادہ ہونا مرض ہے، صبح و شام یہ جملہ کہیں کہ تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔

۹۶۶ **حال**: ایک طرف تو یہ حالت اور دوسری طرف نظر کی حفاظت الحمد للہ حاصل ہے مگر اس میں اہتمام یعنی اس میں اتنا کمال کہ بے محابا نظر بھی نہ اُٹھے خصوصاً خاندان کی نامحرم عورتوں کے سامنے یہ حاصل نہیں۔ بہت کوشش اور استحضار کے باوجود بھی نہیں ہو پاتا؟

جواب: جہاں بے پردگی کا امکان ہو وہاں نظر سوچ سمجھ کر اُٹھائیں۔ باہر تو نظر کی حفاظت پھر بھی آسان ہے خاندان میں شرعی پردہ کا اہتمام کریں، خاندان کی نامحرم عورتوں کے سامنے نظر جھکا کر جانا کافی نہیں، نفس کا کیا اعتبار کہ کس وقت نظر اٹھا کر دیکھ لے اور دوسرے موضع تہمت بھی ہے۔ لوگ یہ سمجھیں گے کہ پردہ ضروری نہیں اس لیے نامحرموں سے اعلان کردو کہ پردہ کریں اور بغیر چہرہ اور بدن چھپائے سامنے نہ آئیں۔

۹۶۷ **حال**: ابھی تک بہت پریشان ہوں۔ عمرہ کے لیے کیونکہ جانے میں صرف

ایک ہفتہ ہے اور بندہ کا شناختی کارڈ بھی نہیں ملا۔ پیسے بھی ان شاء اللہ کسی حد تک تو ہو گئے ہیں مگر پورے نہیں ہوئے بہت پریشان حال ہوں۔ حضرت میری دلی خواہش ہے کہ بندہ آپ کے ساتھ سفرِ عمرہ میں شامل ہو جائے۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے لیکن پریشان ہونا بھی معرفت کے خلاف ہے کیونکہ جس چیز کو اللہ نے فرض نہیں کیا اس کے بارے میں ضرورت سے زیادہ تشویش مناسب نہیں۔ انتظام ہو جائے تو شکر کریں، نہ ہو تو صبر کریں اور اس میں دین کا کوئی نقصان نہیں، نقصان صرف معصیت سے ہوتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹٦۸ **حال**: ایک گناہ جو بندے کو دن رات پریشان کرتا ہے وہ یہ کہ بندہ کے نفس کا زنا کرنے کی طرف بہت میلان ہے، لیکن کوشش کے باوجود اب تک یہ موقع نہیں آیا۔ ان تقاضوں پر بندہ سخت مایوس ہے؟

جواب: گناہ کا گندے سے گندا تقاضا ہونا مذموم نہیں، اس پر عمل کرنا اور سوچ سوچ کر مزہ لینا مذموم ہے۔ خواہش کو دبائیے۔ یہ ایسی کمند ہے کہ سیکنڈوں میں اللہ تک پہنچا دیتی ہے۔ گناہوں کے تقاضوں کی مثال کھاد کی سی ہے، کھاد جتنی بدبو دار ہوتی ہے پھول اتنا ہی خوشبودار پیدا ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کھاد کو دبا دیا جائے۔ گناہ کے خبیث تقاضوں کو جتنا دبائیں گے تقویٰ کا پھول اتنا ہی خوشبودار پیدا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے تہجد گذاروں کو وہ قربِ عظیم نہیں ملتا جو گناہوں سے بچنے میں دل کا خون کرنے والوں کو نصیب ہوتا ہے۔

۹٦۹ **حال**: بندہ گھر کے سوراخوں سے عورتوں کو دیکھتا ہے، یہاں تک کہ بندے کی نیت ماں بہن پر بھی خراب ہو گئی، مگر اللہ نے بچا دیا، البتہ حضرت آنجناب کی مجلس کے بعد دو چار روز سے یہ معاملہ بالکل ختم ہو چکا ہے، پھر بھی نفس پر بھروسہ نہیں ہے۔

جواب: سوراخوں سے دیکھنا حرام ہے، جب دل میں تقاضا ہوتو مراقبہ کریں کہ قیامت کے دن آنکھوں میں سیسہ ڈالا جائے گا عذاب کو یاد کریں۔ پرچہ حفاظت نظر روزانہ ایک بار پڑھیں۔ آپ کے لیے لازم ہے کے محرموں سے بھی ایسی ہی احتیاط کریں جیسے نامحرموں سے کی جاتی ہے۔ ان کی طرف نہ دیکھیں نہ بے ضرورت بات کریں نہ تنہائی میں رہیں۔

۹۷۰ **حال**: نیز حضرت والا استمناء بالید کثرت سے واقع ہو رہا ہے کبھی تو دن میں چھ دس مرتبہ بھی اس کا وقوع ہوا ہے حضرت والا آنجناب چونکہ روحانی معالج ہیں اس لیے ان کا اچھی طرح علاج کیجئے اور بندہ کو فساق کے طریق سے ہٹا کر انبیاء اور اولیاء کا راستہ بتلا دیجئے؟

جواب: لاکھ تقاضا ہو ہمت کر کے اس کا مقابلہ کریں اور اس میں جو تکلیف ہو اس کو برداشت کریں۔ گناہ سے بچنے کا علاج بجز ہمت کے کچھ اور نہیں ہے، ٹھان لیں کہ چاہے جان نکل جائے گناہ کی لذت نہیں اُٹھاؤں گا۔ اسی لذت کشی کی وجہ سے آدمی گناہ کرتا ہے۔ بس لذت نہ اٹھانے کا عزم بالجزم کریں، بچ جائیں گے۔ تنہا نہ رہیں، آپ کے لیے لازم ہے کہ محرم عورتوں کے ساتھ بھی تنہا نہ رہیں، استمناء بالید کے عذاب کو یاد کریں کہ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے ہاتھ سے منی ٹپک رہی ہوگی اور ہاتھوں میں حمل ہوگا۔

۹۷۱ **حال**: بندہ کو حضرت والا سے بے انتہا محبت ہے اور دل چاہتا ہے کہ آپ سے اپنا حال خوب بیان کروں، اپنی اصلاح کراؤں اور حضرت والا سے براہِ راست خود عرض و معروض کروں۔

جواب: چالیس دن اصلاح کی نیت سے خانقاہ میں لگائیں۔ ایسے مریضوں کا علاج ایک عرصہ کسی اللہ والے یا اللہ والوں کے غلام کی صحبت میں رہنا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۷۲ **حال:** ایک بات یہ خدمت اقدس میں عرض کرنی تھی کہ اگر کوئی شخص مجھے کسی بھی وجہ سے غریب سمجھ بیٹھتا ہے تو میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ میں اس شخص کو یہ بات پہنچادوں کہ میں غریب نہیں ہوں؟

جواب: اظہار حال کے لیے ہے تو مباح ہے، اظہارِ شان کے لیے ہے تو مذموم ہے۔

۹۷۳ **حال:** بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص یہ سمجھ بیٹھے کہ فلاناں گناہ میں نے کیا ہے اور حقیقت میں میں نے وہ گناہ کیا ہی نہ ہو تو میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد اس شخص تک یہ بات پہنچ جائے کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا اور تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ کیا یہ بھی بیماری ہے اگر ہے تو حضرت والا اس کا علاج بیان فرمائیں؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اگر خدانخواستہ فی الواقع گناہ ہو جائے تو بھی اس کا اظہار جائز نہیں، اس لیے اس الزام سے اپنی برأت کا اظہار کر دیں لیکن زیادہ کاوش نہ کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

۹۷۴ **حال:** ایک بات اور یہ عرض کرنی تھی کہ میری جن روحانی بیماریوں کا علاج آپ کی مجلس میں آنے کی برکت سے آہستہ آہستہ خود بخود ہو رہا ہو کیا ان بیماریوں کا علاج بھی آپ سے پوچھ کر کرنا ہوگا یا ان بیماریوں کو خود بخود ٹھیک ہونے دیا جائے؟

جواب: کسی بیماری کا علاج سن کر یا کتاب میں پڑھ کر اگر کیا تو تین بار علاج کے باوجود بیماری نہ جائے تو شیخ کو اطلاع حال ضروری ہے تین بار سے زائد نہ آزمائیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک بزرگ کا خط اور حضرت والا کا جواب

۹۷۵ **حال:** کل رات اچانک آنکھ کھلی تو قلب اس وجدان سے معمور ہو گیا کہ کمرہ کی چھت کے قریب حق تعالیٰ شانہ سامنے موجود ہیں اور گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں

اس کے بعد دل پر ایک خوف اور ہیبت طاری ہوئی کہ ہوشیار تو بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے حاضر ہے۔اس کے بعد حالت معمول پر آ گئی۔لیکن اس کے بعد سے تعلق مع اللہ کی کیفیت میں بہت اضافہ ہے۔میرے ایک دوست جو ایک سلسلہ کے شیخ بھی ہیں انہوں یہ حالت سن کر فرمایا کہ مقصود حاصل ہو گیا اور اس نعمت پر جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔دراصل یہ کوئی تجلی حق ظاہر ہوئی۔آپ چوں کہ عارف باللہ ہیں احقر تحقیق کرنا چاہتا ہے کہ اس نعمت کی حقیقت کیا ہے کیا یہ کوئی خاص تجلی تھی، کیا اس کو وصول الی اللہ کہہ سکتے ہیں یا تعلق مع اللہ کے حظ وافر کے حصول کی بشارت ہے۔

جواب: یہ حالات لوازم ولایت میں سے نہیں ہیں نہ لوازم مشیخت میں سے ہیں۔اتباعِ سنت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔تمام مدارج عالیہ کی بنیاد اتباع سنت ہے۔اتباعِ سنت کے ساتھ اگر یہ مکاشفہ ہے تو اللہ کا فضل ہے مگر معیار فضیلت پھر بھی نہیں۔

ان بزرگ کا دوسرا خط اور حضرت والا کا جواب

۹۷۶ **حال**: آپ نے جواب عطا فرما کر بڑا کرم کیا تاہم آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔بندے نے تو یہ پوچھا تھا کہ یہ نعمت جو مجھے عطا ہوئی اس کی حقیقت کیا ہے آیا یہ کوئی تجلی تھی تو کس قسم کی تھی۔کیا عین الیقین اسی کو کہتے ہیں۔کیا صورتِ وصول یہی ہوتی ہے اگر آپ کہیں کہ اس تحقیق کی ضرورت ہی کیا ہے تو عرض ہے کہ ضرورت اس لیے ہے کہ ''لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ'' کے مطابق مزید شکر کی توفیق نصیب ہو۔اگر آپ کہیں کہ یہ باتیں قابل التفات نہیں بس اتباعِ سنت چاہیے تو عرض ہے کہ اتباعِ سنت تو اساس ہے اور یہ نعمتیں بھی اسی اتباع کا ثمرہ ہوتی ہیں اور سو فیصدی اتباعِ سنت تو شاید ہی کسی میں ہو اور سنن عادیہ سے تو اکثر مشائخ بھی محروم ہیں۔روکھی سوکھی کھانا فاقہ کرنا، کثرت سے

روزے رکھنا، غربا کی دعوت قبول کرنا، بازار سے خریدنا یہ سب سنتیں کہاں ہیں۔ بس جس کو جتنی توفیق اتباع ہے شکر کرے مزید کی دُعا کرلے۔ جس چیز نے مجھے سوال کرنے کی تحریک دلائی تھی وہ میں قطعاً بھول گیا تھا اب یاد آیا وہ یہ کہ میں نے حضرت مولانا تھانوی قدس سرہ کے کسی وعظ یا ملفوظ میں پڑھا تھا کہ ''وصول کے لیے تو جب وقت آجائے تو صرف ایک بھی مرتبہ اللہ کہنا کافی ہوتا ہے'' اور چونکہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ صرف ایک مرتبہ زبان سے اللہ نکلا اور اس کے بعد وہ مشاہدہ ہوا تو خیال ہوا کہ آپ کو مطلع کروں اور اس کی حقیقت دریافت کروں۔

جواب: اتباعِ سنت سے مراد سنت موکدہ ہے۔ بعض سنن عادیہ ضعف قوت کی وجہ سے اس زمانہ میں معاف ہیں اگر تحمل نہ ہو۔ مثلاً بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرماتے تھے اور دیوبند کے طالب علم نے کھائی تو اسے پیچش لگ گئی تو دیوبند کے اکابر نے فرمایا کہ جن سنن عادیہ کا تحمل نہ ہو ان پر عمل کرنا معاف ہے، ایسے ہی عمامہ باندھنے کی سنت ہے اگر کسی کو ضعف دماغ کی وجہ سے تحمل نہ ہو تو معاف ہے۔ باقی آپ کا مکاشفہ نعمتِ الٰہیہ میں سے ہے مگر معیارِ فضیلت نہیں ہے کیونکہ عہد صحابہ میں اس قسم کی چیزوں کا ثبوت نہیں ملتا اور زیادہ تفصیلی معلومات کے لیے اکابر سے رجوع کیا جائے۔ والسلام

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ویسٹ انڈیز سے حضرت والا کے ایک اہل علم مجاز کا خط اور اس کا جواب

۹۷۷ **حال:** اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضرت والا مدظلہم کا دامن تربیت نہ پکڑا ہوتا تو نہ معلوم کس گمراہی کی وادی میں ہلاک ہو جاتا۔ بدنگاہی سے بچنے پر بہت آزمائش ومجاہدہ ہے، اور وہ بھی اس لیے کہ تجارت کے لیے باہر جانا پڑتا ہے۔ خاص کر بندہ کا کاروبار کے لیے دوکانوں میں جانا رہتا ہے۔ اور وہاں نیم عریاں عورتیں اور

عریاں تصاویر بہت بڑی تعداد میں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مواقع میں آپ حضرت والا مدظلہم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

جواب: جب بازار جائیں تو پہلے حسینوں سے نظر بچائیں کیونکہ بدنظری سے لعنت برستی ہے کَمَافِی الْحَدِیْثِ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ جب بندہ لعنت میں آ گیا تو رحمت کیسے ملے گی لہٰذا نظر بچا کر پھر یہ مراقبہ کرو کہ جولڑکیاں آج حسین معلوم ہو رہی ہیں یہ سب سو برس کی ہوگئیں اور سو برس کی بڈھیوں کا اور سو برس کے بڈھوں کا جلوس نکل رہا ہے۔ بڈھیوں کی چھاتیاں ایک ایک فٹ لٹکی ہوئی ہیں اور منہ سے رال بہہ رہی ہے اور بڈھوں کے پیچھے سے دست نکل کر ان کی سوکھی ہوئی ٹانگوں پر بہہ رہا ہے اور یہی حال بڈھیوں کا ہے اور ان دستوں پر مکھیوں کی بریگیڈ بیٹھی ہوئی ہے۔ ایک لاکھ مکھیاں دستوں پر بھنک رہی ہیں اور بھگانے سے بھی نہیں بھاگتیں اور تمام بڈھے اور بڈھیوں نے اپنے ہاتھوں میں جھنڈے اُٹھا رکھے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ اے ہمارے عاشقو! اے بیوقوفو! اے الوؤ! تم کہاں ہو تم تو ہمیں دیکھا کرتے تھے، اب کیوں نہیں دیکھتے ہو اب تمہاری وہ وفاداریاں جاں نثاریاں، فداکاریاں، اشکباریاں، آہ وزاریاں، انجم شماریاں کیا ہوئیں؟ آؤ! اب ہمارا بوسہ لو، ہمارے بہتے ہوئے دستوں کو چاٹو اور رال کو چوسو! اے نالائقو! کہاں تم نے زندگی ضائع کی، اب اپنے منہ پر جوتے لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ مجاز کے دھوکہ سے ہم سب کو محفوظ فرمائے اور ہم سب کو اپنا بنالے۔

❁❁❁❁❁

ایک مجاز کا خط اور حضرت والا کا جواب

۹۷۸ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم کی جوتیوں کے صدقے صبح تا شام حق تعالیٰ شانہ کی بے شمار عنایات، تجلیات اور انوار و برکات سے یہ سیہ کار نوازا جا رہا ہے۔ عطا و خطا کے درمیان رہنا انتہائی سہل ہو چکا ہے۔ کبھی داد و تحسین سے بڑائی پیدا

نہیں ہوتی۔ بعض مرتبہ دوستوں کی مجلس میں حضرت والا کے مضامین انتہائی جوش ومحبت کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔ احباب کے پسند فرمانے پر تشکر کے آنسو امڈ آتے ہیں اور بے ساختہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ** جیسے کلمات زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

جواب: ماشاءاللہ مبارک حالت ہے۔ لیکن ہمارے بزرگوں نے شیخ کی مجالس میں حاضری کا اور اپنے نفس کو مٹانے کا جتنا اہتمام کیا اتنا اپنی مجالس کا نہیں کیا۔ جتنا استفادہ کامل ہوگا اتنا ہی افادہ کامل ہوگا، جتنی پیاس زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ پانی کے پاس جاتا ہے اور اس کا یہ حال ہوتا ہے ؎

سیری نہیں ہوتی، نہیں ہوتی، نہیں ہوتی
اے پیر مغاں اور، ابھی اور، ابھی اور

۹۷۹ **حال**: اگرچہ بعد میں خیال آتا ہے کہ یہ آنسو دکھاوے کے نہ ہوں اس پر بعد میں الگ سے تنہائی میں رو لیتا ہوں تو دل میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

جواب: آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**۔

۹۸۰ **حال**: کل کی حضرت والا کی ڈانٹ (جسے دراصل میں پیار سمجھتا ہوں) سے بہت نفع ہوا اور ڈانٹ میں بہت لذت محسوس ہوئی۔

جواب: یہ نفع ہونا اور ڈانٹ میں مزہ آنا اپنے شیخ سے شدید محبت کی دلیل ہے مبارک ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۸۱ **حال**: کیا اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے مشایخ کی صحبت میں بیٹھنا اور ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

جواب: اکرام تمام اولیاء کا ضروری ہے لیکن مصلح اور مرشد ایک ہوتا ہے جیسے ماں ایک ہوتی ہے بچہ صرف اسی کا دودھ پیتا ہے اسی لیے طریق کا اصول ہے یک در

گیرو محکم گیر۔ایک در پکڑ لو اور مضبوطی سے پکڑو۔

۹۸۲ **حال:** ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں نظر بچانے کی پھر بھی کسی نہ کسی طرح نظر پڑتی ہے۔

جواب: اچانک نظر غیر اختیاری طور پر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لیں ایک لمحہ کو نہ پڑی رہنے دیں اچانک نظر معاف ہے لیکن جہاں بے پردگی کا ماحول ہو جیسے دفتر یا بازار وغیرہ اور امکان ہو کہ نظر پڑ جائے گی وہاں بے محابا نظر نہ اٹھائیں دیکھ بھال کر اُٹھائیں اگر بے فکری سے نظر اٹھائیں گے تو نفس پہلی نظر کے بہانہ سے یا عدم اختیار کے بہانہ سے نظر ڈال کر حرام لذت کا کوئی ذرہ چرالے گا لہٰذ جب گھر سے نکلیں تو خالی عدم قصد نظر کافی نہیں بلکہ قصد عدم نظر ضروری ہے یعنی دیکھنے کا ارادہ نہ ہونا کافی نہیں بلکہ یہ ارادہ ہونا ضروری ہے کہ نہیں دیکھنا ہے تب اس زمانہ میں بدنظری سے بچ سکتے ہیں۔

۹۸۳ **حال:** احقر کو شہوت بہت ستاتی ہے۔

جواب: شہوت پر عمل نہ کریں یعنی گناہ کے تقاضوں پر عمل نہ کریں۔شہوت ہونا برا نہیں شہوت کو غیر محل میں یعنی ناجائز جگہ استعمال کرنا برا ہے۔

۹۸۴ **حال:** عرض یہ ہے کہ گھر میں ٹی وی وغیرہ جنہیں والدصاحب اور بھائی جو مجھ سے چھوٹے ہیں یہ ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اور اس عمل سے مجھے انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔تمام خرافات اور بدعات کے کاموں سے مجھے گھن آتی ہے۔دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے ان کو بھی نجات عطا فرمائے اور مجھے بھی آئندہ بچائے رکھے۔

جواب: اگر ٹی وی آپ کا ہے یا آپ کے گھر کا ہے یا گھر کا کرایہ آپ دیتے ہیں تو ٹی وی رکھنے اور ان کے دیکھنے سے آپ کو بھی گناہ ہوگا۔مندرجہ بالا میں سے کوئی بات نہیں ہے تو بس آپ خود شریک نہ ہوں اور اس کمرہ میں نہ جائیں جہاں ٹی وی چل رہا ہو۔

۹۸۵ **حال**: بہت بے تاب و بے قرار ہو کر اپنی شہوت سے رات کی تاریکی میں نفس زخمی شیر کی مانند ہو جاتا ہے جس پر قابو پانا میرے بس میں نہیں ہوتا ہے۔

جواب: بالکل بس میں ہے بات یہ ہے کہ ہمت استعمال نہیں کرتے ٹھان لو کہ چاہے جان چلی جائے گناہ کی لذت نہیں اُٹھاؤں گا اور اللہ کو ناراض نہیں کروں گا۔ اس تھوڑی دیر کی لذت کے لیے ہی آدمی گناہ کرتا ہے۔ بس ٹھان لو کہ یہ لذت نہیں اٹھانی ہے اگر شیر سامنے ہو تو یہ شہوت پوری کرو گے؟ سوچو! جب تقاضا پیدا ہو تو ایسے موقع پر تنہا نہ رہو۔ ورنہ دوزخ کا مراقبہ کرو کہ اس لذت کے بدلہ میں دوزخیوں کو آگ کے ستونوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ اور دوزخیوں کو نہ موت آ رہی ہے نہ زندگی مل رہی ہے۔ **لا الہ الا اللہ** کا ذکر تین تسبیح روزانہ کیا کریں۔

۹۸۶ **حال**: جب کسی پر نظر لگ جاتی ہے تو فوراً اس کی شکل وصورت دل میں قرار پا جاتی ہے۔

جواب: نظر لگتی نہیں ہے اس زمانہ میں احتیاط نہ کرنے سے نفس نظر ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں اور جن مواقع میں بے پردگی یا امرد زیادہ ہونے کا امکان ہو وہاں نظر بے محابانہ اُٹھائیں جیسے آندھی چل رہی ہو تو نظر احتیاط سے کھولتے ہیں پس دل میں اپنے اختیار سے اس کا تصور نہ کریں کسی سے بات کرنے لگیں کسی کام میں لگ جائیں۔

۹۸۷ **حال**: نماز میں پوری توجہ نہیں رہتی۔

جواب: بار بار توجہ کو نماز کی طرف لاتے رہیں جب دل اِدھر اُدھر چلا جائے تو اللہ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۸۸ **حال**: بنیادی طور پر میرا تعلق ایک سرکاری محکمے سے ہے۔ میری ایک غلطی کی وجہ سے مجھ پر محکمے کی طرف سے مقدمہ قائم ہوا اور نتیجتاً میں پچھلے پانچ ماہ سے جیل

میں ہوں ۔ مجھ سے آپ کا غائبانہ تعارف آپ کی تصنیفات کے ذریعہ ہوا۔ جیل میں مجھے سب سے پہلے آپ کی ’’درس مثنوی مولانا روم‘‘ پڑھنے کا موقع ملا۔ پھر میں نے آپ کی باقی کتابیں بشمول فغان رومی، معارف مثنوی اور مواعظ درد محبت کی دونوں جلدیں بھی بازار سے منگوا کر پڑھیں ۔ ان تصانیف میں مضامین کے علاوہ آپ کے خلوص نے دل پر اثر کیا اور اس طرح سے آپ سے ایک دلی رابطہ قائم ہوا۔ علاوہ ازیں صبر کی تینوں اقسام جو آپ نے فغانِ رومی میں رقم فرمائی ہیں ان کو اپنانے کا موقع نصیب کیا اور اس نے جو لامتناہی نعمتیں مجھے عطا کر رکھی ہیں۔ ان کی طرف دھیان صحیح طریقہ سے جیل میں ہی آیا اور تہہ دل سے اس کا شکر ادا کرنا نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

حضرت صاحب! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے اندر تبدیلی لانے میں آپ کی تصنیفات سے مدد کی، ایسا لگتا ہے کہ اس نے میری اصلاح کے لیے مجھے جیل نہیں کسی ادارے میں داخل کیا ہو جس میں آپ کا لکھا ہوا کورس پڑھایا جاتا ہو۔ آپ کی تعلیم لینے کے بعد مذہب میرے لیے آسان ہو گیا، زندگی آسان ہوگئی۔ میرے اندر سب سے بڑی برائی نظر بازی تھی۔ گھر میں صالحہ، صابر و شاکر، عقلمند، تعلیم یافتہ، پانچ وقت کی نمازی اور ہمہ وقت خوف خدا کے ساتھ رہنے والی بیوی کی موجودگی میں بھی ایک بہت بڑا نظر باز تھا۔ اور نظر بازی کے تمام تر روحانی، جسمانی اور معاشرتی نقصانات جو آپ نے اپنی کتابوں میں رقم فرمائے ہیں برداشت کرنے کے باوجود بھی اس سے چھٹکارا حاصل کرنے سے قاصر تھا۔ جب میں نے ’’درس مثنوی‘‘ پڑھی جس میں آپ نے اس موذی مرض کے خلاف جہاد کیا ہے تو ایسا لگا کہ وہ کتاب آپ نے میرے لیے ہی لکھی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی تصنیف کے ذریعے اس برائی کے خلاف میرے دل میں نفرت پیدا ہوئی۔

حضرت صاحب! دوسری چیز جس نے بنیادی طور پر میری مدد کی وہ تقویٰ کی جامع اور بے مثال تشریح ہے جو آپ نے اپنی مختلف کتابوں میں فرمائی ہے۔ اس تشریح نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا اور دل و دماغ کو سکون نصیب ہوا۔ گذشتہ گناہوں سے توبہ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنے کے باوجود بھی دل میں منفی خیالات اور شیطانی خوابوں کا آنا میرے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔ لیکن جب میں نے آپ کی کی ہوئی تقویٰ کی تشریح پڑھی جس میں مادّۂ فجور کو تقویٰ کا موقوف علیہ اور اس کے لیے ایک بنیادی شرط بتایا گیا ہے اور مقدارِ تقویٰ کا تعلق مادّۂ فجور اور نافرمانی سے براہ راست بتایا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ فرشتوں کو معصوم ہونے کا اعزاز تو ہے لیکن ان کو متقی ہونا نصیب نہیں ہے اور جس میں بتایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کیوں کر فرشتوں پر فضیلت رکھتے ہیں تو وہی ذہنی کوفت سکون اور لذت میں تبدیل ہوگئی۔ آپ کی تعلیم کے مطابق نفس جتنا مچلتا اور جلتا ہے مجھے اطمینان ملتا ہے۔

حضرت صاحب! آپ نے گناہ چھوڑنے کیلئے جو تین کام بتائے ہیں۔ ان میں سے دو کام تو پوری محنت اور ایمانداری سے کر رہا ہوں۔ یعنی اپنی طرف سے سعی اور ہمت اور اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست۔ آپ کی رقم کی ہوئی دونوں دعائیں اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ ، وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ خشوع کے ساتھ اللہ سے مانگتا ہوں جہاں تک جیل کی چار دیواری کا معاملہ ہے اگرچہ یہاں ایک عام قیدی کے لیے گناہ کے مواقع کم ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی جھوٹ، غیبت، فحش فلمیں دیکھنا اور خود لذتی جیسی برائیاں بہر حال ہر کسی کو میسر ہیں جب میں نے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کیا تو میرے سامنے یہ چاروں برائیاں آئیں جن پر میں گناہ چھوڑنے کی پریکٹس اور اپنی Evaluation کر سکتا تھا کہ کس حد تک میرے اندر گناہ نہ کرنے کا عزم عملی طور پر نظر آ رہا ہے۔ اللہ کے

خصوصی فضل و کرم سے یہ گناہ مجھ سے چھوٹ گئے۔

حضرت صاحب! جہاں تک گناہ چھوڑنے کے لیے تیسرے کام کا تعلق ہے یعنی خاصان خدا سے دُعا کروانا اوران کی صحبت سے فیضاب ہونا، میں گذشتہ دو ماہ سے جب میں نے آپ کی تصانیف پڑھی ہیں ایک ایک دن گن کر گذار رہا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ رہائی کے بعد گھر جانے سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا تا کہ دنیا کے دھارے میں دوبارہ شامل ہونے سے پہلے آپ سے دُعا کراؤں کہ اللہ تعالیٰ زندگی بھر مجھے اپنی طاعات خشوع کے ساتھ نصیب فرمائے اور گناہوں سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرت صاحب! تیسری چیز جس نے میرے لیے مذہب کو آسان بنایا اور زندگی آسان کی ہے وہ آپ کا ایک دیا ہوا نادر نسخہ ہے جس کے مطابق فرائض، سنت موکدہ اور واجب ادا کرتے رہو اور گناہوں سے بچو۔ یہ ہمہ وقت باوضو رہنے اور نوافل ادا کرنے سے بھی بہتر ہے۔ عشاء کی سترہ کی بجائے نو رکعتیں پڑھ لو لیکن اچھے طریقہ سے اور خشوع کے ساتھ پڑھ لو۔ جب جیل میں اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن کو تبدیل کیا تو جو خواہش میرے دل میں ابھری وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طاعات مجھ سے ضائع نہ ہوں، گناہ سرزد نہ ہوں، توبہ اور رجوع کرنے والا بن جاؤں اور اللہ تعالیٰ نے جہاں میری روزی لکھی ہے اس کام کو پوری محنت اور ایمانداری سے انجام دوں اور دنیا کی محفلوں سے الگ ہو کر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور سکون کے ساتھ زندگی گزاروں۔ جب میں نے اس سلسلے میں آپ کی تحریریں پڑھیں تو میرے اندر یہ پیدا ہونے والا ننھا سا پودا تناور درخت بن گیا۔ زندگی گذارنے کا آسان فارمولا ہاتھ آ گیا۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

حضرت صاحب! اگر آپ نظر بازی سے فرار کو تین حصوں میں تقسیم کر کے

قلبی فرار کی شرط عائد نہ کر دیتے تو ہم جیسے گناہگار عینی اور قالبی فرار کو تو کسی نہ کسی طرح اپنا لیتے لیکن اپنے پچھلے گناہوں کے مزے دل میں لیتے رہتے جو کہ ان کے لیے مزید تکلیف پیدا کرتا ہے۔ قلبی فرار کی شرط نے کم از کم میرے لیے بڑی سہولت پیدا کر دی۔ قلب کا تعلق چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے لہٰذا دل میں گناہوں کی چاشنی کو دہرانا اللہ تعالیٰ سے بہت بڑی خیانت ہے جس کا متحمل کیسے ہوا جا سکتا ہے۔ حضرت! ایسی دلفریب تشریحات دینے پر انسانوں کو آپ کا شکر گذار ہونا چاہیے۔

حضرت صاحب! اگرچہ آپ کو ہم جیسے گناہگاروں کی دُعاؤں کی ضرورت تو کم ہی ہے لیکن جس طرح سے آپ کی تعلیمات سے مجھے فائدہ ہوا ہے اور جو احسان آپ نے مجھ پر فرمایا ہے اس کے لیے میرا دل آپ کے لیے دُعا گو ہے۔ نہ جانے کتنے لوگ آپ کے چشمۂ کرم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے تا کہ ہم جیسے گناہ گاروں کو نجات ملتی رہے۔ آمین

حضرت صاحب! میرے اس خط کے دو مقاصد ہیں۔ پہلا مقصد تو آپ کے ان احسانات کا شکریہ ادا کرنا تھا جو آپ نے میرے اور میرے خاندان اور ایک طرح سے آنے والی نسلوں پر کیے ہیں۔ میں آپ کے ان احسانات کا شکریہ خط کے ذریعہ ادا نہیں کرنا چاہتا تھا، بلکہ آپ کی خدمت میں خود حاضر ہو کر کرنا چاہتا تھا لیکن حضرت صاحب! میری اسیری طویل ہوتی جا رہی ہے۔ میرے جرم کی نوعیت کے مقابلہ میں میری اسیری کی اب تک کی مدت اور ضمانت پر رِہا نہ ہونا قانون جاننے والے لوگ اور خود میرے محکمے کے لوگ حیرانگی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ میری ضمانت کے لیے جو بھی کوشش کی جاتی ہے جو کہ بظاہر بڑی موثر معلوم ہوتی ہے عجیب و غریب طریقہ سے ناکام ہو جاتی ہے۔ آج میں نے فیصلہ

کیا کہ میں اپنی عرضی آپ کے سامنے رکھوں اور درخواست کروں کہ آپ میری رہائی کے لیے بھی دُعا کریں یہ میرے خط کا دوسرا اور بڑا مقصد تھا۔ میں نے بقیہ زندگی گذارنے کے لیے خود کو آپ کی نگرانی میں دینے کا فیصلہ تو کیا ہوا ہی تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو شاید یہ منظور ہے کہ میری رہائی بھی آپ ہی کی دُعاؤں سے ہو لہٰذا رہائی سے پہلے ہی میں اپنی عرضی آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

حضرت صاحب! میرے جرم میں حقوق انسانی کی خلاف ورزی نہیں بلکہ سرا سر ایک حکماتی معاملہ ہے، بلکہ جب میں اپنے ماضی کو دیکھتا ہوں تو خوش قسمتی سے اپنے گناہوں میں بھی حقوقِ انسانی کے گناہوں کو نہیں پاتا۔ اور جہاں تک حقوق اللہ کے گناہوں کا تعلق ہے ایک بار پھر آپ کی تعلیمات میرے لیے سہارا ثابت ہوئیں۔ درس مثنوی مولانا روم کے صفحہ نمبر 40-339 پر آپ نے توبہ قبول ہونے کے لیے جو شرائط رقم فرمائی ہیں اللہ کے فضل سے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ پوری ہیں لہٰذا میرے دل کو سکون نصیب ہوا ہے۔ اگر میں اللہ کی توفیق سے پچھلے گناہوں پر توبہ کرتا ہوں اور آئندہ اسی کی توفیق سے گناہوں سے بچنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں تو آپ ہی کے ارشاد کے مطابق خوش قسمتی سے اب میں قابل نفرت نہیں ہوں۔ اور میرا دل جس طرح کے ناطہ سے آپ کے ساتھ منسلک ہے یہ قوی امید رکھتا ہوں کہ آپ میری دونوں جہانوں میں نجات کے لیے ضرور دُعا کریں گے۔

حضرت صاحب! گذشتہ دو ماہ سے میں آپ کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس دُعا کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ اے میرے پروردگار میرے گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں لیکن تیری وسیع و عریض رحمت کے سامنے ایک ذرّہ ہیں۔ ان کو اپنی رحمت میں لپیٹ لے اور مجھے دونوں جہانوں میں نجات عطا فرما۔ تیری لامتناہی شان، عظمت اور قدرت کی نسبت میری لاچارگی، بے بسی، عجز اور ضعف انتہا کی ہے۔ تیری لامتناہی عظمتوں کے سامنے

میں اس مچھر جیسا لاشئی ہوں جو بیل کے سینگ پر بیٹھ کر اڑ گیا اور اس کو معلوم بھی نہ ہوا۔اے اللہ! تو نے جو فیصلہ میرے بارے میں کیا ہے وہ سراپا عدل ہے کیونکہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔لیکن اے اللہ! یہ میری شامتِ اعمال ہے کہ یہ فیصلہ مجھ پر بھاری ہے اور تکلیف دہ ہے اے اللہ تو اپنے فیصلوں کا پابند نہیں ہے تیرے فیصلے تیرے پابند ہیں لہٰذا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اور اپنے نیک بندوں کے صدقے میں اس سوء قضاء کو حسن قضاء میں تبدیل کر دے۔حضرت صاحب آپ کے یہ الفاظ بہت قیمتی ہیں اللہ کے خاص بندے کے بتائے ہوئے ہیں لیکن ایک عامی اور سراپا گناہ کے منہ سے ادا ہو رہے ہیں۔حضرت صاحب! اللہ تعالیٰ نے جیل میں مجھے بڑی نعمتیں عطا فرمائیں جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے علاوہ ازیں آپ سے رابطہ بھی جیل آنے کا مرہون منت لگتا ہے میں ان ساری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں۔لیکن قید بالآخر قید ہے اور میرے لئے بڑی تکلیف دہ ہے۔کل شام کو شدید گھٹن کے دوران یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کا ورد کرتے کرتے اچانک آپ کا خیال آیا۔اور دل میں آیا کہ آپ سے عرض کروں کہ آپ میری رہائی کے لیے دُعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس تکلیف اور گھٹن سے نکالے اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے گناہوں سے نجات نصیب فرمائے، گناہوں کے خلاف مجھے ثابت قدم رکھے اور نماز کے خشوع کے ساتھ قیام میں میری مدد فرمائے۔

جواب: آپ کا خط ملا حرف بہ حرف پڑھا اور بہت خوشی ہوئی جتنا پڑھتا جاتا تھا خوشی بڑھتی جاتی تھی۔آپ نے ہماری تعلیمات کو خوب سمجھا اور خوب قدر کی۔اس سے دل بے انتہا مسرور ہے کہ میری گذارشات کسی کے نفع اور ہدایت کا ذریعہ ہو جائیں، بس اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے قبول فرمالیں تو میری نجات کے لیے یہی کافی ہے۔دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری آہِ دل کو رائیگاں نہ ہونے دے اور قیامت تک

امت کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور قبول فرمائے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض وقت کرم بصورت ستم ہوتا ہے اور بعض وقت ستم بصورت کرم ہوتا ہے اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصیبت جس میں آپ مبتلا ہوئے مصیبت نہیں رحمت ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے قریب ہو گئے۔ البتہ مصیبت کی نعمت کو اللہ تعالیٰ عافیت و راحت و آزادی کی نعمت میں تبدیل فرمادیں۔ دل و جان سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے آپ کو جلد از جلد رہائی نصیب فرمائیں ۔ یہ معلوم ہو کر کہ حقوق العباد میں آپ کا معاملہ صاف ہے اور موجودہ تکلیف حقوق العباد کی وجہ سے نہیں مزید خوشی ہوئی۔ بہر حال میں دُعا کرتا ہوں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ کرتا رہوں گا کہ آپ کو جلد رہائی نصیب ہو۔ آپ کا خط پڑھ کر مجھے بھی آپ سے ملاقات کا شوق پیدا ہو گیا۔ بزرگوں کا تجربہ ہے کہ قصیدہ بردہ کا مندرجہ ذیل شعر ایک ہزار ایک مرتبہ (۱۰۰۱) مرتبہ پڑھنے سے ہر مصیبت دُور ہوتی ہے۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ

مختلف اوقات میں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں تا کہ تعب نہ ہو یا کچھ دوسرے ساتھی ہوں جو پڑھنا چاہیں تو شریک ہو جائیں اور سب مل کر ایک ہزار ایک کی تعداد پوری کر لیں اور آخر میں دُعا کر لیں کہ اللہ جلد مقصد کو پورا کر دے۔

❁❁❁❁❁

۹۸۹ **حال**: الحمد للہ! حضرت والا کے فیض کی برکت سے ذکر میں عجیب حلاوت محسوس ہونے لگی ہے۔ گویا کہ بندہ پیارے رب کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور قلب پر انوارات کی بارش ہو رہی ہے۔ اور زبان پر محبت و مٹھاس سی محسوس ہوتی ہے۔ درود شریف پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بندے کا دل پیارے پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے ہے۔ جو انوارات کی بارش پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہی ہے ان کے چھینٹے بندہ پر بھی پڑ رہے ہیں۔ نیز قرآن شریف کی تلاوت اور نماز پڑھتے وقت یہ دھیان رہتا ہے کہ پیارے ربا سے ملاقات ہو رہی ہے۔ اور نماز میں پیارے ربا کے عرش کے نیچے بندہ کھڑا ہے۔ رکوع وسجدہ کر رہا ہے۔ ساتھ میں دل بھی جھکا ہوا ہے۔ اور خوب تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔

جواب: مبارک حالات ہیں۔ لیکن حالات محمود ہیں مقصود نہیں مقصود اتباع سنت وشریعت اور اجتناب عن المعاصی ہے۔ جس پر صحیح طرح عمل موقوف ہے اصلاح نفس و اصلاح اخلاق سے۔ لہٰذا اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں۔ اگر گناہوں سے بچنے کا اہتمام نہیں تو حالات و کیفیات کچھ معتبر نہیں۔

❁❁❁❁❁

۹۹۰ **حال**: بندہ یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ جب کوئی شخص بندہ کو تعریف سے نوازتا ہے تو بندہ اپنے نفس میں بڑائی محسوس کرتا ہے۔

جواب: اس وقت اپنے عیوب کو یاد کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ستاری نہ ہوتی تو بجائے تعریف کے لوگ برا کہتے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی ستاری کا شکر کریں اور اپنی حقارت کو مستحضر رکھیں۔

۹۹۱ **حال**: اور بعض اوقات جب کسی شخص کو کسی گناہ کا مرتکب دیکھتا ہوں تو اس کو حقیر سمجھنے لگتا ہوں مثلاً جب کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا ہے تو اس کی حقارت دل میں آجاتی ہے۔ برائے کرم اسکا علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: سوچیں کہ ممکن ہے اس کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک قبول ہو گیا ہو اور اس کے لیے مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہو اور میرا کوئی عمل ناپسندیدہ ہو گیا ہو اور مواخذہ ہو جائے۔ لہٰذا مرنے سے پہلے دوسرے کو حقیر اور اپنے کو بہتر سمجھنا حماقت ہے۔

۹۹۲ **حال**: بندہ یہ مشورہ کرنا چاہتا ہے کہ بندہ مختلف علماء کرام کے بیانات میں شرکت کرسکتا ہے۔

جواب: سب اہل اللہ کی عظمت دل میں رکھیں لیکن مصلح ایک ہوتا ہے جیسے جسمانی طبیب ایک کو بنایا جاتا ہے اگرچہ سب اطباء کی عظمت دل میں ہوتی ہے۔ اسی لیے بزرگوں کا ارشاد ہے کہ ایک در کو پکڑو اور مضبوطی سے پکڑو۔

❁❁❁❁❁

۹۹۳ **حال**: شوہر کے کہنے پر عالمہ کا مکمل کورس نہ کرسکی۔ اب حفظ شروع کیا ہے۔

جواب: اس میں بھی شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

۹۹۴ **حال**: میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے سسرال میں شوہر کے چھوٹے بھائی اور ایک ان سے بڑا بھائی گھر میں اکثر رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مجھے پردہ کرنے میں بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ وہ لوگ پریشان نہیں کرتے لیکن ان کے موجود رہنے سے مجھے گھر کے کام میں مشکل پیش آتی ہے۔ میں ایک بڑی چادر لپیٹے رکھتی ہوں اور اسی چادر سے نقاب لگا لیتی ہوں۔

جواب: یہی طریقہ ہے گھر میں شرعی پردہ کا۔ نقاب سے چہرہ بالکل دکھائی نہ دے اور جب گھر میں کوئی نہ ہو تو نامحرم کو گھر میں داخل ہونے سے روک دیں۔ کھانا ایک دسترخوان پر نامحرموں کے ساتھ نہ کھائیں۔

۹۹۵ **حال**: میں نہ کسی سے بات کرتی ہوں نہ کسی بات کا جواب دیتی ہوں۔ اور مجھ سے آواز کا پردہ بھی نہیں ہو رہا کوشش کرتی ہوں کم بولوں۔ گھر میں کوئی بات پوچھنی ہوتی ہے تو آواز نامحرموں تک پہنچتی ہے۔

جواب: بے ضرورت نامحرموں سے بات نہ کریں۔ لیکن کوئی ضروری بات ہو تو آواز ذرا بھاری کر کے جواب دے سکتی ہیں۔ آواز کا ایسا پردہ نہیں ہے کہ نامحرم آواز ہی نہ سننے پائے۔ ضرورت پر آواز بدل کر بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۹۹۶ **حال**: میرے شوہر کو ہر وقت غصہ آتا ہے اور ذرا ذرا سی بات پر ناراض رہتے ہیں بعد میں ان کو اپنی حرکت پر افسوس بھی ہوتا ہے لیکن جب غصہ آتا ہے تو بات کرنا بند کر دیتے ہیں۔

جواب: آپ منالیا کریں خواہ ان کی طرف سے زیادتی ہو بہشتی زیور کے چوتھے حصہ میں میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ روزانہ پڑھا کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۹۹۷ **حال**: ایک ڈیڑھ سال کا عرصہ گذر گیا اپنی اصلاح سے متعلق آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکا نہ مکاتبت کر سکا۔ آپ کی مجالس میں کبھی کبھار شرکت رہی۔

جواب: پابندی سے شرکت کرتے تو ان شاء اللہ اصلاح ہوتی رہتی بغیر مکاتبت کے بھی۔

۹۹۸ **حال**: الحمدللہ! حضرت میں نے ایک باپردہ لڑکی جس نے دو سال عالمہ کا کورس کیا ہوا ہے شادی کر لی۔

جواب: اس کا بہت خیال رکھیں اس کی ایک ہزار خطاؤں کو معاف کریں اس پر غصہ نہ کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ یہ تاکید اس لیے کر دی کیونکہ آپ کے مزاج میں غصہ ہے۔

۹۹۹ **حال**: حضرت میرے خاندان میں میری بیوی واحد شرعی پردہ کرتی ہے لہٰذا خاندان والوں کی باتوں کی وجہ سے خاندان والوں سے ملاقات نہیں کرتا اور نہ ہی اسے لے کر جاتا ہوں بتائیں کیا کروں۔

جواب: لے کر جائیں تو اس شرط کے ساتھ کہ نامحرموں کے سامنے نہیں آئے گی ورنہ آپ خود کبھی کبھار ملاقات کر لیا کریں تاکہ صلہ رحمی کا حق ادا ہو۔

۱۰۰۰ **حال**: حضرت آپ سے ایک خصوصی اجازت طلب کرنی ہے کہ میں زیادہ سے

زیادہ خط وکتابت کرسکوں تا کہ پچھلے اوقات کی کمی پوری ہوجائے۔

جواب: جوعلاج تجویز کیا جائے اس پر پندرہ دن عمل کریں پھر اطلاع حال کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۰۱ **حال**: میں ضلع بنوں ضلع سرحد میں رہتا ہوں عمر تقریباً تیس سال تعلیم گریجویٹ، ایک عرصہ سے حضور کا سلسلہ مواعظ حسنہ زیر مطالعہ رہ رہا ہے۔کئی بار لاہور خانقاہ میں آپ کے مواعظ حسنہ سے کافی کچھ سیکھا ہے اور عمل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہوں چونکہ بنوں اور کراچی کا کافی فاصلہ ہے اس لیے اپنی پیاس حضرت والا کے مواعظ حسنہ سے بجھانے کی کوشش کررہا ہوں جو کہ باقاعدہ طور پر بذریعہ ڈاک موصول ہورہی ہے۔اور باقاعدہ زیر مطالعہ رہتے ہیں۔

حضرت والا آپ سے ملنے کا اتنا اشتیاق ہے جس کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں آپ کی مجلس میں بیٹھوں۔حضرت والا جب کبھی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں یا کبھی کسی مجلس میں یا آپ کا سلسلہ مواعظ پڑھنے کے دوران مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے دل بے حد نرم پڑ جاتا ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے لگتے ہیں لیکن اس کیفیت میں میں نہایت سکون اور خوشی محسوس کرتا ہوں لیکن اس کے بعد میری یہ کیفیت نہیں ہوتی معلوم نہیں کہ میری یہ کیفیت ہمیشہ ایسی کیوں نہیں رہتی میں چاہتا ہوں کہ ہر وقت میرے دل میں رب تعالیٰ کا خوف ہوتا کہ میں کبھی گناہ کی طرف مائل نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ کا مجھ گناہ گار پر بے حد فضل ہے کہ اس فتنہ اور گناہ کے دور میں دل صرف اور صرف اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔حضرت میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھیں اور میں آپ کی رہنمائی میں صراط مستقیم پہ چلوں تا کہ میری بھی بگڑی سنور جائے۔میں اپنی اصلاح چاہتا ہوں۔

جواب: آپ کی محبت سے دل مسرور ہوا اصلاحی مکاتبت کریں اپنے باطنی

امراض ایک ایک کر کے لکھیں اور مجوزہ علاج پر عمل کریں اطلاع حالات اتباع تجویزات طریق اصلاح ہے۔ڈاک کا جوابی لفافہ پتہ لکھا ہوا خط کے ساتھ رکھیں۔ پرچہ مکاتبت اصلاحی کی ہدایت مرسل ہے۔ کیفیات کی پرواہ نہ کریں کبھی عبادت میں دل لگے گا کبھی نہیں لگے گا کبھی اللہ کی محبت معلوم ہوتی ہے کبھی نہیں لہٰذا کیفیات مطلوب نہیں اعمال مطلوب ہیں کیفیت ہو یا نہ ہو اگر عمل جاری ہے، گناہوں سے بچ رہا ہے تو کیفیت نہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں۔ترقی اعمال سے ہوتی ہے کیفیات سے نہیں ۔ گناہ کی طرف دل کا مائل ہونا بھی گناہ نہیں اس میلان پر عمل کرنا یعنی گناہ کا ارتکاب کرنا گناہ ہے۔ دل کا اللہ کی عبادت میں لگنا ضروری نہیں دل لگانا ضروری ہے دل نہ چاہے پھر بھی بہ تکلف عبادت کرو عبادت کا ثواب اور اللہ کا قرب بڑھ جائے گا۔ جملہ مقاصد حسنہ مذکورہ کے لیے دل و جان سے دُعا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۰۲ **حال**: میری بیوی زبان کی بڑی تیز ہیں، وہ اکثر بڑی بڑی باتیں کہہ جاتی ہیں بچوں کو بے جا ضد پر اگر میں تنبیہ کرتا ہوں تو میرے کہنے کے خلاف وہ بچوں کی ضد پوری کرتی ہیں اگر کبھی کچھ کہتا ہوں تو کہتی ہیں کہ دوسری لے آؤ میں بھی علیحدگی لے لوں گی۔ کبھی مجھے بھی غصہ آجاتا ہے اور میں ان کو ڈانٹ دیتا ہوں تو اور ضد کرتی ہیں۔

جواب: عورت آدھی عقل کی ہے اور ٹیڑھی پسلی سے ہے اس کے ٹیڑھے پن سے کام لے لو سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ اس کی سطح پر اتر کر بات کرو جیسے چھوٹے بچے سے اس کی عقل کے مطابق بات کرتے ہیں۔ بیوی کی ایک لاکھ خطاؤں کو معاف کرو پھر گذارا ہوگا اور اللہ کا قرب بھی ایسا ملے گا جو بڑے بڑے تہجد گذاروں کو بھی حاصل نہیں ہوسکتا بہت سے اولیاء اللہ بیوی کی تلخ کلامی

پر صبر کرنے سے مقام صدیقین پر پہنچ گئے۔ خصوصاً جب وہ غصہ میں ہو خواہ غلطی پر ہو اس وقت آپ بھی غصہ نہ کریں بلکہ وہاں سے ہٹ جائیں بات کو رفع دفع کر دیں پھر کسی اور موقع پر جب خوش ہو تو حکمت اور نرمی سے سمجھا دیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۰۳ **حال**: آپ کا درد بھرا بیان سن کر تو دل کی کیفیت بدل گئی اور اپنی غلطی کا احساس اشد ہوا کہ ''احمق، بے غیرت، گدھے'' اگر یہ شیخ بھی دنیا سے چلے گئے تو پھر تُو کہاں جائے گا۔ آپ کی مجلس کے بعد ''اللہ تعالیٰ'' کی توفیق سے فوراً خانقاہ کی مسجد میں گیا اور اللہ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کی اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خوب آنسو بھی جاری ہوئے۔ اس سے پہلے دُعا میں کبھی آنسو نہیں نکلے تھے اور سچے دل سے عہد کیا کہ اب گناہ نہیں کروں گا۔ چاہے جان نکل جائے اللہ تعالیٰ صبر اور استقامت عطا فرمائیں۔

جواب: ماشاء اللہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن مرید کو گناہ چھوڑنے کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے اور اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔

۱۰۰۴ **حال**: دل کی کیفیت ایسی ہے کہ خالی لگتا ہے کہ نہ اس میں خدا ہے اور نہ صنم۔

جواب: جب توبہ کر لی تو پھر اللہ ہی اللہ ہے چاہے دل خالی معلوم ہو۔

۱۰۰۵ **حال**: کیا مرید بیعت سے پہلے کی زندگی کے حالات بھی شیخ کو تفصیل سے بتائیں یا نہیں۔

جواب: نہیں موجودہ حالت بتائیں اگر کسی گناہ میں ابتلا ہے تو اجمالاً بتا کر علاج معلوم کریں۔

۱۰۰۶ **حال**: اگر آپ کی اجازت ہو تو کسی مدرسے میں داخلہ لے لوں یا نہیں؟

جواب: علم دین عظیم نعمت ہے، جس کے پاس موقع ہو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

۱۰۰۷ **حال**: سنت پر عمل کرنے میں بہت سُستی ہو رہی ہے۔ حالانکہ مجھے سنتوں کا علم

بھی ہے لیکن اس کے مناسب وقت پر بھول جاتا ہوں اور عمل نہیں کرتا ہوں۔ گذارش ہے کہ آپ علاج فرمائیں۔

جواب: اتباع سنت سے مراد سنن موکدہ ہیں جو شرط محبوبیت ہے اس کا ترک عدم محبوبیت کو مستلزم ہے۔ باقی سنن عادیہ پر جس قدر عمل ہوگا محبوبیت میں اسی قدر اضافہ ہوگا بشرطیکہ نافرمانی سے اجتناب ہے ورنہ سنن عادیہ کے باوجود گناہوں میں ابتلاء کے ساتھ محبوبیت کا خواب دیکھنا احمقوں کی جنت میں رہنا ہے کیونکہ سب سے بڑی سنت تقویٰ ہے لہٰذا اس سنت خاص کا اہتمام سنن عادیہ پر مواظبت سے کہیں زیادہ مطلوب ہے۔ اور تقویٰ کے اہتمام سے سنن عادیہ کی خود توفیق ہوگی۔

۱۰۰۸ **حال**: احقر کو اپنے پاس سے عُجُب کی بد بو آتی ہے۔ تمام مسلمانوں سے کمتر ہونے کا مراقبہ کرتا رہتا ہوں لیکن کبھی کبھی دل میں اپنی اچھائیوں پر دوسروں کی نسبت نظر ہونے لگتی ہے تو ''مَا اَصَا بَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ '' کا بھی وردو مراقبہ کرتا ہوں۔

جواب: خوبیوں کو اپنا کمال نہ سمجھنا اور اللہ کی عطا سمجھنا اور عطا کے سلب سے لرزاں و ترساں رہنا نیز عدم قبولیت کا خوف علاجِ عُجُب ہے۔ اس کے بعد خوبیاں اپنی نظر میں حقیر اور بارگاہِ حق میں قبولیت کی فریادی ہو جائیں گی۔

۱۰۰۹ **حال**: حال میں ہی الابرار میں شائع شدہ ایک خط میں حسد کی بدترین شکل یعنی اہلِ دین سے حسد معلوم ہوئی۔ اپنے بارے میں بہت فکر ہوگئی کیونکہ حضرت والا کی مجلس میں آتا ہوں جہاں نئے نئے لوگ آتے ہیں جو مجھ سے عمر میں بھی کم ہوتے ہیں لیکن دین میں مجھ سے بہت آگے ہیں تو مجھے بھی خطرہ ہے کہ یہی حسد میرے دل میں بھی چُھپا ہے۔

جواب: اگر حسد چُھپا ہے تو اس کا جو علاج چَھپا ہے اس پر عمل کریں اور پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔

۱۰۱۰ **حال**: بدنظری سے متعلق پہلے جو قصد عدم نظر میں کمزوری کی شکایت بالمشافہ عرض کی تھی الحمدللہ اس میں خاطر خواہ فائدہ ہوا جس میں حضرت والا نے نصیحت فرمائی تھی کہ خود کو مخاطب کر کے کہو کہ ’’بڈھے (کمینے) تیری ڈاڑھی کے بال سفید ہو رہے ہیں شرم نہیں آتی۔‘‘ حضرت اگر ہفتہ میں کبھی اچانک نظر قصد کی کمزوری سے بھی پڑ جاتی ہے تو بہت قلق ہوتا ہے اور چاہتا ہوں کہ اس نظرِ اچانک سے بھی مکمل حفاظت ہو جائے۔

جواب: قصد عدم نظر اگر نہیں ہے تو اچانک نظر کو اچانک نہ سمجھیں اور مندرجہ بالا جملہ کہیں اور غسل خانہ میں جا کر گدی پر ایک چپت رسید کریں۔

انھی طالب اصلاح کا

دوسرا خط

۱۰۱۱ **حال**: گذشتہ خط میں حسد سے متعلق اپنی حالت عرض کی تھی۔ شائع شدہ خط میں دو طرح کی کیفیات و علاج درج ہیں لہٰذا دونوں طرح کے علاج کی کوشش کی۔ جن صاحب سے حسد محسوس ہوتا تھا سلام میں پہل کی کوشش کرتا ہوں اور دُعا کی درخواست بھی کرتا رہتا ہوں۔ ایک نوٹ بک ہدیہ کیا۔ دوستی میں اضافہ کیا۔ گاڑی میں دو دفعہ گھر بھی پہنچا کر آیا، اور کار کا دروازہ کھول کر پہلے ان کو بٹھایا۔

جواب: ان کی نعمت میں اضافہ کے لیے دُعا بھی کریں۔ لوگوں میں یعنی اپنے احباب سے ان کی تعریف کریں۔

۱۰۱۲ **حال**: دوسری کیفیت میں یعنی صحبتِ شیخ میں صرف میری ہی اچھائی ہو اور شیخ دوسرے کی اچھائی نہ کرے اور شیخ کی محبت میں میں سب سے آگے رہوں اس کا صرف شک ہے۔ تجویز کردہ علاج کا مراقبہ بھی جاری ہے، مرض میں الحمدللہ افاقہ لگتا ہے لیکن چاہتا ہوں کہ دوسروں کی ترقی قربِ شیخ پر میں دل میں حقیقی خوشی محسوس کروں۔

جواب: دین میں دوسرے سے آگے بڑھنا اور شیخ کی محبت وقرب میں سب سے آگے رہنے کی تمنا مذموم نہیں، دوسرے کے دینی زوال یا شیخ کے قرب سے اُس کے محروم یا دُور ہونے کی تمنا حرام ہے۔اس کی دینی ترقی کے لیے دُعا کیا کریں۔

۱۰۱۳ **حال**: نظر کی حفاظت میں عطا فرمودہ علاج سے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے قصد عدم نظر کی توفیق ہو رہی ہے اور چپت بھی لگاتا ہوں۔راستہ میں بار بار جملہ کو ذہن نشین بھی کرتا رہتا ہوں۔ پہلے پہل تو یہ خیال تھا کہ اچانک نظر اچانک ہی ہے اور اس سے بچنا محال ہے۔لیکن علاج کی کوشش سے آہستہ آہستہ یقین ہو گیا ہے کہ اس سے بچا بھی جا سکتا ہے اور بچنا ضروری بھی ہے۔شروع چند دن کارکردگی مایوس کن رہی لیکن مزید کوشش کرنے پر نفع ہونا شروع ہوا ہے لیکن بہت سست رفتاری سے۔نظر کو سوچ سمجھ کر اُٹھانے کی مشق کر رہا ہوں۔لیکن ساتھ ہی کبھی یہ خوف بھی دل میں آتا ہے کہ اگر بالکل ہی نہیں دیکھوں گا تو ہر معلومات سے رہ جاؤں گا جیسے راستہ میں سائن بورڈ، دوکانوں کے بورڈ یا بازار کا مجھے بالکل علم نہیں رہے گا حالانکہ انہی جگہوں پر اکثر اچانک نظر بھی پڑتی ہے۔لیکن یہ خیال دیر تک نہیں رہتا اور دل میں آتا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ نظر نہیں اُٹھاؤں گا چاہے جو بھی نقصان ہو جائے۔اس مشق میں مشکل بہت ہو رہی ہے لیکن ساتھ ہی قلب میں ایک طمانینت بھی محسوس ہو رہی ہے۔

جواب: بالکل نہ دیکھنے کو تو نہیں کہا دیکھ بھال کر دیکھنے کو کہا ہے کہ جن مقامات پر عورتیں زیادہ ہوں وہاں لاپروائی سے نظر نہ اٹھائیں۔ جب لاپروائی نہ ہوگی پھر جو نظر اگر پڑے گی تو وہ اچانک ہوگی جو معاف ہے۔راستہ کے سائن بورڈوں پر تو آج کل عورتوں کی تصویریں ہیں اُن کو دیکھنا بالکل حرام ہے۔ایسی معلومات کس کام کی جو دین کو تباہ کر دیں۔سالک کا ذوق تو یہ ہونا چاہیے۔

تُو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اِک خبردار تیرا

۱۰۱۴ **حال**: ایک گناہ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے اندر موجود ہے یعنی ''جھوٹ'' جھوٹ کے بارے میں میرا یہ حال ہے کہ اکثر کاروباری زندگی میں زبان سے جھوٹ نکل جاتا ہے مثال کے طور پر میرا والد مجھے روز پیسے دیتا ہے صندوق میں رکھنے کے لیے جب وہ پوچھتا ہے کہ پیسے کتنے ہو گئے تو میں سو دو سو کم بتا دیتا ہوں بعد میں خیال آتا ہے کہ میں نے جھوٹ بول دیا۔ پھر استغفار پڑھتا ہوں۔

جواب: جس سے جھوٹ بولیں اس سے کہہ دیں کہ میری فلاں بات جھوٹ ہے یا جھوٹ تھی اور جتنی جلدی ہو سکے یہ اقرار کریں۔

۱۰۱۵ **حال**: وہ پیسے میں لے لیتا ہوں۔ جو اکثر مجلس میں آتے ہوئے خرچ کر لیتا ہوں یا پھر دین کے دوسرے کاموں میں لگا دیتا ہوں اکثر کھا بھی جاتا ہوں اور بھی بہت جگہ جھوٹ زبان سے نکل جاتا ہے۔ مگر کسی دوسری جگہ جھوٹ سے پیسہ حاصل نہیں کرتا۔

جواب: یہ خالی جھوٹ نہیں یہ تو خیانت اور چوری ہے۔ والد صاحب سے معاف کرائیں۔ اپنی تنخواہ مقرر کرائیں یا جیب خرچ مقرر کرائیں بس جتنا طے پائے اس سے زیادہ لینا جائز نہیں۔ حقوق العباد جب تک صاحب حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا۔

۱۰۱۶ **حال**: اور دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں تو بہت جھوٹ زبان سے نکل جاتا ہے۔ بعد میں استغفار پڑھ کر آئندہ نہ کرنے کا عزم کر لیتا ہوں۔

جواب: استغفار ضرور کریں لیکن خالی استغفار کافی نہیں عادت کی اصلاح کے لیے مندرجہ بالا مشورہ پر عمل بھی ضروری ہے۔ یعنی جس سے جھوٹ بولیں اس

سے کہہ دیں کہ میری فلاں بات چھوٹ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۱۷ **حال**: انجان خواتین سے اللہ پاک نظر کی حفاظت فرمارہے ہیں۔اصل مسئلہ رشتہ دار اور دوسرے ملنے والوں کا ہے۔زادیوں (کزن) سے تو بالکل پردے کا کوئی معمول نہیں بلکہ ہاتھ ملانے کا بھی معمول ہے۔ (استغفر اللہ) لیکن اب مجھے کسی کے گھر جانے سے ڈر لگنے لگا ہے۔جس سے قطع تعلق کا احتمال ہے۔اگر جایا جائے تو کوئی بھی بات نہ کرے یا سلام کی حد تک اجازت ہے۔نیز تائی، ممانی اور دوسری بڑی عمر کی نامحرم خواتین کے ساتھ کیا معاملہ رکھا جائے۔

جواب: نامحرم سے ہاتھ ملانا اور بھی سخت گناہ ہے اور سخت فتنہ کی بات ہے۔ ہمت کر کے شرعی پردہ کریں۔ہمت نہیں کرو گے تو دین پر عمل نہیں کر سکتے۔اس میں کسی کی پرواہ نہ کرو۔نامحرموں سے پردہ کرنا صلہ رحمی کے خلاف نہیں ہے۔ نامحرم سے تعلق رکھنا، ان سے بے ضرورت بات کرنا، کب جائز ہے۔ہاں ضروری بات ہو تو پردے سے کر سکتے ہیں بہت بوڑھی نامحرم عورت سامنے آسکتی ہے لیکن سر کے بال وہ بھی چھپائے۔

۱۰۱۸ **حال**: کچھ روز پہلے ایک جاننے والے ہمارے گھر آئے ان سے پردہ کا کوئی معمول نہیں لیکن اس دفعہ دل میں ایک ڈر تھا میں اس سارے وقت میں گھر سے باہر ہی رہا اپنے کو بچانے کے لئے لیکن پھر بھی جب واپس آیا وہ باہر نکل رہے تھے اور آمنا سامنا ہو گیا اور ایک دفعہ نظر بھی پڑی اور خواتین کے سلام کا جواب بھی دینا پڑا اور مصافحہ بھی کرنا پڑا۔

جواب: گناہ سے بچنے کو گھر سے باہر رہے تو بہت اچھا کیا لیکن آمنا سامنا ہونے پر سلام کرنا پڑا کیوں کہتے ہو، یوں کہو کہ میری بزدلی بلکہ نامردی بمعنی پست ہمتی سے میں نے اللہ کو ناراض کیا۔ہمت سے کام نہیں لیا۔دین میں ہمت سے کام لو۔

اگر وہ برا سمجھتے ہیں سمجھنے دو قبر میں کوئی ساتھ نہیں جائے گا۔ مخلوق سے نہ ڈرو اللہ کی ناراضگی سے ڈرو۔

۱۰۱۹ **حال**: پھر لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس طرح تو بندہ ساری دنیا کو چھوڑ کر بیٹھ جائے گا۔ اس کا کیا جواب بن پڑے۔

جواب: انبیاء اور اولیاء نے پردہ کیا تو کیا انہوں نے ساری دنیا کو چھوڑ دیا۔ موجودہ دَور میں بھی بے شمار نیک بندے شرعی پردہ کا اہتمام کرتے ہیں کیا ساری دنیا نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ دنیا ان کے پیچھے پیچھے مثل خادمہ کے پھرتی ہے۔ جو اللہ کا ہو جاتا ہے دنیا اس کی غلام ہو جاتی ہے۔

۱۰۲۰ **حال**: ریاکاری کا بہت ڈر رہتا ہے ہر عمل میں یہی خیال دل میں رہتا ہے کہ دکھلاوا کر رہا ہے حالانکہ کوئی ایسی نفلی عبادت بھی نہیں کرتا۔

جواب: دکھلاوے کے ڈر سے نیک عمل چھوڑ دینا بھی دکھلاوا ہے۔ دکھاوا ارادے سے ہوتا ہے، وسوسہ اور خیال سے نہیں۔ ہر عمل میں اللہ کی رضا کا ارادہ کریں۔ جب ارادہ رضائے الٰہی کا ہے تو مخلوق دیکھ رہی ہے یا نہیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ریا دیکھنے کا نہیں مخلوق کو دکھانے کا نام ہے اور مخلوق کے ڈر سے کبھی نیک عمل نہ چھوڑے۔ مخلوق کے خوف سے عمل کو ترک کرنا بھی ریاء ہے۔

۱۰۲۱ **حال**: ایمانی بیٹری کو ری چارج کرتے رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ میرا چارج بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔

جواب: اپنے شیخ کی خدمت میں حاضری اور ذکر اللہ کا اہتمام اور گناہوں سے اجتناب۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۲۲ **حال**: حضرت جی! ہم آپ کو اپنے اللہ پاک کا واسطہ دے کر یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے مولائے کریم کی خاطر اس راستے میں لائیے اور ہمیں وہ تمام اذکار بتائیں جو اس راہِ سلوک کے مراتب طے کرنے میں دیئے جاتے ہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ العزیز ہم وہ سب کچھ کریں گے۔ ہم اپنے بے تاب دل کو سکون بخشنے کے لیے ہر مشکل کام کرنے کے لیے مستعد ہیں۔ ہم نے اپنے مولائے کریم سے آپ کی زندگی کا سوال کیا ہے اور ہمیں اس کی مہلت بھی ملی ہے، اب آپ بھی اس گذارش کو رد نہ کیجئے۔ ہمیں پہنچا دیجئے اپنے مولا تک۔ ہماری کشتی کو بھی پار کرا دیجئے۔ میرا کریم مالک آپ کو اجر عظیم سے نوازینگے۔

جواب: سلوک و تصوف کا حاصل یہ ہے کہ اخلاقِ رذیلہ جاتے رہیں، اخلاقِ حمیدہ پیدا ہو جائیں، غفلت من اللہ جاتی رہے، توجہ الی اللہ پیدا ہو جائے۔ جو اذکار بتائے گئے ہیں وہ کافی ہیں اس زمانے میں سلطان الاذکار سب سے بڑا ذکر، اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے خصوصاً بدنگاہی سے۔ اسی کے لیے اصلاحی مکاتبت کی جاتی ہے اللہ کی دوستی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ اللہ کے راستہ میں کامیابی ہی کامیابی ہے ناکامی نہیں ہے۔ دنیا میں جس نے اللہ کو چاہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور ملے ہیں۔ ایک مثال بھی ایسی نہیں کہ کسی نے اللہ کو چاہا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو نہ ملے ہوں۔ مطمئن رہیں۔

۱۰۲۳ **حال**: اگر بندہ مال اللہ کی راہ میں نکالتا ہے تو دل میں خیالات آتے ہیں کہ بڑا اچھا کام کیا۔

جواب: یہ سوچا کریں کہ جو مال خرچ کیا ہے یہ جب اچھا ہوگا کہ اللہ کے یہاں قبول ہو جائے، جس کی ابھی خبر نہیں اس لیے ڈرتے رہو اور قبولیت کی دُعا کرتے رہو اور یہ بھی سوچیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی جو توفیق ہوئی یہ بھی اللہ کی عطا ہے میرا کمال نہیں۔ نیک عمل کرتے رہو اور ڈرتے رہو، نہ اتنا کرو کہ ڈرنا چھوڑ دو،

اور نہ اتنا ڈرو کہ کرنا چھوڑ دو۔

۱۰۲۴ **حال**: دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کی عادت ہے۔اگر ایک آدمی کتنا بھی اچھا ہو لیکن اس کے عیوب تلاش کرتا ہوں۔

جواب: اس کا سبب تکبر ہے لہٰذا اپنے عیبوں کو یاد کرلیا کریں تو اپنی حقارت سامنے آئے گی دوسروں کے عیب کو زکام اور اپنے عیب کو کوڑھ سمجھو اور سوچو کہ دوسروں کے عیوب تلاش کرنا بہت کمینی حرکت ہے مکھی کی سی عادت ہے جو زخم کو تلاش کرتی ہے تندرست جسم کو نہیں دیکھتی۔جب تک مکمل علاج نہ ہو حالت کی اطلاع کریں اور اس کے مکمل ازالہ تک چین سے نہ بیٹھیں۔صبح و شام یہ جملہ کہیں کہ میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔جس کی اپنے عیبوں پر نظر نہیں ہوتی وہی دوسرے کے عیب تلاش کرتا ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

۱۰۲۵ **حال**: زبان بہت چلتی ہے حضرت والا سے درخواست ہے کہ ان امراض کا علاج فرمائیں۔

جواب: جو بات زبان سے نکلتی ہے فرشتے اس کو نوٹ کر لیتے ہیں اور قیامت کے دن نامناسب باتوں پر مواخذہ ہوگا لہٰذا بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں۔ گناہ کی بات ہرگز نہ کریں جائز بات بھی زیادہ نہ کریں دین کی بات ہو تو خوب کریں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۲۶ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض اور توجہ خاص کی برکت سے ذکر میں ایسی مٹھاس ولذت عطا ہو رہی ہے کہ اس کی مستی سے بندہ جھوم جاتا ہے اور حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض کی برکت سے روزانہ دن میں کئی مرتبہ ایسا

محسوس ہوتا ہے کہ بندہ کا دل حضرت والا دامت برکاتہم کے دل کے ساتھ لگا ہوا ہے اور روحانیت وفیض بندے کے دل سے دل میں منتقل ہو رہا ہے۔

جواب: حالات مذکورہ محمود ہیں مطلوب نہیں، مطلوب صرف اتباع سنت ہے۔ اتباع سنت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

۱۰۲۷ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض کی برکت سے بندہ کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے یا صرف دل میں اس کا خیال ہی آیا ہوتا ہے کہ وہ چیز کہیں نہ کہیں سے فوراً ہدیہ میں آجاتی ہے کبھی بھی پریشانی نہیں ہوتی۔

جواب: اس کو اللہ کا احسان سمجھیں اپنا کمال نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جانوروں اور کافروں کو بھی پال رہے ہیں اور ان کی تمام ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔ خیال آتے ہی ضروریات کا پورا ہو جانا معیار فضیلت نہیں۔ معیار فضیلت تقویٰ ہے جو قبولیت پر موقوف ہے جس کا حتمی علم مرنے کے بعد ہوگا اس لیے ڈرتا رہے نازاں نہ ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۲۸ **حال**: حضرت آپ نے لکھا تھا کہ آٹھ نفل بھی ہر قضا کے ساتھ پڑھ لیا کریں تو اس پر عمل کرنا ذرا مشکل ہے بایں طور کہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا مثلاً مغرب کے بعد فوراً تکرار ومطالعہ اور عشاء کے بعد بھی۔ اور ظہر کے بعد بھی گھنٹہ ہوتا ہے۔

جواب: اگر نفل نہ پڑھ سکو تو جس دن نماز قضا ہو ناشتہ نہ کرو، قضا نماز ادا کرو۔

۱۰۲۹ **حال**: حضرت دامت برکاتہم میں اپنی نظر کی حفاظت کی اگرچہ بہت کوشش کرتا ہوں لیکن جہاں بھی راستہ چلتا ہوں تو نظر نامحرم عورتوں اور امرد لڑکوں پر پڑتی ہے اور اگرچہ دوبارہ میں جلدی سے نظر کو ہٹاتا ہوں لیکن پھر بھی نظر تو پڑتی ہے۔ اس کا بھی علاج تجویز فرمائیں اور مجھے مشکلات سے نجات دلا دیجئے۔

جواب: ایسے مقامات پر جہاں عورتوں یا لڑکوں کا ہجوم ہو حتی الامکان نظر سڑک کی طرف کیے ہوئے چلیں تا کہ راستہ میں ٹھوکر نہ لگے۔ دائیں بائیں نہ دیکھیں کیونکہ بے پردگی کا ماحول ہے اگر احتیاط نہ کی تو نظر پڑ جائے گی اور نفس مزے اڑا لے گا اور سمجھے گا کہ پہلی نظر ہے حالانکہ ایسے مواقع پر احتیاط نہ کرنا یہ نفس کا فریب ہے اور ایسے موقعوں پر پہلی نظر پہلی نظر نہیں ہے بلکہ نفس نے دھوکہ دے کر دیکھا ہے اس لیے نفس پر جرمانہ کریں۔ ہر بدنظری پر تین روپے صدقہ کریں۔

۱۰۳۰ **حال**: ایک بہت خطرناک مرض یہ ہے کہ حضرت میری کلاس میں میرے سامنے بے ریش لڑکے بیٹھتے ہیں جن کو دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے یعنی مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔

جواب: ان کو کیوں دیکھتے ہو ایک نظر بھی نہ دیکھو، گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھو اپنی جگہ بدل دو، ان سے دُور بیٹھو۔ مجاہدہ کرو اسی مجاہدہ پر تو حلاوت ایمانی کا وعدہ ہے۔

۱۰۳۱ **حال**: اور دل میں غلط قسم کے خیالات آتے ہیں۔

جواب: یہ نظر کی حفاظت نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ نظر کی سختی سے حفاظت کریں تو خیالات آنا بھی کم ہو جائیں گے پرانے گناہوں کے خیالات آئیں تو ان میں مشغول نہ ہوں۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۱۰۳۲ **حال**: میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ میں نہ دیکھوں لیکن بالآخر نظر پڑ ہی جاتی ہے تو اس کا بھی مجھے علاج تجویز کریں۔

جواب: یہ کوشش نہیں ہے محض جذبہ ہے ؎

جذبات ہی پہ اپنے نہ مجذوب شاد رہ
جذبات ہیچ ہیں جو مرتب عمل نہ ہو

کوشش یہ رہے کہ گھر یا دارالاقامہ سے نکلنے سے پہلے یہ نیت کرو کہ کسی امرد کو نہیں

دیکھنا، چاہے جان نکل جائے۔ ہو سکے تو دو نفل پڑھ کر دُعا کرلو۔ عدم قصد نظر کافی نہیں قصدِ عدم نظر کرو۔ یعنی دیکھنے کا قصد نہ ہونا کافی نہیں، نہ دیکھنے کا قصد کرو یعنی پکا ارادہ کرو کہ ہرگز ہرگز نہیں دیکھنا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۳۳ **حال**: میرے ساتھ ایک مسئلہ ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ہفتے یا دس دن یا دو ہفتے بعد میری عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے جب تک اپنی شہوت کو زائل نہ کرلوں سکون نہیں ملتا ہے جو کچھ بھی آپ کی مجالس میں سنتا ہوں سب کچھ ذہن سے نکل جاتا ہے کوئی اگر وعظ و نصیحت کرے تو وہ بھی اثر نہیں کرتی۔ گناہ کے بعد توبہ کرلیتا ہوں لیکن پھر بعد میں یہی کیفیت ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔

جواب: جس وقت گناہ کا تقاضا ہو وہی وقت تو مقابلہ کا وقت ہے گناہ کر کے سکون سے رہنے سے بہتر ہے کہ گناہ کے تقاضے سے تڑپتے رہو لیکن گناہ نہ کرو اس تڑپنے سے ہی اللہ ملتا ہے ٹھان لو کہ چاہے جان نکل جائے لیکن گناہ نہیں کروں گا۔ گناہ سے بچنے کا علاج سوائے ہمت کے کچھ اور نہیں۔ گناہ کرنا کھاری پانی پینا ہے جس سے پیاس اور بڑھتی ہے تقاضائے گناہ کا علاج گناہ کرنا نہیں ہے بلکہ گناہ کو ترک کرنا ہے جو تقاضے کو دبانے سے نصیب ہوتا ہے۔ گناہ کرتے رہو گے تو تقاضے اور بڑھتے رہیں گے۔ جس طرح کھاری پانی سے پیاس اور بڑھتی ہے اسی طرح گناہ کرنے سے گناہ کے تقاضے اور تیز ہو جائیں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۳۴ **حال**: ایک ماہ میں چار دفعہ غلطی ہوئی اور ہاتھ سے غسل فرض کیا۔ علاج سے پہلے کی نسبت کمی تو آئی ہے لیکن مرض پوری طرح نہیں جاتا۔

جواب: ایسا عزم کرو کہ کوئی قتل کرنے آجائے تو کس ہمت سے جان بچاؤ گے اسی طرح گناہ کے تقاضے کے وقت مقابلہ کرو۔ بجز ہمت کے گناہ سے بچنے کا کوئی

طریقہ نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۳۵ **حال**: بعض طلباء جو حسین ہیں جنہوں نے دل کو اپنی طرف مائل کرلیا جس کی وجہ سے بندہ بہت خراب ہو گیا اور خانقاہ میں آنے کو دل نہیں چاہتا لہٰذا مہربانی فرما کر علاج فرمائیں کیونکہ بندہ نادم ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معاملہ امردوں سے انتہا تک پہنچ گیا ہے سمجھ گئے ہوں گے۔ لہٰذا کچھ اکسیر علاج فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب: جب غیر اللہ دل میں پھنس گیا تو خانقاہ میں آنے کو کیسے چاہے گا۔ ان لڑکوں سے بالکل قطع تعلق کرلیں بلکہ لڑائی کرلیں تاکہ آئندہ دل لگنے کی امید نہ رہے۔ ندامت یہ نہیں ہے کہ گناہ کرتے رہو، زبان سے توبہ کرنا اور دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم نہ کرنا ندامت نہیں ہے۔ جب تک امردوں سے قطع تعلق نہ کروگے بلکہ ان کو بُرا بھلا کہہ کر لڑائی نہ کروگے اس بلاء سے نجات نہیں ملے گی۔ پرچہ علاج عشق مجازی روزانہ پڑھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۳۶ **حال**: کچھ مدت جذبات میں سب لوگوں سے محبت، ہمدردی ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا دل میں داعیہ ہوتا ہے اپنی طبیعت میں بہت اچھا تاثر رہتا ہے ہر وقت خوشی محسوس ہوتی ہے لیکن پھر کچھ دن یہ کیفیت نہیں رہتی اور وہی جذبات اب نفرت کے، ان کے ساتھ بدلہ لینے کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

جواب: کیفیات بدلنے سے کچھ نقصان نہیں، اگر بری کیفیت ہے اس پر عمل نہ کریں جب تک عمل نہیں کریں گے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۱۰۳۷ **حال**: طبیعت میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے اس حال میں عبادت میں یہ خیال رہتا ہے کہ تمام اعمال غلط ہو رہے ہیں۔ معرفت الٰہی،

تعلق مع اللہ معلوم ہوتا ہے اس جانب ایک قدم بھی نہیں بڑھے۔ حضرت والا آپ سے میں نے اپنے دل کا حال لکھ دیا ہے آپ میری راہنمائی فرمائیں اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کریں کہ سب حال درست ہو جائے اور اللہ تعالیٰ راہ مستقیم پر چلائیں اور خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائیں اور اپنی رضا عطا فرمائیں۔

جواب: کیفیات مطلوب نہیں اعمال مطلوب ہیں کیفیات سے پریشان نہ ہوں، ٹوٹے پھوٹے جو اعمال ہو رہے ہیں اس پر شکر کریں، ان کو غلط اور حقیر نہ سمجھیں۔ احساسِ کم مائیگی مبارک ہے۔ لیکن مایوس ہونا سخت نادانی ہے۔ شیطان مایوس کرتا ہے۔ ہرگز مایوس نہ ہوں۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۱۰۳۸ **حال**: دل کی حفاظت کیا ہے؟ تھوڑی سی وضاحت فرما دیں کہ کن چیزوں سے حفاظت ضروری ہے۔

جواب: پرانے گناہوں کو یاد کرنا یا کسی حسین شکل کا خیال کرنا یا گناہ کی اسکیم بنانا وغیرہ یعنی غیر اللہ سے دل کو بچانا دل کی حفاظت ہے۔

نہ کوئی غیر آجائے نہ کوئی راہ پا جائے
حریم دل کا احمدؔ اپنے ہر دَم پاسباں رہنا

۱۰۳۹ **حال**: بندہ کو وظائف پڑھنے کا بہت شوق ہے بندہ کے لیے کچھ وظائف تجویز فرما دیں تاکہ عمل کرنا آسان ہو جائے۔ اور اللہ رب العزت کی محبت شدیدہ پیدا ہو جائے۔

جواب: لاالٰہ الا اللہ ۱۰۰ بار، اللہ اللہ ۱۰۰ بار، استغفار ۱۰۰، درود شریف ۱۰۰ بار، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔ تلاوت کلام پاک ایک یا آدھا پارہ۔

۱۰۴۰ **حال**: اور ایسا وظیفہ بتا دیجئے کہ جس کو ہر وقت پڑھتا رہوں۔

جواب: ہر وقت پڑھنے کو اب اس زمانے میں وظائف نہیں بتائے جاتے۔

سب سے بڑا وظیفہ گناہوں سے بچنا ہے، خصوصاً نگاہوں کی حفاظت۔ اس میں جان کی بازی لگا دیں۔ ذکر میں تو مزہ آتا ہے لیکن گناہ سے بچنے میں دل کا خون ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ذکر عملی ذکر لسانی سے زیادہ مشکل اور زیادہ مفید ہے اور ولی اللہ بنانے والا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۴۱ **حال**: نماز اور ذکر و اذکار کے اندر وہ یکسوئی ابھی تک نہیں آئی دنیاوی خیالات اور تفکرات نماز کے اندر اتنی تیزی سے آتے ہیں اور نفس و شیطان کے وساوس کہ تیری اس نماز کا کیا فائدہ ہے اسی طرح کے خیالات میں نماز ختم ہوتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جو کوشش مجھ سے ہوتی ہے کر رہا ہوں مگر دل ٹوٹنے لگتا ہے جب نماز کے اندر یہ تفکرات دیکھتا ہوں۔ یہ تو حضرت کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ اب تک نفس اور شیطان کے جال میں پھنس چکا ہوتا۔

جواب: شکر کریں بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور میں کھڑا ہونے کی توفیق دی۔ بندہ مولیٰ کے دربار میں آجائے کیا یہ کم نعمت ہے۔ دل میں خیالات آنے سے پریشان نہ ہوں بار بار دل کو اللہ کے سامنے حاضر کرتے رہیں خشوع کے لیے اتنا کافی ہے مومن ہی کے دل میں وساوس آتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نماز میں کوئی خیال نہ آئے وہ یہودیوں کی نماز ہے۔ شکر کریں اللہ نے آپ کو ایمان عطا فرمایا اور ایمان والوں کی نماز عطا فرمائی۔ یکسوئی مطلوب نہیں عبادت مطلوب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۴۲ **حال**: بندہ الحمدللہ معمولات صبح و شام کے اذکار پورے کرتا ہے فی الحال بندہ کو وظیفہ زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتلا دیں اور اس کے لیے دُعا بھی فرمائیں۔

جواب: زیارت سے زیادہ اہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل اور اللہ کی

ناراضگی سے بچنا ہے جو موقوف ہے اصلاح پر اس لیے کسی مصلح سے تعلق کریں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنہوں نے بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کی ان کو کیا مل گیا لہٰذا زیارت سے زیادہ اتباع کی فکر کریں۔

❁❁❁❁❁

۱۰۴۳ **حال**: نماز میں اکثر دھیان نہیں رہتا پھر کوشش کر کے دھیان اللہ کی طرف کرتا ہوں۔

جواب: یہی مطلوب ہے۔ حضوری مطلوب نہیں احضار یعنی دل کو حاضر کرنا مطلوب ہے۔

۱۰۴۴ **حال**: مگر حدیث میں آتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے اور مجھے تو بعض دفعہ نیند بھی آرہی ہوتی ہے۔ بہت افسوس ہوا ہے کہ میری نماز حدیث والی نہیں ہے۔

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّي جس کا حاصل یہ ہے کہ میری جیسی نماز تم کہاں پڑھ سکتے ہو بس اس کی نقل کر لو یہی قبولیت کے لیے کافی ہے۔

۱۰۴۵ **حال**: مجھ سے غیبت، جھوٹ وغیرہ چھوٹ گئے تھے مگر ابھی پھر کچھ دنوں سے دیکھ رہا ہوں کہ مجھ سے غیبت ہو رہی ہے۔ آفس والے محض ظلماً مجھے نکال رہے ہیں جس کی وجہ سے پریشان ہوں اور اپنی کرسی کو بچانے کے لیے سب کچھ کرنا پڑا مگر اب افسوس ہو رہا ہے کہ پریشانی آئی تو ایمان کو سلامت رکھنا چاہیے تھا۔

جواب: ”سب کچھ کرنا پڑا“ سے کیا مراد ہے؟ دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے یعنی دل کا غم دور کرنے کے لیے اپنے کسی ہمدرد سے ظالم کے ظلم کا تذکرہ کر دینا غیبت نہیں ہے اسی طرح حاکم کے سامنے ظالم کی شکایت رفع ظلم کے لیے غیبت

نہیں ہے۔

۱۰۴۶ **حال**: بعض دفعہ غلطی سے بدنظری ہوتی ہے مگر فوراً نظر ہٹا لیتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ ایک سانس غلطی سے بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کروں۔

جواب: اچانک نظر پڑ جانا اور ایک لمحہ کو بھی نہ ٹھہرانا یہ بدنظری نہیں ہے پہلی نظر جو غیر اختیاری ہو معاف ہے۔ لیکن جان بوجھ کر نظر ڈالنا خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو بدنظری ہے۔ ایسی پہلی نظر بھی پہلی نظر نہیں۔ اس کا نفس پر جرمانہ کریں جو بتایا گیا ہے۔

۱۰۴۷ **حال**: دل میں پرانے گناہوں کے خیالات آتے رہتے ہیں فوراً دھتکار دیتا ہوں کہیں جا رہا ہوں یا کہیں سے آ رہا ہوں تو تقاضائے معصیت دل میں رہتا ہے لیکن جب خانقاہ آتا ہوں رات کو تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ نفس بکری بن جاتا ہے اور میں خود چاہے کتنا ڈانٹ لوں ظالم مانتا ہی نہیں۔

جواب: دل میں گناہ کے خیالات آنا یا گناہ کا تقاضا ہونا گناہ نہیں ہے تقاضے پر عمل کرنا یا گناہ کے خیالات لانا گناہ ہے جب خیالات آئیں ان کو نکالنے یا بھگانے اور دھتکارنے کی کوشش نہ کریں نہ ان میں مشغول ہوں بلکہ کسی مباح کام یا مباح گفتگو میں لگ جائیں یا موت یا جہنم کا ہلکا سا مراقبہ کریں۔ نفس ایک وقت میں دو طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔

۱۰۴۸ **حال**: دل میں اکثر خیال رہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں ہوں یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھیں۔ اللہ بندہ کے گمان کے ساتھ ہے اور دُعا کریں کہ اللہ اپنا مقبول بندہ بنالے۔

۱۰۴۹ **حال**: حضرت والا کے فیض کی بدولت خود بخود سنت پر چلنے کی توفیق ہو رہی ہے۔ تقریباً دس دن کے بعد اپنی زندگی میں ایک سنت پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہوں

حضرت والا کی کتاب دیکھ کر۔

جواب: ماشاءاللہ بہت دل خوش ہوا۔

۱۰۵۰ **حال**: جب سے رات کی مجلس ختم ہوئی ہے تو میں آتا تو ہوں ساڑھے دس بجے لیکن ایسا لگتا ہے کہ فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ حضرت کے حکم کے مطابق فجر کی جماعت کے واسطے جلد سونے کے لیے گھر چلا جاتا ہوں۔

جواب: فائدہ ہو رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تجارت میں نفع کم ہو جائے تو نفع کی نفی نہیں کمی کہلاتی ہے لیکن بعض اوقات بڑے نقصان سے بچنے کے لیے نفع کی کمی کو برداشت کیا جاتا ہے۔ جماعت چھوٹنے کے بڑے خسارے سے بچنا ضروری ہے ورنہ تمام فوائد صفر ہو جائیں گے۔

۱۰۵۱ **حال**: کبھی تو دل میں ایمان اور حضرت والا کی محبت بہت شدید معلوم ہوتی ہے اور کبھی کچھ خاص نہیں۔

جواب: عقلی محبت کافی ہے، دل کی کیفیت بدلتی رہتی ہے۔ جب عقلی محبت کی مشق ہو جائے گی تو طبعی محبت میں پختگی آجائے گی۔

۱۰۵۲ **حال**: مجھے سگریٹ پینے کی عادت پڑی ہے خود اپنے آپ سے شرمندہ ہوتا ہوں لیکن اگر سگریٹ نہ پیوں تو قبض ہو جاتا ہے۔ گیس کی بھی شکایت ہوتی ہے اب اس حال میں کیا فوراً چھوڑ دوں یا نہیں۔

جواب: عادت ہمت سے چھوٹتی ہے اچانک چھوڑ دو کتنا ہی تقاضا ہو نہ پیو شروع میں قبض ہوگا ہفتہ دس دن کے بعد جاتا رہے گا۔ ہمت کر کے اچانک چھوڑ دیں۔ تھوڑا تھوڑا کر کے چھوڑنا چاہیں گے تو نہیں چھوٹے گی مثلاً دس سے اگر پانچ کر دیں گے تو کچھ دن بعد پھر دس پر آجائیں گے۔

۱۰۵۳ **حال**: حضرت میں جب بھی اپنے مرض کے بارے میں تحریر کرتا ہوں، جواب آنے سے پہلے ہی اس گناہ/معصیت سے خود بچنا شروع ہو جاتا ہوں۔

جواب: یہ سلسلہ کی برکت ہے اور بہت اچھی علامت ہے۔

۱۰۵۴ **حال**: اکثر یہ خیال رہتا ہے کہ میں تقویٰ کے لحاظ سے اپنے پیر بھائیوں میں سب سے پیچھے ہوں میری تو صحبت صرف تین مہینے پر مشتمل ہے اور یہ لوگ تو سالوں سے حضرت کے فیض سے مستفید ہو رہے ہیں کاش کہ کوئی ایسا طریقہ، فضل ہو جائے کہ میں اللہ تعالیٰ تک کم عرصہ میں ہی پہنچ جاؤں کم وقت میں ہی جذب ہو جاؤں، مقرب ہو جاؤں اپنے اللہ کا۔

جواب: کام میں لگے رہو ثمرہ کی فکر نہ کرو اور جلدی بھی نہ کرو۔ دھیمی رفتار سے بندہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ بچہ کے بلوغ میں جس طرح وقت لگتا ہے اسی طرح روحانی بلوغ میں بھی۔ بس بندہ کام میں لگا رہے یہی کامیابی کی ضمانت ہے اللہ کی راہ میں ناکامی نہیں ہے۔

۱۰۵۵ **حال**: حضرت والا! بندہ متوسطہ کا طالب علم تھا جب آپ مدرسہ میں تشریف فرما ہوئے بس آپ کو دیکھتے ہی عشق الٰہی کی ایک آگ لگ گئی۔ حضرت والا، بندہ کی کیفیت کچھ اس طرح ہو گئی تھی کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب رہتا چاہے بازار ہی میں کیوں نہ ہوں اور نماز میں اس طرح محسوس ہوتا جیسے عرش الٰہی کے پاس کھڑا ہوں اور سجدے کی کیفیت اس سے بھی دوبالا ہوتی۔

حضرت والا، ہر وقت ذکر اللہ زبان سے جاری رہتا ہے اور قرآن مجید پڑھتے ہوئے ایسے محسوس ہوتا ہے گویا کہ واقعی اللہ تعالیٰ سے کلام کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ حضرت والا یہ کیفیات کچھ عرصہ رہیں پھر پتہ نہیں کہ بندہ سے کیا خطا ہوئی کہ یہ کیفیات آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گئیں بلکہ ایک مرتبہ خواب میں واضح محسوس ہوا کہ ہیلی کاپٹر پر اپنی منزل جو بالکل قریب ہے جا رہا ہوں لیکن پھر آہستہ آہستہ جھٹکے لگنے لگے۔ اس کے بعد اس کو مکمل طور پر آگ نے تباہ کر دیا اور وہ

زمین بوس ہوگیا۔بس اس دن کے بعد سے بندہ گناہوں میں ملوث ہونے لگ گیا۔ یہاں تک نوبت آگئی کہ بندہ ایک لڑکے کا عاشق ہوگیا بس حضرت کئی دن اس بیماری میں ملوث رہا۔ یہ خط دل کے آنسوؤں سے لکھ رہا ہوں۔خدا کے لیے بندہ کے واسطہ خصوصی دُعا کر کے پھر سے تعلق مع اللہ نصیب فرما دیجئے گا۔اس دن کی زندگی کو پھر سے ترس رہا ہوں۔اس وقت بندہ ہی دنیا میں سب سے بڑا گناہ گار ہے۔اور آپ اس وقت دنیا میں بڑے اللہ والے ہیں۔اپنی نظر توجہ فرما دیں تو میرا کام بن جائے گا۔مجھ سے نفرت نہ فرماویں بندہ بہت بڑا گناہ گار ہے۔

جواب: اگر آپ کا باقاعدہ اصلاحی تعلق ہوتا تو ان کیفیات کے ختم ہونے سے کبھی مایوس نہ ہوتے اور گناہ میں ملوث نہ ہوتے کیونکہ کیفیات محمود ہیں مطلوب نہیں، مطلوب اعمال ہیں۔ترقی وتنزل کیفیات سے نہیں اعمال سے ہوتا ہے۔ کیفیات ختم ہوجائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اعمال میں زوال ہونے لگے تب تشویش کی بات ہے جیسا کہ آپ نے لڑکے کے عشق میں ابتلا کو لکھا ہے بس یہ بات تشویش کی ہے اس کے ازالہ کی فکر کریں لیکن مایوس نہ ہوں ہر روحانی مرض کا علاج ہے ہمت سے کام لیں اللہ کے راستہ میں ناکامی نہیں ہے ٹھوکر کھا کے بعض دفعہ جب بندہ ندامت سے آہ کرتا ہے تو ایک آہ میں اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔پرچہ علاج عشق مجازی روزانہ ایک بار پڑھیں ہدایات پر عمل کریں پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں ان شاء اللہ تعالیٰ مکمل شفا ہوگی۔اس لڑکے سے جھگڑا کر کے اتنا دُور ہو جائیں جیسے مشرق ومغرب۔

۱۰۵۶ **حال**: حضرت والا آپ کی زیارت کا بہت شوق ہے لیکن والدہ کی بیماری اور اسباب نہ ہونے کی وجہ سے اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہوں۔

جواب: جب حالات سازگار ہوں خانقاہ میں چلہ لگائیں۔

۱۰۵۷ **حال**: الحمدللہ! آپ کی تعلیمات کے مطابق غیر محارم سے نظر بچانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن خاندان کی کچھ غیر محارم سے باوجود کوشش کے نظر نہیں بچا پاتا۔

جواب: خاندان کی غیر محرم سے صرف نظر بچانا کافی نہیں شرعی پردہ ضروری ہے۔ خاندان کی نامحرم عورتوں سے بچنا اصل تقویٰ ہے، سڑکوں پر پھرنے والیوں سے بچنا تو آسان ہے۔

۱۰۵۸ **حال**: اور وہ بھی بغیر کسی جھجھک کے سامنے آجاتی ہیں جس کی وجہ سے نفس تیز ہوتا جارہا ہے۔

جواب: اُن سے صاف کہہ دیں کہ ہمارے سامنے نہ آئیں نہ بے ضرورت بات چیت کریں۔ دین میں جو ڈھیلا ہوتا ہے وہ مٹی کا ڈھیلا ہوتا ہے۔

۱۰۵۹ **حال**: نیز طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے، حتیٰ کہ محارم پر بھی نظر پڑ جائے تو غلط خیالات آنے لگتے ہیں۔

جواب: ان سے بھی اسی طرح احتیاط کریں جیسے نامحرم سے کرتے ہیں نہ ان کو دیکھیں نہ ان سے بے ضرورت بات کریں نہ تنہائی میں ساتھ رہیں۔

۱۰۶۰ **حال**: ہمارے محلے میں بعض دُکاندار حضرات گانا تیز آواز سے چلاتے ہیں جس سے روحانیت میں کمی آتی جارہی ہے، انہیں سمجھانا بھی مشکل ہے۔ اسی طرح بسوں میں بھی گانا چلتا ہے اور اس میں بظاہر منع کرنے کی قدرت نہیں ہوتی، اس سے بھی دینی نقصان ہوتا ہے۔

جواب: جہاں قدرت نہ ہو وہاں آپ پر گناہ بھی نہیں بس اپنے اختیار سے دل کو گانوں میں مشغول نہ کریں۔ اور آخر میں احتیاطاً استغفار بھی کرلیں کہ یا اللہ میں نے بچنے کی کوشش تو کی لیکن پھر نفس نے خفیہ طور پر حرام مزہ چرالیا ہو تو اسے معاف فرمادیجئے۔

۱۰۶۱ **حال**: آپ نے فرمایا تھا کہ ”فی بدنظری، بارہ رکعات نوافل پڑھو۔“ حضرت!

اس پر کچھ عرصہ تک تو عمل کرتا رہا، جس سے فائدہ بھی ہوا لیکن پھر کثرت تعداد نوافل کی بناء پر عمل کرنا متروک ہو گیا۔

جواب: اطلاع کیوں نہیں کی؟ نوافل نہ پڑھ سکیں تو ہر غلطی پر دس روپیہ صدقہ کریں۔

۱۰۶۲ **حال**: کوئی بھی عمل کرتا ہوں تو مسلسل خیال آتا ہے کہ میرے دل میں نفاق ہے اور میں ریا کاری کی بنا پر یہ کام کر رہا ہوں۔

جواب: ریا کاری ارادہ سے ہوتی ہے نہ کہ خیال سے جب ریا کاری کا ارادہ نہیں ہے تو یہ وسوسہ ہے ریا نہیں۔

۱۰۶۳ **حال**: مجھ سے بہت بڑی گستاخی ہو گئی ہے آپ کے حق میں وہ یہ کہ اس سال جب آپ کسی بیرونی سفر پر تشریف لے گئے تو اس کے کئی دنوں بعد میرے روحانی مرض میں اضافہ ہوا جس کی بناء پر میں نے کسی دوسرے شیخ سے مرض کی اصلاح کی درخواست کی، الحمد للہ بیعت پھر بھی نہیں ہوا ان سے۔

جواب: اگر مناسبت نہیں ہے اور شیخ سے فائدہ نہیں ہو رہا بوجہ عدم مناسبت کے تو شیخ بدل دو لیکن جس سے تعلق کرو سوچ سمجھ کر خوب مناسبت دیکھ کر کرو اور پھر ایک ہی کے ہو کر رہو ہرجائی پن سے کچھ نہیں ملتا۔

۱۰۶۴ **حال**: نیز ارشاد فرمائیے کہ کسی بزرگ کی آمد پر کیا کرنا چاہیے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

جواب: حضرت حکیم الامت تھانوی نے لکھا ہے کہ تمام بزرگان دین کی عظمت دل میں ہو لیکن اپنا شیخ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کہ بچہ اسی کا دودھ پیتا ہے۔ ہر ایک ماں کی گود میں نہیں جاتا۔ اپنے شیخ کے علاوہ کسی کے پاس بغرض استفادہ نہ جاوے یک در گیر و محکم گیر۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ عورت فاحشہ ہے جو اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے پر نظر کرتی ہے۔ شیخ کے علاوہ استفادہ کے لیے دوسرے پر نظر کرنا باطنی بے حیائی اور شیخ سے قلت تعلق کی دلیل ہے۔

❁❁❁❁❁

۱۰۶۵ **حال**: ذکر میں حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں ذکر مطلوب ہے حلاوت مطلوب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا کیا معمولی نعمت ہے۔

۱۰۶۶ **حال**: اکثر معمولات ذکر کی ادائیگی میں حتیٰ کہ نماز میں آپ کا خیال اور تصور آتا ہے جس سے قلبی طور پر پریشان ہو جاتا ہوں۔

جواب: اگر بلاقصد آجائے تو مضائقہ نہیں لیکن ارادہ کر کے تصور لانا جائز نہیں۔

❁❁❁❁❁

۱۰۶۷ **حال**: گو کہ اب لپٹانے چپٹانے والے وساوس میں مشغول نہیں ہوتا اور کبھی شاذ و نادر ایسا ہو بھی جائے تو فوراً توبہ کر لیتا ہوں۔ لیکن بالواسطہ طور پر حسینوں کا خیال میں نے دل میں جمانا نہیں چھوڑا۔ مثلاً ایک دفعہ مجھے ہسپتال دیر سے پہنچنا تھا تو میں کئی کئی منٹ تک یہ سوچتا رہا کہ آج شاید کسی میڈم کی کلاس ہے اور وہ پوچھیں گی کہ تم دیر سے کیوں آئے ہو تو میں اس طرح سے اپنی صفائی پیش کروں گا۔'' اس طرح کئی منٹ تک سوچنا بالکل بے کار تھا۔ دراصل مجھے کئی منٹ اور کئی سیکنڈ گذارنے کے بعد خیال دل میں آتا ہے کہ یہ جو میں سوچ رہا ہوں یہ تو نامحرم کا خیال دل میں جمانا ہے۔ لیکن جب یہ تنبیہ ہوتی ہے تو کافی وقت گذر چکا ہوتا ہے۔

جواب: جس طرح بولنے سے پہلے سوچنے کا علاج ہے اسی طرح سوچنے سے پہلے سوچنے کی مشق کریں کہ دل میں جو خیال آ رہا ہے یہ غیر اللہ تو نہیں ہے بات یہ ہے کہ ہم پہلے جو دل چاہتا ہے وہ سوچتے ہیں، بعد میں سوچتے ہیں کہ یہ جائز تھا یا ناجائز۔ لہٰذا دل پر پہلے ہی پہرہ لگا دو کہ دل میں جو خیال آ رہا ہے یہ غیر اللہ تو نہیں ہے۔ مشق سے یہ بات حاصل ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نہ کوئی غیر آ جائے نہ کوئی راہ پا جائے
حریم دل کا احمدؔ اپنے ہر دَم پاسباں رہنا

۱۰۶۸ **حال**: خلافت یافتہ ہونے کا وسوسہ اب بھی آتا ہے لیکن حضرت والا کا ارشاد فرمایا ہوا جملہ ''خلافت کی خواہش غیر اللہ کی طلب ہے، جو غیر اللہ کا طالب ہوگا اس کو اللہ نہیں مل سکتا'' فوراً دوہرا لیتا ہوں۔ الحمد للہ وسوسہ ختم ہو جاتا ہے۔

جواب: وسوسہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا علاج عدم التفات ہے۔ ہاں اگر تمنا کے درجہ میں ہے تو اس کا علاج اور ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۶۹ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم نے بندے کو دل کی حفاظت کے لیے دو علاج ارشاد فرمائے تھے۔

(۱) غسل خانے میں جا کر منہ پر چپت لگا کر یہ کہوں کہ نالائق صوفی بن کر شیطانی کام کرتا ہے۔

(۲) ہر خیال کو سوچنے سے پہلے یہ سوچوں کہ یہ خیال جائز ہے یا ناجائز۔

پہلے علاج پر تو میں نے اکثر پابندی سے عمل کیا اور بے حد فائدہ ہوا لیکن دوسرے علاج پر اپنی کوتاہی اور نالائقی سے صحیح طرح عمل نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے مجھے فائدہ تو ہوا لیکن نامکمل علاج کی وجہ سے کامل فائدہ نہ ہوا۔

جواب: مشق سے رفتہ رفتہ ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح روح کو گناہوں سے بچاتے ہو اور اس کے لیے گناہوں کے اسباب سے دُور رہتے ہو اسی طرح دل کی نگرانی کرو، جب نفس اقدام شروع کرے اسی وقت ہوشیار ہو جاؤ مثلاً جائز بات ہی سوچنے لگے تو ہوشیار ہو جاؤ تاکہ حد سے تجاوز نہ کرے اس لیے مستقبل کے زیادہ منصوبے بھی نہ بناؤ۔

۱۰۷۰ **حال**: اصل میں مجھے مستقبل کے پروگرام بنانے کا بہت شوق ہے کہ میں نے

فلاں امتحان پاس کرلیا ہے اب میں فلانے بڑے ہسپتال میں ڈاکٹر لگ گیا ہوں۔ لوگوں کو مجھ سے شفاء ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ بس انہی خیالات میں اچانک شیطان کہیں سے نامحرم کا خیال ڈال دیتا ہے۔ کبھی میں اس نامحرم کو ڈانٹ رہا ہوتا ہوں تو کبھی اس سے خیال ہی خیال میں نظریں جھکا کر بات کرنے لگتا ہوں۔ اور مجھے ہوش اس وقت آتا ہے جب چند لمحے گزر چکے ہوتے ہیں۔ حضرت والا! میں اس بیماری سے بہت پریشان ہوں۔

جواب: زیادہ منصوبے بنانا دنیا کی محبت کی علامت ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے اس لیے منصوبے بنانا چھوڑ دیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۷۱ **حال**: کوئی نیا کپڑا پہنا لیکن یہ بھی خواہش ہوئی کہ لوگ تعریف کریں یا کسی نے تعریف کردی تو خوب خوشی سے پھول گئے مگر دوسروں کو کم یا برا بھی نہیں سمجھا لیکن اپنی تعریف کا متمنی رہا۔

جواب: یہ سوچا کریں کہ نہ لوگوں کی تعریف مفید نہ برائی مضر۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اصل ہے اگر اُن کی نظر میں خدانخواستہ کوئی ناپسند ہے تو مخلوق کی تعریف کس کام کی اور جو اُن کی نظر میں اچھا ہے تو مخلوق کی نظر میں برا ہونے سے اس کا کیا نقصان ہے۔

۱۰۷۲ **حال**: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کم عقل نظر آتا ہے اس وقت اپنے آپکو عقل سے برتر سمجھتا ہوں اور اس کو بے وقوف سمجھتا ہوں۔ یہ غرور اور شیخی تو نہیں ہے۔

جواب: اکمل ہونا اور ہے افضل ہونا اور ہے کسی چیز میں اگر کمال حاصل ہے تو یہ فضیلت کی دلیل نہیں۔ افضل وہ ہے جو مقبول ہے اور اس کا ابھی علم نہیں۔ معلوم ہوا کہ خود کو برتر سمجھنا بے وقوفی ہے۔ اس لیے نفس سے کہو کہ تیری بے وقوفی کی یہی دلیل کافی ہے کہ خود کو برتر سمجھتا ہے شیطان نے بھی خود کو برتر سمجھا تھا اس لیے

سب سے بڑا بے وقوف شیطان ہے۔اس لیے اپنے کو برتر سمجھنا شیطان کی صف میں داخل ہونا ہے۔

۱۰۷۳ **حال**: جب کسی حاکم کے ہاں درخواست کو منظور کرانا ہوتا ہے تو آنکھیں بھی اسی طرف ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن ادھر ہوتا ہے صورت بھی عاجزوں کی سی بناتا ہوں اور زبانی عرض کرنا ہو تو انتہائی ادب سے گفتگو کرتا ہوں اور اپنی عرضی کو منظور کرانے کے لیے پورا زور اور یقین دلانے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔اور اگر درخواست قبول نہ ہو تو اپنی شکایت ظاہر نہیں کرتا بلکہ الٹا شکریہ ادا کرتا ہوں۔مگر دُعا مانگنے کے وقت ایسی حالت نہیں ہوتی۔اب اپنی دُعا کو دُعا کیسے کہوں۔

جواب: بہ تکلف عاجزوں کی سی صورت بنانا کافی ہے کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہیں صورت بنانے کو ہی قبول فرما لیتے ہیں۔

۱۰۷۴ **حال**: کم سے کم سات دن تک فجر کی نماز قضا ہوئی ہے الارم بھی لگایا مگر نماز قضا ہوگئی۔آج تو آنکھ بھی کھلی مگر الارم بند کر کے سو گیا حالانکہ چند دن پہلے سوچ رہا تھا کہ اب تہجد کی نماز بھی پڑھا کروں گا۔مگر اب تو فجر ہاتھ سے نکل رہی ہے۔

جواب: ہر قضا نماز پر اتنا روپیہ صدقہ کریں کہ نفس کو تکلیف ہو مثلاً سو روپے پر تکلیف نہیں ہوتی دو سو روپے پر تکلیف ہوتی ہے تو دو سو خرچ کریں۔کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک اجازت یافتہ کا عریضہ

۱۰۷۵ **حال**: اصلاحی خطوط اگر عمومی فائدے کی نیت سے ایک جگہ جمع کر کے رکھے جائیں تو کیسا ہے۔

جواب: ایسے خطوط بہتر ہے کہ ماہنامہ الابرار میں دے دیئے جائیں تا کہ سب فائدہ اُٹھا سکیں۔

۱۰۷۶ **حال**: خطوط کو جلا دینے یا ضائع کر دینے والی بات شاید ایسے مضامین و حالات کے لیے تو نہیں جن کی اشاعت پسندیدہ نہ ہو۔

جواب: جی ہاں اسی لیے ہے کیونکہ ان کا اظہار جائز نہیں اور اچھے حالات کا اظہار بطور تحدیث بالنعمۃ فی الحال خلاف مصلحت ہے بوجہ اندیشہ ضرر کے اس لیے مذکورہ طریقہ یعنی مفید خطوط کی اشاعت بغیر نام سب سے بہتر ہے۔

۱۰۷۷ **حال**: ورنہ مجھے تو حضرت والا کے پچھلے خطوط کے جوابات پڑھ کر وہی نفع محسوس ہوتا ہے جو خط کا جواب موصول ہوتے وقت ہوا تھا۔

جواب: اسی لیے یہ بزرگوں کا طریقہ مکاتبت نہایت نفع بخش ہے۔

۱۰۷۸ **حال**: بعض دوست بعض مرتبہ آٹھ دس طرح کے حالات نمبر وار کئی صفحات پر لکھ دیتے ہیں جواب دینے میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کیا یہ میری طبعی کمزوری ہے یا خلاف اصول بھی ہے؟

جواب: خلاف اصول ہے اور مفید بھی نہیں ہے اسی لیے جو شدید مرض میں مبتلا ہے وہ پہلے ایک ہی مرض لکھے اور اس کا باقاعدہ علاج کرائے۔ عام حالات میں ایک خط میں تین باتوں سے زیادہ نہ ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

متحدہ عرب امارات سے ایک خط

۱۰۷۹ **حال**: یہاں پاکستانی کمیونٹی اور اردوداں طبقہ میں حسب استطاعت دینی بات چیت ہوتی رہتی ہے ایک شخص مندرجہ ذیل احادیث کا حوالہ دے کر کہتا ہے کہ ہمیں اعمال کی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک جس کو چاہتے ہیں اس کو توفیق دیتے ہیں اور اس کے لیے راستہ آسان کیا جاتا ہے۔ باقی ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں۔

جواب: ایسا شخص جاہل اور گمراہ ہے ایسے لوگوں میں نہ بیٹھیں نہ ان سے بحث مباحثہ کریں۔ اگر اعمال کی ضرورت نہیں تو اللہ و رسول نے کیوں عمل کا حکم دیا اور

کیوں فرمایا فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ الخ اور قرآن پاک میں جگہ جگہ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کیوں ہے؟

۱۰۸۰ **حال**: حدیث مبارکہ میں ہے کہ کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ بھی؟ فرمایا کہ ہاں میں بھی، جب تک اللہ اپنی رحمت نہ فرمائے۔اس حدیث کو بیان کر کے وہ کہتا ہے کہ عمل کی ضرورت نہیں۔

جواب: اس جاہل سے پوچھئے کہ اگر اس حدیث کا یہی مطلب ہے جو وہ سمجھ رہا ہے تو پیغمبر علیہ السلام کیوں ساری ساری رات عبادت کرتے تھے اور کیوں تقویٰ کا اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیا۔ معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ آدمی صرف اپنے عمل پر بھروسہ نہ کرے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر کام نہیں بن سکتا کیونکہ ہمارے محدود اعمال عظمت الٰہیہ غیر محدودہ کا حق ادا نہیں کر سکتے اس لیے اعمال کو مغفرت کی علت سمجھنے کی نفی ہے عمل کی نفی نہیں ہے۔

۱۰۸۱ **حال**: جس کے لیے جنت لکھی گئی ہے اللہ پاک اس کے لیے جنت کے اعمال آسان کر دیتے ہیں اور جس کے لیے دوزخ لکھی ہے اس کے لیے دوزخ والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ گویا جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ہو کر رہے گا اعمال کی ضرورت نہیں۔

جواب: تقدیر علم الٰہی کا نام ہے نہ کہ امر الٰہی کا۔ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ بندہ اپنے اختیار سے کیا کیا عمل کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرنے والا ہے وہی لکھ دیا گیا۔ لکھنے کی وجہ سے وہ جنت یا دوزخ کے اعمال نہیں کر رہا ہے بلکہ جو اعمال وہ اپنے اختیار سے کرنے والا تھا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم تھا وہی اللہ نے لکھ دیا کہ یہ بندہ فلاں عمل کرے گا یعنی لکھنے کی وجہ سے وہ عمل نہیں کر رہا ہے بلکہ کرنے کی وجہ سے وہ عمل لکھا گیا ہے۔ یہ علامت بیان فرمائی گئی ہے نہ کہ اعمال پر مجبور ہونا بتلایا گیا ہے۔

۱۰۸۲ **حال**: حدیث قدسی ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اگر تم بالکل گناہ کرنا چھوڑ

دو گے تو میں ایسی قوم پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور مجھ سے معافی مانگے تا کہ میں ان کی مغفرت کروں۔

جواب: یہ بھی اظہار رحمت ہے تا کہ گنہگار بندے مایوس نہ ہوں اور معافی مانگنا نہ چھوڑیں اور جان لیں کہ بندوں کا معافی مانگنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔غرض اکابر نے اس قسم کے جاہل لوگوں سے دُور رہنے کا حکم دیا ہے۔

۱۰۸۳ **حال**: حضرت تیسرا اشکال یہ ہے کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے کسی خوبصورت چہرے کو اچانک دیکھا اور پھر دوسری بار دیکھنے کو شدت سے جی چاہتا ہے اور دوبارہ نہ دیکھنے کی وجہ سے بار بار اس کا خیال آتا ہے اگر میں اس کو دوبارہ اچھی طرح دیکھ لیتا تو دیکھنے کی یہ تڑپ ختم ہو جاتی تو کیا میرے لیے یہ جائز ہے؟

جواب: ہرگز جائز نہیں ہے۔خیال آنا اختیاری نہیں اس لیے اس پر پکڑ نہیں اور دیکھنا اختیاری ہے اس لیے دیکھنے پر پکڑ ہے۔دیکھنے سے تڑپ کم نہیں ہوتی اور بڑھتی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۸۴ **حال**: غیبت نہ کرنے کی کوشش جاری ہے لیکن ابھی تک مکمل یہ بیماری ختم نہیں ہوئی۔

جواب: پرچہ اصلاح الغیبۃ روزانہ ایک بار پڑھیں اور اگر کوتاہی ہو جائے تو اس کی تلافی کریں یعنی جس کی غیبت کی ہے اس کو اگر اطلاع ہو گئی ہے تو اس سے معافی مانگیں ورنہ جس مجلس میں غیبت کی ہے ان سے اپنی نالائقی کا اعتراف کریں اور مغتاب (جس کی غیبت کی گئی ہو) کی تعریف کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں اور کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

۱۰۸۵ **حال**: میں دوپہر کو جہاں پڑھانے جاتی ہوں وہاں ایک باجی ہیں جن کا مدرسہ ہے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے سوائے ایک بیٹی کے اور وہ بھی معذور ہے نہ بول سکتی

ہے نہ چل سکتی ہے نہ کسی کی کوئی بات سمجھ سکتی ہے تقریباً اس کی عمر بارہ سال ہے اس کے بعد سے ان کی کوئی اولاد نہیں تو وہ باجی مجھ سے بے انتہا محبت کرتی ہیں اتنی محبت کہ اگر ایک دن میں مدرسے نہ جاؤں تو ان کی حالت بہت بری ہو جاتی ہے۔ روتی ہیں۔ ماشاءاللہ وہ باجی نیک اور صالح ہیں جماعت میں جاتی ہیں پانچوں وقت کی نماز کی پابند ہیں بیانات اور تعلیم میں جاتی رہتی ہیں۔ وہ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں کہ وہ دوپہر کا کھانا میرے بغیر نہیں کھاتی اور کچھ نہ کچھ دیتی رہتی ہیں ابھی کچھ دنوں پہلے انہوں نے مجھے سونے کی انگوٹھی اور نیکلس بھی دیا ہے۔ میں نے نہ لینا چاہا تو بہت ناراض ہوئیں وہ کہتی ہیں کہ میں تمہاری ماں ہوں تم میری بیٹی۔ میں ان کی اس محبت کی بہت قدر کرتی ہوں لیکن میرے گھر والوں کو ان کا اس طرح سے کرنا پسند نہیں ہے ابھی ایک دو دن پہلے گھر میں اسی بات کو لے کر لڑائی بھی ہوئی تھی۔ میں نے وہ مدرسہ چھوڑنا چاہا لیکن اگر میں نے وہ مدرسہ چھوڑ دیا تو مجھے یہی لگتا ہے کہ وہ مر جائیں گی۔ حضرت والا وہ مجھ سے اتنی محبت کرتی ہیں کہ ہر روز رات کو تقریبا آدھا گھنٹہ ضرور فون کرتی ہیں۔ ماشاءاللہ وہ بہت نیک اور اللہ والی ہیں اب آپ ہی بتائیں کہ میں کیا کروں۔ اور وہ مجھ سے اپنے گھر رکنے کا بھی مطالبہ کرتی ہیں میں ان کو کس طرح انکار کروں ابھی تو کوئی نہ کوئی بہانہ کر دیا ہے لیکن بعد میں نہ کروں تو وہ میری والدہ سے اجازت لیتی ہیں تو میری والدہ کہتی ہیں کہ روک لیں لیکن میری والدہ نے مجھ سے کہا ہے کہ ان سے دُوری اختیار کرو اور کوئی بھی بہانہ کر دیا کرو اب آپ ہی بتائیں میں کب تک اور کسی طرح بہانے کرتی رہوں حالانکہ وہ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں۔

جواب: ایسی محبت جائز نہیں حرام ہے یہ اللہ والی محبت نہیں ہے نفسانی محبت ہے ان سے بالکل قطع تعلق کر لو اس مدرسہ میں پڑھانا بھی چھوڑ دیں اور رات کو فون پر بھی بات نہ کریں ان سے کہہ دیں کہ اللہ سے دل لگانا چاہیے۔ مخلوق سے اتنا

دل لگانا جائز نہیں۔ اپنی سگی بیٹی سے محبت کریں وہ اس کی حقدار ہے۔ بہانہ کی ضرورت نہیں صاف انکار کر دیں اُن کا کوئی مطالبہ نہ مانیں اس محبت میں نفسانیت ہی نفسانیت ہے۔ ان سے کہہ دیں کہ میری والدہ آپ کی اس محبت سے خوش نہیں ہیں۔

۱۰۸۶ **حال**: ایک اور اہم ترین مسئلہ ہے میرے ساتھ ہمیشہ یہ ہی ہوتا ہے کہ اگر میرا کوئی کام ہونے والا ہوتا ہے یا ہو جاتا ہے اور اگر میں وہ کسی کو بھی بتا دوں تو ہونے والا کام ہوتا ہی نہیں اور جو کام ہو چکا ہے وہ دوبارہ ویسے ہی ہو جاتا ہے۔

جواب: اس کی وجہ بتانا نہیں ہے نفس کی بےفکری ہے بلکہ اس بہانے سے وہ عمداً غلطی کرتا ہے لہٰذا نفس کی بات نہ مانیں۔

۱۰۸۷ **حال**: جب میں نے آپ کو خط میں بتایا کہ میں نماز پڑھ رہی ہوں اس وقت سے میری نمازیں قضاء ہونے لگی ہیں اسی طرح جس جس بیماری کے فائدے کے بارے میں لکھا تھا وہ بیماری ویسی ہی ہوگئی اب کیا کروں کیا میں آپ کو بیماری کی شفاء کی خبر دوں یا نہیں۔

جواب: معالج کو بیماری کی اطلاع نہ کی جائے گی تو کیا علاج ہوسکتا ہے؟ اطلاع حالات واتباع تجویزات ہی طریق اصلاح ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۸۸ **حال**: منافقوں والی زندگی گذار رہا ہوں کہ ڈاڑھی کے باوجود گناہ کرتا ہوں۔ اب سوچ رہا ہوں کہ یا تو بالکل ڈاڑھی کٹا دوں تاکہ ڈاڑھی والوں کی بدنامی نہ ہو یا اتنا متقی پرہیزگار ہو جاؤں کہ سب گناہ چھوٹ جائیں۔ تھوڑے عرصہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں معمولات ذکر وغیرہ کرنے لگتا ہوں لیکن پھر گناہوں میں پڑ جاتا ہوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔

جواب: جو چیز چھوڑنے کے لائق ہے یعنی گناہ وہ تو نہ چھوڑیں اور نہ چھوڑنے

والی چیز یعنی نیک عمل چھوڑ دیں اس سے بڑی اور کیا حماقت ہوگی۔ ہرگز ایسی حماقت نہ کرنا۔ کتنے ہی گناہ ہو جائیں ڈاڑھی ہرگز نہ منڈانا۔ شیطان چاہتا ہے کہ ڈاڑھی منڈوا کر وہ آپ کو اپنا خلیفہ یعنی مجسم شیطان بنالے۔ یہی سوچ لو کہ اگر دوسرے برے اعمال کا گناہ مل رہا ہے تو نامۂ اعمال میں ڈاڑھی کا ثواب بھی تو لکھا جارہا ہے اور قیامت کے دن جب ترازو میں اعمال رکھے جائیں گے تو اگر نیک عمل نہ ہوئے تو گناہوں کا پلڑا جھک جائے گا۔ اگر نیکیاں ہوں گی تو وہی کام آئیں گی ڈاڑھی رکھنے کا ثواب اس زمانہ میں سو شہیدوں کے برابر ہے۔ ممکن ہے اسی ایک عمل پر مغفرت ہو جائے۔ ڈاڑھی کٹوا کر مغفرت کے اس بہانے سے بھی ہاتھ دھونا چاہتے ہو؟ حدیث پاک میں ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو حقیر مت سمجھو کہ ہر گناہ میں خاصیت عذاب کی ہے اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو کم مت سمجھو کہ ہر نیکی میں خاصیت مغفرت کی ہے اوکما قال علیہ الصلوۃ والسلام۔ چالیس دن آکر خانقاہ میں رہیں۔

۱۰۸۹ **حال**: گناہوں میں پڑنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ والدین شادی کو انکار کر دیتے ہیں کہ ابھی پڑھ رہا ہے۔

جواب: والد صاحب سے خود یا ان کے دوستوں سے زور ڈلوائیں کہ وہ شادی کر دیں اور صاف کہہ دیں کہ اگر گناہ میں مبتلا ہو گیا تو ان کو بھی عذاب ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۹۰ **حال**: حضرت میں اکثر اوقات خاموش رہتی ہوں مگر لڑکیوں کے ساتھ مل کر اگر کبھی زیادہ باتیں یا فضول باتیں کروں یا ہنسوں بولوں تو ساری رات میں پریشان رہتی ہوں کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیۓ میں نے اپنا وقت ضائع کیا۔ حضرت میرا ہم عمر لوگوں سے دل بالکل نہیں لگتا۔ میر دل کرتا ہے کہ بزرگوں میں رہوں یا بچوں میں رہوں۔ مگر حضرت یہاں پر ایسا ہونا ناممکن اور اکثر لڑکیوں کو میرے رویہ سے

تکلیف ہوتی ہے وہ کہتی ہیں تم بہت خشک مزاج ہو۔

جواب: دین یہ تو نہیں سکھاتا کہ ہر وقت خاموش رہو نہ ہنسو نہ بولو خصوصاً اس زمانے میں زیادہ خاموش رہنا یا تنہا رہنا اعصابی تناؤ اور ڈیپریشن پیدا کر رہا ہے۔ ہر وقت یا اکثر اوقات خاموش رہنا تو مطلوب نہیں ہے۔ مطلوب صرف یہ ہے کہ گناہ نہ کرو۔ کیونکہ ولایت تقویٰ پر موقوف ہے لہٰذا دل بہلانے کے لیے ہنسنا بولنا باتیں کرنا کوئی منع نہیں ہے۔ بس اعتدال رکھو، زیادہ فکر گناہوں سے بچنے کی کرو چاہے بڑوں میں رہو، ہم عمروں میں رہو یا بچوں میں رہو بس باخدا رہو۔ باتیں نہ کرنا اور ہر وقت خاموش رہنا اور ہنسنے بولنے سے بچنا باخدا ہونے کے لیے ضروری نہیں۔ جو گناہ نہیں کرتا ولی اللہ ہے چاہے خوب ہنستا بولتا ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۹۱ **حال**: گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی سے کئی کئی روز تک بچ بھی جاتا ہوں حضرت والا کی برکت سے لیکن میرے نفس کی خباثت اور شرارت کی وجہ سے پھر بدنگاہی ہو جاتی ہے۔

جواب: جو تلافی بتائی گئی ہے اس پر عمل کریں۔ مثلاً ہر غلطی پر بیس رکعات نفل یا اتنا صدقہ کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۱۰۹۲ **حال**: اور برے برے خیالات آ کر تنگ کرتے ہیں برے برے خیالات سے بھی کئی کئی روز تک بچ جاتا ہوں لیکن پھر نفس کی شرارت سے غلطی ہو جاتی ہے۔ مکمل طور پر ان خبیث عادتوں سے جان چھوٹے وہ نہیں ہو رہا ہے۔ آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: خیالات اور وساوس اور گناہ کے تقاضے پیدا نہ ہوں یہ ناممکن ہے بس ان پر عمل نہ کریں ان میں مشغول نہ ہوں کسی مباح کام میں لگ جائیں یا کسی سے جائز گفتگو کرنے لگیں۔ یا ذکر یا کوئی مراقبہ شروع کر دیں۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے

لیے دل سے دُعا ہے۔

۱۰۹۳ **حال**: یہ بُری چیزیں نکل کر اللہ تعالیٰ کی محبت میرے دل میں آجائے اس کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: نکلنا مطلوب نہیں ان پر عمل نہ کرنا اور یہ مجاہدہ برداشت کرنا مطلوب ہے۔ تقاضے ہوتے ہوئے گناہ نہ کرنا دلیل محبت ہے، گناہ کے تقاضے ہونا محبت کے منافی نہیں، ان پر عمل کرنا کوتاہی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۰۹۴ **حال**: حضرت محترم! ابھی میرے اندر تواضع نہیں آئی مجھے کچھ تواضع والے کام بتادیجئے کہ کون سے افعال تواضع والے ہیں، بہت التجا ہے آپ سے۔

جواب: تواضع دل کا عمل ہے دل میں اپنے کو سب سے کمتر اور دوسروں کو خود سے بہتر سمجھیں اور زبان سے صبح شام یہ جملہ کہیں کہ یا اللہ میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور تمام کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل یعنی باعتبار انجام کے۔

۱۰۹۵ **حال**: حضرت میرے اندر یہ بہت بری عادت یہ بھی ہے کہ میرے ساتھ کوئی برا کرے تو میں بھی اس کے ساتھ برا کرنے لگتی ہوں یا پھر اس سے کھنچی کھنچی رہنے لگتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ کوئی میرے ساتھ برا کرے تو میں اس کے ساتھ اچھائی کروں۔ لیکن میرا نفس مجھے برائی کی طرف اکساتا ہے اور میں اس کے آگے کمزور پاتی ہوں اپنے آپ کو۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی علاج ایسا بتادیجئے کہ میں برائی کا بدلہ برائی سے نہ دوں بلکہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دوں۔

جواب: بہ تکلف اچھائی کریں یہ خیال کر کے کہ اس پر اجرِ عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں وہ بڑے صاحب نصیب لوگ ہیں۔ ان فضائل کو یاد رکھیں تو عمل آسان

ہوجائے گا۔

❁❁❁❁❁

۱۰۹۶ **حال**: طبیعت میں عشق مزاجی بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے دل و دماغ میں خواہشات اور عشق کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے اور نہ دل دنیا کے کاموں میں لگتا ہے اور نہ دین کے۔

جواب: دل میں عشق مجازی کا مادہ اور خواہشات کا سمندر ہونا عیب نہیں بہت اچھی علامت ہے کیونکہ اس مادّہ کو دبانے کے مجاہدہ سے ہی اللہ ملتا ہے، مشاہدہ بقدر مجاہدہ ہوگا۔ دوسرے اس مقام قرب پر نہیں پہنچ سکتے جہاں یہ عاشق مزاج اپنے عشق کو دبانے اور اللہ پر اپنی آرزوؤں کو فدا کرنے سے پہنچے گا۔ دین کے کاموں میں بہ تکلف دل لگاؤ۔ دل لگانا مطلوب ہے دل لگنا مطلوب نہیں۔

۱۰۹۷ **حال**: بعض وقت بے دھیانی میں کسی کی ہاں میں ہاں ملا دیتا ہوں۔ بعد میں سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو غیبت ہوگئی۔ اگرچہ پھر اس کی تلافی کرتا ہوں لیکن اس عادت کی اصلاح کیسے ہو؟

جواب: اس کی وجہ بغیر سوچے بولنا ہے اس لیے بولنے سے پہلے سوچیں کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ پہلے سوچیں پھر بولیں۔

۱۰۹۸ **حال**: اگر مجھے کوئی وسوسہ کسی حسین عورت کو لپٹانے چپٹانے کا آتا ہے تو تقریباً تین چار سیکنڈ کے اندر ہی مجھے تنبیہ ہوجاتی ہے اور میں اس خیال سے توبہ کرلیتا ہوں۔

جواب: خیال آنا تو گناہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہونا خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو گناہ ہے۔ لہٰذا خیال آتے ہی ہوشیار ہوجائیں اور دل کو مشغول نہ ہونے دیں۔

۱۰۹۹ **حال**: کبھی میں اپنے کالج کے دوست کو خیال ہی خیال میں سمجھاتا ہوں

کہ تم فلانی لڑکی سے زیادہ بے تکلف مت ہوا کرو تو اس خیال کے دوران مجھے مسلسل اس نامحرم کا خیال آتا رہتا ہے حالانکہ میرا منشاء دوست کی اصلاح ہوتا ہے اس طرح کا خیال تقریباً دس سیکنڈ سے پندرہ سیکنڈ تک رہتا ہے۔ لیکن اس دس پندرہ سیکنڈ کے بعد مجھے تنبیہ ہوتی ہے کہ یہ خیال جو تو سوچ رہا ہے یہ بھی تو نامحرم کا تصور ہے۔ تو میں فوراً اس خیال کو جھٹک دیتا ہوں۔

جواب: دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ کیوں گنواتے ہو؟ اصلاح غیر کے بہانے نفس نامحرم کے خیال سے مزہ لیتا ہے اور حرام مزہ چراتا ہے۔ دوست کی اصلاح آپ کے ذمہ ہے یا اپنی؟

۱۱۰۰ **حال**: عرض یہ کرنا ہے کہ کیا کسی حسین کو لپٹانے چپٹانے کا خیال جو تین چار سیکنڈ تک رہا اور تنبیہ ہونے پر فوراً میں نے ختم کر دیا تو کیا اس کو یہ کہا جائے گا کہ میں نے وسوسہ میں مشغول ہو کر حرام مزہ اٹھایا ہے یا یہ کہا جائے گا کہ یہ محض وسوسہ تھا جو میں نے تنبیہ ہونے پر چھوڑ دیا۔ اسی طرح وہ خیال جس میں لپٹانا چپٹانا تو نہیں ہے لیکن بالواسطہ طور پر حسینوں کا تصور ہے تو کیا یہ خیال بھی وسوسہ ہے یا میں نے اس میں دس پندرہ سیکنڈ مشغول ہو کر دل کا گناہ کیا ہے۔

جواب: خیال آنا تو غیر اختیاری ہے اس لیے اس پر مواخذہ نہیں لیکن اگر نفس نے ایک لمحہ کے لیے مزہ اپنے اختیار سے اٹھایا تو یہ جرم ہے، استغفار کر لیں استغفار میں تو کوئی نقصان نہیں ہے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اگر دل سے آواز آجائے کہ نفس نے ایک لمحہ کے لیے اپنے اختیار سے مزہ لیا ہے تو غسل خانے میں جا کر اپنے منہ پر ہلکی سے چپت لگائیں کہ نالائق صوفی بن کر شیطانی کام کرتا ہے۔ بالواسطہ طور پر بھی حسینوں کا تصور حرام ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۰۱ **حال**: میرے اصلاحی تعلق کی بڑی وجہ میری روزگار کی بے چینی تھی جس کی

وجہ سے میرا آنا جانا آپ کی خدمت میں ہوا اور آپ سے بیعت ہوا۔اس کے بعد میری زندگی میں بڑی تبدیلی ہوئی ہے مثلاً شریعت کی اتباع،ایک مشت داڑھی، نظریں نیچی اور ٹخنوں سے اوپر پینٹ یا شلوار کا پہننا۔الحمدللہ،اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔میں اپنے روزگار میں بہت منہمک ہوتا ہوں۔اپنے فرائض کے حوالے سے نہیں، بلکہ ہر وقت اس طرف طبیعت مائل ہوتی ہے کہ میں کیسے سبقت لے جاؤں اور جیسا اس کا رتبہ ہے ویسا مجھے بھی مل جائے جیسی اس کی گاڑی ہے اور بنگلہ ہے میرا بھی ہو جائے۔دماغ میں ہر وقت کی سوچ سے چھٹکارا نہیں ملتا۔حتیٰ کہ رات کی نیند بھی متاثر رہتی ہے۔برائے مہربانی یہ بتائیے میں اصلاحی تعلق کے امور میں کہاں غلطی کر رہا ہوں۔کیسے ہر وقت دنیا کی سوچ سے یا ذمہ داری یا آگے بڑھنے کی سوچ سے چھٹکارہ پاؤں اور اللہ کی یاد میں ٹھیک سے رہوں۔

جواب: جو دنیا اللہ نے پہلے سے عطا فرما رکھی ہے اس کے بارے میں کیا سوچنا۔اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچا کریں کہ اس نے لاکھوں سے کروڑوں سے بہتر بنایا روزگار عطا فرمایا صحت وقوت عطا فرمائی سب سے بڑھ کر دین کی دولت دی۔رزق روزی وغیرہ سب مقدر ہو چکا ہے روز ازل میں جو مقدر ہے وہ ملے گا نہ سوچنے سے وہ بڑھ سکتا ہے نہ گھٹ سکتا ہے لہٰذا ایسی چیز کے بارے میں سوچ کر وقت کیا ضائع کرنا۔دنیا کی فنائیت کو سوچیں کہ یہاں کی ہر چیز فانی ہے چاہے بادشاہ بھی ہو جاؤ انجام فنا اور زوال ہے اور دنیا کے مال واسباب کو چھوڑ کر جانا ہے لہٰذا فانی چیزوں سے کیا دل لگانا جو مل گیا مسافر خانے میں وہی کافی ہے۔دنیا کے بارے میں اپنے سے کم کو دیکھیں تاکہ شکر پیدا ہو اور دین کے بارے میں اپنے سے بہتر کو دیکھیں تاکہ دین میں ترقی کی طلب پیدا ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۰۲ **حال**: حضرت جی سالوں کے نفسیاتی علاج سے وہ فائدہ نہیں ہوا جو کہ آپ کے ارشادات سے ہوگیا ہے۔اب رات کی نیند بغیر نیند کی گولی کے آتی ہے۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۱۱۰۳ **حال**: حضرت جی آپ فرماتے ہیں گناہ چھوڑنے کے بعد اللہ پاک وہ سکون عطا فرماتے ہیں کہ بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا، حضرت جی میں اس قابل نہیں ہوں، میں ناقص میری توبہ ناقص۔اللہ تعالیٰ مجھے سکون عطا فرمائے۔

جواب: سکون تو فوراً عطا ہو جاتا ہے ادراک نہیں ہوتا جیسے بخار اُترنے کے بعد منہ کا ذائقہ ایک دَم سے معتدل نہیں ہوتا رفتہ رفتہ ہوتا ہے۔توبہ سے اور گناہوں سے مسلسل اجتناب سے سابقہ گناہوں کا اثر جب زائل ہو جاتا ہے تو سکون کا پورا اِدراک ہونے لگتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۰۴ **حال**: ایک دفعہ بے دھیانی میں فون پر گھر پر بات کرتے ہوئے غیبت ہوگئی۔ یہ غیبت ایسی تھی کہ اگر بہت غور کیا جائے تو ہی سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ غیبت ہے۔ ورنہ بظاہر غیبت معلوم نہیں ہوتی۔

جواب: غیبت وہ ہے کہ اگر اس کے سامنے کہا جائے تو اس کو ناگوار ہو اگر ایسا ہے تو غیبت ہے ورنہ نہیں اور اگر غیبت نہیں ہے تو تلافی کی بھی ضرورت نہیں۔

۱۱۰۵ **حال**: پچھلے دس دنوں میں صرف ایک دفعہ اپنی ہونے والی بیوی کے بارے میں تین چار سیکنڈ تک سوچا۔

جواب: یہ اچانک خیال آنا ہے خیال لانا نہیں ہے اس لیے گناہ نہیں ہے۔

۱۱۰۶ **حال**: ایک بیماری یہ عرض کرنی تھی کہ جب بھی کسی اچھی نئی گاڑی پر میری نظر پڑتی ہے میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش میرے پاس ایسی ہی گاڑی ہوتی۔ مجھے اپنے پاس نئی اور اچھی گاڑی رکھنے کی شدید خواہش ہے۔

ہر نئی گاڑی کو میں دور سے پہچان جاتا ہوں کہ یہ کون سے ماڈل کی اور کس کمپنی کی گاڑی ہے۔ یہاں تک کہ گاڑی کا ہارن سن کر بتا دیتا ہوں کہ کون سی گاڑی گذر رہی ہے۔ اسی طرح کسی اچھے مکان کو دیکھتا ہوں تو دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں بھی ایسا ہی مکان بناؤں۔ کوئی بھی اچھا مکان ہو تو اس کو خوب نظر بھر کر دیکھتا ہوں۔ حضرت والا کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا یہ دونوں باتیں میری دنیا سے محبت کو ظاہر کرتی ہیں۔ اگر یہی بات ہے تو حضرت والا کی اس بیماری کا علاج ارشاد فرمائیں۔

جواب: حدیث پاک میں اَکۡثِرُوۡا ذِکۡرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ اکثر سوچا کریں کہ یہاں کا ساز و سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس سے دل لگانے سے کیا فائدہ کیونکہ جس قدر دل لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی ضرورت سے زیادہ سامان مکان اور جائیداد جمع کرنے کی فکر بھی نہ کریں نہ آگے کے زیادہ منصوبے بنائیں دنیا کی چیزوں کو ضرورت اور آرام تک محدود رکھیں لیکن اس کی مستقل فکر میں نہ رہیں ضرورت و آرام کی چیز مثلاً کاروبار اور مکان کے لیے دُعا کر کے دل کو اللہ کے لیے فارغ کر لیں جو چیز اپنے پاس نہ ہو اور دوسرے کے پاس ہو اس کی زیادہ فکر اور تمنا اور حرص نہ کریں کہ یہ سب فانی ہیں۔ غم دنیا مخور کہ بے ہودہ است۔ دنیا کا غم نہ کھاؤ کہ بے ہودہ غم ہے کھانا پہننا سادہ رکھیں بزرگانِ دین کے حالات کو سامنے رکھیں جنہوں نے دنیا کو منہ نہیں لگایا۔

۱۱۰۷ **حال**: (۱) میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرے آگے پیچھے پھریں۔ (۲) لوگ میری خوب تعریف کریں۔ (۳) کوئی میری برائی نہ کرے۔ (۴) میری خوب واہ واہ ہو کہ اس نے کیا خوب بیان کیا ہے۔

حضرت والا اس بیماری کا علاج فرمائیں۔

جواب: یہ حُبِّ جاہ ہے اس کا علمی علاج یہ ہے کہ آیت تِلۡکَ الدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ

سے لِلۡمُتَّقِیۡنَ تک کے معنی پر غور کریں کہ یہ دار آخرت ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے سوچیں کہ بڑائی کی تمنا کرنا اپنی آخرت کو تباہ کرنا ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ مال اور جاہ کی حرص آدمی کے دین کو ایسا تباہ کرتی ہے کہ دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اگر چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنی تباہی نہیں مچائیں گے جتنی جاہ و مال کی حرص دین کو تباہ کرتی ہے۔ اس لیے سوچیں کہ جن سے میں تعریف چاہتا ہوں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا پھر ایسی خیالی اور فانی چیز پر کیا خوش ہونا اور اپنے عیوب کو مستحضر کر کے نفس سے کہیں کہ تیرے ان عیوب کی اطلاع اگر لوگوں کو ہو جائے تو وہ کتنا ذلیل و حقیر سمجھیں گے۔ لہٰذا یہی غنیمت ہے کہ لوگ تحقیر اور نفرت نہیں کرتے پھر تعظیم کی توقع کیسی۔ اور عملی علاج یہ ہے کہ اگر کوئی تعریف کرے تو اس کو بہت تاکید سے منع کر دیں، صرف سرسری انداز میں منع کرنا کافی نہیں، بلکہ صاف کہہ دیں کہ میرے باطن کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اور جو لوگ حقیر و ذلیل یا بے وقعت شمار کیے جاتے ہیں ان کے ساتھ تعظیم کا معاملہ کریں خواہ نفس کو گراں گذرے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۰۸ **حال**: جس لڑکی سے پہلے محبت کرتا تھا اب دوبارہ اس کے وساوس آنا شروع ہو گئے ہیں (مثلاً پرانی باتیں) پھر آہستہ آہستہ میں ان وساوس میں مشغول ہو گیا اور تنبیہ کچھ دیر سے ہونے لگی کافی پریشان تھا۔ جب حضرت کے پاس پہنچا تو حضرت نے مجھ سے اس بارے میں گفتگو شروع کر دی بس میرے تو اوسان خطا ہو گئے اس دن سے سب وساوس ختم ہو گئے لیکن اب دو دن سے پھر وساوس آ رہے ہیں۔

جواب: جس سے زندگی میں ایک بار گناہ ہو گیا اس کا وسوسہ زندگی بھر وقتاً فوقتاً آئے گا اس لیے وسوسہ سے پریشان نہ ہوں البتہ اپنے اختیار سے اس میں مشغول

نہ ہوں۔ اگر اشتغال ہو جائے استغفار سے تلافی کریں۔

۱۱۰۹ **حال**: آج کل غصہ بھی بہت آرہا ہے۔ بات ذرا سی مزاج کے خلاف ہوئی اور غصہ شروع ہو گیا۔

جواب: جس پر غصہ کریں اس سے معافی مانگیں اور سب کے سامنے مانگیں۔

۱۱۱۰ **حال**: غلبۂ شہوت رہتا ہے مگر حضرت کی برکت سے مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔

جواب: جو جتنا قوی الشہوت ہوتا ہے مجاہدہ کی وجہ سے اتنا ہی قوی النور ہوتا ہے۔ مغلوب نہ ہونا مطلوب ہے شہوت کا نہ ہونا مطلوب نہیں۔

۱۱۱۱ **حال**: کیسے معلوم کروں کے میں کتنے فیصد متقی ہوں اور کتنے فیصد گناہ میں مبتلا ہوں کیونکہ دل کھٹکتا رہتا ہے کہ کہیں کوئی گناہ تو نہیں ہو گیا۔ چونکہ ہر وقت گناہ کے تقاضے رہتے ہیں اس لیے جب تقاضا نہیں ہوتا تو ڈر لگتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہو گا۔

جواب: فیصد نکالنے کی ضرورت نہیں گناہ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ دل میں کھٹک جاتا ہے اگر ہو جائے تو تلافی کر دیں جائز و ناجائز کی تو فکر ہو لیکن یہ فکر کہ کہیں گناہ نہ ہو گیا ہو اس میں نفس کا دعویٰ پاکبازی پوشیدہ ہے کہ اب تک تو بچا ہوا ہوں کہیں آئندہ نہ ہو جائے لہٰذا سوچیں کہ ہماری تو ہر سانس خطا کار ہے ہماری تو طاعات بھی واجب الاستغفار ہیں اس لیے استغفار کو شعار بنائیں اور رحمت حق کے امیدوار رہیں۔

۱۱۱۲ **حال**: مجھے ایک جگہ سے نوکری کے لیے انٹرویو کے لیے بلایا بس جس دن اطلاع پہنچی اُسی دن سے دل میں مستقبل کے خیالات کہ گاڑی لوں گا، شیخ چلی والی حالت ہو گئی پس مجھ کو لگا کہ یہ دل میں دنیا کی محبت کی دلیل ہے۔

جواب: خیالات آنا تو غیر اختیاری ہے اس لیے برا نہیں بس اس میں زیادہ مشغول و منہمک نہ ہوں اور دنیا کی فنائیت مستحضر رہے، دنیا کی محبت شدید بھی جائز ہے

بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو۔ بس یہ عزم رکھیں کہ جو دنیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوگی اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں گا۔

۱۱۱۳ **حال**: ہر وقت دل میرا خانقاہ میں لگا رہتا ہے کہ کسی طرح حضرت کے پاس پہنچ جاؤں دل چاہتا ہے کہ سارے کام چھوڑ کر حضرت کے پاس پہنچ جاؤں۔ نہ دوست اچھے لگتے ہیں اور نہ کسی کی واہ واہ کی وجہ سے رُکتا ہوں نہ ہی گھر میں دل لگتا ہے۔

جواب: حالت رفیعہ ہے مبارک ہو یہ نعمت ہر ایک کو نہیں ملتی بہت شکر کریں شیخ کی محبت تمام مقامات کی کنجی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۱۴ **حال**: جب سے شرعی پردہ شروع کیا ہے تمام رشتہ دار سسرالی اور خالہ ماموں ناراض ہیں میری والدہ بھی مجھ سے سے خالہ زاد بھائیوں سے پردہ کرنے پر بار بار ناراض ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ جب تم کنواری تھیں تو پردہ نہیں کیا اب بچوں کی ماں بن کر پردہ کر رہی ہو اور تمہارے خالہ زاد تم سے چھوٹے ہیں بتائیے میں کیا کروں اور کیسے والدہ صاحبہ کو سمجھاؤں۔

جواب: نامحرم عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا ہو اگر بالغ ہے تو اس سے پردہ ہے کسی کو سمجھانے کی ضرورت نہیں آپ اپنے دین پر جمی رہیں کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی رضا کو سامنے رکھا اور مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں یعنی مخلوق کے شر سے بچاتے ہیں۔ اور جس نے مخلوق کی رضا کو ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے حوالہ کر دیتے ہیں یعنی وہ مخلوق کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جاتا ہے۔

۱۱۱۵ **حال**: حضرت جی سال میں ایک مرتبہ میں پندرہ بیس دن کے لیے والدہ کے پاس ملنے سبی سے کوئٹہ آتی ہوں تو میرے بھائیوں نے گھر میں ٹی وی کیبل لگا رکھا

ہے اور بچے منع کرنے سے نہیں رُکتے اور اکثر ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں۔ ایسے میں کیا کروں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی برداشت کر کے اعزاء سے ملنا جلنا ضروری نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو بچوں کو لے کر واپس گھر چلی جائیں اور آئندہ کے لیے بھی کہہ دیں کہ اگر میرے زمانۂ قیام میں ٹی وی کیبل بند رکھیں گے تو آؤں گی ورنہ نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۱۶ **حال**: عریضہ سابقہ میں بندہ نے عرض کیا تھا کہ اہل حقوق سے بھی میرا دل نہیں لگتا ہے اگر جبراً تعلق رکھتا ہوں تو گناہوں میں ابتلا ہو جاتا ہے نہیں تو ان کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں علاج کے ذیل میں حضرت اقدس دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا تھا کہ کون سے گناہ واضح کریں۔ اس سلسلہ میں وضاحت ہے کہ مثلاً میرے اقارب کی شادی یا غمی کے موقع پر شرکت سے عذر کرتا ہے تو وہ بہت ناراض اور خفاء ہو جاتے ہیں اور اگر شرکت کرتا ہوں تو رسمی منکرات (تصویر کشی، اسراف، بے پردگی اور شادی کی دیگر رسمیں یا غمی کی بدعات وغیرہ) میں ابتلاء ہو جاتا ہے۔

جواب: ایسے مواقع پر شرکت نہ کرنا مامور بہ اور شرکت حرام ہے **لَا يَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمَحْظُوْرُ**، ایسی تقاریب میں شرکت نہ کرنا ان کے حقوق کا ضیاع نہیں ہے کیونکہ اللہ کی نافرمانی کرنے کا کسی بندہ کو حق نہیں ہے۔ البتہ یہ کر سکتے ہیں کہ مثلاً ایسی تقریب سے ایک دن پہلے جا کر تحفہ تحائف دے دیں کہ تقریب میں شرکت سے بوجہ منکرات معذور ہوں لیکن آپ کی محبت کا حق اس طرح ادا کر رہا ہوں۔

۱۱۱۷ **حال**: یا مثلاً ملاقات کرنے میں بھی وہ ہر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی بہانے حاضر ہونے کا تقاضا کرتے ہیں جو میرے لیے بوجہ علمی مصروفیات ناممکن ہے ایسے حالات میں طریق اسلم کا حضرت والا سے درخواست کرتا ہوں۔

جواب: دوسرے تیسرے دن ملاقات بھی ضروری نہیں سال میں ایک دو بار ملاقات صلہ رحمی کے لیے کافی ہے الا یہ کہ کوئی حق واجب ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۱۸ **حال**: الحمدللہ بازار اور آفس کے اندر نظر کی حفاظت کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ مگر ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہم چار لڑکے مل کر آفس کے کوارٹر میں رہتے ہیں۔ ساتھ والے لڑکوں نے ٹی وی رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے اکثر اوقات کوئی فلم وغیرہ لگی ہو تو وہ بھی دیکھ لیتا ہوں یا خبر نامہ سنتا ہوں جو اکثر خواتین ہی پیش کرتی ہیں۔

جواب: ہرگز ایسا نہ کریں، سخت گناہ ہے۔ اسباب گناہ سے دور رہنا فرض ہے ورنہ مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اس لیے کوئی دوسرا امکان تلاش کریں۔

۱۱۱۹ **حال**: میں تبلیغی جماعت سے بھی وابستہ ہوں۔ کچھ احباب کہہ رہے ہیں کہ تم نے دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہوا ہے۔ یعنی تصوف اور جماعت کا کام اکٹھا نہیں چل سکتا۔ حضرت کیا یہ درست ہے۔؟ اور میرے لیے کیا حکم ہے۔

جواب: ایسا کہنے والا نادان ہے دو کشتیاں نہیں ہیں ایک ہی کشتی ہے، تبلیغ بھی دین کا شعبہ ہے مکاتب قرآن اور مدارس علمیہ بھی دین کا شعبہ ہیں، تزکیہ کے لیے خانقاہیں بھی دین کا شعبہ ہیں دلیل یہ آیت ہے؛

﴿ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾

پھر دو کشتیاں کیسے ہو گئیں۔ اگر یہ دو کشتیاں تھیں تو بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک کیوں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی جوتیاں اُٹھائیں اور خانقاہی زندگی گذاری اور تبلیغ کا چلہ لگانے کے بعد مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ کیوں خانقاہوں میں جاتے تھے؟ دین کا ہر شعبہ ہمارا ہے، اہم ہے اور ایک ہے اس لیے ایک ہی کشتی ہے نادانوں اور جاہلوں کی باتوں پر نہ جائیں۔ دین میں ایک دوسرے کے رفیق بنو فریق نہ بنو۔

انھی صاحب کا دوسرا خط

۱۱۲۰ **حال**: حضرت ٹی وی والے کمرے سے دوسری جگہ کرائے پر کمرہ لے کر منتقل ہوگیا ہوں۔ دُعا فرمائیں۔ اسبابِ گناہ سے بھی بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب: بہت دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ دل وجان سے دُعا سے۔

۱۱۲۱ **حال**: تبلیغی جماعت سے متعلقہ سوال کا مدلل جواب عنایت فرما کر آپ نے میرے تمام خدشات دُور کر دیئے جو نادانوں نے میرے ذہن میں پیدا کر دیئے تھے۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۱۱۲۲ **حال**: دفتر میں ایک کافر منیجر تعینات ہوا ہے۔ اس کو سلام بھی کرنا پڑتا ہے، اور کاروباری معاملات پر گفتگو بھی کرنا پڑتی ہے۔ تو کیا اس بات کی اجازت ہے۔

جواب: سلام نہ کریں، آداب کہہ دیں اور دل میں یہ نیت کریں کہ آ میرے پاؤں داب تا کہ اِکرام کافر لازم نہ آئے۔ کافر سے معاملات جائز موالات یعنی محبت اور میل جول حرام ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۱۱۲۳ **حال**: میں اپنے تمام معاملات جو خانقاہ آنے پر ہوتے ہیں اپنے رشتے داروں اور آفس میں لوگوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کر رہا ہوں۔ مجھے ایسے لگتا ہے جیسے میں تکبر کر رہا ہوں مجھے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ میں اپنے چھوٹے چھوٹے عملوں کو بہت بڑھا رہا ہوں۔ باوجود احساس کے اس میں کمی نہیں ہو رہی ہے بلکہ زیادتی ہو رہی ہے۔

جواب: اپنی عبادت وذکر و معمولات لوگوں کو دکھا نا ریا ہے جس سے عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ سوچیں کہ عمل کی محنت بھی ہوئی اور دکھا وا کرنے سے محنت بھی ضائع ہوئی اور مستحق عذاب بھی ہوا۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا

معلوم ہوا کہ دکھاوے سے بجائے عزت کے ذلت ملتی ہے۔

۱۱۲۴ **حال**: حضرت والا میں فجر کی نماز میں اُٹھنے کے لیے بہت پریشان ہوں صبح الارم بھی لگاتی ہوں پھر بھی کبھی کبھار نماز قضا ہو جاتی ہے اصل میں دیر سے سونا ہوتا ہے اور دن میں بھی دوپہر میں مدرسے جاتی ہوں آکر گھر میں پڑھاتی ہوں تو آرام کا ٹائم نہیں ملتا جس کی وجہ سے رات کو نیند بہت گہری آتی ہے گھر میں سب سے پہلے نماز پڑھتی ہوں اُٹھ کر روتی بھی ہوں حضرت والا پھر بھی قبر کے عذاب سے ڈر لگتا ہے اگر اس طرح نماز قضا ہو تو گناہ نہیں۔

جواب: مدرسہ جانا اور پڑھانا فرض نہیں ہے نماز فرض عین ہے اگر مدرسہ اور پڑھانے کی وجہ سے نماز قضا ہوتی ہے تو مدرسہ اور پڑھائی ترک کر دیں جلد سوئیں اور صبح کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں۔

۱۱۲۵ **حال**: میرے جیٹھ کے گھر میں ٹی وی ہے اس لیے پریشان رہتی ہوں میں تو نیچے نہیں جاتی مگر میرا بیٹا جاتا ہے رات کو میرے شوہر بھی جاتے ہیں دُعا فرمائیں اللہ ان لوگوں کو نفرت دلا دے۔

جواب: اگر بیٹا بڑا ہے تو اس کو سمجھائیں اور گناہ کے نقصانات بتائیں اور اگر چھوٹا ہے تو اس کو نہ جانے دیں۔ شوہر سے ادب سے کہیں کہ بچہ ٹی وی سے خراب ہو جائے گا اس کو نہ دکھائیں۔

۱۱۲۶ **حال**: میرے شوہر نیچے جاتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا کہ وہ ایسے ہی سامنے آئیں۔ میرے گھر کے لیے دُعا فرمائیں کہ محبت کی فضاء قائم ہو جائے اور گھر والے باشرع ہو جائیں۔

جواب: بس خود نافرمانی سے بچیں اور شرعی پردہ کریں شوہر سے ابھی کچھ نہ کہیں دُعا کریں کبھی خوشگوار مزاج دیکھ کر مسئلہ بتا دیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۲۷ **حال**: حضرت والا میں چونکہ مدرسہ میں پڑھاتی ہوں اس وجہ سے مصروفیت صبح ساڑھے سات سے گیارہ بجے تک رہتی ہے۔ پھر نماز وطعام اور گھریلو اُمور اور بچوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پھر شام چار بجے سے چھ بجے تک شعبہ فہم دین کی طالبات کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور میں چونکہ گھر میں بالکل اکیلی ہوں لہٰذا شام کو گھر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پھر رات کو مطالعہ ہوتا ہے۔ مدرسہ کی مصروفیات میں انفرادی اعمال کا موقع یا تو بالکل نہیں ملتا یا پھر کم ملتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی عمل کچھ عرصہ تک چلتا ہے مگر تعلیمی اور گھریلو اور بچوں کی ذمہ داری میں پورا کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ بلکہ انتظامی مصروفیات اور مدرسہ کے بچوں کی تعلیم وتربیت سے شوہر اور اپنے بچوں کے حقوق میں کوتاہی ہوتی رہتی ہے۔

جواب: عورت کے ذمہ شرعاً اپنے شوہر اور اپنے بچوں کی ذمہ داری ہے نہ کہ مدرسہ کے بچوں کی تعلیمی ذمہ داری۔ اگر اصل ذمہ داری میں خلل واقع ہورہا ہے تو مدرسہ کو خیرباد کہیں۔ آپ کے ذمہ شوہر کی خدمت اور اپنے بچوں کی تربیت ہے نہ کہ دوسروں کے بچوں کی تربیت۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۲۸ **حال**: جب کمرے میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی تین صفات بیان فرمائی ہیں، حلیم الطبع، رحیم المزاج، رقیق القلب لیکن یہ تینوں صفات پہلے میں سمجھتا تھا کہ میرے اندر ہیں لیکن آپ سے ملنے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی تو ہوا بھی نہیں لگی مجھ کو۔

جواب: علیہ السلام پورا لکھنا چاہیے "ؑ" بنانا صحیح نہیں۔ دُعا اور تدبیر کریں یہ صفات بہ تکلف اپنے اندر پیدا کریں۔

۱۱۲۹ **حال**: کسی کی کوئی بات بری لگے یا تکلیف پہنچ جائے تو دوبارہ اس شخص کو

دیکھنے کا بھی دل نہیں چاہتا شدید بغض اس کے لیے دل میں پیدا ہوجاتا ہے اور اس کو نیچا دکھانے کے لیے دن رات دل میں پلاننگ کرتا ہوں۔

جواب: جس شخص سے کینہ ہو اسے معاف کردیں اور اس سے بے تکلف میل جول شروع کردیں، چند دن میں دل سے کینہ نکل جائے گا۔ کینہ وہ ہے کہ اپنے ارادہ واختیار سے دل میں کسی کی برائی رکھے اور اس سے بدلہ لینے یا تکلیف پہنچانے کی تدبیر بھی کرے لیکن اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ گئی اور طبیعت اس سے ملنے کو نہ چاہے تو یہ طبعی انقباض ہے جو گناہ نہیں ہے۔

۱۱۳۰ **حال**: پچھلے خط میں غصہ کی بیماری کا ذکر کیا تھا جب جواب موصول ہوا کہ جس پر بے جا غصہ کرو اس سے سب کے سامنے معافی مانگو۔ یہ علاج اتنا خطرناک لگا کہ خوف سے ایک مہینہ ہونے کو ہے اگر غصہ آتا ہے تو علاج سوچنے پر ہی غصہ ختم ہوجاتا ہے کہ اتنا مشکل کام کون کرے گا۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ!

۱۱۳۱ **حال**: حضرت! ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پہلے میرے اندر دنیا کی محبت اور ہوس کا گٹر ابل رہا تھا لیکن آپ کی صحبت سے اس مرض سے شفا ہوگئی ہے۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ!

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۳۲ **حال**: میری سب سے بڑی بیماری تکبر ہے، جب کوئی میری تعریف کرے تو بہت خوش ہوتی ہوں، کبھی کبھار کسی کو حقارت کی نگاہ سے بھی دیکھتی ہوں۔

جواب: تکبر کے معنی ہیں اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا، تعریف سے خوش ہونا تکبر نہیں لیکن لوگوں سے تعریف چاہنا حبِ جاہ ہے اور لوگوں کے تعریف کرنے سے یا بغیر تعریف خود کو اچھا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ جب کوئی تعریف کرے تو اپنے کو اس کا اہل نہ سمجھیں اور دل میں شکر کریں کہ

اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے کہ میرے عیوب کو چھپالیا۔سوچیں کہ مجھے کسی کو حقیر سمجھنے کا کیا حق ہے، ممکن ہے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہواور ممکن ہے میرا کوئی عمل اللہ کو ناپسند ہواور میری پکڑ ہوجائے۔روزانہ صبح وشام اللہ تعالیٰ سے یہ جملہ کہیں کہ یا اللہ! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کم تر ہوں فی المآل۔

۱۱۳۳ **حال**: اور ایسا لگتا ہے کہ میرا کوئی بھی عمل دِکھاوا اور رِیا کاری سے خالی نہیں ہے۔میں اخلاص پیدا کرنا چاہتی ہوں۔

جواب: ریا اور دِکھاوا نیت اور ارادہ سے ہوتا ہے۔ریاء کی تعریف ہے؛ اَلْمُرَاءَ اۃُ فِی الْعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنْیَوِیٍّ، وسوسۂ ریا، ریا نہیں ہے۔ہر کام سے پہلے نیت کریں کہ یہ کام میں اللہ تعالیٰ کے لیے کررہی ہوں پھر وسوسہ آئے تو پرواہ نہ کریں بس اللہ سے رجوع رہیں اور استغفار کریں۔

۱۱۳۴ **حال**: کتابوں کے ساتھ ساتھ میں حفظ القرآن کرتی ہوں اور اس وجہ سے چھ گھنٹے کے لیے نہیں سوسکتی ہوں۔

جواب: چھ گھنٹے نیند ضروری ہے، خواہ معمولات کم کرنے پڑیں خواہ حفظ میں کمی کرنی پڑے، صحت نہیں ہوگی تو فرائض بھی چھوٹ جائیں گے، نفل کے لیے فرائض و واجبات چھوڑنا جائز نہیں، صحت کی حفاظت فرض ہے۔کتابوں کے ساتھ حفظ کرنا مشکل کام ہے۔ایک کام کریں یا حفظ یا کتابیں۔

۱۱۳۵ **حال**: بدگمانی بھی بہت جلدی سے دل میں آتی ہے۔اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: بدگمانی کا وسوسہ آنا بدگمانی نہیں ہے۔جب تک اس پر جزم اور یقین نہ ہو مثلاً دل میں یقین ہو کہ فلاں میں یہ عیب ہے۔علاج اس کا یہ ہے کہ یہ سوچیں کہ مجھے اپنا عیب اس کے اندر نظر آرہا ہے جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر آئینہ کو برا کہنے لگے اور یہ سوچیں کہ بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل کا مطالبہ ہوگا تو

دلیل کہاں سے لاؤں گی اور حسن ظن پر کوئی دلیل طلب نہیں کی جائے گی، لہٰذا بدگمانی کر کے مقدمہ میں اپنی گردن پھنسانا کہاں کی عقلمندی ہے۔

۱۱۳۶ **حال**: اپنے والدین پر بہت جلدی سے معمولی باتوں پر غصہ اور غضبناک ہوتی ہوں۔ پھر ان سے بے ادبی کے ساتھ بولتی ہوں، افسوس کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتی ہوں لیکن پھر بھی دوسری مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

جواب: اب تک جو بے ادبی کی ہے اس کی معافی ماں باپ سے مانگیں، اگر پھر غلطی ہو تو ان کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگیں، اس کے بعد اگر غلطی ہو تو اُن کے جوتے لے کر اوپر کا حصہ تین منٹ تک سب کے سامنے سر پر رکھیں۔ ایک مہینہ کے بعد حالات کی اطلاع کریں یا جنوبی افریقہ میں جو میرے خلفاء ہیں ان سے اصلاحی تعلق کر لیں کیونکہ قریب کا مصلح زیادہ مفید ہوتا ہے۔

۱۱۳۷ **حال**: میں خوبصورت اور اچھے کپڑے اور جوڑے پسند کرتی ہوں، ان کو خریدنا اور پہننا کیسا ہے۔ کیا یہ حبِ دنیا ہوگی اور اللہ کی محبت کو دل میں داخل ہونے کے لیے حائل بنے گی؟

جواب: اس کا زیادہ اہتمام اچھا نہیں جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر تقریب میں نیا لباس ہو، جب تک کپڑے جوتے وغیرہ موجود ہوں بے ضرورت نئے نہ بنوائیں، وہی کپڑے ہر تقریب میں پہنیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس عورت کے دل سے زیور اور کپڑوں کی محبت نکل گئی یہ علامت ہے کہ وہ صاحب نسبت ہوگئی۔

۱۱۳۸ **حال**: میری زندگی میں عمل نہیں ہے۔ کھانے سے پہلے کی دُعا اور نیند سے اُٹھنے کی دُعا بھی بھول جاتی ہوں تو ہر قدم پر سنت کے مطابق زندگی کیسے گذار سکتی ہوں؟ اس کے لیے پریشان رہتی ہوں۔

جواب: یہ احساس کہ عمل نہیں ہے بہتر ہے اُس احساس سے کہ میں بہت عمل

کرنے والی ہوں، سب سے بڑی سنت تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنا ہے، سنن مؤکدہ کا اہتمام ضروری ہے، سنن عادیہ پر جس قدر عمل ہو جائے مؤجب قرب ہے، پریشان ہونا صحیح نہیں۔ عمل کرنا مطلوب ہے نہ کہ پریشان ہونا۔

۱۱۳۹ **حال**: میں پردہ کرتی ہوں لیکن خاندان کے مردوں سے نہیں کرتی، بہت ارادہ کرتی ہوں لیکن جب وقت آتا ہے تو کمزور پڑ جاتی ہوں اور ہمت نہیں ہوتی۔

جواب: دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمت کر کے اعلان کر دیں کہ آج سے میں نے شرعی پردہ شروع کر دیا ہے، کوئی نامحرم میرے سامنے نہ آئے۔ ہمت سے کام لیں، کچھ مشکل نہیں۔ خاندان کے محرموں سے پردہ کرنا اصل پردہ ہے۔ غیر خاندان والوں سے بچنا تو آسان ہے۔

۱۱۴۰ **حال**: نماز وغیرہ سب اللہ کی فرماں برداری بھی جاری ہے، توبہ بھی بڑے اخلاص سے کرنے کی کوشش کرتی ہوں، تمام گناہوں سے توبہ کر چکی ہوں، شرعی پردہ بھی کرتی ہوں لیکن میری ایک دُعا قبول نہیں ہوتی ایسا لگتا ہے کہ میرے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہیں۔

جواب: ہرگز ایسی بدگمانی نہ کریں، اللہ تعالیٰ اگر ناراض ہوتے تو ایمان نہ دیتے اور نیک اعمال کی توفیق نہ دیتے، بزرگوں سے تعلق نہ ہوتا، یہ گمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت محبت رکھتے ہیں، مؤمن کی دُعا رد نہیں ہوتی لیکن قبولیت کی کئی صورتیں ہیں، کبھی وہی چیز دے دیتے ہیں جو بندہ مانگ رہا ہے، کبھی وہ چیز نہیں دیتے مستقبل میں اس سے بڑی کوئی چیز عطا فرما دیتے ہیں، کبھی اس دُعا کے بدلہ میں کوئی مصیبت ٹال دیتے ہیں اور جس کو دنیا میں کچھ نہیں دیتے تو اس دعا کے بدلہ میں اس کا جنت میں درجہ بڑھا دیتے ہیں۔

۱۱۴۱ **حال**: پچھلے دوخطوط میں یہ عرض کرتا رہا ہوں کہ بدنگاہی سے بچ رہا ہوں لیکن اتنے دنوں تک اپنے کو بچانے کے بعد مجھ سے پھر بدنگاہی ہوگئی لیکن اس پر بہت افسوس ہوا کہ اتنے دن تک بچنے کے بعد مجھ سے بدنگاہی کیوں ہوئی اس پر شیطان اورنفس نے مجھے مایوس کرنے کی کوشش کی کہ تو اس مرض سے نجات حاصل نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔

جواب: افسوس ہونا تو بہت مبارک ہے لیکن مایوس کرنا شیطان کا کام ہے۔ شیطان کے کہنے میں نہ آؤ۔ توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں، چاہے ایک کروڑ ہوں، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، بس آیندہ کو تقویٰ کا عزم رکھو۔ لیکن عزم اس کا نام ہے کہ جب گھر سے نکلو تو ارادہ کرکے نکلو کہ نہیں دیکھنا ہے خواہ کتنی ہی تکلیف ہو، خواہ جان جاتی رہے لیکن نہیں دیکھوں گا اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دُعا کرو۔

۱۱۴۲ **حال**: حضرت والا کی برکت سے اب پھر بدنگاہی سے بچنے لگا ہوں لیکن دل میں ایک طوفان مچا ہوا ہے کہ کسی طرح گناہ کرنے کا موقع مل جائے۔

جواب: طوفان مچنے سے کچھ نہیں ہوتا، تقاضائے گناہ گناہ نہیں ہے، اس پر عمل کرنا گناہ ہے۔ بس تقاضے پر عمل نہ کرو۔

۱۱۴۳ **حال**: اور یہ بدنگاہی سے بچنا بھی گناہ کا موقع نہ ہونے کی وجہ سے ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ اگر نفس کو گناہ کرنے کا موقع مل گیا تو یہ مجھ پر غالب آجائے گا۔

جواب: اللہ بچانے والا ہے، اس پر بھروسہ رکھو، گناہ کا موقع نہ ملنا بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ دل میں پکا ارادہ رکھیں کہ لاکھ موقع ملے ہرگز گناہ نہیں کروں گا اور گڑگڑا کر دعا بھی کرتے رہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۴۴ **حال**: بعد تسلیم بصد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ الحمدللہ بدنگاہی سے بچنے کی توفیق حضرت والا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے لیکن میرا نفس تنگ کرتا رہتا ہے کسی کو دیکھنے کے لئے خاص طور پر جب کوئی نزدیک سے گذر جائے یا اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ دیکھنے کو مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن حضرت والا کی برکت سے بچ رہا ہوں۔

جواب: نفس کے تنگ کرنے سے پریشان نہ ہوں۔ نفس کو گناہ کے تقاضوں سے روکنے ہی سے تو اللہ کا قرب ملتا ہے۔ نفس میں گناہوں کا تقاضا نہ ہونا مطلوب نہیں، تقاضے ہوں اور پھر نفس کو گناہوں سے بچانا مطلوب ہے۔ اس توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔

۱۱۴۵ **حال**: لا الٰہ الا اللّٰہ کے وِرد میں ضرب لگانے کی اجازت ہے یا بغیر ضرب کرتا رہوں اور کس کیفیت کے ساتھ؟

جواب: بغیر ضرب کے لا الٰہ پر دائیں طرف کو اور الا اللّٰہ پر بائیں طرف کو ہوجائیں، جیسے جھومنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ لا الٰہ پر سوچیں کہ غیر اللہ سے دل پاک ہوگیا اور الا اللّٰہ پر سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور میرے دل میں داخل ہورہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔

۱۱۴۶ **حال**: حضرت اس میں پہلے اسم جلالہ کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھوں یا بغیر ملائے پڑھتا رہوں؟

جواب: بعض کو ملا کر پڑھنے میں مزہ آتا ہے بعض کو بغیر ملائے، جس طرح دل چاہے کر سکتے ہیں، اس کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ پہلے اللہ پر جل جلالہ کہنا واجب ہے۔

۱۱۴۷ **حال**: مناجات مقبول اور ذکر اللہ کبھی روزانہ ایک منزل پڑھ لیتا ہوں، کبھی کبھار ناغہ بھی ہوجاتا ہے۔ اس کی قضاء کس طرح کروں؟

جواب: اس کی قضا نہیں ہے۔ دوبارہ شروع کردیں۔

۱۱۴۸ **حال**: بعض مشائخ نے منزل پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ نیز بعض دعائیں اساتذہ کرام بتاتے ہیں۔ حضرت! اگر آپ کی اجازت ہو تو مؤخر الذکر اوراد پڑھتا رہوں؟

جواب: شیخ ایک ہوتا ہے، جس طرح جسمانی معالج ایک ہوتا ہے۔ کیا مختلف معالج کے مشوروں پر بیک وقت عمل کرتے ہو؟ شیخ کے مجوزہ اذکار کافی ہیں۔

۱۱۴۹ **حال**: ذکر میں یکسوئی نہیں ہورہی ہے، دُعا اور توجہات کی ضرورت ہے۔

جواب: ذکر مطلوب ہے یکسوئی نہیں، نفعِ ذکر پر موقوف ہے نہ کہ یکسوئی پر۔

۱۱۵۰ **حال**: عرض ہے کہ میں پیشہ کے اعتبار سے ایک ڈاکٹر ہوں اور مجھے آپ سے بیعت ہوئے تقریباً چار ماہ ہوئے ہیں۔ نظروں کی حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے تو خصوصاً زنانہ مریضوں کو دیکھنا پڑتا ہے جیسے بعض امراض میں ان کی آنکھوں اور زبان کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے اس لیے اس میں بھی کوتاہی ہوتی ہے۔

جواب: عورتوں کے لیے پردہ لگادیں پردہ کے بغیر نہ دیکھیں، عورتیں پردہ کے پیچھے بیٹھیں ان کی آنکھیں وغیرہ دیکھنا ہو تو کسی لیڈی ڈاکٹر کے پاس بھیج دیں، رازق اللہ ہے اور اگر مجبوراً دیکھنا پڑے تو کہہ دیں کہ چہرہ اس طرح چھپائیں کہ صرف آنکھ یا زبان دکھائی دے۔

۱۱۵۱ **حال**: پہلے میں دوسروں کو نیک اعمال کی ترغیب دیتا تھا اب اس کا بھی بالکل جی نہیں چاہتا اور تقریباً چھوڑ دیا ہے۔ مجھے بتائیں میں کیا کروں۔

جواب: دوسروں کو دین کی ترغیب دینے سے خود کو عمل کی توفیق ہوتی ہے۔ اپنی اصلاح کی نیت سے ترغیب دیا کریں۔

۱۱۵۲ **حال**: حضرت والا کچھ عرصہ سے کسی بھی معذور کو دیکھ کر افسوس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے عزیز و حکیم ہونے کا استحضار زیادہ رہتا ہے۔

جواب: غم ہونا اور اس کے دفعیہ کی دُعا و تدبیر کرنا عزیز و حکیم کے استحضار سے متصادم نہیں بلکہ تقاضائے رحمت ہے۔ اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کے انتقال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمِ مبارک سے آنسو جاری تھے اور فرمایا کہ تیرے فراق سے اے ابراہیم ہم غمگین ہیں۔ غم نہ ہونا اگر کوئی اچھی بات ہوتی تو آپ کو غم نہ ہوتا۔

۱۱۵۳ **حال**: اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی معذوری سے حفاظت فرمائی اور معذور کو دیکھ کر پڑھنے والی دُعا پڑھ لیتا ہوں جس کی وجہ سے دل کو خاص سُرور اور مزہ آتا ہے۔

جواب: دُعا پڑھنا تو مسنون ہے اور جس مصیبت میں وہ مسلمان بھائی مبتلا ہے اس سے اپنی حفاظت کی درخواست ہے اس لیے آہستہ پڑھنے کا حکم ہے تاکہ اس مبتلاءِ مصیبت کو سُن کر رنج نہ ہو مگر معذور پر رحم آنا چاہئے اور اس کی صحت کے لیے دُعا کرنا چاہئے اور اس کی ہمت بڑھانی چاہئے کہ ان شاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ سُرور آنا شانِ رحمت کے خلاف ہے۔ یہ سوچیں کہ خدانخواستہ اگر اللہ آپ کو اس معذوری میں مبتلا کر دے تو سرور اور مزہ آئے گا؟

۱۱۵۴ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم آپ سے مرید ہونے سے پہلے میں اقبال کی شاعری کو پڑھتا تھا اور مجھے سب سے زیادہ اشعار اقبال ہی کے یاد ہیں۔ ان کے اشعار سے ان کی حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ سے بھرپور عقیدت ظاہر ہوتی ہے کیا میں اقبال جیسے صوفی شعرا کے عارفانہ کلام کا مطالعہ کر سکتا ہوں؟

جواب: جس کا عمل سنت و شریعت کے مطابق نہ ہو اس کو صوفی کہنا جائز نہیں۔ جو متبع سنت نہ ہو اس کا کلام مفید نہیں ہوتا اور توفیقِ عمل نہیں ہوتی۔

۱۱۵۵ **حال**: حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے یوں بھی خوب الحاح وزاری کے

ساتھ دُعاؤں کی توفیق ہوتی ہے مگر احقر ایک سوبیس برس کی قید لگانے کو دل سے پسند نہیں کرتا۔ اصلاح کی غرض سے اس باب میں حضرت والا دامت برکاتہم کی تائید یا تردید کو دل چاہتا ہے مبادا میرا عمل جسے میں تقاضائے محبت پر محمول کرتا ہوں کہیں نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق نہ بن جائے۔

جواب: میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک سوبیس سال کی عمر مانگا کرتے تھے۔

۱۱۵۶ **حال**: حضرت ابھی پچھلے مہینے ختم بخاری شریف کی محفل میں ایک مدرسے میں مجھے خصوصی طور پر دعوت دی گئی چونکہ حضرت والا کی طرف سے اس طرح کی محفلوں میں شرکت کی اجازت زبانی عطا ہو چکی ہے اس لیے حضرت کے علم میں لائے بغیر کبھی کبھار ہر سال مذکورہ محفلوں میں حاضری ہو جاتی ہے۔ عموماً مدارس میں ناظمِ محفل مجھے دعوت دیتے ہوئے میرا تعارف کرواتے ہیں اور حضرت والا سے جو خصوصی نسبت حق تعالیٰ کے فضل سے اس نا کارہ کو حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہیں مگر اس بار جہاں میں پہلی مرتبہ محفل میں حاضر تھا بالکل عام اور سادہ انداز میں مجھے صرف یہ کہہ کر پکارا کہ ''اب میں فلاں صاحب کو اشعار سنانے کے لیے دعوت دوں گا'' نہ جانے کیوں مجھے ایسا انداز اچھا نہیں لگا۔ حضرت والا سچ عرض کرتا ہوں کہ ناچیز حضرت والا کے حوالے کے بغیر کچھ نہیں واللہ کچھ نہیں۔ میں نے ایک نظم بے دلی سے سنائی اور دوستوں کے ہمراہ واپس آنے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا جس کی ایک وجہ محفل کی بدنظمی بھی تھی۔ ناظم صاحب مجھے پکار کے کسی کام سے چلے گئے، لوگوں نے چلنا پھرنا شروع کر دیا۔ محفل کی ایسی بے ترتیبی اور ہڑبونگ نے میری طبیعت پر برا اثر ڈالا اور میں باوجود مہتمم مدرسہ کے نائب کے اصرار پر وہاں نہیں رُکا۔ راستے ہی میں خیال آنے لگا کہیں میرا عمل کِبر کے سبب تو نہیں۔ انتہائی بے چین ہوں کہ لوگ پوچھتے ہیں تو دماغ آسمان پر ہے۔ ہزار خود کو

یہ سمجھا کر تسلی دے رہا ہوں کہ حضرت والا کے حوالے کے بغیر مجھے کیوں پکارا گیا، محفل میں بے ترتیبی کیوں ہوئی مگر طبیعت میں گھبراہٹ بہت ہے۔

جواب: ایسی محفلوں کی بدنظمی اور ناقدری و بے ترتیبی سے گھبرانا بزرگوں کا راستہ ہے۔جس کو جو شرف حاصل ہے اس کا تذکرہ کرنا چاہیئے، اس کو نظر انداز کرنا اکرام کے بھی خلاف ہے۔جس سے طبعی انقباض سے بزرگ بھی مستثنیٰ نہیں۔مطمئن رہیں۔

❁❁❁❁❁

۱۱۵۷ **حال**: مجھے آپ کی جمعرات والی مجلس میں آتے ہوئے گھبراہٹ سی ہوتی ہے۔آپ کی مجلس میں آنے میں دل نہیں لگتا۔

جواب: معلوم ہوا کہ آپ کو اس فقیر سے مناسبت نہیں ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے لہٰذا کسی دوسرے شیخ سے تعلق کریں جس سے مناسبت ہو اور آئندہ ہماری مجلس میں نہ آئیں۔

❁❁❁❁❁

۱۱۵۸ **حال**: جب آپ کے مواعظ میں پڑھتی ہوں تو میرے دل کی حالت ہی بدل جاتی ہے، دل کسی چیز میں نہیں لگتا، لیکن جب تک یہ مواعظ پڑھتی ہوں تو ایسا ہوتا ہے، لیکن پھر دنیا کے جھنجھٹوں میں پھنستی ہوں تو پھر خود کو نکال نہیں پاتی، چار بچوں کی ماں ہوں۔

جواب: اپنے بال بچوں کی پرورش کرنا بھی دین ہے یہ دنیوی جھنجھٹ نہیں۔

۱۱۵۹ **حال**: بھراپُرا گھر ہے، کچھ سگے سوتیلے رشتے ہیں، دن میں کئی مسائل ہو جاتے ہیں، سب اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں، دین سے دور ہیں، ایسے میں اکثر اپنے آپ کو بہت اکیلا محسوس کرتی ہوں۔

جواب: جس کے ساتھ اللہ ہو تمام انبیاء کرام ہوں تمام صحابہ کرام اور اولیاء عظام ہوں وہ کہاں اکیلا ہے۔ ہماری برادری تو بہت بڑی ہے اکیلا تو وہ ہے جس کا

اللہ نہیں۔

۱۱۶۰ **حال:** آپ کا فرمان ہے کہ کسی مصلح کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی اور نفس کی خواہشات مغلوب نہیں ہوسکتیں جب تک پیر کا سلسلہ سایہ نہ ہوتو حضرت صاحب ایک عورت کے لیے کیا حکم ہے کیونکہ اس کے لیےتو ممکن نہیں کہ وہ کسی نیک، صالح یا پیر کی صحبت میں رہے۔

جواب: پیر بھی عورت کے لیے نامحرم ہے۔عورت کے لیے پیر کی صحبت میں رہنے کا حکم نہیں ہے۔جب نبی نے صحابیات سے پردہ کیا ہےتو وہ پیر جعلی اور دنیا دار ہے جو عورتوں کو ساتھ رکھے۔عورتیں کسی متبع سنت وشریعت پیر کا وعظ پردہ سے سنیں، اس کی کتابیں پڑھیں، کیسٹ سنیں اور محرم کے دستخط کرا کے اصلاحی خط وکتابت کریں اسی سے وہ اللہ والی بن جائیں گی۔

۱۱۶۱ **حال:** حضرت والا کاش میرے دل کا بھی یہ حال ہو جائے جو آپ کے ان اشعار میں ہے ؎

اور اپنی معرفت کی مجھے ایسی شان دے
ہر ذرّہ کائنات کا تیرا نشان دے
اپنا پتا دے مجھ کو یوں اپنا نشان دے
جاؤں جہاں بھی دل مرا بس تجھ پہ جان دے

جواب: ضرور ایسا ہی ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔اللہ کی راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ بے شمار عورتیں بھی اللہ والی ہوئی ہیں۔

۱۱۶۲ **حال:** حضرت جی! آپ کی دعا سے میں پردہ استقامت سے کر رہی ہوں۔ رشتہ دار طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں لیکن میرے دل کو پورا اطمینان ہے جو پہلے نہ تھا۔

جواب: ماشاء اللہ، بہت دل خوش ہوا، اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ۔

۱۱۶۳ **حال**: حضرت جی! ایک مسئلہ جو میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں لوگ شادی میں لڑکی کی قیمت بھی وصول کرتے ہیں اور شادی میں رخصتی سے پہلے ولیمہ کا کھانا لڑکی کے گھر پر لڑکے والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

جواب: بالکل خلاف سنت ہے، بدعت ہے۔

۱۱۶۴ **حال**: اس کے علاوہ تحائف دینا جو محفل میں سب کو دکھائے جاتے ہیں اور دینا ضروری ہوتا ہے ورنہ بہت برا منایا جاتا ہے اور شادی میں ڈھول والا عورتوں کی محفل کے درمیان کھڑا ہو کر ڈھول بجاتا ہے اور عورتیں اس کے گرد مل کر ناچتی ہیں ایسی شادی میں شرکت نہ کرنا جبکہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحمی کا گناہ تو نہ ہوگا۔

جواب: یہ قطع رحمی نہیں اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے جو فرض ہے۔ایسی مجالس میں شریک ہونا صلہ رحمی نہیں بلکہ گناہ کا ارتکاب ہے۔جس مجلس میں گناہ ہو رہا ہو وہاں شریک ہونا جائز نہیں۔

۱۱۶۵ **حال**: غیبت سے بچنے کی کوشش کرتی ہوں جہاں ایسا ماحول ہو تو خاموش رہتی ہوں۔

جواب: غیبت سن کر خاموش رہنا بھی صحیح نہیں یا تو ان کو روک دیں یا اس مجلس سے اُٹھ جائیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۶۶ **حال**: احقر نے چار پانچ سال قبل اپنی اصلاح کے لیے ہردوئی حاضر ہونے کے لیے اجازت چاہی تو حضرت والا ہردوئی نے فرمایا کہ فی الحال سفر درپیش ہے اور یہ بھی فرمایا کہ کسی خلیفہ سے رجوع کر لیجئے پھر احقر کو حضرت کی کتاب معارفِ

مثنوی کے مطالعہ کی سعادت نصیب ہوئی پھر تو حضرت آپ کی کتابوں کا شوق بڑھتا گیا اور بہت ہی ذہنی سکون نصیب ہوا اور گناہوں سے بے رغبتی عطا ہوئی یہاں تک کہ ایک مضمون پڑھتا ہوں تو اس کو کئی کئی جگہ سناتا ہوں اور عجیب خوشیاں محسوس ہوتی ہیں۔ حضرت ہردوئی دامت برکاتہم کو احقر نے ان حالات کی اطلاع کی تو حضرت نے فرمایا کہ آپ کا تعلق حکیم صاحب سے مناسب معلوم ہوتا ہے ان سے خط و کتابت رکھیے حضرت کا یہ والا نامہ منسلک ہے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ حضرت والا میں کیا عرض کروں کہ خلوت ہو یا جلوت، اُٹھتا ہوں یا بیٹھتا ہوں چلتا ہوں یا پھرتا ہوں اکثر اوقات حضرت والا کا تصورِ پاک اس نا کارہ کو گھیرے رہتا ہے اور حضرت والا ایک عجیب سی حالت رہتی ہے۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو چھلکتے رہتے ہیں، ضبط کی بھی کوشش کرتا ہوں، کوئی وقت ہو، کوئی موقع ہو، آپ ہی کا گویا جلوہ ہے اور قلب میں تو بس گویا ایمانی حلوہ ہے۔ حضرت والا ہر لمحہ میں حضرت والا کی یادوں کے سائے میں جیتا رہتا ہوں ہر گھڑی میں گویا جام کوثر پیتا رہتا ہوں۔

جواب: ماشاء اللہ محبت شیخ مبارک ہو۔ اہلِ محبت بہت جلد اللہ کا راستہ طے کرتے ہیں۔

۱۱۶۷ **حال**: حضرت والا پھر بار بار یہ خیال آتا رہتا ہے کہ بڑے حضرت والا شاہ ہردوئی دامت برکاتہم کی جانب تو رغبت کم ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ ''غلو'' اور بے ادبی لازم آجائے جبکہ بڑے حضرت والا دامت برکاتہم ہی کی دُعاؤں کا ثمرہ ہے۔

نوٹ: یہ عریضہ حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں لکھا گیا تھا لیکن وصال کے بعد ارسال کر رہا ہوں۔

جواب: نہیں! نہ یہ غلو ہے نہ بے ادبی بلکہ جس سے مناسبت زیادہ ہوتی ہے اس کی طرف رغبت اور محبت زیادہ ہوتی ہے۔ آپ کو جو احقر سے محبت ہے اس کی

وجہ کمالِ مناسبت ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے نہ کہ کمالات پر۔ کمالات تو ہمارے بڑوں ہی میں تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۶۸ **حال**: احقر نے حضرت والا شاہ ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد خواب دیکھا کہ میں مسجدِ نبوی میں دروازہ سے داخل ہورہا ہوں اور میرے آگے بہت سے حضرات ہیں جو اندر داخل ہورہے ہیں اور مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ آگے حضرت شاہ ہردوئی کا جنازہ ہے اور پھر یہ خیال آیا کہ حضرت کو روضہ اقدس میں یا جنت البقیع میں بس...... آنکھ کھلنے کے بعد خوشی محسوس ہوئی اور درود شریف پڑھا اور دعائیں کیں۔

جواب: بہت مبارک خواب ہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے درجاتِ عالیہ کی بشارت ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۱۶۹ **حال**: حضرت والا آپ کبھی میرے قلب میں ہوتے ہیں اور کبھی سامنے بھی۔ حضرت کیا عرض کروں آنجناب کا تصورِ مبارک اکثر وبیشتر عطا ہوتا رہتا ہے۔ واللہ بس میں کیا بتاؤں کہ مجھے کیا کیا عطا ہوتا رہتا ہے۔ حضرت والا جیسے ہی باطل خدا نظر آجاتے ہیں ویسے ہی اہل اللہ یعنی (آنجناب) نظر آجاتے ہیں۔ پھر تو بس قلب میں گویا اللہ نظر آجاتا ہے۔ حضرت والا کی محبت کی بدولت احقر نے بہت خوشیاں پائیں۔ حضرت والا اکثر ایسا محسوس ہوتا رہتا ہے کہ سامنے کوئی بت نظر آنے پر گویا حضرت دل میں ہوتے ہیں اور گویا سامنے بھی ہوتے ہیں اور پھر تو گویا حضرت کی بدولت یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ بھی میرے قریب ہے اور زبان پر کبھی حضرت حضرت ہوتا ہے پھر اللہ اللہ بھی ہوتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ ببرکتِ حضرت والا۔

جواب: آپ کے حالات سے بہت مسرت ہے۔ یہ سب محبتِ اشد کے آثار

ہیں، مبارک ہو۔ شیخ کی محبت تمام مقامات کی کنجی ہے۔ اہلِ محبت بہت جلد اللہ کا راستہ طے کرتے ہیں مگر تقویٰ سے رہنا ضروری ہے یعنی ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچنا۔

۱۱۷۰ **حال**: میرے حضرت! نہ جانے کتنے مواقع ایسے آتے ہیں کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے گویا آنجناب کے آمنے سامنے دُکھڑے کہتا رہتا ہوں، بس کیا کہوں اللہ وہ دن بھی لائے کہ خادم کو آنجناب کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ قدم بوسی عطا ہو، گویا احقر کو انوکھی عید عطا ہو جائے گی۔ دُعا فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ میری مراد پوری فرمادیں۔ ان کے خزانۂ غیب میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی اور احقر کی خوشی پوری ہو جائے گی۔

جواب: دل و جان سے دُعا ہے بلکہ یہ فقیر خود آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۷۱ **حال**: خدمتِ عالیہ میں عرض ہے کہ حضرت والا بخیر و عافیت ہوں گے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ حضرت والا کس قدر کشش ہے آنجناب کے نام پاک میں کہ زبان پر آتے ہی جسم میں جان آجاتی ہے اور دل ہشاش بشاش ہو جاتا ہے (سبحان اللہ) حضرت والا صرف ایک نظر آنجناب کو حرم کعبہ میں حضرت والا مولانا شاہ ابرار الحق صاحب کے ساتھ دیکھا ہے، بار بار وہ ملفوظ یاد آتا ہے کہ ایک نظر دیکھے جو ہار دے دل (سبحان اللہ) حضرت والا بار بار خیال آتا رہتا ہے کہ کیسی ہوگی وہ عاشقوں کی بستی جیسا کہ حضرت کے خادم فرما رہے ہیں کہ ؂

اہلِ دل سے دلوں کو ملا لیجئے
بستیٔ عشق میں گھر بنا لیجئے

جواب: مبارک ہو، شیخ کی محبت دراصل حق تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے۔ جس قدر جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے اسی قدر شیخ کی محبت ہوتی

ہےاور جس قدر شیخ کی محبت ہوتی ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے۔

❁❁❁❁❁

۱۱۷۲ **حال**: میں اس سال دورہ حدیث میں ہوں لیکن میری کیفیت یہ ہے کہ میرا دل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بالکل خالی ہے اور بہت سخت ہے گویا اس آیت کا مصداق ہے؛

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً

(سورہ بقرہ ؛ آیت ۷۴)

نہ احادیث سے اثر لیتا ہے نہ قرآن کی تلاوت سے نہ نماز سے۔

جواب: ہرگز ایسی بات نہیں ہے، محبت کے الوان (رنگ) مختلف ہوتے ہیں، ایمان خود محبت کی دلیل ہے، اگر محبت نہ ہوتی تو ایمان ہی نہ لاتے۔ آپ کا قلب قساوتِ قلبی کا مصداق نہیں۔ قساوتِ قلبی یہ ہے کہ نافرمانیوں پر جری ہو اور توبہ بھی نہ کرے، عقلی ندامت بھی نہ ہو۔

۱۱۷۳ **حال**: میں ہر وقت اس فکر میں ہوں کہ میرا دورۂ حدیث پاک کا سال ہے، اگر مجھے اب بھی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ملی تو کب ملے گی؟

جواب: یہ فکر بھی محبت کی دلیل ہے جیسے کہ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے گر اس کی حسرت ملے

۱۱۷۴ **حال**: یہ بھی فکر رہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر احادیث پڑھنے کا مزہ اور عمل کا شوق کیسے پیدا ہوگا؟

جواب: محبوب کے دروازہ پر پڑا رہنا محبت کی علامت نہیں ہوتی؟ حدیث پاک کے دروازہ تک پہنچ گئے، شکر کرو اور پڑے رہو، محبت اور شوق پیدا ہونے کی

ضمانت یہی استقامت ہے۔ عشق بزبان حال کہتا ہے ۔

بر درم ساکن شو و بے خانہ باش

عمل سے محبت میں اور محبت سے عمل میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے بڑا عمل گناہوں سے بچنا ہے۔ روزانہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچنا اور ذکر اللہ کا اہتمام کرنا اور اہل محبت کی صحبت اختیار کرنا محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۱۱۷۵ **حال**: حضرت والا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آج تک دُعاؤں میں یا، اللہ کے خوف سے اپنے گناہوں پر نادم ہو کر میرا آنسو کا ایک بھی قطرہ نہیں نکلا۔ میں اس رمضان میں عمرے کے لیے بھی گیا تھا، وہاں لوگوں کو بہت روتے ہوئے دیکھا لیکن میرا آنسو کا قطرہ نہیں نکلا۔

جواب: آنسو نہ نکلنے کا غم ہونا یہ دل کا رونا ہے جو آنکھوں کے رونے سے بھی افضل ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کا سا منہ بنا لیں، رونے والے نادمین میں شمار ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جنوبی افریقہ سے ایک خلیفہ عالِم کا عریضہ

۱۱۷۶ **حال**: نہایت شرمندگی کے ساتھ لکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ اس طویل عرصہ میں حضرت والا سے کتابت کا رابطہ موقوف رہا لیکن حضرت والا کی شفقت (شفقت پدری سے زیادہ) اور بے حد کرم کے سہارے کے واسطہ سے عفو کی امید باندھ کر قلم کو حرکت دے رہا ہوں۔

جواب: سب معاف ہے۔ آپ کی محبت کا دل کو یقین ہے جو خط لکھنے یا نہ لکھنے پر موقوف نہیں۔ جب توفیق ہو فوراً خط لکھ دیا کریں خواہ کتنی ہی دیر ہو جائے اور یہ حال ہو ۔

حیا طاری ہے تیرے سامنے میں کس طرح آؤں
نہ آؤں تو دلِ مضطر کو لے کر پھر کہاں جاؤں

۱۱۷۷ **حال**: گناہوں سے ایسی نفرت محسوس ہوتی ہے جیسا کوئی پاخانہ کھانے سے نفرت کرتا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ بہت مبارک حال ہے، نعمتِ عظمیٰ ہے۔

۱۱۷۸ **حال**: اس کیفیت کے زوال کا خوف رہتا ہے، دوام اور استقامت کا سائل ہوں۔

جواب: مبارک خوف ہے۔ دل سے دُعا ہے۔ یہ خوف زوال سے حفاظت اور نعمت میں ترقی کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۱۷۹ **حال**: اہلِ خانہ سے جمال کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: ولایت کی کسوٹی بیوی سے حُسنِ سلوک ہے۔ لاکھ تہجد وتلاوت وذکر ہو، اگر بیوی کو کسی درجہ میں ایذا پہنچاتا ہے تو سب بے کار ہے، لہٰذا اس کا خیال رکھیں کہ اس کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچے۔ جمال کی کوشش ایسی کیجئے کہ سراپا جمال بن جائیے۔ خَیْرُ کُمْ خَیْرُ کُمْ لِاَ ھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُ کُمْ لِاَ ھْلِیْ۔ (الحدیث)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۸۰ **حال**: میں مکمل شرعی پردہ اور حفاظت نظر کے اہتمام کے ساتھ ایم بی بی ایس کے امتحانات دے رہی ہوں، بس صرف آنکھوں پر جالی نہیں لگاتی یعنی آنکھیں کھلی رکھتی ہوں اور الحمد للہ حضرت والا سے بیعت بھی ہوں۔ حضرت! مجھے اللہ والی بننے کا بہت شوق ہے، آپ پلیز میرے لیے دُعا کریں، بعض حضرات کہتے ہیں کہ میں یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے اللہ والی نہیں بن سکتی۔ حضرت میں بہت پریشان ہوں اس وجہ سے، آپ مجھے ضرور بتائیں کہ کیا اللہ والی بننے کے لیے مجھے یونیورسٹی چھوڑنا ضروری ہے؟ جبکہ یہ میرے والدین کی دیرینہ خواہش ہے

کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ حضرت! آپ نے مجھ سے تقریباً ایک ماہ پہلے فرمایا تھا کہ یونیورسٹی جالی لگا کر جاؤں، شروع میں بہت جوش رہا لیکن اب وہ ماند پڑ گیا اور میں بغیر جالی لگائے جا رہی ہوں۔ کل میں (Viva) دے کر آئی ہوں، الحمدللہ ایک نظر بھی سر کو نہیں دیکھا اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے تھے لیکن جالی نہیں لگائی۔

جواب: اللہ والا بننے کے لیے گناہوں سے بچنا ضروری ہے اور یونیورسٹی میں عموماً شریعت کی پابندی مثلاً شرعی پردہ کا اہتمام تقریباً ناممکن ہے، مثلاً جب آنکھوں پر جالی نہیں تو شرعی پردہ کہاں رہا اور (Viva) میں اگر آپ نے نامحرم کو نہیں دیکھا لیکن اس نے تو آپ کو دیکھا اور ناظر اور منظور یعنی دیکھنے والے اور دکھانے والی دونوں پر لعنت آئی ہے اور مورِدِ لعنت ولی اللہ کیسے ہوسکتا ہے۔ والدین کی دیرینہ خواہش پوری کرنا ضروری نہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا فرض ہے، لہٰذا اگر جالی نہیں لگا سکتیں تو یونیورسٹی کو چھوڑ دیں، ویسے بھی یونیورسٹی کا ماحول ایسا گندہ ہوتا ہے کہ کسی وقت بھی نفس بہکا سکتا ہے اور پلک جھپکنے میں بالکل گمراہ کرسکتا ہے، لہٰذا ایسے ماحول میں رہنا جہاں دین ہر وقت خطرہ میں ہو کہاں کی عقلمندی ہے، کتنی عورتیں بڑی بڑی اللہ والی ہوئی ہیں، وہ کیا سب ڈاکٹر تھیں؟ لاکھوں ڈاکٹرنیاں گذر گئیں جنہیں کوئی جانتا بھی نہیں اور اللہ والیوں کا نام تاریخ میں زندہ ہے۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

۱۱۸۱ **حال**: حضرت آپ نے خط میں فرمایا کہ ''میں اگر جالی نہیں لگا سکتی تو یونیورسٹی کو چھوڑ دوں'' دوسرے بیان میں آپ نے مشورہ دیا کہ میں یونیورسٹی چھوڑ دوں، یعنی کہ اگر میں جالی لگا کر جاؤں تو جائز ہے؟

جواب: میڈیکل کالج میں جہاں لاشوں کا پوسٹ مارٹم بھی ہوتا ہے اوران کے

پوشیدہ اعضا دکھائے جاتے ہیں لڑکیوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں یہ تو مفتی حضرات بتائیں گے، پوری تفصیل کسی مستند دارالافتاء کو لکھ کر فتویٰ حاصل کریں اور اس پر عمل کریں، احقر نے تو صرف اتنا بتایا تھا کہ عورت کو شرعی پردہ ضروری ہے اور چہرہ کو چھپانا شرعی پردہ میں داخل ہے۔ فی نفسہ کون سی تعلیم جائز ہے اور کون سی نہیں یہ بتانا مفتی کا کام ہے لیکن تعلیم ہو یا غیر تعلیم شرعی پردہ ضروری ہے جس تعلیم میں بے پردگی ہو ایسی تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۸۲ **حال**: احقر کی اہلیہ کے ساتھ احقر کی روزانہ کم و بیش تھوڑی بہت لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ ایک مرتبہ بندہ نے اس سے پوچھا کہ گھر سے باہر تو تقریباً ہر شخص میری عزت کرتا ہے، میری رائے کا احترام کرتا ہے، میری موجودگی کو اہم سمجھتا ہے اور گھر میں صورت حال بالکل برعکس ہے تو اس نے کہا کہ آپ ظاہری طور پر تو دین دار ہو سکتے ہیں لیکن باطنی طور پر دین سے دُور ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس بات کا تمہیں کس طرح پتہ چلا تو اس نے بتایا کہ میں نے دو تین مرتبہ خواب میں آپ کو بے ڈاڑھی دیکھا ہے اور آپ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مشغول بہت خوش نظر آ رہے ہیں اس طرح آپ کی حقیقت میرے اوپر خواب کے ذریعہ عیاں ہو چکی ہے۔

جواب: خوابوں پر اس درجہ یقین کرنا بالکل حرام ہے۔ خوابوں کی تعبیر اکثر اُلٹی ہوتی ہے۔ ایک شخص نے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی وفات کے بعد دیکھا کہ ان کہ چہرہ پر ڈاڑھی نہیں ہے۔ ایک عالم نے اس کی تعبیر یہ دی کہ یہ شیخ کے جنتی ہونے کی بشارت ہے کیونکہ جنت میں ڈاڑھی نہیں ہوگی۔ یہ خواب تو آپ کے لیے بھی بشارت ہے۔ خواب دیکھ کر کسی سے بدگمانی کرنا بالکل حرام ہے، خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا، خواب وحی نہیں ہے، شیطان لڑانے کے لیے ایسے

خواب دِکھا دیتا ہے، بیوی کو نرمی سے سمجھا دیں، عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، ان کی لاکھ خطاؤں کو معاف کرنا چاہئے۔

۱۱۸۳ **حال**: بندہ آپ سے اس مسئلہ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ بندہ کسی حد تک یہی جذبہ رکھتا ہے مگر اپنے نفس پر اللہ کی توفیق سے ضبط کر کے نیکی کے داعیہ کے وقت نیکی کرتا ہے اور گناہ کے داعیہ کے وقت اپنے نفس پر ضبط کر کے اللہ کی توفیق سے گناہ سے بچتا ہے۔ کیا اس صورت میں عدم اخلاص لازم نہیں آتا۔

جواب: یہی تو مطلوب ہے اور عین اخلاص ہے، اس سے عدم اخلاص کیسے لازم آیا؟

۱۱۸۴ **حال**: اور میری اہلیہ کے دو تین خواب اس عدم اخلاص کے اظہار کا ذریعہ بنے، نیز یہ کہ بندہ ہر وقت اپنے اخلاص کے بارے میں فکرمند رہتا ہے کہ نہ معلوم اس عمل کو شرفِ قبولیت حاصل ہوگا یا نہیں لیکن الحمدللہ عمل بھی نہیں چھوڑتا، الحمدللہ معمولات میں آپ کی برکت سے دن بدن بہتری آ رہی ہے۔

جواب: خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا، بیداری کے عمل سے تنزل ہوتا ہے اور بیداری کے عمل سے ترقی ہوتی ہے جیسا عمل ویسی جزا، اخلاص کے بارے میں فکرمند رہنا مبارک ہے، بندہ کا کام ہے کہ کرتا رہے اور ڈرتا رہے، نہ اتنا کرے کہ ڈرنا چھوڑ دے، نہ اتنا ڈرے کہ کرنا چھوڑ دے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۸۵ **حال**: حضرت صاحب! ایک نیا مسئلہ مزید درپیش ہوگیا ہے۔ میرا ایک لڑکی کی طرف بہت زیادہ رجحان ہوگیا ہے اور میں اس سے تعلق رکھنا چاہتی ہوں محض اس وجہ سے کہ وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور ہے بھی اچھی لڑکی۔ میرے دل میں اس کے لیے بہت زیادہ محبت ہے۔ تو اس میں کوئی قابل مذمت بات ہے، یا اس سے تعلق میں کوئی قباحت ہے۔ میری غرض یہ ہے کہ جس طرح میں

اس سے محبت کرتی ہوں تو وہ بھی مجھ سے اسی طرح محبت کرے اور ہمارا تعلق دوستوں والا ہو، تو یہ تعلق رضائے الٰہی کے لیے تو نہ ہوا بلکہ محض ایک خواہش ہے۔ برائے مہربانی مجھے مشورہ عنایت فرمائیے۔

جواب: اختلاط مع الانام یعنی زیادہ تعلقات بڑھانے کو صوفیاء نے منع فرمایا ہے، غیر ضروری تعلق سے پرہیز کریں جبکہ اس میں نفس کی شمولیت کا بھی خطرہ ہے، اَلْمُتَّقِیْ مَنْ یَّتَّقِیُ الشُّبُهَات متقی وہ ہے جو شبہ کی بات سے بھی پرہیز کرے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۸۶ **حال**: ایک گذارش یہ ہے کہ ذکر کی تعداد زیادہ رکھی جائے، تھوڑے ذکر سے ناکارہ کو مکمل تسکین حاصل نہیں ہوتی، لیکن یہ گذارش بھی مرشد کے حکم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

جواب: ہمارے یہاں ذکر زیادہ نہیں بتایا جاتا کیونکہ اس زمانے میں بوجہ ضعف اعصاب و دماغ کثرتِ ذکر کی متحمل نہیں بلکہ گناہوں سے بچنے پر زور دیا جاتا ہے کیونکہ ولایت کثرتِ ذکر پر نہیں، گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ اِنْ اَوْلِیَآءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ فرمایا ہے اِلَّا الذّٰکِرُوْنَ نہیں فرمایا ہے معمولاتِ ذکر کا پرچہ مُرسَل ہے، اس میں لکھی ہوئی تعداد سے زیادہ ہرگز نہ کریں۔ بس ہر سانس کو گناہ سے بچائیں۔

۱۱۸۷ **حال**: اگر اجازت ہو تو درود شریف اور ذکر اللہ کو بڑھا لوں؟ جو حکم ہوگا اس پر عمل کروں گا۔

جواب: نہیں، ذکر اللہ بڑھانے سے زیادہ گناہ چھوڑنے پر زور دیں، خصوصاً نگاہ کی حفاظت پر، خاندان کی نامحرم عورتوں کو بے پردہ سامنے نہ آنے دیں، غیر شرعی تقریبات میں شرکت نہ کریں، ایسی شادی بیاہ میں شرکت نہ کریں جہاں گناہ ہو رہے ہوں، گھر میں ٹی وی وغیرہ نہ رکھیں، حرام مال سے بچیں غرض ولایت گناہ

چھوڑنے سے ملتی ہے، کثرتِ ذکر سے نہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۸۸ **حال**: اکثر اوقات اپنی کم ظرفی کا احساس ہوتا ہے کہ میں بہت ناقدرا ہوں، محبت میں بھی ٹھنڈا ہوں، دوسروں کو دیکھو! کیسے قدردان اور شیخ کے کس درجہ عاشق ہیں مگر تم پاس ہوتے ہوئے بھی ناقدری کرتے ہو، تم کو تو چپک جانا چاہیے تھا، فنافی الشیخ ہو جانا چاہئے تھا مگر اسی گدھے کی طرح ہو جو کان میں گر کر سانس بھی لیتا رہا۔

جواب: یہ احساس کہ مجھ سے قدر نہیں ہو رہی ہے مبارک ہے۔ وہ دن محرومی کا ہوگا جس دن خدانخواستہ یہ احساس ہو گیا کہ مجھ سے حق ادا ہو گیا۔

۱۱۸۹ **حال**: حضرت جی یہی اک تڑپ ہے، اس نے مجھے بے چین کیا ہوا ہے کہ کب میرے دل کو یہ بات نصیب ہوگی کہ میرا دل بھی اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہو جائے اور وہ جانِ جاناں میرے قلب کو اپنا مسکن بنا لے۔ بس اکثر و بیشتر تنہائی میں اسی اُدھیڑ بن میں لگا رہتا ہوں، حضرت والا میرے درد کا درماں کر دیجئے۔

جواب: ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا، بس کام میں لگے رہیں، جلدی نہ کریں، دھیمی رفتار سے بندہ اللہ تک پہنچتا ہے۔

۱۱۹۰ **حال**: کبھی تو مجھے اپنی شقاوت اور بدبختی کا خیال ہونے لگتا ہے کہ تم مجھے شقی اور بدبخت معلوم ہوتے ہو کہ جس طرح شیطان نے لکھا ہوا دیکھا تھا کہ ایک شخص اس درگاہِ عالیہ سے دھتکار دیا جائے گا، کہیں تمہارا ابھی یہی حال نہیں ہونے والا؟

جواب: توبہ کریں، یہ اللہ تعالیٰ سے سوءِ ظن ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں، اگر شقاوت مقدر ہوتی تو بزرگوں سے تعلق کی توفیق ہی نہ ہوتی نہ دوسرے اعمالِ صالحہ کی توفیق ہوتی۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اللہ تعالیٰ بندہ کے گمان کے ساتھ ہیں، اس لیے اچھا گمان رکھنا ضروری ہے۔

۱۱۹۱ **حال**: حضرت والا میری یہ انتہائی بے بسی کی فریاد ہے کہ مجھے میرے مالک

اور خالق سے، اُس جانِ تمنا سے ملا دیجئے۔ میں تو بہت دُعا کرتا ہوں مگر کسی صورت دل کو آرام نہیں آتا۔ ہر وقت دل میں یہی بات رہتی ہے کہ پتہ نہیں کب ہماری منزل آئے گی، ابھی تو بہت دور ہے، پتہ نہیں کتنا عرصہ لگے گا، حضرت میری تو یہ حالت ہے کہ ؎

کٹ رہی ہے عمر میری اس طرح
مضطرب ہو مرغِ بسمل جس طرح

یہ امتحان، یہ انتظار بہت گراں ہے، بعض اوقات تو اس کو سوچ کر اور اس طوالت کو دیکھ کر انتہائی کم ہمت اور نیم جاں سا ہو جاتا ہوں کہ پتہ نہیں میرا دلبر، میرا مقصود، وہ جانِ جاں کب میری گلی میں آئے گا۔ اپنے آپ کو بالکل بے بس اور تھکا ہوا پاتا ہوں کہ پتہ نہیں کب میری منزل آئے گی؟ اور پھر یہی سوچنے لگ جاتا ہوں کہ تمہارے اخلاص میں، طلب میں، تمہاری شیخ سے محبت میں کمی ہے۔

جواب: آپ کا کام راستہ چلنا ہے، منزل پر پہنچنا آپ کے اختیار میں نہیں اس لیے منزل سے زیادہ راہ کی فکر کریں، جو صحیح راہ پر ہوتا ہے وہ منزل پر بھی پہنچ جاتا ہے اور صحیح راہ یہ ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں، گناہوں سے بچتے رہیں، معمولات کی پابندی کریں، اطلاعِ حالات کرتے رہیں اور یقین رکھیں کہ جو اللہ کو چاہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ضرور ملتے ہیں لیکن جلد بازی نہیں کرنی چاہیے، بعض دفعہ نفس کی یہ چال ہوتی ہے کہ غیر اختیاری باتوں کے پیچھے ڈال کر اختیاری اعمال اور اصلاح کی مشقت سے بچانا چاہتا ہے۔

۱۱۹۲ **حال**: حضرت جب کبھی نظر بچاتا ہوں تو دل کو کوئی خاص صدمہ نہیں ہوتا اور کبھی ہو گیا تو ہو گیا، جس کو کہتے ہیں کہ حرام تمنا کا خون بہانا اور دل کا ٹوٹنا وہ چیز مجھے نصیب نہیں، اس لذت سے میں محروم ہوں، شاید اسی وجہ سے منزل سے بھی دور ہوں کہ جب غم اور حسرت ہی نہیں ہوتی تو پھر اللہ کیسے ملے۔

جواب: صدمہ محسوس ہونا ضروری نہیں، بعض وقت مجاہدہ کی عادت ہوجاتی ہے تو تکلیف محسوس نہیں ہوتی، لیکن ابتداء میں جو تکلیف ہوئی تھی اب تکلیف کا عادی ہوجانے کے بعد ہر مجاہدہ پر وہی اجر ملے گا، خواہ تکلیف محسوس ہو یا نہ ہو۔

۱۱۹۳ **حال**: مجھ کمینے اور نالائق کی ایک انتہائی التجا نہ گزارش ہے کہ للہ ؎

صنما رہِ قلندر سزدار بمن نمائی
کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

حضرت لِلّٰہ میرے درد کا درماں کیجئے، مجھے میرے ربا سے ملا دیجئے، کہاں تک ضبط اور صبر ہو، حضرت مجھے صبر نہیں آتا، مجھ سے صبر نہیں ہوتا، کیا کروں، میری ایک ہی گذارش ہے، میرے دل نے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے، آہ! کب میرا مولا مجھے ملے گا، یہ انتظار کب ختم ہوگا، کب میں اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہوں گا، کب میں بھی اللہ کے عشق میں جلوں گا؟ میری جلن اور کڑھن صرف اللہ کے لیے ہے، مجھے کچھ نہیں چاہیے، مجھے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات چاہیے، کب تک مارا مارا پھروں، اللہ جی میری فریاد سن لیجئے، جذب فرمالیجئے، میرے دل کو اپنا مسکن بنالیجئے ؎

بابِ رحمت پر ترے اے شاہِ جہاں
دے رہا ہوں دستکِ آہ و فغاں

جواب: یہ شوق اور تڑپ مبارک ہے اور حصولِ منزل کی نوید ہے، بہت دل خوش ہوا لیکن جلد بازی مناسب نہیں۔ کام میں لگے رہو، انجام کی اور منزل کی فکر نہ کرو، کام انجام تک اور راستہ منزل تک خود پہنچا دیتا ہے، جو اس راستہ پر چل رہا ہے منزل تک ان شاء اللہ ضرور پہنچے گا، کام کو خود کام پہنچا دیتا ہے انجام تک۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۹۴ **حال**: ایک صاحب جو اپنی سالی کے عشق میں مبتلا ہو گئے اور ایک عرصہ مبتلا رہے لیکن بعد از خرابی بسیار نادم ہو کر تائب ہو گئے لیکن یہ ندامت کبھی مایوسی کی حد تک پہنچ جاتی اور کبھی نفس دوبارہ گناہ پر اُکساتا۔ انہوں نے حضرت والا کو اپنا حال تحریر کیا۔ حضرت والا کا جواب اور بے مثل علاج۔

جواب: آپ کا خط ملا، سب سے پہلے تو آپ سے یہ کہتا ہوں کہ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، آپ کی یہ پریشانی اور ندامت دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے اور وہ ان شاء اللہ آپ کو اس دلدل سے نکال لیں گے۔ اگر حق تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو آپ کو یہ پریشانی لاحق ہی نہ ہوتی، گناہوں کے گٹر میں پڑے رہنے میں ہی مزہ آتا اور کبھی اس سے نکلنا ہی نہ چاہتے۔ حق تعالیٰ کا فضل ان شاء اللہ دستگیری فرمائے گا اور آپ کو نجات عطا فرمائے گا، ہم جس مالک کے بندے ہیں وہ زندہ حیّ وقیّوم ہے، ہماری تباہیوں اور بربادیوں کی انتہاؤں کو ان کے فضل کا نقطۂ آغاز ہماری آبادیوں کی عظیم الشان تعمیر میں تبدیل کرنے پر قادر ہے۔ فکر نہ کریں اور جو علاج لکھا جا رہا ہے اس پر عمل کریں، اللہ کی رحمت سے اُمید ہے کہ شفاء کامل نصیب ہوگی۔

(۱) سالی سے عشق کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اس سے دوری اور شرعی پردہ کا اہتمام نہیں کیا۔ آپ لاکھ عمامہ باندھیں، لمبا کرتا شلوار پہنیں، سر گنجا کریں، سسرال سے لڑائی کریں حتیٰ کہ اس لڑکی کو بری طرح جھڑک دیں لیکن اگر شرعی پردہ کا اہتمام نہ ہوگا تو دوبارہ اس سے صلح کر کے گناہ میں مبتلا ہو جاؤ گے، لہٰذا سب سے پہلے یہ کریں کہ اس سے دُوری، دُوری اور بہت دُوری اختیار کریں اور سختی سے پردہ کریں، اس معاملہ میں بالکل نرمی نہ کریں بلکہ مکان اور محلّہ بدل دیں اور اتنی دور چلے جائیں جہاں اس کا آنا ممکن نہ ہو۔ نگاہ سے اس کو نہ دیکھیں، دل میں اس کا خیال نہ پکائیں، زبان سے اس کا تذکرہ نہ کریں، کانوں سے اس

کی بات نہ سنیں، نہ کسی سے اس کا تذکرہ سنیں، ہاتھ سے اس کو نہ چھوئیں، پاؤں سے اس کے پاس چل کر نہ جائیں۔ اپنے سارے جسم کے اعضا پر مارشل لا لگا دو کہ وہ نافرمانی نہ کر پائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ وہ اب لفٹ نہیں دیتی، یہ تو اور اچھا ہے اور غیبی مدد ہے، سوچ لو کہ یہ دنیاوی حسین کیسے بے وفا ہوتے ہیں۔ ایسے بے وفا حسن پر جھاڑو مارو، صرف ایک ہمارا اللہ باوفا ہے جو زمین کے اوپر بھی اور زمین کے نیچے قبر میں بھی، برزخ میں بھی، حشر میں بھی، جنت میں بھی ہر حال میں ہمارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہے۔ ایسے باوفا مولیٰ کو چھوڑ کر ان ہگنے موتنے گلنے سڑنے والی لاشوں کو دل دینا سخت نادانی، حماقت اور پست خیالی ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا جب بوڑھی ہو کر اس کا حسن زائل ہو جائے گا اور سامنے آئے گی تو ایک نظر دیکھنے کو دل نہ چاہے گا۔ اس وقت بغلیں جھانکو گے اور چاہو گے کہ اس کے سامنے سے بھاگ جاؤں۔ آہ! ایک وقت ایسا آئے گا جب نفس کے تقاضے سے اس کو نہ دیکھو گے لیکن تب کوئی اجر نہ ملے گا۔ آج اللہ کے حکم سے اس کو چھوڑ دو پھر دیکھو کیسا عظیم الشان انعام ملتا ہے۔ واللہ! کہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا عمل ہے کہ دل میں فوراً حلاوتِ ایمانی کو پاؤ گے اور جان محسوس کرے گی کہ ان کی رحمت نے ہمارا پیار لے لیا۔ اس کے برعکس ان حسینوں سے دل لگایا تو بے چینی اور بے سکونی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ فنائیتِ حسن پر میرے دو شعر ہیں۔

لڑکی اماں بن گئی، پھر نانی ہوگئی
تاریخ حُسن و عشق کی یوں فانی ہوگئی
رسوائیِ دوام نافرمانی ہوگئی
اور قلب و جاں کی اس طرح ویرانی ہوگئی

اندامِ نہانی پر مرنا پست خیالی ہے۔

یہ عالم عیش و عشرت کا یہ حالت کیف و مستی کی
بلند اپنا تخیل کر، یہ سب باتیں ہیں پستی کی
جہاں دراصل ویرانہ ہے گو صورت ہے بستی کی
بس اتنی سی حقیقت ہے فریبِ خوابِ ہستی کی
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ بن جائے

(۲) عزت لوٹنے کا جب خیال آئے تو سوچو کہ اگر کوئی تمہاری ماں یا بہن یا بیٹی یا بیوی یا پھوپھی کے ساتھ ایسا خیال کرے تو کیا تم اس کو پسند کرو گے؟ آپ کو کتنی غیرت آئے گی، جو بات آپ اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لیے کیسے پسند کرتے ہو۔ یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے۔ جتنا تعلق آپ کو اپنی ماں بہن بیٹی وغیرہ سے ہے، اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے بندیوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتے کہ ان کی بندیوں کی عزت لوٹی جائے چاہے وہ بندی خود بھی راضی ہو۔ یہ حق تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔ اس دستور العمل پر روزانہ عمل کریں۔

(۱) چوبیس گھنٹے میں جو وقت اطمینان کا ہو ایک گھنٹہ نکالو اور اول تنہائی میں دو رکعت توبہ کی پڑھ کر بالغ ہونے سے لے کر اب تک کے تمام گناہوں سے توبہ و استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ میں بڑا نالائق ذلیل بدکار بے غیرت ہوں، اے میرے رب اگرچہ میرے گناہوں کی تھاہ نہیں لیکن آپ کی رحمت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے، اپنی رحمت واسعہ کے صدقہ میں میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔

(۲) اس کے بعد دو رکعت نماز حاجت پڑھیں اور دعا کریں کہ اے میرے رب میں نے اپنی عمر کا عظیم حصہ گناہوں میں تباہ کر دیا، اب میری اس تباہ شدہ عمر پر رحم فرمائیے اور میری اصلاح فرما دیجئے اور ہگنے موتنے گلنے سڑنے والی لاشوں

کے عشق سے نجات عطا فرمائیے اور میرے دل کو پاک فرما دیجئے۔ اے اللہ! آپ نے خود فرمایا ہے کہ اگر ہمارا کرم نہ ہو تو تم میں سے کوئی پاک نہیں ہو سکتا پس اے اللہ آپ میری اصلاح اور تزکیہ کا فیصلہ فرمائیے۔ خوب گڑگڑا کر یہ دعا کرو۔

(۳) اگر میسر ہو تو کپڑوں میں عطر لگا کر تین سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کریں، اس طرح کہ لا الٰہ پر یہ تصور کریں کہ قلب غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو رہا ہے اور الا اللہ پر تصور کریں کہ اللہ کا نور قلب میں داخل ہو رہا ہے۔

(۴) پھر یہ تصور کریں کہ وہ لڑکی مر گئی ہے اور اس کی لاش کا پیٹ پھول کر پھٹ گیا، اس کی آنکھ ناک سب گل کر گر گئے، لاش سے بدبو اٹھ رہی ہے اور اس پر کیڑے رینگ رہے ہیں، آنکھوں کو کیڑے لے کر بھاگ رہے ہیں اور رسیلی آنکھوں کی جگہ صرف دو سوراخ ہیں جن کے اندر بھی کیڑے بھرے ہوئے ہیں، ہونٹوں اور گالوں کو کیڑوں نے کھا لیا اور گالوں کے سوراخوں سے مردہ کے خوفناک دانت نظر آ رہے ہیں۔

(۵) اس کے ساتھ ہی یہ مراقبہ کریں کہ میرا دم نکل گیا۔ میرے بدن کے کپڑے قینچی سے کاٹ کر اتارے جا رہے ہیں اور تختہ پر ڈال کر نہلایا جا رہا ہوں، اب مجھے کفن پہنا دیا گیا اور اب احباب مجھے قبر میں لٹا رہے ہیں، قبر پر تختے لگائے جا رہے ہیں اور میری قبر پر منوں مٹی ڈال کر احباب چلے گئے۔ میں منوں مٹی کے نیچے تنہا پڑا ہوں۔ اب یہاں کون حسین آئے گا جس سے دل بہلاؤں، اب سوائے اللہ کے کون کام آنے والا ہے۔ پھر اپنے جسم کے گلنے سڑنے کا مراقبہ کریں کہ میری لاش پھٹ گئی، میرے اعضائے لذت میں کروڑوں کیڑے گھس گئے ہیں اور کھا رہے ہیں اور جسم کے ذرات کو، بالوں کو، آنکھوں کو، کانوں کو قبر میں لیے ہوئے گھوم رہے ہیں۔

(۶) پھر سوچیں کہ حشر کے میدان میں حق تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور

حق تعالیٰ دریافت فرمارہے ہیں کہ نالائق مجھے چھوڑ کر تو میرے غیروں پر کیوں نظر ڈالتا تھا۔ بتا اس کا کیا جواب ہے، میں نے تو انہیں دیکھنے کو منع کیا تھا تو کیوں میری نافرمانی کرتا تھا؟ میں نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا تھا یا ان مرنے والی لاشوں پر مرنے کے لیے پیدا کیا تھا؟

(۷) اس کے بعد تھوڑی دیر جہنم کا مراقبہ کریں کہ اس وقت جہنم آنکھوں کے سامنے ہے اور یہ وہ آگ ہے جس کی تکلیف دل تک پہنچتی ہے اور جہنمی لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں دبے ہوئے جل رہے ہیں اور ان کی کھالیں جل کر کوئلہ ہوگئی ہیں تو پھر دوسری کھال پیدا کردی گئی ہے تاکہ ان کو دکھ کا احساس زیادہ ہو اور دوزخی بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور ان کو زقوم (خاردار درخت) کھانے کو دیا جارہا ہے جس کو وہ تکلیف کے باوجود کھارہے ہیں اور پیاس میں ان کو کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جارہا ہے جس کے پینے سے وہ انکار نہیں کرسکتے بلکہ اونٹ کی طرح پی رہے ہیں اور اس پانی کے پینے سے ان کی آنتیں کٹ کٹ کر باہر آرہی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعا کرے کہ اے اللہ میرے اعمال تو جہنم ہی کے قابل ہیں مگر آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں کہ جہنم کے دردناک عذاب سے نجات کو میرے لیے مقدر فرمادیجئے اور خوب روئیں اور رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی شکل بنالیں۔

یہ اعمال روزانہ پابندی سے کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ تقاضے گناہ کے بہت کم ہوجائیں گے لیکن گناہ کے تقاضوں کے زائل ہونے کی تمنا نہ کریں ورنہ پھر مجاہدہ ہی کیا رہے گا۔ ان شاء اللہ نفس کو قابو میں کرنا آسان ہوجائے گا اور ایک دن ان شاء اللہ نجاتِ کلی عشقِ مجازی سے نصیب ہوجائے گی۔

اطمینان رکھیں! آپ پکے مسلمان ہیں، دل پر کوئی مہر نہیں لگی ہے اور اس مرض سے بھی ضرور نجات پاجائیں گے اور ان شاء اللہ وقت پر خاتمہ بھی ایمان پر

ہوگا۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں، قرضہ سے یا عشق مجازی یا کسی بھی دنیوی خوف سے خودکشی کا تو خیال بھی نہ آنا چاہئے۔ خودکشی ان امراض کا علاج نہیں بلکہ ہمیشہ کی سزا اور تکلیف کا سبب ہوگی۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

ہر حالت کا خواہ کتنی ہی سخت ہو مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہئے، گھبرانا نہ چاہئے۔ گناہ میں لاکھ ابتلاء ہو جائے، فرض کرلو مرض نہیں جاتا، بار بار مبتلا ہو جاتا ہے تو بار بار توبہ کرے حق تعالیٰ معاف فرما دیں گے، ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ بس شرط یہ ہے کہ توبہ کرتے وقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ ہو۔ وہ توبہ کرنے والے کو صرف معاف ہی نہیں کرتے، اپنا محبوب بھی بنا لیتے ہیں۔ جو ایسا کریم مالک رکھتا ہو تعجب ہے کہ وہ خودکشی کا خیال کرے! بس روتے رہو، روتے رہو، ان کی رحمت آغوش میں لے لے گی۔

میری کتاب ہے ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' اس کو خرید لیجئے اور پابندی سے پڑھیے، ان شاء اللہ بہت نفع ہوگا۔

فی الحال آپ کو اس ماحول سے ہجرت واجب ہے۔ چالیس دن کے لیے یا تو تبلیغ میں نکل جائیے یا کسی خانقاہ میں چالیس دن کے لیے جا پڑیئے۔ پھر دیکھیے کیسا نفع ہوتا ہے، کسی بزرگ سے جس سے محبت ہو اس کی خدمت میں رہ لو۔ تمام اکابر کا اِجماع ہے کہ صحبت اہل اللہ سے جتنا نفع ہوتا ہے کسی عمل سے نہیں ہوتا۔

آپ نے لکھا ہے کہ میں آپ کا سامنا کرتے ہوئے شرماؤں گا، میں کہتا ہوں کہ یہ شرم مناسب نہیں۔ میں تو آپ کو گلے لگانے کے لیے تیار ہوں۔ صرف

حسینوں سے پرہیز اللہ کی توفیق سے کرتا ہوں، باقی ہر مسلمان سے دل سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً جو لوگ عشق کا مادّہ رکھتے ہیں ان سے تو مجھے طبعاً زیادہ محبت ہے کیونکہ یہ محبت والے لوگ جب اللہ کی طرف آتے ہیں تو سر بکف اور جاں بکف آتے ہیں، ان کی محبت کا صرف رُخ بدلنا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ پر ایسی جان دیتے ہیں جو بے محبت والے نہیں دے سکتے۔ آپ کے خط سے مجھے آپ سے اور زیادہ محبت ہوگئی اور آپ کے خلوص پر یقین بڑھ گیا کہ واقعی آپ اپنی اصلاح چاہتے ہیں۔ آپ ضرور آئیے، اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ آپ پر فضل ہوگا۔ جس سے آپ حُسنِ ظن رکھتے ہیں اس کے بارے میں یہ گمان بھی رکھنا چاہئے کہ جس نے بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہے وہ کسی کو کیا حقیر سمجھے گا، وہ تو کائنات میں سب سے زیادہ حقیر خود کو سمجھتا ہے۔ آپکو یہی مشورہ ہے کہ جس خادمِ دین سے آپکو مناسبت ہو ۴۰ دن کے لیے اس کے پاس رہ پڑیں، پھر دیکھو کیا نفع ہوتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۱۹۵ **حال**: لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالب علم اپنی کلاس کے ایک ساتھی کے عشق میں مبتلا ہوگیا۔ لکھا کہ ہر وقت اس کے خیال میں مستغرق رہتا ہوں، بہت بچنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن دل کے ہاتھوں بے بس ہو جاتا ہوں، حضرت والا کا حکیمانہ، عارفانہ و عاشقانہ جواب۔

جواب: میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور سے خرید لیں اور روزانہ تین صفحے مطالعہ کریں۔

اگر چین سے زندگی گذارنا چاہتے ہو اور دنیا کی ذلت و رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو اس سے ملاقات اور ملنا جلنا بالکل ترک کردو، چاہے دل پر کچھ ہی گذر جائے لیکن اس کی گلی میں نہ جاؤ کیونکہ اس کی گلی میں سوائے بے کلی کے کچھ نہ ملے گا۔ میرا ایک شعر ہے ؎

نہ لے جاؤ مجھے اس کی گلی میں
اضافہ ہوگا میری بے کلی میں

ابھی اگر کوئی ڈاکٹر کہہ دے کہ اس لڑکے کو ایڈز یا کوڑھ کی بیماری ہے، جو اس کے پاس جائے گا اس کو بھی یہ بیماری لگ جائے گی تو بتائیے کیا اس وقت بھی آپ دل کے ہاتھوں بے بس ہو کر اس سے ملیں گے؟ یا کوئی پولیس افسر کہہ دے کہ اگر اس لڑکے سے ملے تو گولی ماردوں گا، اس وقت آپ دل کے ہاتھوں بے بس ہوں گے یا دل آپ کے ہاتھوں کے بس میں ہوگا؟ آہ! جان کی محبت میں ہم اپنی بڑی سے بڑی آرزو کا خون کر لیتے ہیں لیکن جس نے جان کو پیدا کیا ہے بتاؤ اس کی محبت کا کیا حق ہے؟ ایسے محسن پالنے والے کا جس کے احسانات میں ہم ہر لحظہ ڈوبے ہوئے ہیں کیا اتنا حق بھی نہیں کہ ایک گلنے سڑنے والی، پیٹ میں گُو مُوت لیے پھرنے والی لاش سے ہم صرف نظر کرلیں۔ دیکھو! ایک اللہ کا عاشق کیا کہتا ہے ؎

آ کہ نذرِ دردِ اُلفت ہر خوشی کرتے ہیں ہم
آ کہ خونِ آخری ارمان بھی کرتے ہیں ہم
آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو پوری نہ ہو
آرزو بھی کس قدر حسرت بھری کرتے ہیں ہم

جس آرزو سے ہمارا اللہ خوش نہیں اس آرزو پر لات ماردو۔ جان کو ان مرنے سڑنے والوں پر فدا مت کرو اللہ تعالیٰ پر فدا کر کے دیکھو، ایسی لذت پاؤ گے جو بادشاہوں کو خواب میں بھی میسر نہیں، میرا ایک شعر ہے ؎

ہم ایسی لذتوں کو قابل لعنت سمجھتے ہیں
کہ جن سے رب مرا اے دوستو ناراض ہوتا ہے

ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے سنبھل جاؤ ورنہ دین و دنیا دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اگر دل کے غلام بنے تو آخرت کا عذاب تو بعد کی چیز ہے پہلے تو ایسے شخص کی دنیا

ہی تباہ ہوتی ہے۔ سمجھ لو! یہ مجازی عشق کا بھوت دنیوی زندگی کو بھی برباد کردیتا ہے، نہ ڈاکٹری کرسکو گے نہ کوئی اور کام کرسکتے ہو اور ایسا شخص مخلوق میں بھی ذلیل وخوار ہوجاتا ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ گناہ میں ابتلاء ہوگیا تو ایک نہ ایک دن راز کھل کے رہتا ہے اور ہمیشہ کے لیے رسوائی ہوجاتی ہے۔

یہ بھی سوچو کہ اگر اس لڑکے کو معلوم ہوجائے کہ آپ اس سے نفسانی محبت رکھتے ہیں تو آپ کو کس قدر حقیر وذلیل سمجھے گا اگر شریف ہے۔ عمر بھر کے لیے آپ کی عزت اس کے دل سے نکل جائے گی۔

اس لیے اس سے قطع تعلق کرلو بلکہ صاف کہہ دو کہ آپ کی ملاقات سے میرے باطن کو نقصان پہنچتا ہے لہٰذا اللہ کے لیے میں آپ سے ملنا جلنا چھوڑ رہا ہوں۔ یہ دنیوی محبوب ہمارے دل کو آرام سے رکھنا ہی نہیں جانتے۔ آپ اس کی محبت میں تڑپ رہے ہیں اور اسے خبر بھی نہیں۔ ایک ہمارا اللہ ہے کہ جس کو دل میں بھی یاد کرو تو وہ باخبر ہے، اس کے لیے آنکھوں سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکل آئے تو وہ دیکھ رہا ہے، وہ محبوبِ حقیقی ہر وقت ہمارے ساتھ ہے، ہمارا نگراں و کارساز ہے، اس کے علاوہ کوئی دل دینے کے قابل نہیں۔ جس نے دل بنایا ہے یہ دل اُسی کو دے دو تو دل چین پائے گا ورنہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا رہے گا۔

میرا ایک رسالہ دستورِ تزکیہ نفس ہے، اس کو غور سے پڑھیں اور جیسا اس میں لکھا ہوا ہے ۵۰۰ دفعہ اگر ذکر **لا الہ الا اللّٰہ** کرسکیں تو بہت اچھا ہے ورنہ ۳۰۰ مرتبہ روزانہ کریں اور مراقبہ موت وقبر وحشر ونشر چند منٹ روزانہ کریں اور اپنے گلنے سڑنے اور حسینوں کے گلنے سڑنے کا مراقبہ کریں۔

اس پر عمل کریں، ان شاء اللہ چند دنوں ہی میں نفع محسوس کریں گے۔ حالات کی گاہ بگاہ اطلاع کریں۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

امریکہ سے حضرت والا کے ایک عالم خلیفہ کا عریضہ

۱۱۹۶ **حال**: میرے پیارے مرشد! جب آنکھ بند کرتا ہوں تو آپ کا تصور وخیال میری نظروں میں نقش ہوتا ہے۔آپ کی دُوری سے دنیا بالکل اندھیری نظر آتی ہے اور آپ کی مجلس یاد آتی ہے۔

جواب: محبتِ شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔مبارک ہو!

۱۱۹۷ **حال**: آپ کی امانت کو پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ہر اتوار باقاعدہ مجلس ہوتی ہے ان تمام احباب کے لیے جو آپ سے براہِ راست بیعت ہیں یا خط کے ذریعہ بیعت ہوئے ہیں اصلاحِ نفس اور تزکیہ کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے موضوع پر بیان کرتا ہوں لیکن خاص طور پر چار اعمال اور بدنگاہی اور عشقِ مجازی کا علاج پیش کرتا ہوں۔آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔اگرچہ لوگ مجھ کو نصیحت بھی کرتے ہیں کہ ایسی باتیں ابھی بیان مت کرو، لوگ اس کے لیے تیار نہیں ہیں لیکن میں اللہ کے بھروسے پر حکمت کے ساتھ انہی باتوں کو پیش کرتا ہوں جو میں نے آپ سے سیکھیں۔

جواب: جو ایسی نصیحت کرتے ہیں وہ یا تو نادان ہیں یا اس گناہ میں مبتلا ہیں اور اس سے نکلنا نہیں چاہتے۔ جہاں کالرا پھیلا ہو وہاں اس کی دوا کو منع کرنا سخت نادانی ہے۔آپ ان باتوں پر بالکل توجہ نہ دیں اور کھل کر بیان کریں۔آپ صاف کہہ دیں کہ میرے شیخ کا حکم ہے، میں ان باتوں کے بیان کرنے سے نہیں رُک سکتا اور جو یہ نہ کرسکے تو اس نے میرے غم اور میرے درد کو پامال کیا۔

مرے غم کی جو ترجمان نہیں
وہ زباں عشق کی زبان نہیں

اس زمانے کا سب سے بڑا فتنہ بدنگاہی اور عشق مجازی ہے۔خصوصاً امریکہ اور

یورپ میں اگر اس کا بیان نہ ہوگا تو کہاں ہوگا؟ کیا امت کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھتا رہوں اور کچھ نہ کہوں؟ خوب سمجھ لیں کہ مصلح کے لیے خاموش تماشائی بنا رہنا جرم عظیم اور موجب عذاب ہے۔

۱۱۹۸ **حال**: اس کے بعد عرض ہے کہ جب سے میں امریکہ آیا ہوں، لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا اور زیادہ اختلاط کرنے سے جی گھبراتا ہے، دل چاہتا ہے کہ جلدی بھاگ جاؤں، عوام کے ساتھ بالکل مناسبت نہیں ہے، صرف آپ کے احباب سے مناسبت ہے اور جی لگتا ہے۔ بعض اوقات دین کی خاطر لوگوں کے ساتھ مدارات اور اختلاط کرتا ہوں اور آپ کی باتیں سناتا ہوں، لیکن اس وقت طبیعت پر سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے، لیکن اللہ کے لیے برداشت کرتا ہوں اور وہ مراقبہ بھی جاری ہے کہ **مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ** ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں لیکن اس کے باوجود یہ حال ہے کہ ؎

تمنا ہے کہ اب کوئی جگہ ایسی کہیں ہوتی
اکیلے بیٹھے رہتے، یاد ان کی دل نشیں ہوتی

جلوت میں بوجھ ہے اور خلوت میں سکون، حضرت والا یہ حال کیسا ہے؟ رہنمائی فرمادیجئے۔

جواب: طبعاً خلوت کا محبوب ہونا مبارک حال ہے۔ لیکن اللہ کے لیے جلوت بہ تکلف اختیار کرنا مطلوب ہے ورنہ دین کا کام کیسے ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مجازی عشق میں مبتلا ایک طالبہ کے دو خطوط

۱۱۸۰ **حال**: پچھلا عریضہ ارسال کیا تھا۔ آنجناب نے فرمایا تھا کہ عشقِ مجازی کو ختم کرنا ہی بہتر ہے۔ بہر حال میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اس تعلق کو ختم کردوں مگر

یقین کریں کہ اس فیصلہ کے بعد مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا، دل بالکل کٹ رہا ہے، دل چاہ رہا ہے کہ فوراً اس سے بات ہو۔ ایسا لگ رہا ہے کہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ سب سے نفرت و بیزاری ہو رہی ہے۔ گھر میں سب لوگ ایک دوسرے سے ویسے ہی نفرت کرتے ہیں۔ بتائیں میں کیا کروں؟ اس وقت جو میری اس فیصلے کے بعد حالت ہے، وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔

حضرت والا! میں کیا کروں؟ اس حالت میں مجھے ایک راستہ یہی نظر آ رہا ہے کہ آپ کو عریضہ لکھوں، تمام باتیں بتاؤں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہو اور آپ کی دعائیں نصیب ہوں تاکہ گناہوں کا یہ بوجھ میرے اندر سے ختم ہو۔

کیا کروں حضرت والا! بے چینی بہت زیادہ ہے، بہت زیادہ۔ لکھتے ہوئے یہ سب بہت بُرا بھی لگ رہا ہے مگر دل بہت اندر سے گھٹ رہا ہے۔ تنہائی اتنی زیادہ محسوس ہو رہی ہے کہ بس دَم گھٹ جائے گا۔

آپ میرے لیے بہت زیادہ دُعا کریں، اس گناہ کو چھوڑ کر اس تعلق کو ختم کر کے زندگی گذارنی مشکل محسوس ہو رہی ہے۔

میں اس گناہ سے اتنی تنگ ہوں کہ دل میں اس شخص کی بہت زیادہ محبت ہونے کے باوجود اس سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

اس حالت میں، میں کیا کروں؟ بہت زیادہ رہنمائی کی درخواست ہے، بہت زیادہ پریشان ہوں حضرت والا! بہت زیادہ آپ کی دعائیں چاہئیں۔

دل میں یہ بھی آ رہا ہے کہ گھر میں تو تنہائی ہوتی ہی ہے، اس سے بھی رابطہ نہ رہا تو پتہ نہیں کیا ہو گا۔

حضرت والا سب کچھ بیان کرنا بُرا تو لگ رہا ہے۔ صرف اس لیے سب لکھ دیا ہے کہ جیسے مرض کی کیفیت ہو گی ویسی ہی بتاؤں تاکہ آپ کی بھرپور دعائیں نصیب ہوں۔

جواب: اس مسئلہ کے حل کے لیے شریعت میں دوراستے ہیں نکاح یا مکمل علیحدگی۔ درمیانی کوئی راستہ شریعت میں نہیں ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ نکاح نہ کرو اور محض دل بہلانے کے لیے نامحرم سے بالمشافہ یا فون پر گفتگو کرتی رہو۔ اس سے دل بہلے گا نہیں اور بے چین ہو جائے گا کیونکہ غضبِ الٰہی کے تحت ہوگا۔ جب اتنا تعلق ہے تو نکاح میں کیا دیر ہے۔ لیکن اگر نکاح ممکن نہیں تو دل پر غم سہہ لو، یہ غم دائمی خوشی کا پیش خیمہ ہوگا اور دنیا ہی میں جنت کا مزہ پانے لگو گی۔ اللہ تعالیٰ ایسا مزہ دیں گے کہ دنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگے گا۔

بربادِ محبت کو نہ برباد کریں گے
میرے دلِ ناشاد کو وہ شاد کریں گے

اللہ تعالیٰ کو پانے کے لیے اپنی آرزوؤں کا خون کرنا پڑتا ہے اور اولیاء اللہ اس دریائے خون سے گذر کر اولیاء بنے ہیں۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خطاب کر کے۔

آ کہ نذرِ دردِ اُلفت ہر خوشی کرتے ہیں ہم
آ کہ خونِ آخری ارمان بھی کرتے ہیں ہم
آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو پوری نہ ہو
آرزو بھی کس قدر حسرت بھری کرتے ہیں ہم

حرام آرزوؤں کے ویرانے ہی میں حق تعالیٰ کے قربِ لازوال کا چمن پوشیدہ ہے۔ لہٰذا دل ٹوٹنے سے ہرگز نہ گھبراؤ۔

نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

جو جتنا زیادہ غم اللہ کے راستہ میں اُٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اتنی ہی زیادہ خوشیاں عطا فرماتے ہیں۔

دوسرا خط

۱۱۹۹ **حال**: جس گناہ سے اتنے عرصے سے پریشان ہوں، حضرت والا اس گناہ کو چھوڑ دیا۔ الحمدللہ!

جواب: بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں اور شکر کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ نعمت میں اضافہ ہو۔

۱۲۰۰ **حال**: لیکن حضرت والا! دل پہ اس گناہ کا بہت بوجھ ہے، دل بہت پریشان ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

جواب: یہ نہ سوچو کہ ایسا کیوں ہوا۔ خطائیں ہمارے نفس کی وجہ سے ہوتی ہیں لیکن پھر احساسِ ندامت اور توبہ سے اللہ تعالیٰ بندہ کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسی ندامت سے انسان فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر پریشان ہونا نادانی ہے، مقامِ شکر ہے ۔

کبھی طاعتوں کا سرور ہے، کبھی اعترافِ قصور ہے
ہے مَلَکْ کو جس کی نہیں خبر، وہ حضور میرا حضور ہے

۱۲۰۱ **حال**: حضرت والا! اس کی ابتداء میں، میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دُعا کی تھی مگر میری دُعا قبول نہیں ہوئی۔ کیوں نہیں قبول ہوئی؟ اگر اس وقت ہی قبول ہوجاتی تو اتنا کچھ تباہ نہ ہوتا، میرا بہت نقصان ہوا دین کے اعتبار سے۔

جواب: مومن کی ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔ قبولیت کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور کبھی قبولیت کا ظہور دیر سے ہوتا ہے۔ جو نقصان ہوا اسے اپنی نفس کی خطا سمجھو۔ دُعا کی عدمِ قبولیت کو اس کا سبب نہ سمجھو کہ بے ادبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں مَا اَصَا بَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَفْسِکَ جو خطا، جو گناہ، جو برائی تم سے ہو جائے وہ تمہارے نفس کی شرارت ہے۔ خطا پر ندامت سے سب خطا معاف ہو جاتی ہے اور بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خطاؤں کو اتنی اہمیت نہ دو کہ اللہ کی رحمت سے

مایوس ہو جاؤ، مایوس کرنا شیطان کا کام ہے۔ توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے نقصان کی تلافی اپنے کرم کے شایانِ شان فرما دیتے ہیں۔ مطمئن رہیں۔

۱۲۰۲ **حال**: حضرت والا! آپ سے استدعا ہے کہ دُعا فرما دیں کہ اللہ جل شانہٗ مجھے معاف کر دیں اور اب کوئی مزید گناہ مجھ سے صادر نہ ہو۔

جواب: دل سے دُعا ہے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ ان کے وعدے سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں **اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ**

۱۲۰۳ **حال**: حضرت والا! اطمینانِ قلب نہیں ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ دنیا بھی خراب ہوگئی، دین بھی۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے۔

جواب: یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دین تو بن ہی گیا، دنیا بھی خراب نہیں ہوگی، ان شاء اللہ۔ اللہ کے راستہ میں اپنی آرزو کا خون کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ وہ دنیا کا خراب ہونا نہیں ہے، دین و دنیا کی تعمیر کا ذریعہ ہے۔ میرا شعر ہے، اللہ تعالیٰ سے خطاب کیا ہے ؎

ترے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

۱۲۰۴ **حال**: کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں گے؟ میں بہت گنہگار ہوں۔ حضرت والا آپ کی دُعاؤں کی بہت محتاج ہوں۔ ڈر اس بات کا بھی ہے کہ شیطان دوبارہ حملہ نہ کر دے، میرا نفس کمزور ہے۔ اس معاملے میں اگرچہ میں نے پکا عزم کیا ہے مگر پھر بھی اپنے آپ سے خوف آتا ہے۔

جواب: یقیناً معاف فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔ یہ خوف مبارک ہے۔ اپنے ضعف کا اقرار اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہے۔ شیطان سے کہہ دو کہ ایک گناہ کیا اگر ایک لاکھ گناہ ہو جائیں گے تو ایک لاکھ بار توبہ کروں گی۔ میرا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا۔ ہم گناہ کرتے

کرتے تھک سکتے ہیں۔

۱۲۰۵ **حال:** میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایسا سخت ناپسندیدہ گناہ مجھ سے صادر ہوگا۔ حضرت والا! اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل پسند آئے گا نا؟ توبہ کا!

جواب: کیسا ہی بڑے سے بڑا گناہ ہوجائے، توبہ سے سب معاف ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف ہی نہیں کرتے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں یعنی اپنا ولی بنا لیتے ہیں۔

۱۲۰۶ **حال:** کہیں ایسا تو نہیں کہ جب نکاح نہیں ہوسکا تو میں نے اس تعلق کو ترک کیا۔ یہ خودغرضی تو نہیں۔ اس بات کا بھی ڈر لگ رہا ہے۔ اس پر اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند آئے گا یا نہیں؟

جواب: گناہ سے بچنا خود فضل عظیم کی نشانی ہے۔ خواہ ناکامی سے بچ جائے خواہ مخلوق کے خوف سے بچ جائے۔ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور قبول کی علامت ہے، پھر اجر کیوں نہ ملے گا۔ ان کے پاس اجر کی کمی نہیں۔

۱۲۰۷ **حال:** حضرت! معمولات کیا کروں؟ آج کل آدھا پارہ، سبحان اللہ، استغفار اور درود شریف کی تسبیحات کر رہی ہوں۔

جواب: صحیح ہے۔

۱۲۰۸ **حال:** اطمینانِ قلب کے لیے کوئی وِرد تجویز فرمادیں اگر مناسب محسوس کریں۔

جواب: ہر نماز کے بعد یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سات مرتبہ پڑھ کر دل پر دم کرلیا کریں۔

۱۲۰۹ **حال:** حضرت والا! مناسب رشتہ کے لیے بھی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دُعا ہے۔ یَا جَامِعُ ایک سو گیارہ مرتبہ اوّل آخر درود شریف روزانہ پڑھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جنوبی افریقه سے ایک
عالِم خلیفه کا عریضه

۱۲۱۰ **حال**: رات کو اٹھ کر تہجد پڑھنے اور اس میں قرآن پاک کی تلاوت اور خاص آہ وزاری کی لذتِ بے مثال پر مداومت نہیں ہوتی ہے۔ اگرچہ روزانہ تقریباً ایک سال سے بعد نماز عشاء وقبل وتر چار رکعت پڑھ لیتا ہوں مگر تہجد کا خصوصی لطف اور استغفار بالاسحار کی خاص حلاوت کے لیے دُعا اور نصیحت کا طالب ہوں۔

جواب: دُعا کرتا ہوں لیکن دماغی کام کرنے والوں کو رات کو اُٹھنے کے لیے شرط ہے کہ چوبیس گھنٹہ میں آٹھ گھنٹہ نیند ہو۔

۱۲۱۱ **حال**: ابھی تک ذکر پر مواظبت کی عادت نہیں ہوسکی ہے۔ کبھی کبھار کرلیتا ہوں، پھر کبھی اسباق کے مطالعہ کے سبب فوت ہوجاتا ہے۔

جواب: ناغہ نہ کریں۔ خواہ ایک چوتھائی یا اس سے بھی کم کریں۔ ناغہ سے بے برکتی ہوجاتی ہے۔

۱۱۱۲ **حال**: زبان کی لغویات سے کامل حفاظت چاہتا ہوں۔ اس کے لیے خاص دُعا اور خاص نصیحت ورہنمائی کی درخواست ہے۔

جواب: گناہ کی بات اور لغو بات نہ ہو۔ تھوڑا سا مزاح اور مباح گفتگو اس زمانہ میں انشراح کے لیے ضروری ہے۔ اکثر اوقات خاموش یا تنہا رہنا اس دورِ ہموم میں اعصابی انتشار کا سبب ہوسکتا ہے۔

۱۲۱۳ **حال**: بعض لوگ احقر سے بیعت ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔ مگر حقیقی بات یہ ہے کہ میں اپنے اندر ایسی بات محسوس نہیں کرتا ہوں جو ایک شیخ میں ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ حضرت والا نے حسن ظن سے اجازت مرحمت فرما رکھی ہے۔ اور یہ خیال ہوتا ہے کہ میں انتہائی خامیوں، کمزوریوں، بے اعتدالیوں سے بھرا ہوا ہوں۔ خواہ مخواہ میں کسی کو اپنے سے مرید کرکے اس کو مقید کرلوں، اس لیے

میں انکار کردیتا ہوں۔

جواب: اُس دن سے پناہ مانگیں جس دن خدانخواستہ یہ محسوس ہونے لگے کہ وہ بات پیدا ہوگئی جو شیخ میں ہوتی ہے۔ موجودہ حالت مبارک ہے کہ اپنے نقائص کا استحضار ہے۔ بیعت سے انکار نہ کریں، اپنی اصلاح کی نیت سے بیعت کرلیا کریں۔

۱۲۱۴ **حال**: نگاہوں کی حفاظت کی بفضلہٖ تعالیٰ تقریباً مکمل طور پر توفیق حاصل ہے اور استقامت کی دُعا کی درخواست۔

جواب: تقریباً مکمل ہونا کافی نہیں، کامل مکمل ہونا ضروری ہے۔ جب کوتاہی محسوس ہو تلافی کریں، نوافل یا صدقہ سے۔ دل سے دُعا ہے۔

۱۲۱۵ **حال**: غصہ کے وقت اللہ کا غصہ بروزِ محشر یاد کرلیتا ہوں اور کسی کی بدعنوانی و غلط سلوک یہ سوچ کر معاف کردیتا ہوں کہ ہم نے اللہ کے ساتھ کس قدر بدعنوانیاں کررکھی ہیں۔ شاید اللہ بھی اپنی شانِ عفو سے ہمیں معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ اخلاقِ حمیدہ میں مزید پختہ فرمادیں۔ حضرت والا سے دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: بہت اچھا مراقبہ ہے۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دُعا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

انگلینڈ سے ایک مجازِ بیعت عالِم کا خط اور حضرت والا کا جواب

۱۲۱۶ **حال**: اتوار کو مجلس میں مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ لوگ بہت آتے ہیں اور مجھے اپنی فکر جیسی ہونی چاہیے معلوم نہیں ہوتی ہے۔

جواب: یہی حالت مطلوب ہے۔ خدا اس دن سے بچائے کہ یہ خیال پیدا ہو کہ جیسی فکر چاہیے پیدا ہوگئی۔

۱۲۱۷ **حال**: کہیں یہ استدراج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ شاید حضرت والا کے طفیل میری استدراج سے حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

جواب: نہیں استدراج نہیں ہے کیونکہ استدراج کی علامت لَا یَعْلَمُوْنَ ہے۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور خوفِ استدراج دلیل ہے علم کی جو استدراج کی نفی پر دال ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مطمئن رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استدراج سے محفوظ فرمائیں۔

۱۲۱۸ **حال**: حضرت والا کے وجودِ مسعود سے ہمت ہوتی ہے۔ الحمد للہ! حضرت والا کی خدمت میں اپنی حالت عرض کر کے اطمینان ہوتا ہے۔

جواب: یہ کمال مناسبت ومحبت ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۱۹ **حال**: گذارش بندۂ احقر این ست کہ بعضی وقت چندروز ہر وقت گریہ میآید بہ آمدن گریہ خوشحال می شوم بعد از چندروز گریہ ختم میشود دل سخت میشود در این حالت شکستہ میشوم۔

ترجمہ از مرتب: بعض دنوں میں اللہ کی یاد میں خوب رونا آتا ہے جس سے بہت دل خوش ہوتا ہے لیکن کبھی رونا بالکل ختم اور دل سخت ہو جاتا ہے جس سے مجھے بہت غم ہوتا ہے۔

جواب: کیفیات مطلوب نیست اعمال مطلوب است، اعمال را جاری داشتہ باش واز جملہ معاصی اجتناب کن ذریعۂ ترقی اعمال اندنہ کہ کیفیات۔

ترجمہ از مرتب: کیفیات مطلوب نہیں ہیں، اعمال مطلوب ہیں۔ اعمال جاری رکھو۔ تمام گناہوں سے بچو۔ اعمال ذریعۂ ترقی ہیں نہ کہ کیفیات۔

۱۲۲۰ **حال**: دوم این است کہ ہر وقت آرزو دارم کہ نبی علیہ السلام را در خواب بینم ہیچ نمی بینم خدا کند کہ علاج عنایت فرمائید۔

ترجمہ از مرتب : دوسری بات یہ ہے کہ دل میں ہر وقت یہ آرزو ہے کہ نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھوں، لیکن کبھی زیارت نصیب نہیں ہوتی۔

جواب: اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از دیدار زیادہ تر اہم است چرا کہ کسانیکہ برایشان دیدار حاصل شدو لے اتباع نہ کردن ناکام ماندن دیدار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمود است لیکن اگر محبوب دیدار خود را برائے کسے نہ داد این ہم ادائے محبت است و راضی بودن برضائے محبوب شیوۂ عاشقان است قال العارف الشیرازی۔

فراق و وصل چہ باشد رضاءِ دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

ترجمہ از مرتب : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع دیدار سے زیادہ اہم ہے۔ اگر کسی کو دیدار حاصل ہو، لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرے تو ایسا شخص ناکام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مبارک ہے لیکن محبوب اگر دیدار نہ کرائے یہ بھی محبت کی ایک ادا ہے اور محبوب حقیقی کی رضا پر راضی رہنا عاشقوں کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ حضرت حافظ شیرازی نے فرمایا کہ فراق اور وصل کیا چیز ہے دوست کی مرضی کو طلب کرو کہ محبوب سے محبوب کی مرضی کے علاوہ کچھ طلب کرنا خلاف محبت ہے۔

۱۲۲۱ **حال**: حضرت والا! یوں تو آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کی بندہ کوشش کرتا ہے لیکن نفس وشیطان کے حملوں سے بندہ بہت جلد پریشان ومتاثر ہوجاتا ہے خصوصاً جب اپنے کم عمر ساتھیوں سے مصافحہ کرنے کی نوبت آتی ہے۔

جواب: ہرگز ان سے مصافحہ نہ کریں ان سے بالکل دور رہیں۔

۱۲۲۲ **حال**: یا اگر دور سے بھی کسی امرد یا عورت پر نگاہ پڑجاتی ہے (غیر قصداً) تو دل پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ کافی دیر تک عجیب عجیب خیالات آتے رہتے ہیں۔

جواب: بغیر قصد کے جو نگاہ پڑتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ دیکھنے کا دل میں قصد نہیں ہوتا۔ جب دل میں یہ قصد ہوگا کہ نہیں دیکھنا ہے تو نگاہ کم پڑے گی اور دل پر بُرا اثر بھی کم ہوگا۔ اپنے اختیار سے ان خیالات میں مشغول نہ ہوں۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ خیالات آنا اور ہے، لانا اور ہے۔ آنا بُرا نہیں، لانا بُرا ہے۔

۱۲۲۳ **حال**: میرے بعض ساتھی جو ہم عمر بھی ہیں ان سے بندہ کو مجاہدہ ہوتا ہے جبکہ اگر ان سے کم از کم مصافحہ بھی نہ کروں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ حضرت والا! ارشاد فرمائیں کہ مجھے ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس معاملہ میں ہرگز نہ شرمائیں۔ صاف کہہ دیں کہ مصافحہ سے میرے باطن کو نقصان پہنچتا ہے، اس لیے مجھ سے مصافحہ نہ کیا جائے۔ کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

دوسرا خط

۱۲۲۴ **حال**: الحمدللہ! آپ کی ہدایت کے مطابق امارد سے نظر کی حفاظت کرنی شروع کردی ہے۔ اب جب بھی ان سے واسطہ پڑتا ہے تو نگاہیں نیچی کر لیتا ہوں۔ لیکن حضرت والا! ان سے مصافحہ ترک کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ مدرسہ کے ساتھیوں سے تو کسی طرح بچ جاتا ہوں، لیکن محلّہ کے ساتھیوں سے ملاقات ہونے پر سلام کرنا پڑتا ہے، وہ ملنے آتے ہیں یا کبھی مسجد جاتے ہوئے یا کسی حاجت سے نکلنے پر سلام کرنا پڑتا ہے۔

جواب: اس کا علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں۔ اپنی عزت کو اللہ کے حوالہ کرو اور سمجھ لو عزت تقویٰ میں ہے اور صاف کہہ دو کہ جن کے ڈاڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا جن کی طرف نفس کا میلان ہو ان کے دیکھنے اور مصافحہ کو، ان سے میل جول، سلام کلام کو شریعت نے منع کیا ہے۔

۱۲۲۵ **حال**: الحمدللہ! آپ کی دُعاؤں کی برکت سے احقر کو پورے وفاق المدارس (درجہ سادسہ) میں اوّل پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔

جواب: ماشاءاللہ مبارک ہو۔لیکن اوّل پوزیشن علم کی دلیل نہیں۔عالم وہ ہے جوعلم پرعمل کرے مثلاً یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ پڑھاتو نقوشِ علم حاصل ہوئے لیکن جب اس علم کوآنکھوں پر نافذ کیااب وہ علم ہوا۔لہٰذا جس کواللہ تعالیٰ ظاہری علم کی نعمت سے نوازے اس کوعمل میں زیادہ سرگرم ہونا چاہیے،علم عمل کا نام ہے۔اس لیےعمل کادل وجان سے اہتمام کریں۔

۱۲۲۶ **حال**: ایسی خوشخبری کے بعدتو گھر والے میرے پیچھے پڑگئے ہیں کہ عربی کے ساتھ ساتھ انگریزی پر بھی توجہ دواور کمپیوٹر چلانا بھی سیکھو۔میرے بڑے بھائی یونیورسٹی میں ایم۔سی۔ایس کررہے ہیں۔حضرت والا! مشورہ عنایت فرمائیں کہ احقر ابھی سے انگریزی بھی سیکھنا شروع کردے یا ابھی صرف دینی تعلیم پر اوقات صَرف کرے۔

جواب: دینی تعلیم میں لگنا چاہیے۔متقی عالم کے دنیا پیچھے پیچھے ہوتی ہے۔وہ کیوں دنیاکے پیچھے بھاگے گا۔

۱۲۲۷ **حال**: احقراس ترتیب سے ذکر کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسے حضرت والا نے تجویزفرمایاہےلیکن ذکرمیں حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں۔ذکرمطلوب ہے،حلاوت مطلوب نہیں۔اللہ کا نام لینا کیا کم نعمت ہے،حلاوت اس کے سامنے کیا چیز ہے۔بعض وقت بڑی نعمت بے مزہ ہوتی ہے جیسے ایک چمچہ حلوہ میٹھا ہوتا ہےاورایک لاکھ روپے میں کوئی حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ایک عالِم طالبِ اصلاح کا خط

۱۲۲۸ **حال**: حضرت! دل میں ایک خیال یہ آتا ہے کہ باہر تو کچھ دین کا کام کیا ہے لیکن اپنے شہر میں قریبی رشتہ دار دین سے دور ہیں، نماز تک کا ان کو خیال نہیں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دو گے؟ حضرت! اس لیے چاہت ہے حضرت کی صحبت میں کم از کم چالیس دن رہ کر صالح بھی بنوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مصلحین میں بھی شامل فرمالے بقول استاد محترم............کے کہ عذاب سے بچنے کے لیے صالح ہونا کافی نہیں بلکہ مصلح ہونا ضروری ہے۔ سورہ ہود کی آیت ۱۱۷ پر فرمایا وَاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ۔

جواب: مصلح بننے کی نیت حب جاہ ہے۔ توبہ کریں صرف اپنی اصلاح کی نیت سے، خود اللہ والا بننے کے لیے تعلق رکھیں اور اصلاحی مکاتبت کریں۔ آپ اپنے استاد کے ارشاد کا صحیح مطلب نہیں سمجھے۔ اگر یہاں تعلق رکھنا ہے تو ہدایات پر عمل کریں ورنہ کسی اور مصلح سے تعلق کریں۔

انھی عالِم صاحب کا دوسرا خط

۱۲۲۹ **حال**: حضرت نے پچھلے خط میں تنبیہ فرمائی تھی کہ مصلح بننے کی نیت حُبِّ جاہ ہے۔ حضرت! توبہ واستغفار کی۔ باقی دل میں یہ تردد ہے کہ اس آیت شریفہ میں جو ذکر ہے (اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ) کیا اس میں جن مُصْلِحُوْنَ لوگوں کا ذکر ہے کیا اس کا مصداق بننے کی نیت بھی نہ کی جائے۔ حضرت یہ بات میں نے اپنی اصلاح کے لیے پوچھی ہے نہ کہ اعتراض کے لیے۔

جواب: آپ کے اس تردد پر تعجب ہے کہ آیت شریفہ میں مراد وہ لوگ ہیں جو اصلاح میں لگے ہوں جو اگرچہ فعل لازم ومتعدی دونوں کو شامل ہے لیکن نفع لازم کو تقدم حاصل ہے نفع متعدی پر۔ پس اصلاح لازم کو تقدم حاصل ہوا تو نفع متعدی یعنی مصلح بننے کی نیت کا ثبوت اس سے کیسے ملا؟ جبکہ اصلاح لازم کے لیے شرط

ہے کہ دوسروں کی اصلاح کی نیت سے اپنی اصلاح نہ کرے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۳۰ **حال**: حضرت صاحب! آپ سے اپنے ایک خواب کے بارے میں پوچھنا ہے کہ میں نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ آپ نہایت غمزدہ ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت رو رہے ہیں اور میں آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے ہیں کہ میری امت، میری نماز، میری امت، میری نماز۔ میری آنکھ کھلتی ہے تو اس خواب کو یاد کر کے بستر پر لیٹی بہت زیادہ رو رہی ہوتی ہوں۔ جب بھی مجھے یہ خواب یاد آتا ہے تو رونے لگتی ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت کی اتنی فکر ہے اور ہم لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ امت کے بارے میں کچھ فکر نہیں۔ حضرت صاحب! مشورہ عنایت فرمائیے، مجھے یہ خواب سونے نہیں دیتا۔ سوتے سوتے جاگ جاتی ہوں اور پھر جو رونا شروع کرتی ہوں تو آنسو تھمتے ہی نہیں۔ بہت کوشش کرتی ہوں لیکن ایسی کیفیت ہو جاتی ہے اور بہت زیادہ اداس ہو جاتی ہوں۔

جواب: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہونا نعمتِ عظمیٰ ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے۔ بجائے خوش ہونے کے روتی ہو؟ شیطان کے چکر میں نہ آؤ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اُمت کا غم ہے ہی، آپ تو قیامت کے دن بھی امتی امتی فرمائیں گے اور امت کی حالت پر آپ کو جو غم ہے اس کا ہم کیا اندازہ کر سکتے ہیں۔ امت کے غم میں کوئی فردِ بشر حتیٰ کہ انبیاء بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہیں بڑھ سکتے پھر ہماری کیا حقیقت ہے۔ اس لیے اپنے لیے اور امت کے لیے دُعا تو کریں لیکن ایسا غم مطلوب نہیں کہ دماغی طور پر غیر معتدل ہو جائیں۔ اس لیے یہ رونا بند کریں اور جب یہ خواب یاد آئے اللہ کا شکر کریں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حُسنِ خاتمہ کی بھی ضمانت ہے۔ اس لیے اس نعمت پر خوش

ہوجائیں اور سوائے شیخ کے کسی کو اپنے خواب نہ بتائیں۔ اپنی اصلاح کی تکمیل کی فکر کریں۔ اپنے لیے اور امت مسلمہ کے لیے دعا کریں اور ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی ذمہ داری دی ہے۔ اس خیال سے شیطان دل میں عُجب پیدا کردے گا۔

۱۲۳۱ **حال**: خواب یاد کر کے میری کیفیت بہت زیادہ بوجھل ہوجاتی ہے۔ حضرت صاحب! آپ کا تعلق میری ذات کے لیے بہت نفع مند ثابت ہورہا ہے کہ ہر وقت، ہر لحہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش اور اپنی اصلاح کی بہت ہی زیادہ فکر ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری ہر محنت کو قبول فرمالیں اور اپنی محبت بہت زیادہ عطا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب: طبیعت کا بوجھل ہونا نادانی اور ناشکریٔ نعمت ہے۔ توبہ کریں اور زیارتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ دل سے دُعا کرتا ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۳۲ **حال**: اور ایک دل کی بات اپنی اصلاح کی غرض سے عرضِ خدمت ہے کہ احقر عشق امارد میں مبتلا تھا۔ حضرت والا کے مشوروں کی برکت سے بالکل نجات پا گیا اور اب گناہوں سے برسوں سے محفوظ ہوں۔ الحمدللہ! لیکن یوں لگتا ہے کہ احقر کو جناب والا سے واقعی مناسبت نہیں۔ مگر چونکہ حضور کی برکت سے حق تعالیٰ نے احقر کو بہت ہی عنایات سے نوازا ہے اور احقر کا تعلق بیعت بھی جناب سے آٹھ سال پرانا ہے احقر کی مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر پیری مریدی نہیں تو کم از کم مشاورت اصلاحی کا تعلق قائم رکھنے کی اجازت مرحمت فرمادیجیے تاکہ اللہ کریم کا راستہ طے کرنا آسان ہوجائے۔

جواب: اگر مناسبت نہیں تھی تو نفع کیسے ہوا؟ مناسبت اور کس چیز کا نام ہے؟

یہ نفس کی بہت بڑی چال ہے کہ پیری مریدی سے آزاد ہو کر اپنی مرضی پر چلنا چاہتا ہے اور دوبارہ مجاز کی گندگی میں گھسنا چاہتا ہے۔ اگر مرید رہنا آپ کو مفید نہیں معلوم ہوتا تو کسی اور سے رجوع کریں اور اسی کے مشوروں پر عمل کریں۔ یہ راستہ اتباع کا ہے، خودرائی کا نہیں۔

ان صاحب کا دوسرا خط

۱۲۳۳ **حال**: حضرت والا بندہ نالائق سے بہت ہی بے ادبی ہوئی ہے۔ بندہ کو شرمندگی ہے اور دل سے معافی مانگتا ہوں۔

جواب: سب معاف ہے۔

۱۲۳۴ **حال**: حضرت والا احقر نماز روزہ وغیرہ عبادات کے علاوہ سب گناہوں سے بچنے کا اہتمام بھی کرتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ عادت کے طور پر کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ کی محبت، جنت کا شوق و دوزخ کا خوف، موت اور قبر کی تکالیف کا استحضار کچھ بھی نہیں اور اپنے شیخ کی محبت بھی نہیں۔ لیکن کبھی کبھار یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اکثر نہیں۔ بندہ چاہتا ہے کہ ایک لمحہ کو بھی اللہ تعالیٰ سے غفلت نہ ہو۔ احقر جس مسجد میں امام ہے وہاں نمازِ فجر کے بعد درس حدیث شریف اور نمازِ عصر کے بعد ضروری مسائل کا درس دیتا ہوں اور نمازی پابندی سے بیٹھتے ہیں۔

جواب: عادت کے طور پر عبادت کرنا دلیل ہے کہ بوجہ محبت کے اعمال کر رہے ہو۔ اگر خدانخواستہ عمل چھوٹ جائیں تو خرابی کی بات ہے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سامنے ہوں تو آدمی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اعمال مطلوب ہیں، کیفیات مطلوب نہیں۔ محبت اور خوف کے الوان (رنگ) مختلف ہوتے ہیں، محبت ہوتی ہے لیکن کبھی محسوس نہیں ہوتی، اس لیے محسوس نہ ہو تو محبت کا نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ ہمیشہ ایک کیفیت نہیں رہتی، کیفیات بدلتی رہتی ہیں، اس لیے کیفیت بدلنے سے نہ گھبرائیں، بس اعمال پر دوام رکھیں۔ ترقی اعمال

سے ہوتی ہے کیفیات سے نہیں ہوتی۔

۱۲۳۵ **حال**: مگر بندہ نالائق کی دل کی دنیا اجڑے ہوئے عرصہ ہوا ہے۔ حضرت والا خدا کے لیے دُعا اور دوا فرمائیے۔ احقر کو کوئی نصیحت فرما دیجئے جس کے ذریعہ سے شیخ کی محبت بھی مل جائے تاکہ حق تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا آسان ہو جائے اور دل میں اللہ ہی اللہ ہو۔

جواب: شیخ کی محبت کو اللہ سے مانگنا چاہیے، جتنا زیادہ شیخ سے حسن ظن، محبت اور عقیدت ہوگی اتنا ہی اللہ کا فضل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو تاثر سے پاک ہیں لیکن بندوں میں تاثر ہوتا ہے، لہٰذا شیخ سے کوئی ایسی بات نہ کہو جو باعثِ تکدر ہو ورنہ طالب کے باطن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ عشق کا راستہ تمام تر ادب ہے۔

۱۲۳۶ **حال**: بس توجہ فرمائیے اور رحم فرمائیے اور معاف فرما دیجئے اور اس راہ کے آداب سکھا دیجیے اور بے ادبی سے درگذر فرمائیے۔

جواب: مطمئن رہیں۔ سب معاف ہے۔ آپ نے جو کچھ لکھا تھا بوجہ سادگی اور نادانی کے تھا، بے ادبی نہیں تھی، اس لیے کوئی تکدر نہیں ہوا۔

۱۲۳۷ **حال**: بحث کرنے کی عادت ہے۔ چاہے والد ہوں یا والدہ یا کوئی بھی۔ اگر حق بات پر ہوں اور سامنے والا نہیں مانے تو پھر دلائل کے ساتھ بحث کرتا ہوں۔ دنیاوی معاملات ہوں یا دینی۔

جواب: بحث نہ کرو، ظلمت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی نہ مانے خاموش ہو جاؤ لیکن خود حق پر جمے رہو۔

۱۲۳۸ **حال**: حضرت کارِ دنیا انجام دینے میں مجھ پر بہت گرانی محسوس ہوتی ہے اور سوائے خانقاہ کے کہیں بھی دل نہیں لگتا۔ دفتر جانا بھی عذاب سے کم نہیں۔ کیا یہ نفس کی کاہلی تو نہیں ہے؟

جواب: نہیں! غلبۂ محبتِ الٰہیہ ہے، مبارک ہو! بہ تکلف دنیا کا کام کرنا ہی مطلوب ہے جیسے بیت الخلاء میں بہ تکلف جاتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۳۹ **حال**: حضرت والا! ایک دو بار باہر آتے جاتے نامحرم پر غلطی سے نظر پڑ گئی تھی۔ مگر حضرت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظر فوراً ہٹالی۔

جواب: اچانک نظر وہ ہے کہ انجانے میں پڑ جائے۔ اگر یہ احساس ہے کہ یہاں نامحرم موجود ہے پھر نظر پڑنا اچانک نہیں ہے بلکہ بے احتیاطی، لاپرواہی یا نفس کی سازش کی وجہ سے ہے۔ ایسے مواقع پر نظر احتیاط سے اٹھائیں اور قصد کر کے نکلیں کہ نہیں دیکھنا ہے۔

۱۲۴۰ **حال**: حضرت والا! مجھ سے نیکیاں نہیں چھپتیں۔ جیسے ہی کوئی نیک کام ہوجاتا ہے تو وہ ظاہر ہوجاتا ہے جس پر تعریف کا اندیشہ بھی پیدا ہوجاتا ہے اور حضرت ایسا لگتا ہے کہ مجھے تعریف کرانے کا شوق ہے۔

جواب: رِیا ارادہ سے ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کے لیے عمل کیا تو ریا ہے۔ اگر یہ نیت نہیں تو عمل کا ظاہر ہوجانا ریا نہیں۔ ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرو۔ جب رضاءِ الٰہی کی نیت کی ہے تو پھر عمل کے ظاہر ہونے سے نہ گھبراؤ۔ اور سوچو کہ اگر دکھاوے کی نیت سے کوئی عمل کیا تو محنت بھی ہوئی اور عمل بھی ضائع ہوا۔ دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں کہ نہ تعریف کرنے والے رہیں گے نہ میں رہوں گی تو ایسی تعریف سے کیا فائدہ؟

۱۲۴۱ **حال**: حضرت! کافی دنوں سے دل کی عجیب حالت ہے۔ حضرت والا! میرا دل چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غم اٹھاؤں مگر مجھے کچھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ حضرت! دل پر اثر ہی نہیں ہوتا جیسے دل پتھر ہو۔ حضرت والا! آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا غم دے دیں، مجھے اپنا بنالیں، مجھے بھی اپنا

غم اٹھانے کے قابل بنالیں۔ آمین۔

جواب: گناہ سے بچنے میں غم محسوس ہو یا نہ ہو، گناہ سے بچنا ہی ان کا غم ہے۔ یہی مطلوب ہے اور کنجی ہے ولایت کی۔ غم محسوس ہونا ضروری نہیں۔

۱۲۴۲ **حال**: حضرت! مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ ہمارا اس طرح اصلاحی تعلق اور آپ سے بیعت ہونا اللہ والوں کی محبت میں اور اللہ کی محبت میں شامل ہوگا۔ کیونکہ حضرت! وعظ میں شریک ہونے کی کوئی صورت ابھی تک پیدا نہیں ہوسکی۔ بھائی ان شاء اللہ ابو کو قائل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ ابو مان جائیں گے۔ حضرت آپ دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو اللہ والا بنادے۔ آمین۔

جواب: جو تعلق اللہ کے لیے ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے تعلق میں شمار ہوتا ہے۔ جو محبت اللہ کے لیے ہوتی ہے وہ اللہ کی محبت میں شمار ہوتی ہے۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۱۲۴۳ **حال**: حضرت والا! آپ نے فرمایا تھا کہ مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ حضرت! مجھے دوسروں میں عشق مجازی بہت نظر آتا ہے۔ اس وجہ سے غصہ آجاتا ہے۔ حضرت! دل چاہتا ہے کہ ان کے سامنے ان کو کہہ دوں کہ عشقِ مجازی عذابِ الٰہی ہے، مگر ہمت نہیں ہوتی۔

جواب: آئینہ میں تو اپنا عکس نظر آتا ہے نہ کہ آئینہ کا۔ جو دوسروں میں نظر آتا ہے سمجھ لو کہ یہ میرا عکس ہے۔ اپنا مرض دوسرے میں نظر آرہا ہے، اپنی اصلاح کی فکر کرو، دوسروں سے کیوں بدگمانی کرتی ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۴۴ **حال**: عرصہ سے بندہ علالت میں ہے یعنی کبھی تو فنا فی اللہ ہو جاتا ہوں اور کبھی ذکر اللہ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، مائل الی المعاصی ہو جاتا ہوں مگر بفضل اللہ بچ

جاتا ہوں۔اب گذارش یہ ہے کہ ایک ایسے شافی نسخہ کی ضرورت ہے کہ بندہ ہر وقت فنافی اللہ ہی رہے اور حالت تو یہ ہے کہ جب اللہ سے توجہ ہٹ جاتی ہے تو کچھ نہیں ہوتا مگر عرصہ کے بعد پہلی والی حالت یاد آتی ہے تو حالت یہ ہوتی ہے کہ یہ حالت کیوں؟ اور یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش یا صرف اللہ ہی سے تعلق ہوتا یا موت کے بل میں جا گرتا۔ براہ کرم کافی وشافی نسخہ ارسال فرمائیں۔

جواب: مائل الی المعاصی ہوجانا معصیت نہیں عامل علی المعاصی ہونا معصیت ہے۔گناہ کے میلان کو دبانے سے یعنی اس پر عمل نہ کرنے ہی سے نسبت مع اللہ حاصل ہوتی ہے۔اس لیے گناہ کے تقاضوں سے نہ گھبرائیں۔

ہر وقت ایک سی حالت نہیں رہتی، کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔کبھی بہت قرب محسوس ہوتا ہے اور کبھی دوری محسوس ہوتی ہے۔ یہ کچھ مضر نہیں۔اسی لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ساعةً کذا وساعةً کذا۔یعنی ساعةً فی الحضور وساعةً فی الفطور۔بس مطلوب یہ ہے کہ معصیت میں ابتلاء نہ ہو جب حالت فطور واستتار ہو تو بے تکلف ہلکا سا دھیان رکھیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے سامنے ہوں۔اتنا استحضار غفلت کے اِزالہ کے لیے کافی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۴۵ **حال**: حضرت والا بہت ندامت کے ساتھ عرض کرتی ہوں کہ میرا تعلق اس ایک سال میں ایک شخص سے ہوا جس کی عمر ۳۶ سال ہے جبکہ میری عمر ۲۶ سال ہے اور تعلق صرف اس حد تک ہے کہ صرف بات ہوتی ہے۔وہ نماز روزہ کا بہت زیادہ پابند ہے مگر ان لوگوں میں سے ہے جو دنیا کے ساتھ دین کو لے کر چلتے ہیں۔انہوں نے مجھے کبھی کوئی خواب نہیں دکھایا کہ میں تمہارے لیے ایسا کرسکتا ہوں یا ویسا کرسکتا ہوں۔اگر دیکھا جائے تو ہمارا تعلق کافی کم رہا ہے۔مگر پھر بھی میں یہ مانتی ہوں کہ یہ تعلق غلط ہے۔میں چاہتی ہوں کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے

کے لیے اس تعلق کو ختم کردوں۔ مگر صرف ایک لالچ ہے اور وہ یہ کہ میرے بچپن میں ایک شخص نے مجھ پر جبراً ظلم کیا تھا۔ میں نے اپنی داستانِ مظلومیت اس کو شخص کو سنائی جس سے میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ داستان سن کر اس نے کہا کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں کیونکہ تم بہت چھوٹی تھیں۔ تم ایسا سمجھو جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ میرے لیے تم پہلے جیسی ہو۔ انہوں نے مجھ سے کبھی کوئی محبت بھری باتیں نہیں کیں۔ ان کے ذمہ گھر کے بہت کام اور ذمہ داریاں ہیں، اس وجہ سے مجھ سے بات بھی کم ہوتی ہے، پھر میرا شہر اور ان کا شہر بھی الگ ہے۔ شاید ان ہی وجوہات سے اس گناہ کے باوجود بہت سارے گناہوں سے بچایا ہوا ہے۔ خود وہ بھی اس تعلق میں حد سے آگے بڑھنے کو بہت گناہ تصور کرتے ہیں۔

جواب: لیکن یاد رکھو! اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو حدیں قائم نہیں رہ سکتیں اور کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے نہیں بچ سکتیں۔ کسی نامحرم سے ملنا جلنا، بات کرنا خود سخت گناہ ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ اس سے شادی کر لو ورنہ آخرت کی پکڑ سے بچنے کے لیے اس سے اللہ کے لیے قطع تعلق کر لو۔

۱۲۴۶ **حال**: میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر کسی اور سے شادی ہوتی ہے تو اس کو اس بات کا یقین کیسے دلاؤں گی کہ میں بے گناہ ہوں۔ پھر یہ زندگی جو پہلے ہی جہنم کی مانند ہے اور خراب نہ ہو جائے۔ بتائیے! میں کیا کروں؟

جواب: اس کو بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ اگر وہ پوچھے بھی تو انکار کر دیں۔ مذکورہ گناہ کے اقرار سے شرعاً انکار کرنا افضل ہے۔ یہ جھوٹ سچ سے بہتر ہے۔ بس اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں، بندوں پر ظاہر نہ کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ گنہگاروں کی آبرو کا بھی ان کو پاس ہے۔

۱۲۴۷ **حال**: کب یہ پریشانیاں ختم ہوں گی۔ لوگ گناہوں میں مبتلا ہو کر سکون سے رہتے ہیں مگر میں گناہ میں مبتلا ہو کر بھی اور ان کے بغیر بھی بے سکون ہوں،

خوشیاں نام کو نہیں ہیں۔

جواب: یہ خیال غلط ہے۔ گناہ میں مبتلا رہنے والوں کو ہرگز سکون نہیں ہے۔ ان کا دل بے چین ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عشق کا علاج نکاح ہے تاکہ گناہ سے بچ جائیں، لہٰذا بجائے اس سے ملنے کے، اس سے نکاح کرلیں ورنہ نامحرم سے پردہ کا حکم ہے۔

۱۲۴۸ **حال**: گھر میں رہنے کا دل نہیں کرتا۔ بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی گھر میں وہ ہنگامہ کرتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ میرے اعصاب ٹوٹ گئے ہیں۔ اس وقت بھی جسم میں کپکپی سی ہے۔ ایک خوف ہے کہ جانے کیا ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی پابند کردیا ہے۔ نہ مرجانے کی دعا کرسکتے ہیں نہ ہی حالات بدلتے نظر آرہے ہیں۔ حضرت والا! میری اس مشکل کے حل کے لیے دعا فرمائیں۔ اگر میری زندگی میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اللہ رب العزت موت دے دیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست رکھو، گھر والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ دنیاوی مصیبتوں سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا منع ہے۔ دین کی پابند رہو پھر کامیابی ہی کامیابی ہے۔

۱۲۴۹ **حال**: عرضِ خدمت یہ ہے کہ میں ''جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن'' سے فارغ التحصیل آنجناب کی خدمت میں ایک غیر اختیاری معاملہ بایں وجہ پیش کررہا ہوں کہ آپ مجھے ایسی رائے سے سرفراز فرمائیں گے کہ جو مجھے راہِ اعتدال پر لے آئے اور حقیقتاً میری ذہنی وقلبی رسائی تعلق مع اللہ تک فرمائے۔ میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی مگر ناکامی کا منہ ہی تکتا رہا۔ ذرّہ برابر بھی کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔

مختصراً یہ کہ درسِ نظامی کی تکمیل کے تین سال بعد میری ملاقات نادانستہ

طور پر میرے ان استاد سے ہوئی جن کے مدرسہ میں، میں نے حفظِ قرآن و قرأتِ عشرہ مکمل کی تھی اوراس پڑھائی کے زمانہ میں میرا تعلق صرف مدرسہ اور گھر سے تھا، ان سے کوئی خاص تعلق نہیں تھا لیکن اتفاقیہ ملاقات کے وقت ان کی چند باتیں بطور نصیحت کے مجھے ایسے بھا گئیں کہ میں ان کا ایسا گرویدہ ہوگیا کہ میں اپنے آپ میں نہیں رہا، ہر چیز میں بے اختیار ان کی پیروی کرنے کو دل کرتا ہے، ان کے چہرے کی جتنی زیارت کرلوں اتنی کم لگتی ہے، ہر بار دیکھتے ہوئے ''قرۃ اعین'' کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے، ان سے محبت کو والدین سمیت ہر شے پر غالب دیکھتا ہوں، ان سے علیحدگی لمحہ بھر کے لیے بھی ہوتو بڑی شاق گذرتی ہے، میں اتنا احساسِ کمتری کا شکار ہوگیا ہوں کہ مجھے ان کا ہر قول وعمل بہ نسبت دیگر حضرات کے ''النقش علی الحجر'' لگتا ہے۔

جواب: یہ تعلق لِلّٰہی نہیں بلکہ مجاز ہی کا ایک شعبہ اور نفسانی محبت کا شاخسانہ ہے۔ محبت لِلّٰہی میں ایسی بے چینی نہیں ہوسکتی۔ اگر آپ نے بہ تکلف ان سے دوری اختیار نہیں کی تو مجاز کا آتش فشاں ظاہر ہوجائے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ان سے شرق وغرب کی دُوری اختیار کریں۔ اس طور سے کہ کبھی ان پر نظر بھی نہ پڑے۔ چاہے مدرسہ چھوڑنا پڑے یا محلّہ چھوڑنا پڑے۔ ان کا تذکرہ بھی نہ کریں، نہ کسی کو اپنے سامنے تذکرہ کرنے دیں۔ خانقاہ سے پرچہ عشقِ مجازی کا علاج حاصل کرکے روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۱۲۵۰ **حال**: میں نے اپنے جس تعلق والے سے بھی موجودہ کیفیت کا ذکر کیا تو اس نے یہی جواب دیا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ استاد سے اتنا گہرا تعلق آپ کو نصیب ہوگیا ہے اور یہ تو منجانب اللہ ایک نعمت ہے (لیکن براہِ کرم آپ ایسا نہ فرمایئے گا) میں اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے ان میں ازسرتاپا مطلقاً کچھ بھی برا نہیں لگتا کہ جس سے مجھے فطرۃً کچھ نہ کچھ ہچکچاہٹ سی ہو بلکہ وہ

جس طرح ہوں جیسے بھی ہوں مجھے بہت اچھے لگتے ہیں اور اس قسم کی کیفیت عقیدت ومحبت کے نام سے موسوم نہیں ہوسکتی کیونکہ عقیدت ومحبت کا رشتہ ایک محدود دائرے میں گردش کرتا ہے۔

جواب: مصلح سے یہ بات کہنا ’’کہ آپ یہ بات نہ کہیے گا‘‘ خلافِ ادب ہے کیونکہ وہ اپنی تحقیق کے مطابق جو مناسب سمجھے گا کہے گا۔ جیسے ڈاکٹر سے کہنا کہ میرے اندر فلاں مرض تشخیص کیجیے گا اور فلاں نہیں، نامناسب ہے۔ ایسے ہی اپنے مربی کو ایسا مشورہ دینا بے ادبی ہے۔ بس آپ کے لیے یہی مشورہ ہے کہ ان سے مکمل علیحدگی اختیار کریں کہ یہ تعلق نفسانی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۵۱ **حال**: حضرت اقدس! مجھے سوتے میں منی خارج ہونے کا مرض ہے۔ اس کی وجہ سے میں نمازِ فجر قضا کردیتی ہوں۔

جواب: ہرگز ایسا نہ کریں۔ فجر سے پہلے یا فجر کے وقت غسل کرکے نماز ادا کریں۔ عمداً نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ اور موجبِ عذاب ہے۔

۱۲۵۲ **حال**: شروع میں فجر سے پہلے اٹھ کر غسل کرکے نماز پڑھ لیتی تھی لیکن امی نے ڈانٹا کہ تو فجر سے پہلے روزانہ صبح کیوں نہاتی ہے۔ اس طرح تو شادی شدہ نہاتی ہیں۔

جواب: دین کے معاملہ میں نہیں شرمانا چاہیے۔ والدہ کو بتادیں، وہ کسی معالج سے علاج کرائیں گی۔

۱۲۵۳ **حال**: حضرت! دن میں ہر روز بلاناغہ نہانا اور نمازِ فجر قضا کرنا بھی گھر والوں کو بدگمانی میں مبتلا کرسکتا ہے۔ لیکن مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کیا کروں؟ نمازِ فجر قضا کروں تو جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا گناہ اور نہ قضا کروں غسل کرکے نماز پڑھوں تو گھر والوں کا بدگمانی میں مبتلا ہونے کا امکان۔

جواب: لوگوں سے نہ ڈریں، اللہ سے ڈریں۔ اگر بدگمانی کریں گے تو خود گناہگار ہوں گے، لیکن ان کی بدگمانی کے ڈر سے آپ نے نماز قضا کی تو آپ گنہگار ہوں گی۔ دوسروں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے خود کو عذاب کا مستحق کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

۱۲۵۴ **حال**: نظر کی حفاظت جیسی ہونی چاہیے، ویسی نہیں کر پاتی۔ لیکن جب بھی نظر پڑی یا قصداً ڈالی شہوت سے نہیں۔ دل اور نظر کی حفاظت کے لیے کیا طریقہ اختیار کروں؟

جواب: نامحرم کو بلاشہوت بھی دیکھنا جائز نہیں۔ قصداً نظر بلاشہوت نہیں ہوتی۔ نفس مزہ چرا لیتا ہے اور دھوکہ دیتا ہے کہ نظر بلاشہوت تھی۔ طریقہ یہی ہے کہ ہرگز نہ دیکھیں۔ بجز ہمت کے کوئی علاج نہیں۔

❁❁❁❁❁

ایک طالبِ اصلاح کے دو خط

۱۲۵۵ **حال**: پہلا اور سب سے بڑا مرض کہ بچپن ہی سے فعل قومِ لوط علیہ السلام کا چسکہ لگا ہوا ہے۔ مگر اب چند سالوں سے آنجناب کی صرف دو چار روز کی صحبت اور جنابِ والا کے مواعظ حسنہ کے مطالعہ کی برکت سے اصل فعل سے تو محفوظ ہوں۔

جواب: لڑکوں سے بالکل نہ ملیں، ان کو نہ دیکھیں نہ بات کریں، ان سے شرق و غرب کی دوری رکھیں۔ آپ کے لیے تدریس جائز نہیں ہے۔

۱۲۵۶ **حال**: اور الحمد للہ نظر کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے مگر چونکہ بچپن کا مریض ہوں اس لیے تقاضے بہت پریشان کرتے ہیں۔

جواب: تقاضوں سے پریشان نہ ہوں، جس نے ایک دفعہ بھی گناہ کر لیا اس کو عمر بھر تقاضا ہوگا، اس کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اسی برداشت پر اجر ہے اور اسبابِ گناہ سے دُور رہیں۔

۱۲۵۷ **حال**: اور دوسرا یہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے یا امتحان کہ پہلی ہی نظر جو غیر اختیاری ہے پڑ جانے سے چاہے وہ بچہ ہو یا ڈاڑھی مونچھ والا، کالا ہو یا گورا بالخصوص ہلکے ہلکے حسن والے وغیرہ تو فوراً ان کے چہرے کے نمک سمیت پورے جسم کے نشیب و فراز دل و دماغ پر نقش ہو جاتے ہیں جبکہ دوسری نظر نہیں ڈالتا۔ مگر پھر بھی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا عذاب ہے۔

جواب: حاشا وکلّا ایسا گمان نہ کریں، اگر وہ عذاب دیں تو بندہ کا کہاں ٹھکانہ ہے، وہ ارحم الراحمین ہیں، توبہ کرتے ہی سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ شدید تأثر کا سبب ماضی میں گناہوں کا کثرت سے ارتکاب ہے، لہٰذا اب نظر بہت احتیاط سے اٹھائیں، کوشش کریں کہ پہلی نظر بھی نہ پڑے، خصوصاً جہاں امکان ہو کہ یہاں ایسی شکل ہوگی وہاں نظر اٹھانے سے پہلے جائزہ لیں۔ پھر بھی اگر نظر پڑ جائے اور مذکورہ کیفیت پیدا ہو تو اپنے اختیار سے مشغول نہ ہوں، کسی مباح کام میں لگ جائیں یا ایک منٹ کے لیے موت، قبر اور قیامت کے منظر کو یاد کریں۔

۱۲۵۸ **حال**: اور گذشتہ لغزشوں کی وجہ سے ہر وقت دل و دماغ پریشان رہتے ہیں اور کوئی نیک عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

جواب: ایک بار خوب توبہ کر کے گناہوں کو بھول جائیں۔ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے نہیں، اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

۱۲۵۹ **حال**: خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضورِ والا کے تعلق کی بناء پر بچا ہوا ہوں۔ ورنہ بقسم عرض کرتا ہوں میرے ہی جیسے نالائقوں کی ایسی ایسی ذلتیں ہو چکی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ مگر کیا عرض کروں حضرت کہ میرے آقا و مولیٰ نے آج تک مجھے پردے میں رکھا ہوا ہے۔ جبکہ میں اپنی سیاہ کاریاں احاطۂ تحریر میں نہیں لا سکتا اسی لیے ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ اگر خدانخواستہ میری شامت آ گئی تو مجھ

سے برا حشر کسی کا نہیں ہوا ہوگا۔

جواب: یہ اللہ کی ستاری ہے جو علامت ہے آپ کی ندامت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جس کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں اس کے عیبوں کی ستاری بھی فرماتے ہیں۔ پوری ہمت کر کے گناہوں سے بچے رہو، لڑکوں کے قریب بھی نہ جاؤ، ان شاء اللہ ان کی رحمت دامنِ ستاری میں چھپائے رہے گی۔

۱۲۶۰ **حال**: صحت و جوانی تو برباد ہوچکی ہے مگر قوتِ برداشت بھی ختم ہوچکی ہے۔ بعض اوقات تو بیٹھے بیٹھے ایسا نفس و شیطان کا حملہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ فرماتے ہیں۔ ورنہ میرا حال بیان کرنے کے قابل نہیں۔

جواب: اس وقت ہمت کر کے نفس کا مقابلہ کریں اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کریں اور ٹھان لیں کہ چاہے جان چلی جائے، گناہ کی لذت نہیں اٹھاؤں گا، گناہوں کا تقاضا ہونا گناہ نہیں، ان تقاضوں پر عمل کرنا گناہ ہے۔

۱۲۶۱ **حال**: حضور والا! آپ تو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں۔ اللہ کے لیے میرے حق میں خصوصی دعا و توجہ فرمادیں کہ نصوح کی طرح مجھ سیاہ کار کو بھی سچی توبہ کی توفیق اور ہمت ہوجائے اور دل و دماغ میں صرف اللہ ہی اللہ ہو۔ دوسری طرف توجہ ہی نہ جائے، گناہ کا خیال ہی نہ آئے۔

جواب: یہ مطلوب نہیں کہ گناہ کا خیال ہی نہ آئے۔ خیال آنے کے بعد گناہ سے بچنا مطلوب ہے۔ لاکھ خیال آئے، لاکھ گناہ کا تقاضا ہو جب تک گناہ نہیں کرے گا تقویٰ سلامت ہے بلکہ اس مجاہدہ سے اور زیادہ ثواب ملے گا اور اللہ کا قرب عطا ہوگا۔

دوسرا خط

۱۲۶۲ **حال**: حضورِ والا کا والا نامہ جواباً صادر ہونے پر نہایت درجہ خوشی و تسلی نصیب ہوئی۔ اللہ کریم حضرتِ والا کی زندگی اور صحت میں برکتیں پیدا فرمائے۔ حضرت والا نے لڑکوں کو قرآن پاک نہ پڑھانے کا جو مشورہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت والا

کی برکت سے ایک فیکٹری کی مسجد میں امامت کی ذمہ داری عطا فرما دی تو بندہ نے آنجناب کے وعظ تجلیاتِ جذب سے حضرت ابراہیم بن ادہم کا واقعہ سامنے رکھ کر تدریس سے استعفیٰ دے دیا۔ ابتداءً معاشی پریشانی ہوئی مگر امامت کی برکت سے اللہ کریم نے معاشی تنگی بھی دور کردی ہے۔ الحمدللہ!

جواب: ماشاء اللہ! بہت اچھا کیا، بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا چشم دید مشاہدہ کریں اور شکر ادا کریں۔

۱۲۶۳ **حال**: دوسری طرف چونکہ اللہ کریم نے میری سیاہ کاریوں پر نہایت درجہ کی ستاری فرمائی ہوئی ہے اس لیے بعض مخلص دوست، احباب اور جس ادارہ میں تدریس کرتا رہا ہوں وہ بھی چاہ رہے ہیں کہ بندہ ان کے ہاں پھر سے تدریس شروع کردے بلکہ بندہ کے شعبۂ تجوید کے استاد محترم جو نہایت درجہ کے قرآن پاک کے مخلص خادم، متبع سنت اور مشفق استاد ہیں جب ان کے علم میں یہ بات آئی کہ بندہ نے تدریس چھوڑ دی ہے تو وہ بندہ کی فراغت کو اور اس کے شعبہ قرأت میں شوق کو دیکھ کر تمام قرأت پڑھا کر شعبہ قرأت کا استاد تیار کرنا چاہتے ہیں اور بندہ بھی اس کو غنیمت سمجھ کر فائدہ واستفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر پھر سوچتا ہوں کہ جب تدریس کرنی نہیں تو پھر سیکھنے کا کیا فائدہ۔

جواب: پڑھانے کا مشغلہ آپ کے دین کے لیے مہلک ہے۔ ایسی دینی خدمت جو معصیت کا پیش خیمہ ہو جائز نہیں۔ تقویٰ فرضِ عین ہے، درس وتدریس فرضِ کفایہ ہے، فرضِ عین کے لیے فرضِ کفایہ کو قربان کیا جائے گا، لہٰذا دوبارہ تدریس کے متعلق سوچیں بھی نہیں۔

۱۲۶۴ **حال**: اس لیے پریشانی ہے، حضور سے درخواست ہے کہ خصوصی توجہ رکھیے اور رہنمائی فرمائی جائے اس لیے کہ میری باقی حالت سے دوست، احباب واقف نہیں اور آنحضرت کے سامنے ہے سب کچھ۔ اس لیے جو حضور والا فرمائیں گے

وہ کروں گا۔

جواب: اس راہ میں اطاعتِ مرشد کامیابی کی کنجی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۶۵ **حال**: میرے ایک بچپن کے دوست ہیں۔ان سے اچھے خاصے تعلقات تھے۔ تھوڑی سی ناراضگی پر ہم نے ملنا چھوڑ دیا۔اب میری حالت یہ ہے کہ میں ان سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں جبکہ میرا ان سے ملنا جلنا بالکل بند ہے لیکن وہ میرے خیالوں میں بسے ہوئے ہیں۔ان کے خیالات بہت آتے ہیں۔ان خیالات سے بچنے کے لیے میں نے کثرت سے ذکر واستغفار بھی کیا۔ذکر واستغفار سے دل کو ٹھنڈک تو ملی مگر وہ خوابوں میں بھی آنے لگے ہیں جبکہ میں ان سے بالکل ملنا نہیں چاہتا ہوں۔اب آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں جس سے میں ان خیالات اور ان خوابوں سے بچ سکوں۔

جواب: اگر نفسانی تعلق ہے تب تو مطلقاً قطع تعلق ضروری ہے خواہ کتنا ہی خیال آئے لیکن اگر یہ تعلق نفس کی شمولیت سے پاک ہے تو محض دنیوی رنجش سے مسلمان سے تین دن سے زیادہ نہ بولنا سخت گناہ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۶۶ **حال**: صبح کی نماز میں اکثر سستی ہو جاتی ہے۔

جواب: نماز قضا ہونے پر تیس روپے اور جماعت چھوٹنے پر پندرہ روپے صدقہ کریں۔

۱۲۶۷ **حال**: بدنظری کوشش کے باوجود ہو جاتی ہے۔

جواب: یہ کوشش نہیں، وسوسہ ہے۔کوشش جب ہوگی تو عمل کی توفیق ہو جائے گی۔ہر بدنظری پر بارہ رکعات پڑھیں۔

۱۲۶۸ **حال**: حضرت والا! دل بہت پریشان ہے۔نماز قضا ہونے کے بعد ۱۰ رکعات

نفل والا طریقہ بھی استعمال کیا۔ چند دن کے بعد اس سے بھی فرق نہ پڑا اور صدقہ بھی دیا تو بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اب کیا کروں؟ مشورہ عنایت فرمائیں۔

جواب: صدقہ کی مقدار بڑھا دیں۔ اگر پچیس دیتے تھے تو پچاس دیں یعنی دُگنا کر دیں۔

۱۲۶۹ **حال**: حضرت والا! میں بہت کمزور ہوں۔ تعلیم بھی بہت کم ہے۔ عشق و محبت تو نہ ہونے کے برابر ہے۔ مگر جب میں شروع میں بیعت ہوا اور ذکر وغیرہ شروع کیا تو اس وقت عجیب حالت تھی اور محبت و عشق کا جیسے دریا چل رہا تھا کہ ہر وقت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت والا آپ کی محبت میں دن رات گذرتے تھے مگر اب وہ شورش اور جوش نہیں۔

جواب: فکر نہ کریں، اب عشق پختہ ہو گیا ہے اس لیے شورش کم ہو گئی ہے۔ جب ہنڈیا کچی ہوتی ہے خوب شور مچاتی ہے اور جب پک جاتی ہے تو شور کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب عشق پختہ ہو جاتا ہے تو کیفیات کم معلوم ہوتی ہیں لیکن اندر سے تعلق مزید پختہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

۱۲۷۰ **حال**: حضرت والا کی محبت میں کچھ اشعار ہو گئے ہیں جو مرسل ہیں۔ ویسے میں نے کبھی شعر نہیں کہا اس لیے اصلاح فرما دیں۔

جواب: جذبات تو بہت اچھے ہیں لیکن یہ شعر نہیں ہیں۔ شاعری خداداد چیز ہے اس لیے شعر کہنے میں وقت ضائع نہ کریں بلکہ جذباتِ محبت کا اظہار نثر میں کر دیا کریں۔

۱۲۷۱ **حال**: حضرت صاحب! گذارش ہے کہ بندہ درجۂ اولیٰ میں پڑھتا ہے۔ بندہ کی طبیعت ایک ماہ سے انتہائی خراب ہو چکی ہے۔ بندہ عشقِ مجازی کی بیماری میں مبتلا ہو چکا ہے۔ جس لڑکے کے ساتھ عشق مجازی ہو گیا ہے وہ بے ریش نہیں

بلکہ ایک مشت ڈاڑھی والا ہے اور اس کے ساتھ تقریباً پانچ سال سے دوستی ہے۔ اکٹھے قرآن کریم حفظ کیا۔ اب اکٹھے کتابوں کے لیے داخلہ لیا۔ حضرت والا! ان پانچ سالوں میں ایک لمحہ کے لیے بھی غلط خیال پیدا نہیں ہوا اور نہ اب ہے۔ بس ایک مہینہ سے تھوڑی ناراضگی ہمارے درمیان ہو چکی ہے۔ کبھی وہ ناراض اور کبھی میں ناراض ہو جاتا ہوں۔ لیکن حضرت والا! اس کی ناراضگی مجھ پر ایسی گراں ہے کہ خودکشی کو دل کرتا ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ اگر شدید نیند کی وجہ سے کبھی سو بھی جاتا ہوں تو ایسے ڈر کر بیدار ہو جاتا ہوں جیسے قاتل نیند سے بیدار ہوتا ہے۔ آج جمعہ کی نماز سے پہلے ایک معمولی بات پر ناراض ہو گئے تو بندہ کی طبیعت اتنی خراب ہوگئی کہ ایک دو مرتبہ خودکشی کی کوشش بھی کی مگر اللہ نے بچا لیا۔ حضرت والا! اس کے بغیر پہلے جتنا تعلق بھی ہمارا رہ چکا ہے، انتہائی بہترین وقت تھا۔ ایک دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتے تھے۔ اب کا وقت بھی اچھا ہے، نیت بھی ہم دونوں کی صاف ہے۔ لیکن حضرت صاحب! اس کی ناراضگی سے دل پر ایسے بوجھ پڑ جاتا ہے کہ برداشت نہیں کرسکتا۔ دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔

جواب: اس درجہ محبت اور تعلق کا ہونا قطعی حرام ہے۔ اس لڑکے سے دور رہنا واجب ہے یا تو مدرسہ چھوڑ دیجیے اور دوسرے مدرسے میں داخلہ لے لیجیے۔ ایک مدرسہ میں ہرگز نہ رہیں۔ ملنے جلنے سے بچیے اور اس کے خیالات کو بھی دل میں نہ لائیے۔ کچھ دن میں ان شاء اللہ ایسا چین وسکون پائیں گے کہ دنیا بھی جنت ہو جائے گی۔ میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' کا بار بار مطالعہ کیجیے۔ اگر ہو سکے تو مجالس میں شرکت کیجیے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو ہر معصیت سے محفوظ فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۷۲ **حال**: میری نوکری Board of Statistics میں لگی ہے اور میرا کام یہ

ہے کہ ہر قسم کے اسکول، کالج اور کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ میں جانا ہوتا ہے اور وہاں کے مہتمم سے مل کر ان کا Data لینا ہوتا ہے۔ عام طور سے بلکہ ۷۵ فیصد اسکول وغیرہ کی پرنسپل عورتیں ہوتی ہیں جن سے ملنا ہوتا ہے اور بات کرنی ہوتی ہے۔ نگاہ بچا کر بات کرنے سے وہ برا مانتی ہیں کہ آپ ہمیں دیکھتے کیوں نہیں۔ کبھی تو ہمت کر لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بدنظری سے، لیکن اکثر بدنظری بھی کر لیتا ہوں بات کرتے ہوئے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کیا کروں۔

جواب: گھر سے ارادہ کر کے نکلو کہ نہیں دیکھنا ہے۔ بات کرتے وقت سختی سے نگاہ کی حفاظت کرو یا کالا چشمہ پہن لو اور ان سے باتیں کرتے وقت ان کو نہ دیکھو، ان کو نظر بھی نہیں آئے گا کہ کدھر دیکھ رہے ہو۔ پھر بھی غلطی ہو جائے تو ہر غلطی پر پچاس روپے صدقہ کرو اور دوسری نوکری تلاش کرو۔ جب دوسری مل جائے تو اس نوکری کو چھوڑ دو۔

۱۲۷۳ **حال**: بس میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض سے گانوں کی عادت چھوٹ چکی ہے لیکن جب بھی گانا سنتا ہوں تو اکثر سننے لگ جاتا ہوں اور دل مزے لینا شروع ہو جاتا ہے۔ دھیان ہٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔

جواب: گھر واپس آ کر روزانہ دو رکعات نفل پڑھو اور معافی مانگو۔ بس میں جب گانوں کی آواز آنے لگے تو موت کا وقت یاد کرو کہ نزع طاری ہے، کوئی موت کی تکلیف میں گانا سنے گا؟ اور سوچو کہ خدانخواستہ ابھی ایکسیڈنٹ ہو گیا تو کس حالت میں موت آئے گی۔ اور سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ کانوں میں انگلی دے لو۔

۱۲۷۴ **حال**: جھوٹ بولنے کی عادت ہو گئی ہے بات کرتے ہوئے، یعنی اکثر گھر میں یا کہیں کوئی کام نہیں ہوتا تو جھوٹا بہانہ بنا لیتا ہوں۔

جواب: جب جھوٹ بولو تو مخاطب سے کہہ دو کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی ہے۔

❁❁❁❁❁

۱۲۷۵ **حال**: میں نے ایک خط اپنی شادی کے موقع پر لکھا تھا جس میں میں نے اپنی سسرال میں پردے کا طریقہ دریافت کیا تھا۔ تو آپ نے مجھے گھونگھٹ سے پردہ کرنے کا فرمایا تھا اور نامحرموں کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا تھا۔ حضرت! میں نے ابتداء میں گھونگھٹ سے پردہ کرنے کی بہت کوشش کی لیکن میرے ایک جیٹھ اور دیور نے ایسا نہیں کرنے دیا۔ جان بوجھ کر میرے سامنے آتے کہ ہم نے اس کو دیکھنا ہے۔

جواب: وہ جان کر سامنے آتے ہیں تو وہ گنہگار ہوں گے۔ آپ پردہ نہ چھوڑیں، فوراً چہرہ چھپالیا کریں۔

۱۲۷۶ **حال**: میرے شوہر اگرچہ عالم ہیں لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ نماز کی طرح دوپٹہ باندھے رکھو اور اسی طرح پردہ کرو۔ تو اب میں اسی طرح پردہ کرتی ہوں پھر حضرت ایک ساتھ ایک دسترخوان پر کھانا کھانے میں بھی یہی مشکل ہوئی، اگرچہ گھر میں جو لوگ ہیں ان میں سے اکثر کے ذہن دینی ہیں لیکن کچھ ملا جلا ماحول ہے۔ اسی لیے گھر میں مشکل ہونے کی وجہ سے میں ایک دسترخوان پر تو کھانا کھاتی ہوں لیکن کوشش کرتی ہوں کہ نامحرموں سے سامنا کم ہو، لیکن پھر بھی سامنا ہو جاتا ہے۔

جواب: شوہر کو سمجھائیں کہ عالم ہو کر پھر کیوں چہرہ کھلواتے ہیں۔ یہ بات مردانہ غیرت کے بھی خلاف ہے۔ اسی طرح ایک دسترخوان پر بھی نہ کھائیں۔

۱۲۷۷ **حال**: حضرت! شادی کے بعد اپنے اندر بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اعمال میں بھی بہت کوتاہی ہونے لگی ہے۔ پہلے اگر کوئی عمل چھوٹ جاتا تھا تو دل میں افسوس اور ملال ہوتا رہتا تھا لیکن اب کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

جواب: دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں، جو دین میں ڈِھیلا ہوا وہ مٹی کا ڈھیلہ ہوا۔ ہمت کریں پھر عمل ہونے لگے گا۔

۱۲۷۸ **حال**: اگرچہ میرے تعلیمی دور کا آخری سال (دورۂ حدیث) چل رہا ہے لیکن پڑھائی میں بھی یکسوئی اور دلچسپی حاصل نہیں ہو رہی۔ پہلے بدنظری تو کیا نامحرم پر پہلی نظر میں بھی احتیاط سے کام لیتی تھی لیکن اب اس میں بھی کوتاہی ہونے لگی ہے۔

جواب: دورۂ حدیث کرنا یعنی اصطلاحی علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے، لیکن تقویٰ فرضِ عین ہے۔ دورہ کرو یا نہ کرو تقویٰ کا اہتمام کرو۔ سب کوتاہیوں کا سبب شرعی پردہ نہ کرنا ہے۔

۱۲۷۹ **حال**: غرض حضرت ہر چیز میں بہت کمی ہے۔ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ میری کس بات سے ناراض ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ ناراض ہوں تو ہمارا کہاں ٹھکانہ ہے، وہ ناراض نہیں ہوتے، ہم ہی بے وفائی کرتے ہیں، ان سے دُور ہو جاتے ہیں۔

۱۲۸۰ **حال**: طبیعت میں بہت لاپرواہی آ گئی ہے۔ دنیا میں دلچسپی محسوس ہوتی ہے۔ پہلے بازار جانے اور تقاریب میں جانے سے بھاگتی تھی اب کسی کے کہنے پر آرام سے چلی جاتی ہوں۔

جواب: دین کی پابندی پھر سے شروع کر دیں، یہ سب کمزوریاں جاتی رہیں گی۔

۱۲۸۱ **حال**: اس کے علاوہ حضرت! پہلے آپ نے مجھے تہجد عشاء کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا تھا اور آدھی رات کو اُٹھ کر پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔ کیا اب میں تہجد آدھی رات کو پڑھنا شروع کر دوں۔

جواب: نہیں! شرعی پردہ شروع کر دو۔ ایک لاکھ تہجد سے افضل ہے کہ ایک گناہ چھوڑ دو۔

❁❁❁❁❁

۱۲۸۲ **حال**: آج کل نمازوں میں کچھ سستی ہورہی ہے۔نمازیں تو تمام ہوجاتی ہیں مگر سنن اور نوافل میں کچھ سستی ہورہی ہے جس کی مجھے بڑی فکر ہے۔محسوس ہوتا ہے کہ کچھ دین سے دوری ہورہی ہے۔

جواب: یہ دوری نہیں ہے صرف کیفیات میں کمی ہے اور کیفیات مقصود نہیں مقصود خدائے تعالیٰ ہیں پس کیفیات سے دوری کو خدا سے اور دین سے دوری سمجھنا کیفیات کو خدا سمجھنا ہے۔اعمال بہ تکلف ہمت سے کرلیا کریں اگرچہ نفس پر مشقت ہو،بس یہی مقصود ہے۔اسی طرح گناہ سے بچنا ہمت کر کے حاصلِ تقویٰ ہے۔

۱۲۸۳ **حال**: حضرت جی اس بارے میں صاف تحریر فرمادیں کہ ذکر کو وضو کے ساتھ کیا کروں اور قبلہ رو بیٹھنے کی کوشش کیا کروں یا جس طرح آج کل کرتا ہوں ٹھیک ہے۔ ذکر کی توفیق تو ہوجاتی ہے اللہ کے فضل سے مگر وضو میں ذرا تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: وضو کے ساتھ زیادہ نافع ہے مگر بے وضو بھی جائز ہے۔

۱۲۸۴ **حال**: میرے متعلق اور نصیحت فرمائیں کہ اللہ کا راستہ جلد از جلد کیسے پورا ہوگا۔ مجھے اس کی بھی بڑی فکر رہتی ہے مگر جب اپنے آپ کو بدنگاہی اور بڑے گناہوں میں دیکھتا ہوں اور اس وقت ہمت کر کے گناہ سے کچھ بچ بھی لیتا ہوں اور کبھی ہار بھی جاتا ہوں تو بڑی تکلیف پہنچتی ہے اور دل کہتا ہے کہ یہ راستہ تم جیسے ذلیلوں کا نہیں ہے۔کیونکہ اب تو آپ نے گناہوں کی کافی تفصیل بتادی ہے لہٰذا گناہ کا احساس تو اس وقت ہوجاتا ہے مگر جب اس پر قابو نہیں پاسکتا تو بڑی ہمت پست ہوتی ہے۔

پھر سوچتا ہوں حضرت نے کہا تھا کہ تم ان شاء اللہ اس راہ میں کامیاب ہوجاؤ گے تو پھر ہمت ہوجاتی ہے۔

جواب: اس راہ میں گناہوں کے ہوجانے سے مایوس نہ ہونا چاہئے خواہ مرتے

دم تک یہ دشمن ساتھ لگا رہے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی پناہ میں لے لے گی پھر یہ دشمن آپ کا منہ تکتا اور ہاتھ ملتا رہ جائے گا اور آپ کامیابی کی منزل پر مسرور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۲۸۵ **حال**: پھر التجا کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے بدظن نہ ہوجایئے گا۔ جب بھی کوئی بات ہو فوراً حضرت مجھے معاف کردیا کریں کیونکہ یہ راستہ ہمارے لیے بالکل اجنبی ہے۔ ہمارے خاندان میں کسی کو بھی اس راستہ کا علم نہیں۔ بس مجھے ہی اللہ کے کرم نے اور آپ کی محبت نے کھینچ لیا ہے۔

جواب: بے فکر ہو کر حالات لکھا کریں، ہم کو خوشی ہوتی ہے۔

۱۲۸۶ **حال**: حضرت آج کل دل کا عجیب معاملہ ہے۔ دنیا میں خوب دل لگ رہا ہے اور اللہ کی طرف دھیان بہت کم جاتا ہے۔ خوب استغفار کرتا رہتا ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بدنظری بھی خوب ہورہی ہے۔ بڑا پریشان ہوتا ہوں۔ اپنے کو خوب برا بھلا کہتا ہوں۔ اللہ سے شرمندہ بھی ہوتا ہوں مگر عادت نہیں جاتی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ جیسے بزرگ کا ہاتھ پکڑ کر ایسی ذلیل حرکتیں ہوتی ہیں۔ میں آپ سے بھی شرمندہ ہوں۔ اور التجا کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا بھی کریں اور جو مناسب سمجھیں ہدایت بھی دیں۔ میں اس سلسلے میں بالکل مطمئن ہوں لہٰذا اللہ کی ذات سے مایوس نہیں ہوتا اصل بات تو اپنی ذلالت کی ہے۔ آئندہ آپ کے پاس آیا تو ان شاء اللہ کچھ وقت لے کر آؤں گا۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: آپ کیوں بدنظری کرتے ہیں۔ آپ تو خود ہی اپنے جمال کو دیکھ لیا کریں۔ جب اپنے خزانے میں خود حسن حق تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے تو شکر ادا کیا کریں کہ اے خدا آپ نے مجھے حسین پیدا فرمایا میرے اخلاق بھی حسین بنا دیجئے، حسین ہو کر کام غیر حسین کرنا تو اور برا ہے۔ ہر بدنگاہی پر ۸ رکعت نفل جرمانہ پڑھئے

اور ۵ روپے خیرات کیجئے۔ جہنم کی آگ کو سوچیئے کہ وہاں کیا حال ہوگا، یہاں تو مزے لے رہا ہوں اگر وہاں سزا ملی تو کیا ہوگا۔

۱۲۸۷ **حال**: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ہر وقت حاضر ہوں، آپ کا غلام ہوں۔ آپ سے بے حد محبت ہے۔ آپ پر بڑا اعتماد اور یقین ہے۔ کاش کہ میں آپ کے کسی کام آسکوں۔

جواب: آپ کی محبت سے دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ہمارے اور آپ کے لئے باعث سعادت بنائیں، آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۸۸ **حال**: راہِ سلوک میں نہایت پرسکون طریقے سے ترقی ہو رہی تھی۔ ہر لمحہ مالک کی ناراضگی کا دھیان رہتا تھا۔ روح نہایت سرسبز و شاداب لگ رہی تھی مگر اچانک یکدم نہ جانے کیا ہو گیا کہ حضرت والا آپ کی مبارک مجلس سے محروم کر دیا گیا اور واپس گرتا چلا گیا۔ حتیٰ کے جس مقام سے چلنا شروع کیا تھا اس مقام پر دوبارہ آٹھہرا۔ تقریباً دو مہینے تک یہی حالت رہی مگر اس عرصۂ فراق میں ہمیشہ روح تڑپاتی رہی۔ مگر آپ کی مجلس میں آنا نہایت مشکل ہو گیا تھا۔ اس عرصے میں نہایت بے چین رہا اور گناہوں میں مبتلا ہوتا گیا۔

جواب: راہ میں کبھی آدمی گر بھی جاتا ہے پھر اٹھ کر چلنا شروع کر دے پھر منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ گرنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں بس گرا ہوا پڑا نہ رہے پھر سے مجلس میں آنا جانا شروع کر دیں۔ اطلاعِ حالات یعنی جس گناہ میں ابتلاء ہے اس کی اطلاع کریں کیونکہ علاج ہر بیماری کا الگ الگ ہے۔

۱۲۸۹ **حال**: چاہتا نہیں ہوں کہ مالک کی نافرمانی کروں مگر بے اختیار ہو جاتی ہے۔ پتہ چلے تو پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے پھر نہایت پریشان ہو جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ نہایت گھٹن سی محسوس ہوتی ہے۔ رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ

مالک! حضرت والا کی مجلس میں پہنچادیجئے۔اب کافی عرصے بعد توفیق ملی ہے۔ مجھے اپنے فیض سے محروم نہ کیجئے۔

جواب: اللہ کے راستے میں پانی سر سے گزر کے بھی سر پر نہیں رہتا۔سالک پھر پانی پر سوار ہوجاتا ہے۔بس شرط یہ ہے کہ ہمت نہ ہارے اور کوشش میں لگا رہے۔

۱۲۹۰ **حال**: مجھے پھر سے ترقی کی دعائیں دیجئے اور عطائے ہمت ربانی کو استعمال کرنے کی بھی دعا فرمائیں کیونکہ مالک نے جو ہمت دی ہے وہ بھی نہایت کمزور ہوچکی ہے۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے۔ ہمت کچھ کمزور نہیں ہوئی۔ایک آہ سے پھر منزل پر پہنچو گے،ان شاء اللہ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۹۱ **حال**: جہاں تک ممکن ہو میں نظروں کی حفاظت کرتا ہوں لیکن مشکل بہت ہوتی ہے کیونکہ میرا واسطہ تو مردوں سے ہے۔ مسجد میں بھی مرد ہی ہوتے ہیں۔طرح طرح کے خیالات آتے ہیں۔کبھی سوچتا ہوں شاید میں پیدائشی شیطان ہوں۔

جواب: ہرگز نہیں جس کے اندر گناہ کے تقاضے زیادہ ہوتے ہیں ان کو روکنے سے اور ان پر عمل نہ کرنے سے اتنا ہی زیادہ نور پیدا ہوتا ہے۔لاکھ تقاضے ہوں بس ان پر عمل نہ کریں، دل کو ماریں، اتنا قوی نور پیدا ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف اُڑ جائیں گے،نہایت قرب نصیب ہوگا۔بس جان کی بازی لگا کر نظر کی حفاظت کریں۔تقاضوں کی مثال کھاد کی سی ہے،کھاد جتنا سڑا ہوا ہوتا ہے پھول اتنا ہی خوشبودار پیدا ہوتا ہے۔گندے تقاضوں کو دبانے سے تقویٰ کا پھول بھی اتنا ہی خوشبودار ملتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۹۲ **حال**: بندہ اس خط میں کچھ گذارشات پیش کرنا چاہتا ہے:

(۱) احقر کے علم میں بعض نیکیوں کے فضائل ہوتے ہیں اوران کے منافع سے بھی باخبر ہوتا ہے لیکن ان میں سے اکثر پر عمل نہیں کر پاتا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں اور بندہ کس طرح ان اعمال پر عمل کرسکتا ہے جن کا علم تو بندہ کو ہے لیکن عمل نہیں کر پاتا؟

جواب: نیکیوں میں صرف فرض، واجب، سنت مؤکدہ پر عمل نجات کے لیے ضروری ہے۔ کیا تمام فضائل پر عمل کرنا واجب ہے؟ نفلی عمل تھوڑا ہو مگر ہمیشہ ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ بہت عمل شروع کرو اور پھر سب چھوڑ دو۔

۱۲۹۳ **حال**: توفیق عمل کس طرح بندہ حاصل کرسکتا ہے؟

جواب: صرف نفلی مثبت اعمال یعنی ذکر، تلاوت ونوافل ہی عمل نہیں ہیں بلکہ منفی اعمال یعنی اجتناب عن المعاصی اصل عمل اور موجب رضائے الٰہی اور ولایت کی بنیاد ہے لہٰذا اس کی فکر واہتمام میں جان کی بازی لگاؤ۔ کرنے کا کام یہ ہے اوراس کا طریقہ یہ ہے کہ جس کام میں اللہ کی ناراضگی ہو نہ کرو۔

۱۲۹۴ **حال**: بندہ صبح اپنے کام پر موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے الحمدللہ روزانہ سورۃ یٰسین اورذکرواذکار کرتا ہوا جاتا ہے لیکن واپسی پر قطعاً اس طرف میلان نہیں ہوتا۔

جواب: اس میں کیا نقصان ہے؟ عمل کے لیے میلان ہونا ضروری نہیں لیکن تحمل سے زیادہ عمل نہ کریں۔ سارے دن کام کے بعد واپسی میں اذکار کرنا تحمل سے زیادہ ہے۔ نقصان گناہ کرنے میں ہے، نیکی کی رغبت نہ ہونا نقصان نہیں ہے۔ عبادات واجبہ چھوڑ دینا گناہ ہے اور ہر گناہ نقصان دہ ہے۔

۱۲۹۵ **حال**: بندہ الحمدللہ امسال دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہوچکا ہے۔ اگلے سال کے لیے بندہ تذبذب میں ہے کہ ایک مرتبہ پھر ''دورۂ حدیث'' دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں کروں یا کراچی ہی میں تخصص فی الفقہ کروں۔ حضرت والا سے

مشورے کا طالب ہوں۔

جواب: کراچی ہی میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۲۹۶ **حال**: اس سلسلے میں اپنے استاذ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر دیوبند جاسکتے ہو تو ایک سال دورہ وہاں پڑھو۔ لیکن استخارہ ضرور کرو۔ حضرت! چار پانچ دن وقفہ وقفہ سے استخارہ کرتا رہا تو ان دنوں میں مختلف خواب دیکھتا رہا۔

ایک مرتبہ یہ دیکھا کہ میں اور میرا ایک چھوٹا بھائی بس میں سوار ہوتے ہیں اور اس بس میں سارے طلباء بیٹھے ہوتے ہیں۔ اکثر ان میں چھوٹے طلباء ہوتے ہیں معلوم نہیں کہ بس کہاں جارہی ہے۔

ایک دن دیکھا کہ اپنے گھر میں چکور (پرندہ) کو اپنے ہاتھ میں پالک کھلاتا ہوں۔

ایک دن عجیب خواب دیکھا، تقریباً دو سال پہلے گھر کی پڑوسن عورت کو دیکھا۔ وہ عیسائی تھی اور بہت بدصورت تھی اور اس کی کمر پر بہت زیادہ کالے بال نکلے ہوتے ہیں۔ میں دیکھ کر بہت برا محسوس کرتا ہوں۔

جواب: استخارہ کا خوابوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کس حدیث میں ہے کہ استخارہ کے بعد خواب نظر آنا چاہیے؟ استخارہ کے بعد جو بات دل میں پختگی سے آئے اس پر عمل کرلیں۔ حدیث میں ہے ما خاب من استخار پس استخارہ کی برکت سے جو بات خیر ہوگی مقدر ہوجائے گی۔

۱۲۹۷ **حال**: حضرت والا! والد صاحب تو کہتے ہیں ایک سال دورہ کرو یا تخصص کرو، نکاح ہو چکا ہے، ابھی وقت ہے، رخصتی مت کرو۔ تمہارا خرچہ میں برداشت کررہا ہوں، تم علم میں پختگی حاصل کرو۔ شادی سے تم مصروف ہوجاؤ گے۔ اور والدہ کہتی ہیں کہ نہیں تم نے نکاح کرلیا ہے، ابھی ایک سال اس کو کیسے بٹھا رہے ہو

اس کے گھر میں بلکہ رخصتی کرو شوال میں، بعد میں چاہے پڑھو یا نہ پڑھو میرا اس سے واسطہ نہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ والد صاحب علم میں مزید اشتغال کو چاہ رہے ہیں۔ والدہ رخصتی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اب بندہ پریشان ہے کہ کیا کروں، کونسی صورت کو اختیار کروں۔ براہِ کرم احسان فرما کر قولِ فیصل ارشاد فرما کر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیے۔

جواب: اگر نکاح نہ ہوتا تو تاخیر میں مضائقہ نہیں تھا، رخصتی کے بعد وہ بیوی نہیں بنتی نکاح کے بعد ہی ہو جاتی ہے لہٰذا نکاح کے بعد اس کے حقوق ادا کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ شادی کے بعد بھی تعلیم جاری رکھی جا سکتی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۲۹۸ **حال**: اب غصہ آتا ہے تو جلد ختم بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی مدمقابل پر تھوڑا بہت غصہ کا نفاذ ہو جاتا ہے تو طبیعت مکدر ہو جاتی ہے تاوقتیکہ مدمقابل سے معافی نہ مانگ لوں۔

جواب: چاہے غصہ زیادہ آئے اور دیر میں جائے لیکن ضبط کر لیا تو باعث اجر ہے اور بے جا غصہ تھوڑا سا بھی نافذ کر دیا تو گناہ کیا، اس کی تلافی کریں، معافی مانگیں۔

۱۲۹۹ **حال**: اکثر خلافِ شرع یا خلافِ مزاج بات دیکھ کر غصہ آتا ہے مگر مجھے یہ بھی برا محسوس ہوتا ہے۔

جواب: خلافِ شرع بات پر تو غصہ آنا ہی چاہئے البتہ اس کا نفاذ وہاں کریں جہاں واجب ہو۔ خلافِ مزاج بات پر غصہ کو ضبط کریں۔

۱۳۰۰ **حال**: ایک عرصہ قبل دینی مشاغل بڑے پُرکیف اور لطف اندوز ہوا کرتے تھے، ہر عمل اپنی روح، حضورِ قلبی، حاضر دماغی، سکون اور دل جمعی کے ساتھ ہوتے

تھے نتیجتاً دھیان غالب وساوس مغلوب ہوتے تھے۔ چشم اشک بار، وجدانی کیفیت وحلاوت، سرورِ تلاوت، ذوق وشوق، راحت وفرحت، قلب پر جیسے سکینہ کا نزول رہتا ہو، مخمور اور دلسوزی، خوشی اور اشکباری، ندامت، معرفت اور ادراکِ فہم، بدن ہر وقت پھول کی مانند بے وزن، خاص طور پر حالتِ نماز میں ان تمام باتوں کے حسن میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ قبل از نماز عموماً بعد از نماز خصوصاً اپنے آپ کو اور اردگرد کے ماحول کو نکھرا نکھرا محسوس کرتا تھا۔ بشاشت اور نشاط میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

جواب: یہ حالت بسط کی کہلاتی ہے۔ محمود ہے مقصود نہیں۔

۱۳۰۱ **حال**: میں واضح طور پر محسوس کرتا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو رہی ہے۔ اور ایک ایک لمحہ کا لطف حاصل ہو رہا ہے مگر اب یہ حال ہے کہ جیسے میرے اعمال کی روح نکل گئی ہے۔ تمام اعمال بے جان، بے کیف ہو کر رہ گئے ہیں۔ طبیعت میں نہ وہ نشاط ہے نہ وہ بشاشت، طبیعت میں بھاری پن۔ آنکھیں خشک ہو گئی ہیں۔ دل بھی جیسے سخت ہو گیا ہو یعنی تمام حاصل کیفیات مع خضوع وخشوع الٹ گئی ہیں، اجالوں کی جگہ اندھیروں نے لے لی ہو۔ مجھے اپنے حالات کے انحطاط کا قلق اور افسوس ضرور ہے مگر الحمد للہ حضرت کی صحبت کی برکت سے میرے معمولات ومشاغل بتوفیق رب العزت تھوڑی کمی بیشی کے ساتھ ویسے ہی جاری ہیں جو پہلے تھے، خواہ ان میں وہ کیف اور خضوع و خشوع نہیں ہے۔ پھر بھی میرے شب وروز اسی طرح گذر رہے ہیں جس طرح گذشتہ دنوں میں گذرتے تھے۔ بلکہ اب تو اور چوکنا ہو گیا ہوں تاہم دعا مانگنا بھی آسان نہیں رہا۔ غفلت رہتی ہے، ذرا سی دیر میں طبیعت گھبرا جاتی ہے۔

جواب: یہ حالتِ قبض ہے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ یہ حالت بسط سے بھی زیادہ مفید ہے۔ جس کو آپ انحطاط سمجھ رہے ہیں یہ انحطاط نہیں ہے بلکہ مزید ترقی کا

پیش خیمہ ہے۔اس لیے پریشان نہ ہوں اور یاد رکھیں کہ کیفیات مطلوب نہیں، اعمال مطلوب ہیں۔ کیفیات سے ترقی نہیں ہوتی، اعمال سے ہوتی ہے اس لئے اعمال جاری رکھیں۔

۱۳۰۲ **حال**: میں اللہ تعالیٰ سے طالبِ مغفرت ہوں کہ میرے گناہوں کی نحوست ہے کہ میں متعدد عظیم نعمتوں سے محروم کر دیا گیا ہوں۔

جواب: یہ محرومی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی تربیت ہے تاکہ عجب و کبر پیدا نہ ہو۔

۱۳۰۳ **حال**: میں نے اپنے آپ کو خوب ٹٹولا مگر ادراک نہیں کر پایا کہ وہ ناشکری کی وجہ سے ہے یا اور کوئی گناہ ہے یا مجموعۂ گناہ جس کے تاریک و پوشیدہ پہلو تک رسائی نہیں کر پا رہا۔ میں نے توفیق بھر صلوٰۃ توبہ اور صلوٰۃ حاجات بھی پڑھیں مگر صحیح طرح نہیں پڑھ سکا۔ میں نے ان حالات کے رونما ہونے کے ابتدا میں اطلاع دی تھی جواباً مجھے کہا گیا تھا کہ ”میں اپنے معمولات جاری رکھوں، کبھی انقباض ہو جاتا ہے۔“ اسی مشورے کی برکت سے الحمدللہ تا حال معمولات جاری ہیں مگر تشویش بہر حال باقی ہے۔

جواب: اس حالت سے ہرگز مایوس نہ ہوں بلکہ اس کو اپنے باطن کے لیے مفید سمجھیں۔**یاحی یا قیوم یا لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین** ۳۶۰ دفعہ بارہ دن تک پڑھیں ان شاءاللہ یہ قبض جاتا رہے گا۔

۱۳۰۴ **حال**: تمام گناہوں بالخصوص بدنظری سے بچنے کے لیے مکمل ہمت اور کوشش ہے اور اللہ سے دعا بھی ہے۔ حضرت والا سے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

جواب: ہمت اور کوشش میں کتنی کامیابی ہے؟ مکمل حفاظت ہے یا کبھی ابتلاء بھی ہو جاتا ہے؟ اگر ابتلاء ہوتا ہے تو کیا تلافی کرتے ہیں؟

۱۳۰۵ **حال**: ہم دو بھائی اور ایک بہن حضرت والا سے بیعت ہیں، گھر والوں کو بھی تبلیغ و تعلیم کرتے رہتے ہیں اور جمعہ کی مجلس میں لاتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں

اور گھر والوں کو دیکھ کر کڑھن ہوتی ہے۔اس کے لیے طریقۂ دعوت اور مشورہ تجویز کردیں۔

جواب: دعوت کے لیے بہت فہم اور حکمت کی ضرورت ہے، اس لیے مبتدی کو منع کیا جاتا ہے، ورنہ شیطان عزیزوں کو اور دور کر دیتا ہے اور ان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ شیخ نے نعوذ باللہ ان کو اپنی ایجنٹی کے لیے چھوڑا ہوا ہے۔اس لیے جو آتا ہے لے آئیں، جو معتقد نہ ہو اس کو دعوت نہ دیں کہ وہاں چلو۔ بہتر یہ ہے کہ مواعظ وقتاً فوقتاً پہنچا دیا کریں۔ ہاں! جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ بدگمانی نہیں کرے گا اس سے کہہ دیں، لیکن درپے نہ ہوں۔ سب سے بہتر طریقہ عملی تبلیغ ہے کہ خود کو سنت و شریعت کے سانچہ میں ڈھال لیں اور منکرات سے بچیں، یہ عملی تبلیغ بہت مؤثر ہوتی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۰۶ **حال**: حضرت! دنیا کے کسی کونے میں بھی اگر کسی شخص کی تکلیف کی خبر سن لوں تو نہ صرف میری راتوں کی نیند اُڑ جاتی ہے بلکہ بھوک پیاس بھی بالکل نہیں لگتی ہر وقت رونا آتا رہتا ہے۔

جواب: دوسروں کی تکلیف سے غم ہونا تو بہت اچھا ہے، لیکن اعتدال کے ساتھ۔ حالتِ مذکورہ تو غیر معتدل ہے اور دماغی خشکی اور ڈپریشن کی علامت ہے۔

۱۳۰۷ **حال**: اسی طرح موت اور قبر وحشر کا مراقبہ میرے لیے اس قدر دردناک ہوتا ہے کہ میرا دل و دماغ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو کھونے لگتا ہے، یہاں تک کہ آنکھیں بند بھی کرنا چاہوں تو بند نہیں ہوتیں اور پورے جسم میں آگ گردش کرتی معلوم ہوتی ہے اور یہ کیفیت آئے دن رہتی ہے۔

جواب: اور قبر وحشر کا مراقبہ کس نے بتایا؟ بغیر شیخ کے بتائے خود سے مراقبہ اور اذکار کرنا ایسا ہے جیسے بغیر ڈاکٹر کے خود اپنا علاج کرنا، فوراً کسی نفسیاتی معالج سے

رجوع کریں، تنہا نہ رہیں، غم اور رونے سے بچیں، جملہ مراقبے بالکل ملتوی کردیں۔

۱۳۰۸ **حال**: حضرت! میں اپنے نفس کے بہکاوے میں آکر عشق مجازی کربیٹھی ہوں اور جس سے ہوا ہے اس نے اپنے گھر والوں کو بھی بتادیا ہے لیکن حضرت! میں اس شخص سے نکاح سے پہلے قطعاً نہیں ملنا چاہتی جبکہ وہ شخص شادی سے پہلے بھی ہاتھ لگانے کو غلط نہیں سمجھتا یہاں تک کہ ایک سال سے اس نے مجھ سے شادی کے لیے اسی بات کو تقریباً شرط بنایا ہے جس کے باعث میں نے اس سے قطعاً قطع تعلق کرلیا ہے۔

جواب: ایسا شخص اس قابل نہیں کہ اس سے رشتہ کیا جائے، سخت بددین ہے۔ پرچہ علاجِ عشقِ مجازی روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۱۳۰۹ **حال**: حضرت! میں اس شخص سے بچھڑنے کا کوئی غم منانا نہیں چاہتی، لیکن میرا دل انتہائی بے چین رہتا ہے جبکہ میں اس کو بالکل بھلادینا چاہتی ہوں، کیونکہ یاد آنے پر میں بالکل بے حال ہوجاتی ہوں، آنسو نہیں تھمتے۔ حضرت! میرے دل کے لیے دعا فرمادیجیے۔

جواب: یاد آنا غیر اختیاری ہے، اس میں مشغول ہونا اختیاری ہے، جب یاد آئے اس میں مشغول نہ ہوں، نہ اپنے اختیار سے اس کا خیال دل میں لائیں، جب خیال آجائے تو کسی مباح کام یا گفتگو میں لگ جائیں۔ غم ہونا برا نہیں، اس کو سوچ سوچ کر بڑھانا برا ہے۔ شکر کریں کہ اتنے بددین شخص سے اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ اتوار، جمعہ یا پیر کی مجلس میں شریک ہوا کریں، عورتوں کا پردہ سے انتظام ہے۔

۱۳۱۰ **حال**: اور یہ کہ حضرت میں ہمیشہ سے اس کے لیے اور اس کے گھر والوں کے لیے ہدایت، عافیت و مغفرت کی دعا کے ساتھ ساتھ اپنے اور اس کے نکاح کی دعا بھی مانگتی آئی ہوں۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط!

جواب: یہ بھی اس کو یاد کرنا ہے، اس کے لیے دعا بھی نہ کریں، دعا سے اس سے تعلق اور بڑھے گا اور ایسے شخص سے جو دین سے دور ہے ہرگز نکاح کی تمنا نہ کریں، نہ کسی اور جگہ اس کے نکاح کی دعا کریں، یہ بھی تعلق کی دلیل ہے۔

۱۳۱۱ **حال**: حضرت! کیا میں مزید دنیاوی تعلیم حاصل کرسکتی ہوں؟ ایسا کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: کیا ضرورت ہے؟ دنیاوی تعلیم تو مزید خرابی لائے گی۔

۱۳۱۲ **حال**: حضرت والا! اپنی پوری کوشش کرتی ہوں کہ حضرت کو پورا پورا حال لکھ دوں، مگر پھر بھی دل میں یہ وسوسہ آتا رہتا ہے کہ شاید میں اپنی حالت صحیح نہیں بتا رہی ہوں۔

جواب: یہ بھی ایک حالت ہے۔ اسی کی اطلاع کردیں۔

۱۳۱۳ **حال**: حضرت اقدس! مجھے ایسا لگتا ہے جیسے مجھ میں انا بہت زیادہ ہے۔ حضرت! مجھے حسرت ہے کہ میں بھی اللہ کی راہ میں فنا ہوجاؤں، میرا نفس بھی مٹ جائے۔ حضرت! جب کبھی میں اولیاء اللہ کا حال پڑھتی ہوں کہ انہوں نے اپنے نفس کو کتنا مٹایا تھا تو دل چاہتا ہے کہ میں بھی فنا فی اللہ ہوجاؤں مگر مجھے نہیں پتا کہ اللہ کے راستے میں فنا کیسے ہوتے ہیں۔ حضرت والا! میرے نفس کو بھی اللہ کے لیے مٹا دیجیے۔

جواب: جو خواہشات اللہ کی مرضی کے خلاف ہیں ان پر تقاضے کے باوجود عمل نہ کرنا یہی نفس کو فنا کرنا ہے، اس میں جس قدر کمال ہوتا جاتا ہے اسی قدر نفس مٹتا جاتا ہے۔

۱۳۱۴ **حال**: حضرت والا الحمدللہ! اب جب کبھی باہر جاتی ہوں تو نقاب کرنے کے بعد آنکھوں پر باریک کپڑا ڈال لیتی ہوں جس سے ایک تو یہ فائدہ ہو رہا ہے کہ آنکھیں

نامحرم کو نظر نہیں آرہی ہیں (جیسے آپ نے فرمایا تھا) اور دوسرا فائدہ یہ کہ نظر کی بھی حفاظت ہورہی ہے مگر امی ابو اس پر بہت کچھ کہتے ہیں مثلاً جیسے پہلے نقاب کرتی تھی ویسے ہی کرلو۔ کیا وہ صحیح نہیں تھا؟ بالکل نمونہ لگتی ہو، بلکہ لوگ اور زیادہ دیکھتے ہیں، جیسے سارا زمانہ کرتا ہے ویسے ہی کردہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ حضرت والا! اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ کے ارشاد فرمانے کے بعد ایک بار بھی بغیر آنکھوں کو چھپائے نہیں نکلی۔ حضرت! کبھی تو ہمت کر کے جواب دے دیتی ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کیا ہے زمانے کو نہیں مگر حضرت اقدس کبھی ڈر لگنے لگتا ہے اور غم ہوتا ہے کہ غلط تو نہیں کر رہی پھر بھی سب اتنا کہتے ہیں۔

جواب: نہیں غلط نہیں ہے۔ جس کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں اس میں مخلوق کے کہنے کی پرواہ نہ کریں۔

۱۳۱۵ **حال**: حضرت والا! دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۱۶ **حال**: میں نے چھ سال پہلے علمِ دین شروع کیا تھا۔ پہلے سال کے بعد والد صاحب نے اپنی رائے اور مشورے سے شادی کی۔ میری پہلی نظر جب بیوی پر پڑی تو میرا برا حال ہوگیا۔ اس سے پہلے تبلیغ کے کام کی برکت سے نظر کی حفاظت تھی اور بہت انقلاب آیا تھا، لیکن اس شادی کے بعد میرا علمی، عملی اور روحانی طور سے برا حال ہوگیا۔ آج آپ کی برکت سے کچھ سنبھلنا آیا ہے۔ دراصل یہ بیوی مجھے پسند نہیں، صورت بھی دیکھنا گوارا نہیں، جس کی وجہ سے حقوق میں بھی کوتاہی ہوتی ہے۔ یہ بات میرے بس میں نہیں ہے۔ باپ بھی اسی بات پر ناراض رہتے ہیں۔ آپ کی کتب، مواعظ اور کیسٹ سن کر کافی تسلی ہوئی۔

جواب: احقر کے مواعظ حقوق النساء اور خوشگوار ازدواجی زندگی مطالعہ میں

رکھیں۔نکاح سے پہلے ایک نظر دیکھنے کی اجازت تھی،اس وقت کیوں نہیں دیکھا؟ اب جب نکاح ہوگیا تو اب ناپسند بھی ہوتو بھی اللہ کی بندی سمجھ کر خوش اخلاقی کے ساتھ زندگی گذاردو۔اسی کی بدولت ان شاء اللہ ولایت علیا نصیب ہوگی۔ یہ زندگی چندروزہ ہے، ہرطرح گذرجاتی ہے،بس اللہ تعالیٰ کی رضا کے سائے میں رہواور اللہ کی ناراضگی سے دوررہو۔بیوی سے بے تکلف محبت کرو۔اولیاء اللہ نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے۔

۱۳۱۷ **حال**: بچوں کو بھی پڑھاتا ہوں،لیکن پانچ چھ لڑکوں کو پڑھا کر دل نور سے خالی پاتا ہوں،اس کے لیے بھی کوئی نسخہ ارشاد فرمائیں۔

جواب: بے ریش طالب علموں سے نگاہ کی حفاظت کریں۔بغیر دیکھے پڑھائیں، لیکن دل کونور سے خالی پانا دلیل ہے کہ نفس کچھ مزہ لے رہا ہے،لہٰذا جس طرف سے بھی نفس میں مزہ آرہا ہواس کو بند کردیں،نگاہ کو بالکل محفوظ رکھیں،یہاں تک کہ حسن کی جھلک سے بھی بچیں اور اگر کسی طالب علم کی محض موجودگی ہی مضر ہورہی ہے تو اس کو نہ پڑھائیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۱۸ **حال**: حضرت اقدس!جب سے سنا ہے کہ آپ کی طبیعت مبارکہ ناساز ہے دل کی جو حالت ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں بس دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائیں (آمین)۔

جواب: شیخ سے عقیدت مبارک حال ہے۔

۱۳۱۹ **حال**: حضرت! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جب سے وعظ میں شرکت نصیب ہورہی ہے تب سے ہر پیر کا انتظار رہنے لگا ہے۔حضرت والا! میں پورا ہفتہ پیر کا انتظار کرتی ہوں،وعظ میں جانے کا شوق سوار رہتا ہے،پیر کا دن آتے ہی سب کچھ بھول جاتی ہوں اور لگتا ہے کچھ نہیں عمل کرتی ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ وعظ میں

شریک فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

جواب: وعظ میں آنا خود ایک عمل ہے اور عمل کا ذریعہ ہے۔

۱۳۲۰ **حال**: حضرت والا! غیبت کے بارے میں بتانا تھا کہ اللہ کا شکر ہے بہت حد تک پرہیز ہو رہا ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ جس مجلس میں غیبت ہو رہی ہو وہاں سے اٹھنے کی ہمت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی ہے مگر حضرت والا! کچھ مسائل ہیں جو سمجھ میں نہیں آرہے، ایک تو اٹھتے اٹھتے بھی تھوڑی بہت غیبت کان میں ضرور پڑ جاتی ہے۔

جواب: وہاں سے فوراً اٹھ جائیں، غیر اختیاری پر تو پکڑ نہیں لیکن سننے کے لیے اگر ایک لمحہ کے لیے بھی رکیں تو گناہ ہوا، تلافی کریں۔

۱۳۲۱ **حال**: حضرت! کبھی کبھار احساس ہی نہیں ہوتا ہے کہ غیبت ہو رہی ہے مگر جب احساس ہوتا ہے تو کوشش کرکے فوراً اٹھنے کی کرتی ہوں۔

جواب: جب احساس ہو جائے کہ یہ غیبت ہے تو تلافی کریں، استغفار کریں اور اس مجلس میں اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور جس کی غیبت کی ہے اس کو ایصالِ ثواب کریں۔

۱۳۲۲ **حال**: اگر کسی کے گھر بطور مہمان جائیں اور وہ غیبت کرنا شروع کردے تو کیا کروں؟

جواب: مہمان ہو یا میزبان کوئی ہو سب کے لیے وہی حکم ہے یا تو غیبت کرنے والے کو روک دیں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں۔

۱۳۲۳ **حال**: حضرت والا! آپ جیسے جیسے فرماتے ہیں مجھے لگتا ہے جیسے عمل میں آسانی ہو جاتی ہے جو کام پہلے بہت مشکل لگتے تھے اب اتنے مشکل نہیں لگتے۔

جواب: یہ ہمارے بزرگوں کا فیض ہے۔

۱۳۲۴ **حال**: حضرت اقدس الحمدللہ! نظر کی حفاظت کی توفیق ہورہی ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اب گھر پر ہوں اتنا باہر آنا جانا نہیں ہے اس لیے نظر کی حفاظت ہورہی ہے اور نفس یہ سمجھ رہا ہے کہ حفاظتِ نظر کررہی ہوں۔

جواب: یہ بھی نعمت ہے۔ جس طرح سے بھی گناہوں سے بچ جائیں سب نعمت ہے۔

۱۳۲۵ **حال**: حضرت والا! آپ نے تعریف پر فرمایا تھا کہ دنیا کی فنائیت کا سوچا کرو کہ نہ میں رہوں گی نہ تعریف کرنے والا، مگر حضرت! مجھے ایسا لگتا ہے جیسے اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا، اب بھی مجھے تعریف کا ویسے ہی شوق ہے اور نفس پر کچھ اثر نہیں ہوتا، چاہے میں سوچوں یا نہ سوچوں۔

جواب: سوچتی رہیں اثر ہوگا، ان شاء اللہ۔

۱۳۲۶ **حال**: حضرت اقدس! کافی دنوں سے یہ کیفیت ہے کہ میں نماز اور دعا وغیرہ بھی پڑھ لوں تو تھوڑی ہی دیر بعد احساس ہوتا ہے کہ نہیں پڑھی ہے اور یہ لگتا ہی نہیں ہے کہ رب تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہوئی ہوں اور لگتا ہے کہ عبادت صحیح طرح نہیں کی۔ حضرت والا! آپ دعا فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح اور اچھی عبادت کی توفیق دے دیں۔ (آمین)

جواب: اپنی عبادت کو ناقص سمجھنا عین بندگی ہے اس لیے کہ اللہ کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا۔

۱۳۲۷ **حال**: حضرت والا! مسئلہ یہ ہے کہ میں نے انٹر کے امتحانات دیے ہیں اور عنقریب نتیجہ آجائے گا۔ حضرت اقدس! یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اب آگے کیا کروں؟ پہلے تو یہ خیال تھا کہ M.B.B.S کرلوں گی مگر جب پتا چلا کہ اس کے تمام کالج مخلوط ہیں تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی دل سے یہ بات نکال دی (جس کا دوستوں اور گھر والوں کو بہت افسوس ہوا) اب کوئی مجھے یہ کہہ رہا ہے کہ B.S.C

یا B.S.C Honrs کرلوں اور کوئی کہہ رہا ہے Dentist بن جاؤں یعنی اپنی تعلیم مکمل کرو، مگر حضرت! میں ان میں کہیں بھی چلی جاؤں کچھ مسائل تو ضرور ہوں گے مثلاً نظر کی حفاظت ہے، جب کوئی استاد نامحرم مرد ہوگا تو حضرت والا! نظر کی حفاظت میں تو پھر بڑی مشکل ہوجائے گی اور پتا نہیں میرا تقویٰ اتنا قوی ہے بھی کہ نہیں کہ میں نظر جھکا کر پڑھ سکوں۔

جواب: نامحرم سے پڑھنے سے دین تو رخصت ہوجائے گا۔ انگریزی تعلیم پڑھنا کون سا ایسا ضروری ہے۔ تجربہ یہ ہے کہ انگریزی پڑھنے والی گھروں میں بیٹھی ہیں اور دین دار لڑکیوں کو اچھے رشتے مل رہے ہیں۔

۱۳۲۸ **حال**: پھر بڑے بھائی نے کہا کہ تم نے انٹر تو کرلیا ہے اب کچھ دین کی تعلیم حاصل کرلو اور مدرسے میں داخلہ لے لو۔ اب کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا کروں مدرسے میں داخلہ لے تو لوں مگر پتا نہیں گھر والے کیا کہیں گے۔ حضرت! بس اب آپ مجھے فرمادیں کہ میرے لیے کیا اچھا رہے گا، جس سے میرے ایمان میں ترقی ہو اور اس کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

جواب: مدرسہ میں پڑھو یا نہ پڑھو لیکن کالج میں پڑھنا دینی خودکشی ہے۔

۱۳۲۹ **حال**: حضرت والا! مجھے یہ دریافت کرنا تھا کہ کتنی عمر کے نامحرم سے پردہ کروں۔ حضرت! میں نے الحمدللہ ساڑھے گیارہ اور بارہ سال کے نامحرم لڑکوں سے پردہ شروع کیا تھا تو مجھے کسی نے کہا کہ یہ تو بچے ہیں، انہیں کیا پتا ہے، پردہ تو ۱۲ سال سے بڑے لڑکوں سے ہوتا ہے۔

جواب: اس عمر ہی سے پردہ کرنا چاہیے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۳۰ **حال**: حضرت والا! ایک زبردست کوتاہی یہ ہورہی ہے کہ رات کو سونے کا معمول پھر وہی ساڑھے بارہ اور ایک بجے تک آگیا ہے جس کی وجہ سے پھر سے

خیالات شروع ہوگئے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دونوں بہنوں کو میں آپ کے مواعظ وغیرہ پڑھ کر سناتا ہوں اور وہ چونکہ گھر کے کام وغیرہ میں مصروف ہوتی ہیں جس میں اکثر بارہ بج جاتے ہیں اور میں انتظار کرتا ہوں کہ وہ کب فارغ ہوں، مجھے بہت شرمندگی ہے اور دل میں سخت افسوس ہے کہ آپ کی بات پر کما حقہ عمل نہیں کر پارہا۔ بعض اوقات دل میں صدا آتی ہے او نالائق! تو کس بات کا مرید ہے، شیخ کی ایک بات نہیں مانتا۔

جواب: اتنی دیر بالکل نامناسب ہے۔ نفع لازم نفع متعدی پر مقدم ہے۔ دوسروں کی خاطر اپنے دین کا نقصان جائز نہیں۔ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی صاحب کا ارشاد ہے کہ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ نہ گنواؤ۔

۱۳۳۱ **حال**: حضرت! دوسری بات یہ ہے کہ میرے دفتر میں دوپہر کا کھانا ملتا ہے جو مشترک ہوتا ہے۔ کچھ عرصے تک میں نے کھایا لیکن مجھے راس نہیں آیا کیونکہ اکثر اوقات سالن کھایا نہیں جاتا اور روٹی بھی سخت ہوتی تھی لہٰذا میں نے کینٹین سے کھانا منگوا کر کھانا شروع کیا جو میں تنہا کھاتا ہوں یا کبھی ایک اور ساتھی ہوتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس میں تکبر تو نہیں چھپا ہوا کہ سب سے الگ ہو کر اکیلے کھانا کھا رہا ہوں۔

جواب: اس میں تکبر کیسے ہوگیا؟ تکبر اپنے کو بہتر اور دوسرے کو حقیر سمجھنے اور حق کو قبول نہ کرنے کا نام ہے۔ یہ نیت کرلیں کہ میں ضعیف ہوں، وہ حضرات قوی ہیں، یہ ان کی خوبی ہے، اس وجہ سے وہ اس کھانے کو استعمال کرلیتے ہیں، میں اپنے نقص یعنی ضعف کی وجہ سے وہ کھانا استعمال نہیں کرسکتا۔

۱۳۳۲ **حال**: حضرت والا! علاج فرمائیں۔ اگر حضرت فرمائیں تو میں سب کے ساتھ مل کر جو روکھی سوکھی ملے گی وہ کھاؤں گا اور حضرت کے حکم پر عمل کروں گا ان شاء اللہ۔

جواب: نہیں! اپنے کو بیمار ڈالنا چاہتے ہیں؟

۱۳۳۳ **حال**: حضرت! میری صحت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پر دل و جان سے فدا ہونے کا دل چاہتا ہے لیکن طاقت جواب دے جاتی ہے۔ حضرت سے دعا کی درخواست بھی ہے اور ساتھ ہی کوئی دعا ایسی بتا دیں جس سے جسم میں طاقت آجائے اور جسمانی توانائی بھی بڑھ جائے۔ الحمدللہ! کھانا تو صحیح کھاتا ہوں لیکن لگتا نہیں۔ یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ سب اعضاء سلامت اور فعال ہیں لیکن قوی جسم اللہ تعالیٰ پر فدا کرنے کا مزہ اور ہی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اگر میری سو جانیں بھی ہوتیں اور پہاڑ جیسی ہوتیں تو مالک پر نثار کر دیتا اور ذرا افسوس نہ ہوتا بلکہ خوشی ہوتی۔ حضرت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ لفظی ارادے عملی ارادے میں ڈھل جائیں۔ آمین! سب گھر والوں کے لیے آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: اپنی حرام آرزوؤں کو فدا کر دو، یہ اللہ پر فدا ہونا ہے، اس میں طاقت ور جسم کی بھی ضرورت نہیں البتہ صحت نعمتِ عظمیٰ ہے، اس کو مانگنا چاہیے۔ دبلا ہونا خرابی صحت کی علامت نہیں، دبلا آدمی بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۳۴ **حال**: بعد از سلام عرض ہے کہ چند سال قبل حضرت والا نے جلد بازی کا علاج تجویز فرمایا تھا۔ میں نے جلد بازی کرنا چھوڑ دی تھی مگر چند دنوں سے دوبارہ کچھ جلد بازی کی حرکتیں کرنے لگا، جس کی وجہ سے کام کرتے وقت پریشانی ہوتی ہے۔ جلد بازی سے نجات کے لیے علاج تجویز فرما دیجیے۔

جواب: جب جلد بازی کا تقاضہ ہو، رُک جائیں اور اطمینان سے کام کریں اور سوچیں العجلة من الشیطان۔

۱۳۳۵ **حال**: بعض اوقات صف میں بے ریش لڑکا آکر کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پریشانی اور وَساوِس آتے ہیں اور آگے پیچھے جانے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

جواب: جگہ کیوں نہیں ہوتی؟ لوگوں کے درمیان سے نکل کر پچھلی صف میں آجائیں۔

۱۳۳۶ **حال**: اور اگر ان لڑکوں سے پریشانی اور وساوس نہ بھی ہوں تو شرعاً کیسا ہے؟ اصلاح فرما دیجیے۔

جواب: ان سے دوری مامور بہ ہے ؎

میرے ایامِ غم بھی عید رہے

ان سے کچھ فاصلے مفید رہے

۱۳۳۷ **حال**: حضرت والا کے بعض متعلقین سے مجھے کچھ مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر ان سے کبھی دعا سلام کی تو کئی مرتبہ دیکھا کہ بالکل ناآشنا لوگوں کی طرح سلام کا جواب دیتے ہیں، ایسے دوستوں کے ساتھ شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: آپ سلام کر کے ثواب لیتے رہیں اور کبر سے بری ہونے کی بشارت لیتے رہیں۔ اس میں آپ کا کیا نقصان ہے؟

انگلینڈ سے ایک عالم کا خط

۱۳۳۸ **حال**: احقر کا حال یہ ہے کہ کسی جگہ مجھے بیان کرنے کے لیے دعوت دینے آتے ہیں تو بیان کی دعوت قبول کرنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔ پھر وہ بہت اصرار کرتے ہیں تو کہتا ہوں کہ کسی اور عالم صاحب سے بیان کروالو۔ ان عالم صاحب کے ساتھ میں بھی کچھ بیان کردوں گا۔ یہ حال کیسا ہے؟ حضرت والا فرمائیں گے تو اطمینان ہو جائے گا۔

جواب: بیان کی دعوت کو بے تکلف قبول کرلیا کریں، دوسرے عالم کے بیان کی شرط نہ لگائیں، لوگوں کا متوجہ ہونا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اس سے اعراض میں ناشکری کا اندیشہ ہے۔ اپنے کو گمنام رکھنے کی خواہش تو محمود ہے، لیکن ذوقِ گمنامی

خدمتِ دین سے استغناء کی صورت اختیار نہ کرے، پس دین کے کام پر حریص بھی ہونا چاہیے کہ سرکاری کام میں قبول کیا جانا کرمِ حق تعالیٰ ہے، جس کا شکر یہ ہے کہ رضاءِ حق کی بجا آوری میں تاخیر نہ کریں۔

۱۳۳۹ **حال**: احقر کو خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ہاں سوال ہوگا کہ میرے دین کی کیا خدمت کی تو امامت اور مکتب پڑھانے کی خدمت کیسے پیش کروں گا جبکہ اس خدمت پر تنخواہ حاصل کی ہے۔

اس امامت ومکتب کی خدمت کے علاوہ جو کام بلا معاوضہ کیا ہے کیا اس خدمت یا کام کے بارے میں امید کرسکتا ہوں کہ یہ میری نجات اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے گا۔

جواب: ضرور ان شاء اللہ تعالیٰ بلکہ جن خدمات پر فقہاء نے اجرت لینے کی اجازت دی ہے اس پر بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اجر ملے گا بس یہ نیت کرلی جائے کہ اگر میرے حالات موافق ہوتے تو میں بغیر اُجرت کے یہ خدمت انجام دیتا۔ اس نیت پر ان شاء اللہ تعالیٰ بدونِ اُجرت کام کرنے کا ثواب ملے گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۴۰ **حال**: حضرت والا! آپ سے تعلق کو دس سال ہوگئے ہیں، لیکن اصلاحی مکاتبت میں بہت کاہل ہوں۔ دس سال میں یہ میرا دوسرا خط ہے۔ میری اصلاح کیسے ہوگی؟

جواب: آپ میری مجلس میں پابندی سے اور جتنا زیادہ ہوسکے آتے رہیں، آپ کے لیے یہ مکاتبت کا بدل ہے، اسی سے اصلاح ہوجائے گی اور کوئی کمی نہ ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳۴۱ **حال**: حضرت کی تعلیمات پر عمل کرنے کی برکت سے بدنظری کی عادت الحمد للہ ختم ہوگئی ہے۔

جواب: مبارک ہو! نعمت عظمیٰ ہے، اس نعمت پر جتنا شکر کریں کم ہے۔

۱۳۴۲ **حال**: مگر راستے میں گاڑی چلاتے ہوئے کبھی اچانک جو نظر پڑ جاتی ہے اس کا اثر دل پر بہت دیر تک رہتا ہے اور بے چینی رہتی ہے۔

جواب: راستہ کا غبار آئینہ پر آ جاتا ہے تو اثر ہوتا ہی ہے، لیکن وہ غیر اختیاری ہے اس لیے معاف ہے، اسی طرح قلب پر یہ اثر اور تکدر کا غبار غیر اختیاری ہونے کے سبب معاف ہے، کیونکہ گناہ جب ہے کہ ارادہ واختیار شامل ہو۔

۱۳۴۳ **حال**: دعا فرما دیں کہ دل میں ان میں حسینوں سے نفرت پیدا ہو جائے۔

جواب: طبعی نفرت مطلوب نہیں، میلان ہو لیکن میلان پر عمل نہ ہو یہ مطلوب ہے، اسی پر اجر و ثواب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۴۴ **حال**: حضرت! میں ایسے گناہ میں مبتلا ہوں کہ میں بہت کوشش کرتا ہوں مگر پھر بھی ہو جاتا ہے، گناہ یہ ہے میں پورا دن اور رات جب تک جاگتا ہوں شہوت سوار رہتی ہے۔ یہ گناہ مجلس میں آنے سے چھوٹ گیا تھا پھر دوبارہ مبتلا ہو چکا ہوں۔ مہربانی فرما کر اصلاح فرمائیں۔

جواب: شہوت سوار رہنا کوئی گناہ نہیں، شہوت پر عمل کرنا گناہ ہے۔ شہوت ہونے سے نہ گھبراؤ، بس اس کو دبا دو، اللہ کا قربِ عظیم نصیب ہوگا، یہی ولی اللہ بنانے والا عمل ہے۔ آپ نیک صحبت اختیار کریں جہاں اللہ و رسول کا ذکر ہو، بری صحبت سے بچیں، ایسے ماحول سے دور رہیں جہاں حسین لڑکے یا لڑکیاں ہوں، عیناً، قلباً اور قالباً دوری اختیار کریں۔ سینما، ٹی وی، فحش رسالے، گندے مضامین نہ پڑھیں۔ ان سب باتوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ شہوت معتدل ہو جائے گی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۴۵ **حال**: میں پرانے چپل مرمت کرنے والا موچی ہوں، میرے پاس عورتوں کا آنا جانا ہوتا ہے، مشورہ دیں کہ بدنظری سے کیسے بچوں؟

جواب: عورتوں کی آمد ورفت کے وقت نظر نیچی رکھیں، یوں سوچیں کہ اگر میری ماں، بہن، بیٹی کو کوئی دیکھے تو مجھے کیسی غیرت آئے گی۔ سوچیں کہ میں جس سے بد نظری کرنا چاہ رہا ہوں وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیٹی ہے ۔

بدنظر اٹھنے ہی والی تھی کسی کی جانب

اپنی بیٹی کا خیال آیا تو میں کانپ گیا

یہ سوچ کر، جان کی بازی لگا کر نظر کی حفاظت کریں، یعنی ٹھان لیں کہ جان دے دوں گا لیکن ہرگز نہ دیکھوں گا۔

۱۳۴۶ **حال**: میں نے اپنے پاس کولر رکھا ہے، میں بھی پانی پیتا ہوں اور راستے میں آنے جانے والا لوگ بھی پیتے ہیں۔ میں نے اپنا گلاس الگ کیا ہے اور لوگوں کے لیے الگ رکھا ہے تو کیا میں صحیح کرتا ہوں یا غلط کرتا ہوں۔

جواب: گلاس الگ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بس کسی کی حقارت دل میں نہ ہو۔

۱۳۴۷ **حال**: پانی کبھی کبھار مسجد سے لاتا ہوں انتظامیہ کی اجازت سے۔

جواب: مسجد سے لینے کے بجائے اپنا انتظام کریں۔

۱۳۴۸ **حال**: میں نے اپنے پاس ٹیپ ریکارڈر رکھا ہے، اپنی جھونپڑی میں، تو میں اس پر تلاوت ترجمہ اور بیانات کا کیسٹ سنتا ہوں اور بجلی غیر قانونی ہے، اس کا بل ادا نہیں کرتے ہیں یعنی کنڈا ہے۔ دو تین دن ہو گئے میں نے ٹیپ بند کر دیا، مگر لوگ مجھے مجبور کرتے ہیں کہ کیسٹ لگاؤ، اس میں کیا حرج ہے، یہ تو تقریر اور تلاوت ہے۔

جواب: کنڈا ڈال کر یعنی بجلی چرا کر استعمال کرنا سخت گناہ ہے، ایسی بجلی سے

نہ دین کا کام جائز ہے نہ دنیا کا اور جتنی بجلی اب تک ناجائز استعمال کی ہے اس کے پیسوں کا اندازہ لگا کر ریل گاڑی کے ٹکٹ خرید یں اور ان کو ضائع کر دیں، اس طرح یہ پیسے حکومت کے خزانے میں پہنچ جائیں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۴۹ **حال**: حضرت! ایک پریشانی میں مبتلا ہوں، وہ یہ ہے کہ رمضان سے پہلے جب میں حضرت والا کی مجلس میں بیٹھ کر اٹھتا تھا تو جو فیض حضرت سے دل کھینچتا تھا وہ دل محسوس کرتا تھا اور دل نور سے بھرا ہوتا تھا، لیکن حضرت! اب وہ نور محسوس نہیں ہوتا ہے۔

جواب: کوئی مضائقہ نہیں، نور حاصل ہوتا ہے، لیکن کبھی محسوس نہیں ہوتا، وہ حالت بسط کی تھی اور یہ حالت قبض کی ہے اور یہ باطن کے لیے زیادہ مفید ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، کیفیات بدلتی رہتیں ہیں، کیفیات سے ترقی نہیں ہوتی، اعمال سے ہوتی ہے۔

۱۳۵۰ **حال**: یہ رمضان سے پہلے کی بات ہے گویا کہ اس وقت میں اخص الخواص میں شامل تھا۔

جواب: غالباً اس عجب کو توڑنے کے لیے یہ حالتِ قبض طاری کی گئی ہے تا کہ خود کو اخص الخواص کیا سب سے حقیر اور کمتر سمجھنے لگیں۔ یہ کیا معمولی نفع ہے؟

۱۳۵۱ **حال**: حضرت! گناہوں سے اب بھی بچتا ہوں الحمد للہ! چاہے مزہ آئے یا نہ آئے، لیکن حضرت! آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کہیں تعلق منقطع تو نہیں ہوا؟ حضرت! ذکر کی پابندی اور آپ کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' پر پابندی سے عمل کرتا ہوں۔

جواب: تعلق خود بخود منقطع نہیں ہوتا، منقطع کرنے سے ہوتا ہے۔

۱۳۵۲ **حال**: حضرت والا! لوگوں کو آپ کی باتیں سناتا ہوں تو عجیب لذت محسوس

ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی بے ریش ہو یا کوئی حسین ہو ساتھ میں یعنی دور کہ وہ سنتا ہو پھر بھی سنا سکتا ہوں کہ نہیں؟ جبکہ مجھے بے ریش کی طرف میلان ہوتا ہے۔

جواب: ایسی جگہ دین کی بات سنانے سے نفس اسی حسین کی طرف متوجہ رہے گا اور اس کی محبت بڑھے گی، نفع لازم نفع متعدی پر مقدم ہے، لہٰذا بے ریش کو دین کی بات نہ سناؤ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

انگلینڈ سے ایک ڈاکٹر صاحب کے بعض خطوط اور حضرت والا کے جوابات

۱۳۵۳ **حال**: پڑھائی کی مصروفیت کی زیادتی سے بعض دنوں میں ذکر ناغہ ہوجانے کا اور بعض دنیوی پریشانیوں کا بھی ذکر تھا۔

جواب: ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے۔ جب بہت مجبوری اور مشغولی ہو تو ایک تسبیح اللہ اللہ، ایک تسبیح درود شریف اور ایک تسبیح لا الہ الا اللہ درمیان درمیان پورا کلمہ مع صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر بے فکر ہوجائیں۔ بوقت عدیم الفرصتی اتنی غذا روحانی بھی قلب کو نور سے بھر دے گی۔ آپ کی جملہ پریشانیوں سے مطلع ہوکر تأسف ہوا، لیکن ان شاء اللہ یہ سب دن گذرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کی راحت و اقبال مندی کا آفتابِ روشن اپنی آنکھوں سے جلد ہی دیکھوں اور دین کی اشاعت کے لیے حق تعالیٰ آپ کو قبول فرمائیں اور دنیا بقدرِ راحت و عافیت آپ کو عطا فرمائیں، آمین۔ امتحان میں کامیابی کے لیے بھی دعا کرتا ہوں، دنیا کی مچھر کے پر کے برابر بھی اہمیت نہیں ہے جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے۔ آپ تدبیر، مناسب محنت اور دعا کر کے بے فکر رہا کریں اور نتیجہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کر کے راضی بہ رضا رہیں۔

۱۳۵۴ **حال**: تعلیمی مصروفیات کے باوجود ذکر، تلاوت اور معمولات مجوزہ کا اہتمام

کرتا ہوں، اگر تساہل ہو جائے تو سخت نقصان معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہاں کا ماحول بہت گندا ہے۔

جواب: معمولات کی ادائیگی کو اپنی زندگی کا سہارا سمجھیں اور تعلق مع اللہ اور رضائے الٰہی کی دولت کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھیں، باقی سب ایام ولیالی فانی ہی فانی ہیں۔

وہ مرے لمحات جو گذرے خدا کی یاد میں

بس وہی لمحات میری زیست کا حاصل رہے

برطانیہ کے ماحول میں شیطانی حملوں کے لیے یہ معمولات ڈھال ہیں۔

۱۳۵۵ **حال**: لیکن زندگی دین کے اعلیٰ معیار پر لانے کے لیے وقت کا انتظار ہے۔

جواب: دین کے اعلیٰ معیار پر زندگی کو لانے میں کسی اور زمانہ کا انتظار کرنا خلافِ عقلِ سلیم ہے کہ نہ معلوم کس وقت یہاں سے رخصتی مقدر ہے نیز ارشادِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے **شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ** بڑھاپا آنے سے قبل جوانی کی قدر کرلو، دنیا کے دن بہر حال گذر جاتے ہیں کیونکہ سورج کے طلوع و غروب سے ایام ولیالی کے مُرور کا تعلق ہے اور آخرت میں نہ آفتاب ہے نہ ایام ولیالی۔ ایک دوامی حیات ہوگی جس کی ابھی سے فکر و تیاری ضروری ہے۔ آپ کے خواب سے آپ کے روشن مستقبل کے آثار معلوم ہوتے ہیں، لیکن خواب سے محض حوصلہ و ہمت افزائی مقصود ہوتی ہے، ہر ترقی اور کامیابی کا مدار اصلاحِ حال و اعمال پر ہے، دل و جان سے آنعزیز کے لیے ترقیاتِ دارین کی دعا کرتا رہتا ہوں اور امیدِ قبولیت رکھتا ہوں۔

۱۳۵۶ **حال**: دل چاہتا ہے کہ حضرت والا کی خانقاہ جلد تیار ہو جائے اور اس کے اسباب پیدا ہو جائیں۔

جواب: حق تعالیٰ سے تعمیرِ خانقاہ کی دعا کرتے رہیں، دعا ہی اصل سبب ہے، پھر حق تعالیٰ کے فیصلے کے بعد تو اسباب خود دعا کرنے والے کو تلاش کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو خوب دین کی دولت سے نوازیں اور خوب دنیا بھی برائے دین عطا فرمائیں آمین، یعنی دنیا برائے دنیا تو مذموم اور غیر مقبول اور مردود ہے اور دنیا برائے دین مقبول اور محبوب ہے۔

۱۳۵۷ **حال**: ذکر میں دل نہیں لگتا، جانتا ہوں کہ دل لگنا ضروری نہیں لگانا ضروری ہے، لیکن ایسا طریقہ بتائیے کہ دل لگنے لگے۔

جواب: (۱) ذکر و معمولات سے قبل موت اور قبر کی منزل کو ایک منٹ سوچ لیں۔
(۲) حق تعالیٰ کے احسانات کا مراقبہ کریں اور زبان سے کہتے رہیں کہ آپ نے ہمیں انسان پیدا فرمایا، پھر مسلمان پیدا فرمایا، مسلم گھرانے میں خلق فرمایا، پھر حفظِ قرآن کی دولت سے نوازا، نمازی بنایا وغیرہ وغیرہ تفصیل سے ۵ منٹ تک۔
(۳) پھر ذکر و معمولات پورا کریں، اس طرح دل لگے گا اور لطف آئے گا کہ محسن کی محبت فطری امر ہے اور پھر قبولیت کی دعا کریں اور ذکر سے نیت یہ ہو کہ اور زیادہ محبتِ حق تعالیٰ سبحانہ حاصل ہو۔
(۴) آنکھوں کی حفاظت کا اہتمام بھی نہایت ضروری ہے اور نماز و توبہ اور استغفار سے کوتاہیوں کی تلافی کا سلسلہ بھی رہے۔

۱۳۵۸ **حال**: حضرت والا کے والا نامہ کا انتظار رہتا ہے اور حضرت والا کی یاد میں دل ہر وقت سرشار رہتا ہے۔ تعلق مع اللہ کی دولت کے ملنے کا طریقہ ارشاد فرمائیں اور دنیا کی زندگی کی راحت کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

جواب: عرصہ کے بعد آپ کا محبت نامہ پڑھ کر خوشی سے دل باغ باغ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جون کے آخری امتحان میں آپ کو اعلیٰ نمبروں سے کامیاب فرمائیں، آمین، ثم آمین۔ ہمارے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد احمد

صاحب دامت برکاتہم کے دو شعر تحریر کرتا ہوں۔

آپ کا انتظار کرتا ہوں
شوق کو اپنے پیار کرتا ہوں
آپ آتے ہیں جب تصور میں
میں خزاں کو بہار کرتا ہوں

دنیا کی راحت اور بالطف زندگی اور چین وسکون نہ مال ودولت پر موقوف ہے نہ اعلیٰ ڈگریوں پر، یہ تو رضائے حق اور تعلق مع اللہ سے ملتی ہے اور یہ اہل اللہ کی جوتیوں کے طفیل ملتی ہے۔ یہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے اور دوسرا ارشاد یہ ہے کہ اہل اللہ کی معیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہے۔ (کمالات اشرفیہ ص ۱۶۹، ملفوظ نمبر ۱۰۷)

آپ کب تک آرہے ہیں جلد اطلاع دیجیے۔ دین کو دنیا پر ترجیح دیجیے دنیا آپ کے قدموں میں ذلیل ہوکر آ لگے گی۔

حیاتِ طیبہ کا وعدہ ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے اور حیاتِ طیبہ کا ترجمہ بالطف زندگی ہے۔ چند دن کی زندگی کو آپ نے اپنے لیے اور دوسرے متعلقین کے لیے مجاہدہ اور پریشانی میں گھیر رکھا ہے، اتنا مجاہدہ اگر آخرت کے لیے کرتے تو آج نجانے آپ کی منزل کہاں اور کتنی بلند ہوتی۔

آج آپ کا محبت نامہ ملا۔ سعودی عربیہ سے اگر ویزہ آگیا ہے اور آپ کا تقاضائے قلبی ہے تو میری طرف سے ایسی صورت میں دل سے اجازت ہے اور اسی میں خیر سمجھتا ہوں۔ جب غیب سے اسباب پیدا ہو رہے ہیں تو پھر آپ چلے ہی جائیں، مگر والدین کی خدمت میں جلد جلد آتے جاتے رہیے۔ یہ رائے عقلاً دے رہا ہوں ورنہ طبعی طور پر تو دل یہی چاہتا ہے کہ آپ میری آنکھوں کے سامنے رہیں کمالات اشرفیہ ص ۱۶۹ ملفوظ نمبر ۱۰۷ میں حضرت حکیم الامت مولانا

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ معیت اہل اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہے، احقر اہل اللہ سے تو نہیں ہے مگر خادمِ اہل اللہ رہا ہے اور اب بھی ہے۔

آپ نے پردیس کے دن کس طرح گذارے ہیں، اس کا احساس آپ ہی کا دل کرسکتا ہے لیکن آپ کے گھر کے لوگ اور ہم سب بھی آپ کے اس مجاہدہ کو محسوس کرتے ہیں۔ اپنے ارادہ اور قیام کے سلسلے میں استخارہ بھی کرلیا کریں، ۲ رکعت نماز استخارہ پڑھ کر ہر روز دعا کرلیا کریں کہ یا اللہ جو بہتر راہ ہو اسی پر ہم کو ڈال دے۔

۱۳۵۹ **حال**: ڈاکٹری کے امتحان میں ناکامی پر حضرت والا کی طرف سے رضا بالقضا کی تلقین اور حضرت والا کا حوصلہ افزاء جواب۔

جواب: نتیجہ کے متعلق معلوم ہوا، ایمان کا ایک اہم فریضہ رضا بالقضا ہے، **الحمد للہ علیٰ کل حال** کی پیغمبرانہ سنت اس وقت یاد کیجیے اور ناکامی اور کامیابی کا مدار اسباب پر نہ سمجھئے، حق تعالیٰ بدون اس ڈگری کے آپ کو رئیس اعظم بنانے پر قادر ہیں اور اس ڈگری بلکہ اس سے بھی بلند ڈگریوں کے باوجود حق تعالیٰ تنگدست رکھنے پر قادر ہیں اور اس کے مشاہدات دنیا میں پیش آتے رہتے ہیں۔ اگر اکتوبر میں دوبارہ امتحان آپ دے سکیں تو ایک مرتبہ دل چاہتا ہے تو اور کوشش کرلیں۔ بشرطیکہ ڈیوٹی کے وقت اسی ہاسپٹل کے لان میں بے خوف ہوکر اذان دے کر نماز عصر پاک پتلون اور پاک چسٹر میں ادا کرتے رہیں اور اگر اذان کی ہمت نہ ہو تو صرف نماز ہی پڑھ لیں اور اگر اس کی ہمت بھی نہ ہو تو نمازوں کا قضا کرنا اپنے لیے دوزخ کا سامان کرنا ہے اور ایسی روزی بھی حرام ہے۔ سعودی عرب کے لیے کوشش کرتے رہیں، اگر ہوجائے فبہا ورنہ بارہا لکھ چکا ہوں کہ حق تعالیٰ پر بھروسہ کرکے آجاؤ، اپنی طرف سے چٹنی روٹی پر بھی راضی رہیں پھر حق تعالیٰ اپنے کرم سے پلاؤ قورمہ کھلائیں تو ان کے اس کرم کے شکریہ میں مزید سجدہ ریز ہوجائیے۔ برابر دعا آپ کے لیے جاری ہے۔ آپ کا یہ جملہ

کہ بیچارے مسلمانوں پر برق گرتی ہے، مسلمان کے لیے دنیا میں کوئی مصیبت نہیں کیونکہ ہر غم وفکر پر اس کا درجہ بلند ہوتا ہے، اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں، مسلمانوں کے لیے مصیبت اور برق و رعد صرف معصیت ہے اور افسوس کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں کس درجہ مبتلا ہیں اور پھر بھی حق تعالیٰ کا حلم وکرم ہم کو مسخ صورت اور سابقہ امتوں کے عذاب سے محفوظ فرمائے ہوئے ہے۔ مشکوۃ شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت پر تنگدستی سے نہیں ڈرتا ہوں لیکن دنیا کی فروانی سے ڈرتا ہوں اور کیا ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لیے دل سے تیار ہیں؟ ہمیں اپنی حالت پر رونا چاہیے۔

محبت نامہ ملا، جوں جوں پڑھتا گیا دل مسرور ہوتا گیا۔ آپ کا یہ حسنِ ظن اور آپ کی محبت احقر کے ساتھ آپ کی ترقیاتِ باطنہ کے لیے ان شاء اللہ تعالیٰ بے حد نافع ہے۔ شیخ کی محبت اور اس کے ساتھ عقیدت اور حسنِ ظن اور حسنِ اعتماد اس راہِ باطنی میں مفتاح (کنجی) ہے، تمام مقاماتِ عالیہ کے حصول کے لیے۔ آپ کے اس دفعہ کے خط میں آپ کے جذباتِ محبت کی جو جھلک تحریر سے ظاہر ہوئی ہے احقر کو اس سے بے حد مسرت ہوئی اور دل سے دعا نکلی کے حق تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمارے بزرگوں کی برکت سے آپ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل نصیب فرمائیں، آمین۔ آپ کا یہ محبت نامہ یہاں کے بعض خصوصی احباب کو دکھایا بہت مسرور ہوئے۔ اتباعِ کامل محبتِ کاملہ کی دلیل ہے، ہم کو اور آپ کو محبتِ کاملہ اور اتباعِ کامل دونوں نعمتیں حق تعالیٰ اپنی رحمت سے عطا فرمائیں، آمین اور اتنی دنیا بھی عطا فرمادیں جس سے ہم اور ہمارے متعلقین کسی کے محتاج نہ ہوں، عافیت اور راحت سے ضروریاتِ دنیویہ پوری ہوتی رہیں اور بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہو، آمین۔

سلطان بلخ حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے سلطنتِ بلخ خدا کی محبت اور عبادت کے لیے قربان کی تھی۔ دنیا جب بہت زیادہ ملتی ہے تو پریشانیاں اور افکار بھی ساتھ لاتی ہے جس سے پھر اعمالِ آخرت کی تیاری کی فرصت نہیں ملتی۔ ہاں خدائے تعالیٰ اپنی رحمت سے اگر دنیا فراغِ قلب کے ساتھ تھوڑا وقت لگانے سے بہت زیادہ دے دیں تو وہ نعمت ہے، اس سے دین کی خدمت کی نیت رہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ جو کچھ مجھے دو تین ماہ میں روحانی لذت میسر ہوئی وہ گذشتہ پوری حیات میں بھی نہ مل سکی تھی۔ اس نعمت کی خبر نے دل کو بہت مسرور کیا، اللہ تعالیٰ مزید ترقی اور برکت سے نوازیں، آمین۔ آپ نے مجلس دعوۃ الحق کی خدمت کے لیے لکھا ہے تو مجلس دعوۃ الحق کے لیے اپنی حسبِ استطاعت ماہانہ جو دل چاہے بھیج دیا کریں، اپنے والدین اور اپنے بچوں کی ضروریات کو مقدم رکھیں۔ ہمارے اکابر نے اپنے احباب پر متعین کر کے دینی خدمات کی طرف توجہ نہیں دلائی ہے، خدا کی راہ میں خلوص سے تھوڑی سی رقم بھی بہت ہے۔ آپ اپنی آمدنی کے لحاظ سے اور ضروریات کے لحاظ سے ایسی مختصر رقم تجویز کریں جو نفس بسہولت ادا کر سکے اور حالات کے بدلنے سے کمی وبیشی یا بالکل بند کرنا سب طرح ٹھیک رہے گا، کسی پابندی کی کاوش نہ کریں۔

آپ کے اس تحریر کردہ شعر مثنوی سے جو احقر ہی کا شعر ہے دل خوش ہوا ماشاء اللہ تعالیٰ، آپ کی اس فہم پر مبارک باد۔

دادن دل وجگر در راہِ دیں

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

۱۳۶۰ **حال**: امتحان میں ایک بار ناکام ہوجانے پر ڈاکٹر صاحب کے غم پر حضرت والا کا حوصلہ افزا نامہ۔

جواب: آپ کا خط ملا۔ ناکامی سے طبعی غم تو مجھے بھی بے حد ہوا، لیکن حق تعالیٰ کی مرضی پر راضی رہنا اور صبر و استقلال یہ مردِ مومن ہی کا مقام ہے، کسی کافر کو یہ مقام نصیب نہیں ہوتا۔ دنیا کی عزت و راحت بھی ڈگریوں پر موقوف نہیں، یہ سب صرف اور صرف حق تعالیٰ شانہٗ کے قبضہ میں ہے اور وہ کریم زندہ حقیقی آپ پر اب بھی اپنے صدہا کرم اور عنایات سے سایہ افگن اور متوجہ ہے، پھر آپ کو کس چیز کا غم ہے؟ کیا عجب ہے کہ یہ ناکامی صدہا کامیابیوں کو اپنے اندر حق تعالیٰ کی قدرت سے پنہاں کیے ہوئے ہو۔

آپ اس وقت **الحمدللہ علی کل حال** کی سنت زبان اور قلب سے ادا کرتے رہیں۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو اپنی مرضیات میں فنا ہونے کی لذت عطا فرمائیں اور دنیائے حقیر کی ناکامی کو حقیر دکھا کر آخرت کی عظیم الشان کامیابیوں کی بشارت سے محظوظ اور مسرور فرمائیں۔ آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۶۱ **حال**: حضرت اقدس کے والا نامہ سے بہت تسلی ہوئی اور امتحان میں ناکامی کا کوئی غم نہ رہا۔ دنیا کی جو کامیابی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو احقر بھی راضی بہ رضاءِ الٰہی ہے۔ دنیا دین کی اشاعت و اعانت کے لیے چاہتا ہوں۔

جواب: آپ کے اس جملہ سے نہایت مسرت ہے کہ حق تعالیٰ کو اگر یہ پسند نہیں ہے تو احقر راضی بہ رضا ہے۔ یہ جملہ امتحان اور دنیا کی طلب سے متعلق ہے اور اس طلبِ دنیا کو برائے اعانت و اشاعتِ دین معین سمجھ کر کوشش کر رہے ہیں، یہ فہم آپ کے لیے باعثِ صد مبارک باد ہے، **اللّٰھم زد فزد و بارک فیہ**، کوئی دن ناغہ نہیں جاتا کہ آں عزیز کے لیے دعا قلب و زبان سے نہ نکلتی ہو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۶۲ **حال**: تعلیم سے فراغت کے بعد ڈاکٹر صاحب نے مشورہ لیا کہ ان کا قیام

انگلینڈ میں یا کسی عرب ملک میں یا پاکستان میں مناسب رہے گا۔ جواب میں حضرت والا کے ارشادات:

جواب: میں نے آپ کے حالات پر بہت غور کیا، استخارہ کیا، بعض اہل علم احباب سے جو اصولِ فقہ کے ماہرین ہیں مشورہ بھی کیا بالآخر اسی نتیجہ پر قلب کا تقاضہ اور داعیہ اور شرعاً وعقلاً خیر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنا مستقل قیام پاکستان میں رکھیں اور اپنی طرف سے چٹنی روٹی کھانے کے لیے تیار ہوجائیں، پھر حق تعالیٰ اپنے کرم سے مرغ و بریانی عطا فرمائیں تو ان کا احسان ہے، مگر آپ اپنے دین کے تحفظ اور ترقیاتِ دینیہ کو قرب اور صحبتِ مربی و مصلح پر موقوف سمجھتے ہوئے اپنی طرف سے ہر تکلیف اٹھانے پر تیار ہو کے پاکستان آجائیں۔ اسبابِ راحت وعیش وزینتِ مطب کا مطلق خیال نہ کریں۔ آپ صرف رضائے حق اور دین کو مقصود سمجھ کر دنیا کو دین سے مؤخر رکھیں اور دین کو مقدم رکھیں۔ آپ نے اگر یہ مجاہدہ اٹھالیا اور صرف ارادہ کرلیا اور کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل کرلیا تو پھر حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کا تماشا دیکھیے گا، ان کے قرب میں کیا حلاوت اور کیا سکون ہے جو سلاطینِ ہفت اقلیم نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا ؎

دل کو آزارِ محبت کے مزے آنے لگے
اس کے میں قرباں کہ جس نے درد پیدا کردیا

خدائے پاک کا کائنات میں کوئی عاشق ایسا نہیں پیدا ہوا جس پر کہ حق تعالیٰ نے عنایت کی نگاہ نہ فرمائی ہو، اخلاص اور ہمت اور توکل اور دعا ان چار اجزاء کو اپنے اوپر لازم کرلیں، پھر اس معجون کی روحانی طاقت کا تماشا اور اس کے انوار وبرکات اور اس کی دولتِ غیر فانی محسوس کرلیں گے۔

آپ کے بعض قریبی عزیزوں اور دوستوں کی رائے ہے کہ آپ عرب جائیں اور مجھ پر زور دیا کہ اس کے لیے دعا کروں لیکن یہ بیچارے مثل نادان دوست کے

ہیں، دین کی اہمیت اور حقیقت کو سمجھنا آسان نہیں، آپ ہرگز ان کی بات میں نہ آیئے اور دوستوں سے مالی اعانت کی توقع بھی نہ رکھیں، جو آسانی سے اسباب فراہم ہو آپ اسی میں کام شروع کر دیں۔ دنیا بقدرِ ضرورت و راحت آسانی سے عطا ہونے کی دل سے دعا کر رہا ہوں، اس کے لیے تدبیر بھی یہی ہے کہ جس قدر آپ آخرت کی فکر و تیاری میں اور حق تعالیٰ کی رضاء جوئی میں غرق و منہمک ہوں گے، دنیا آپ پر خادمہ بن کر پیش ہوگی اور فراغِ قلب و راحت کے ساتھ عطا ہوگی، ان شاء اللہ۔

آپ کے بعض اعزاء کے سامنے دین کے حقائق نہیں۔ اس لیے اس امر میں ان کی اطاعت واجب نہیں۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحبتِ شیخ کو میں فرضِ عین قرار دیتا ہوں اور شرعی اصول پر کافی غور کر چکا ہوں۔ آپ یہاں جب آئیں گے تفصیل سے ان شاء اللہ سمجھا دوں گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۶۳ **حال**: ڈاکٹر صاحب کے نام حضرت والا کا ایک اور شفقت نامہ۔

جواب: بے چینی سے آپ کے خط کا انتظار کر کے آج پھر خط لکھ رہا ہوں کہ آپ کا قیام مزید وہاں شرعاً جائز نہیں۔ آپ کسی مجبوری میں ہوں تو وہ مجبوری آپ سمجھ سکتے ہیں۔ خالص دنیا کے لیے سمندر پار سفر مکروہ ہے۔ استاد ہو یا والد کسی مخلوق کی اطاعت حق تعالیٰ کی نافرمانی میں واجب العمل نہیں ہے اور چار ماہ سے زائد بدون سخت ناچاری جوان سے بیوی سے دوری ناجائز ہے اور یہ مسئلہ تو مجاہدین کے لیے ہے کہ جہاد سے ہر چار ماہ پر انہیں گھر آ کر بیوی کے پاس رہنے کی چھٹی دی جائے۔ عہدِ خلافتِ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ قانون سرکاری طور پر فوج میں نافذ کیا گیا تھا۔ آپ رضائے الٰہی کو مقدم کریں، دنیا آپ کے قدموں کے نیچے ذلیل ہو کر ان شاء اللہ آئے گی، مگر دنیا کی نیت نہ کریں، وہ

بدون نیت ملے گی۔ آپ صرف رضائے حق کے لیے فوراً گھر آئیں اور عرب ممالک کا خیال بھی دل سے نکال دیں۔ آپ والدہ اور والد صاحب کے پاس رہیں اور ان کی خدمت کریں۔ اس طرح سے آپ کو قیامِ سعودیہ میں حج و عمرہ سے زیادہ ثواب پاکستان میں ان شاء اللہ ملے گا اور اصلاحِ نفس جو فرضِ عین ہے اس کو آپ تمام نفلی ثوابوں سے اہم سمجھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۶۴ **حال**: ایک طویل خط جس میں دو مبشراتِ منامیہ یعنی اچھے خوابوں کا ذکر تھا حضرت والا نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

جواب: آپ کے خواب دونوں آپ کے روشن مستقبل کی بشارت دیتے ہیں، بس کام میں لگے رہیں اور تقویٰ اور اتباعِ سنت کا اہتمام اور اپنے کو تمام کائنات کے انسانوں سے حقیر تر سمجھتے رہیں اور اعمال اور احوال اور خوابوں سے کبھی اپنے کو بزرگ چہ معنیٰ بلکہ صالح بھی نہ سمجھیں، یہی فنائیت آپ کے کام آئے گی اور یہی حاصل ہے حق تعالیٰ کے راستے کی تمام ترقیات کا۔ میدانِ محشر کے اعلانِ نتیجہ کے خیال اور خوف سے اپنے کو سب سے کمتر سمجھیں اور حسنِ خاتمہ کی دعا کرتے رہیں۔ یہ فقیر دل و جان سے ہر روز آپ کے لیے دعا کر رہا ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو نسبتِ لازمہ و متعدیہ سے مالا مال فرمائے، آمین۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۶۵ **حال**: ایک اور بشارتِ منامیہ پر حضرتِ والا کی مندرجہ ذیل تعبیر اور عمل کی تلقین۔

جواب: آپ کا خواب آپ کے روشن مستقبل کی بشارت دیتا ہے، لیکن یہ سب اعمالِ سنت پر موقوف ہے، یہ بشارتیں آپ کو اہتمام سے متبع سنت بننے کی دعوت عالمِ غیب سے دے رہی ہیں، کیا ہی آپ خوش نصیب ہیں کہ حق تعالیٰ

غیب سے آپ کو اپنی طرف ان بشارتوں سے جذب فرما رہے ہیں، حق تعالیٰ آپ کو ان نعمتوں کی قدر کی توفیق بخشیں اور خاکبازی سے بلند مقام کی طرف پرواز بخشیں، خاکبازی کا مفہوم یہ ہے کہ ہم خاکی ہیں اور تمام کائنات خاک سے تعمیر ہے، خواہ کپڑا ہو یا مکان یا عورت یا اولاد یا کار یا کرسیِ وزارت وسلطنت بس یہ فانی نعمتیں اگر بدونِ کاوش خود سے مل جائیں شکر بجالائے اور اگر میاں کی حکمت نہ دیوے یا کم دیوے تو ان کے قرب کی سلطنت کے ہوتے ہوئے ذرا بھی احساس کمتری نہ ہو، مالکِ خزائنِ سمٰوٰت والارض کسی کو مل جاوے تو پھر وہ خزائنِ سمٰوٰت والارض پانے سے بھی زیادہ عظیم نعمت پا گیا

۱۳۶۶ **حال**: بحیثیت سالک وہ کون سے باطنی اعمال ہیں جو ذکر باللسان کے مدارج کو طے کر کے ''ذکر اللہ بالقلب'' کی حیثیت اختیار کر جائیں اور حق تعالیٰ شانہٗ بنظرِ عنایتِ خاصہ من الشیخ اپنا قربِ خاص اور اس کی لذتِ دائمہ عطا فرمائیں اور وہ کیفیتِ خاصہ عنایت ہو جائے جو اپنے خالقِ حقیقی کو ہمہ وقت روبرو پائے اور کیفیتِ احسانی وحلاوتِ ایمانی نصیب ہو جائے۔

جواب: صرف اتباعِ سنت اور تقویٰ کا اہتمام، خاص کر نظر کی حفاظت کا غم جو دل کو پاش پاش کرتا ہے اور مرشد کی دعا اور صحبت سے یہ مقام محسوس ہونے لگے گا۔

۱۳۶۷ **حال**: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''بدن کے قرب کا دلوں کے قرب پر بڑا اثر پڑتا ہے۔'' اور میری عرض یہ ہے کہ حضرت والا کی ہستی سے زیادہ احقر کے دل کے قریب کوئی شیخ ثانی نہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ آنخضرت بھی اس احقر ونالائق کو اپنے دل کے قریب فرمالیں تا کہ یہ راہِ سلوک با آسانی طے پا سکے۔ آنخضرت والا کی نظرِ عنایت سے دولتِ حق الیقین عطا ہو جائے کیونکہ یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ اولیاء اللہ کی ہی نظرِ خاص سے عالم قدس

تک رسائی ممکن ہے، خود کسی قابل ہی نہیں۔

جواب: ان شاء اللہ آپ اس مقام سے محروم نہیں رہیں گے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۶۸ **حال**: احقر کچھ عرصے سے تصورات کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے، مثلاً نماز میں آیاتِ قرآنی کے ترجمے کو زیرِ تصور لا کر یہ خیال دامن گیر ہو جاتا ہے کہ تیرے سامنے عرشِ الٰہی ہے یا آسمانوں میں کوئی جگہ اور تو حق تعالیٰ کے نور کے سامنے ہے، وہ براہِ راست تجھے دیکھ رہے ہیں۔ رکوع اور سجدے میں جاتا ہوں تو یہ تصور ہوتا ہے کہ **سبحان ربی العظیم** اور **سبحان ربی الاعلیٰ** وغیرہ سامنے آسمانوں میں لکھا ہوا ہے اور تو مکمل عاجزی کے ساتھ حق تعالیٰ کو یہ پیش کر تا رہ۔ یہی حالتِ تصور قیام اور دونوں قعدوں میں ہوتی ہے اور جب بعد نمازِ فجر وظائف کی توفیق ہوتی ہے (روزانہ بلاناغہ) تو پھر یہی تصور آجاتا ہے اور لفظ اللہ کا تصور لا کر وظائف کی تکمیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ زبان کو تالو پر لگا کر دل سے اللہ اللہ نکالنے کی جدوجہد بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور اکثر چلتے پھرتے اس ورد کو جاری رکھنے کی کوشش رہتی ہے۔ عرض ہے اللہ کا اس طرح ورد کرتے رہنا صحیح ہے یا کوئی اور طریقہ؟

جواب: زبان سے اللہ اللہ کر لیں، زبان کو تالو سے لگا کر دل سے ذکر کرنے سے بوجہ ضعفِ قُویٰ اس زمانہ میں خشکی بڑھ جاتی ہے، ذکرِ لسانی کافی ہے۔ رکوع وسجدہ وقیام وقعدہ میں تصور صحیح ہے اور مبارک حالت ہے۔

۱۳۶۹ **حال**: اپنے سابقہ روحانی امراض اور کبائر وصغائر گناہوں کا تصور کرتا ہوں تو بے حد رنج اور پشیمانی ہوتی ہے اور تقریباً ہر روز ان سابقہ گناہوں سے توبہ بھی کرتا ہوں اور توبہ بھی اس طرح جیسے آنحضرت والا نے تعلیم فرمائی، پھر بھی یقینی کیفیت آج تک نصیب نہیں ہوئی کہ میری توبہ قابل قبول ہے یا نہیں۔

جواب: سب قبول ہے، ندامت کے ساتھ توبہ قبول ہے، اس میں شک کی کوئی

گنجائش نہیں، اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔

۱۳۷۰ **حال:** اور اب تک یہی سمجھتا ہوں کہ تو انتہا درجہ کا پلید اور نالائق ہے، کمینہ ہے اور یہ کہ حق تعالیٰ کے سامنے تیرے یہ کمینگی والے اعمال کی فہرست ہے جس کی وجہ سے وہ تجھ کو کیوں خاطر میں لائیں گے تو اس قابل ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کو خوش کر سکے۔

جواب: کون ہے جو ان کے قابل ہو سکے، لیکن وہ کریم ہیں، اپنے نالائق بندوں کی خطاؤں کو صرف معاف ہی نہیں فرماتے ان کو اپنا محبوب بھی بنا لیتے ہیں ان اللہ یحب التوابین پھر کیا غم ہے، مطمئن رہیں۔

۱۳۷۱ **حال:** کبھی کبھی بے اختیار، بے تحاشہ نماز میں بھی اور دعاؤں میں بھی روتا ہوں اور یہ بھی سوچتا ہوں کہ آنحضرت والا کی جو شفقت اور عنایت تجھ پر ہے تو ذرہ برابر بھی اس کے قابل نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے۔ لوگ جب تعریفی کلمات کہتے ہیں تو بڑی خفت محسوس کرتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں تو ویسا تو ہے نہیں اور حق تعالیٰ یہ سب سن رہے ہیں۔ میرے مرشدی اس کا علاج تجویز فرمائیں۔ میں کیا میری بساط کیا۔

جواب: خوف محسوس ہونا مبارک ہے، عین بندگی ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی ستاری اور پردہ پوشی کا شکریہ ادا کریں۔

۱۳۷۲ **حال:** آخری عرض یہ ہے کہ احقر کا اکثر یہ تقاضا ہوتا ہے کہ اپنے مشغول وقت سے کچھ گھنٹے گاہ بگاہ آنحضرت کی خدمتِ اقدس میں صرف کروں، اس کے لیے اپنی گرانقدر تجویز سے مستفید فرماویں۔

جواب: جتنا موقع ملے بہتر ہے، میرے پاس رہیں، بشرطیکہ کسی کا حق تلف نہ ہو۔

عشقِ مجازی میں مبتلا ایک طالبہ کا خط

۱۳۷۳ **حال:** حضرت والا! گناہ چھوڑنے کے بعد بھی دل بہت بے چین رہتا ہے۔ کبھی کبھار بہت دل چاہتا ہے کہ اور گناہ (عشق مجازی) ہو اور اس کے نہ ہونے

سے دل میں بہت پریشانی رہتی ہے۔ عجب اداسی سی دل میں محسوس ہوتی ہے۔

جواب: گناہ نہ کرنے کی بے چینی گناہ کرنے کے سکون سے بہتر ہے، کیونکہ دونوں میں کوئی نسبت نہیں، یہ بے چینی اللہ کی رضا اور قرب کا ذریعہ ہے اور وہ سکون اللہ کے غضب اور دوری کا سبب ہے۔ غیر اللہ سے دل بہلانے کے ذوق سے اللہ کی پناہ مانگو اور رو رو کر دعا کرو کہ نافرمانی سے دل بہلانے کے خیال ہی سے دل کو بے چین کردے۔

۱۳۷۴ **حال**: پتہ نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے گھر کا ماحول اس کی وجہ ہے۔ سب لوگ ایک دوسرے سے اتنے بے زار رہتے ہیں کہ اگر سوچنے بیٹھوں تو ایسا لگتا ہے کہ دماغ پھٹنے لگے گا۔

جواب: غیر اختیاری چیزوں کے درپے ہونے سے پریشانی آتی ہے، جہاں اختیار نہ ہو وہاں صرف دعا کرکے مطمئن ہوجاؤ۔ دوسروں کو بدلنا آپ کے اختیار میں نہیں، اس لیے دعا کرو۔

۱۳۷۵ **حال**: اور ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ میری عمر 28 سال ہے، مگر رشتہ نہیں ہوا کوئی رشتہ آئے بھی تو وہ لوگ واپس نہیں آتے۔ اس وجہ سے بھی بہت احساسِ کمتری ہے۔ حضرت والا! کبھی کبھی اللہ تعالیٰ سے شکایت ہونے لگتی ہے۔ زبان تک تو شکوہ نہیں آتا مگر دل بہت شاکی ہونے لگتا ہے کہ اللہ نے صورت دی نہ مالی طور پر اچھا بنایا۔

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھتی ہیں، جبکہ حکم یہ ہے کہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کی طرف اور دین کے معاملہ میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھئے تاکہ دین میں ترقی کا شوق ہو اور دنیا میں اپنے سے کمتر کو دیکھنے سے شکر پیدا ہوگا۔ دو چار کمیوں کو تو آپ نے دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے کتنے انعامات ہیں۔ بہت سے لوگ کینسر کی

تکلیف سے تڑپ رہے ہیں، بہت سوں کو فاقہ ہو رہا ہے، بہت سے ایسے ہیں جن کو ذلیل اور بے عزت کیا جارہا ہے۔ مراقبہ انعاماتِ الٰہیہ روزانہ پانچ منٹ کیا کریں، اس سے دل میں شکر پیدا ہوگا۔ رسالہ ''عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں'' میں یہ مراقبہ لکھا ہے۔

۱۳۷۶ **حال**: ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی گھر کو بگاڑنے میں جو باتیں ہونی چاہئیں وہ سب ہم میں ہیں۔ امی ہر وقت اکیلے بیٹھ کر بولتی رہتی ہیں، جادو ان کے دماغ پر حاوی ہوگیا ہے، اللہ تعالیٰ سے بالکل دور ہیں۔ ابو کو کسی کی پرواہ نہیں، کبھی کبھی دل چاہتا ہے خودکشی کرلوں، کیا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا نہ کیا ہوتا، کم از کم ایک گنہگار کی تو کمی ہوجاتی اور میں اتنی تکلیف میں تو نہیں ہوتی۔

جواب: اس شیطانی خیال سے توبہ کریں۔ حرام موت مر کے کیا چین مل جائے گا؟ دائمی بے چینی دائمی حسرت وغم خودکشی کرنے والوں کا مقدر ہے۔ اللہ سے پناہ مانگو۔ یہ کیوں نہیں سوچتی اگر پیدا نہ ہوتی تو غموں پر جو ثواب کا وعدہ اور توبہ کرنے والوں کے لیے جو محبوبیت کا وعدہ ہے اس کی مستحق کیسے ہوتی۔ تھوڑے سے غم کے صلہ میں کتنی بڑی نعمتیں ملتی ہیں۔

۱۳۷۷ **حال**: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا **الیس اللہ بکاف عبدہ** تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی کیوں نہیں ہوئے؟ اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں، پھر میرے دکھوں کو کیوں نہیں دیکھتے؟ ان کو تو پتہ ہے نا کہ اب مجھ سے یہ دکھ برداشت نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ کہ **ان مع العسر یسراً** میرے ساتھ کیوں نہیں ہے، کیا میں اللہ کی بندی نہیں ہوں؟ اپنے حالات کی وجہ سے میرے اندر احساسِ کمتری پیدا ہوگیا ہے۔ ہر وہ شخص مجھے اچھا لگتا ہے جو خوش ہو، مجھے خوشیوں کے لیے حسرت ہونے لگی ہے۔ حضرت والا! یقین کریں میرے دل اور دماغ کی حالت بہت عجیب ہے، میں رات کو سونے لیٹتی ہوں تو مجھے

نیند نہیں آتی۔ بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ کیا میں یونہی ترستی رہوں گی؟ کیا میرے لیے غم اور مصیبت ہی ہے؟

جواب: سخت ناشکری اور بے صبری کے جملے ہیں، توبہ کرو، ورنہ مصیبت پر جو اجر کا وعدہ ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ خوب سمجھ لو! مصیبت بھی ہمارے نفع کے لیے آتی ہے، اگر بندہ صبر کرے، ورنہ خوب سمجھ لو! بے صبری اور ناشکری سے تقدیر نہیں بدلے گی، لیکن ایمان جاتا رہے گا، اپنا ہی نقصان ہے، اس ناشکری کا سبب بھی نعمتوں کا عدم استحضار اور تجویز ہے کہ دنیا میں ہمیں اس طرح رہنا چاہیے، یہ ہونا چاہیے، وہ نہیں ہونا چاہیے۔ اگر راضی بارضا ہو تو مصیبت بھی آسان ہو جاتی ہے اور اس کا دل مست رہتا ہے۔

کیفِ تسلیم و رضا سے ہے بہارِ بے خزاں
صدمہ و غم میں بھی اختر روح رنجیدہ نہیں

الیس اللہ بکاف عبدہ پر ذرا غور بھی کیا کہ عبدہ کے کیا معنیٰ ہیں؟ کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں سوچیے کہ ہم اللہ کے بندے ہیں یا نفس کے بندے ہیں۔ ہم ہر سانس اللہ کی نافرمانی کر رہے ہیں، اس کے باوجود وہ ہر سانس ہم پر مہربان ہے، کیا اس کے باوجود اللہ ہمارے لیے کافی نہیں؟ ہمارے عیبوں کی کیسی پردہ پوشی فرمائی ہے کہ غیر اللہ سے جو دل لگایا اگر وہ مخلوق پر ظاہر کر دیتے تو سوچو لوگ منہ پر تھوکتے کہ نہیں؟ گذشتہ زندگی کو سوچیں کہ کیسے حالات سے نکالا اور ذلت سے بچایا۔ ایک منٹ ذرا سانس روک کر دیکھو کہ سانس کتنی بڑی نعمت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا مرض دے دیتے کہ سانس لینا مشکل ہوتا تو سوچو وہ حسرتوں کا غم آسان ہے یا سانس کا گھٹنا؟ غرض نعمتوں کا روزانہ پانچ منٹ استحضار کرو تو ناشکری کی کیفیت جاتی رہے گی اور شکر کی کیفیت اور محبت پیدا ہوگی۔ تفسیرِ عثمانی میں ہے کہ ان مع العسر یسراً کی آیت حضور

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے لیے ہے، لیکن عادۃ اللہ اب بھی یہی ہے کہ جو شخص سختی پر صبر کرے اور سچے دل سے اللہ پر اعتماد رکھے اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی سے لو لگائے اور اسی کے فضل کا امیدوار رہے اور کامیابی میں دیر ہونے سے آس نہ توڑے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے حق میں آسانی کر دے گا۔ عافیت اور چین اور غم کے دور ہونے کی دعا کریں، لیکن اللہ جب تک جس حال میں رکھیں راضی بارضا رہو۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ قیامت کے دن دنیا میں مصیبت میں رہنے والے بندے مصیبتوں پر جب انعام دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی تو اور بڑا انعام ملتا۔

۱۳۷۸ **حال**: توبہ کی، اس کے باوجود دل گناہ کی طرف جانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر نہیں! اللہ تعالیٰ کو میری محبت اچھی نہیں لگتی۔ مجھے پتہ ہے۔

جواب: یہ سوچنا اور حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خود بندوں سے محبت فرماتے ہیں۔ بھلا وہ محبت کو ناپسند کریں گے اور محبت کی توفیق بندوں سے ان کی محبت کا فیض ہے ورنہ اگر وہ محبت نہ کریں تو کوئی بندہ ان سے محبت نہیں کر سکتا۔

۱۳۷۹ **حال**: اسی لیے مجھے ہمیشہ میرا نفس گناہوں کی طرف دھکیلتا ہے۔

جواب: نفس کا کام ہی گناہوں کی طرف دھکیلنا ہے، اس کے تقاضوں کو دبانا اولیاء اللہ کا شیوہ ہے۔ گناہ کی طرف دل کا مائل ہونا گناہ نہیں، میلان پر عمل کرنا گناہ ہے۔

۱۳۸۰ **حال**: میرا نصیب کتنا کھوٹا ہے، نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔ حضرت والا! میں اتنی بدقسمت کیوں ہوں؟

جواب: اگر بدقسمت ہوتیں تو اللہ ایمان نہ دیتا، توبہ کی توفیق نہ ہوتی، نہ اصلاح کی فکر ہوتی۔ آپ بدقسمت نہیں ہیں، اپنی قسمت پر شکر کریں۔

۱۳۸۱ **حال**: گھر میں کسی سے بھی محبت نہیں ملی۔ اس کا نتیجہ یہ کہ اگر کوئی شخص مجھے ذرا بھی جھوٹی محبت کا بہلاوا دیتا ہے تو میں اس کی طرف بھاگ کر جاتی ہوں۔ مجھے اپنے نفس پر قابو نہیں رہا۔ مجھے پتہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، مگر دل کہتا ہے کہ نہیں چلو تھوڑا اور اس کے ساتھ رہو شاید سچا ہو۔

جواب: ہوشیار ہو جاؤ! آپ کا نفس جھوٹی محبت کے فریب میں پھنسانے کے لیے گھر والوں کے غیر ہمدردانہ رویہ کو بہانہ بنا رہا ہے اور عشقِ مجازی کا جواز تلاش کر رہا ہے۔ حالانکہ پرانی مثل ہے کہ غرض مند دوست سے بے غرض دشمن اچھا۔

۱۳۸۲ **حال**: مجھے ایسا لگتا ہے کہ خوشیاں میری کمزوری بن گئی ہیں، اگر مجھے نہ ملیں تو مجھے کچھ ہو جائے گا۔

جواب: ان عارضی خوشیوں کے دھوکہ میں نہ آؤ کہ یہ دائمی رنج وغم کا پیش خیمہ ہیں۔

۱۳۸۳ **حال**: آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ میرے دل کو دنیا سے بے نیاز کر دیں اور میرا سہارا بن جائیں میرے اندر بالکل ہمت نہیں رہی کہ میں اپنے قدموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ خود مجھے اپنی طرف لے جائیں۔

جواب: یہ نہ کہو کہ ہمت نہ رہی، اللہ تعالیٰ نے آخری سانس تک ہمت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمت استعمال کرنے کی ہمت عطا فرما دیں۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۱۳۸۴ **حال**: اللہ تعالیٰ جذب بھی تو فرماتے ہیں، بس میری طرف سے عرض کر دیں اللہ تعالیٰ سے، میری نہیں سنتے وہ۔

جواب: توبہ کریں! وہ تو دشمنوں کی بھی سنتے ہیں، دوستوں کی کیوں نہ سنیں گے۔

اسی طالبہ کا دوسرا خط

۱۳۸۵ **حال**: حضرت کے جواب سے سابقہ خط میں تحریر کردہ بے چینی میں کافی افاقہ ہے کم از کم گناہوں کی طرف میلان ختم ہوا ہے، لیکن حضرت والا! یہ ہوتا ہے کہ اعصابی دباؤ بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ اگرچہ یہ سوچتی ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے تب ہی حالات بدلیں گے، مگر کبھی کبھار ہوتا ہے کہ بس اب کوئی مثبت تبدیلی آجائے اور وہ بظاہر جب نظر نہیں آتی تو اعصاب پر دباؤ زیادہ ہونے لگتا ہے۔ سونے کے وقت نیند نہیں آتی، گردن کے پیچھے درد ہونے لگتا ہے اور اس وقت نیند نہ آنے کی وجہ سے پھر دماغ میں ساری محرومیاں ساری پریشانیاں سب کچھ آنے لگتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت اداس اور مضمحل سی ہوجاتی ہے۔ حضرت والا! ذرا ذرا سی بات دل کو بہت بڑی محسوس ہونے لگتی ہے کہ سارا دن کبھی کبھار تو اسی بات کے بارے میں سوچتے ہوئے گذر جاتا ہے۔ میں خود بھی اس کیفیت سے نکلنا چاہتی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا چاہتی ہوں، مگر عافیت کی طلب گار ہوں کیونکہ ان حالات کی وجہ سے میری طبیعت میں بے چینی و اداسی رہتی ہے، میں چاہتی ہوں کہ میں اللہ کی رضا میں خوش رہوں، میں اچھی زندگی گزاروں، مگر آپ یقین کریں مدرسے سے گھر آنے کے بعد شاید ہی کوئی بات کسی سے ہوتی ہو۔ اس طرح مستقل چپ رہنے سے طبعیت پر بہت بوجھ ہوجاتا ہے۔ آپ سے بہت زیادہ دعاؤں کی درخواست ہے اور اس کیفیت سے نکلنے کے لیے کسی علاج کی درخواست ہے۔ مراقبہ نعمتِ الٰہیہ سے وقتی طور پر بہت فائدہ ہوتا ہے، مگر تھوڑی دیر بعد وہ کیفیت لوٹ جاتی ہے۔ اس بندیٔ گنہگار کے لیے دعا کیجیے گا۔

جواب: محبوب جس حال میں رکھے عاشق اسی میں خوش رہتا ہے۔ دیکھو! لیلیٰ سب کو بھیک دے رہی تھی مجنوں نے کاسہ بڑھایا تو لیلیٰ نے توڑ دیا، مجنوں رقص

کرنے لگا، کیونکہ جانتا تھا کہ میرے ساتھ اس کا یہ خصوصیت کا معاملہ ہے، بعض بندوں کو بعض معاملات میں حق تعالیٰ محروم رکھتے ہیں اور یہ محرومی اس کی کم قسمتی نہیں بلکہ سببِ محبوبیت کے ہوتی ہے، لہٰذا حالات بدلنے کا انتظار کیوں کرتی ہو؟ اسی حال میں خوش رہو، رضائے محبوب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ احقر کا شعر ہے ؎

ان کی مراد ہیں اگر میری یہ نامرادیاں
ان کی رضا ہی چاہیے دوسرا مدعا نہیں

رضاءِ محبوب اور ان کے پیار کا مراقبہ تمام غموں کو میٹھا کردے گا ؎

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اک کیفِ مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اس حال کو اکمل دیکھا ہے
جس راہ کو ہم تجویز کریں اس راہ کو اثقل دیکھا ہے
جس راہ سے وہ لے چلتے ہیں اس راہ کو اسہل دیکھا ہے

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پریشانی کا سبب تجویز ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس طرح رہیں، اس طرح رہیں، جب اس طرح نہیں ہوتا تو پریشانی ہوتی ہے۔ سوچو کہ اللہ تعالیٰ محبوبِ حقیقی ہیں، وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے، ہمیں جس حال میں رکھا ہے وہ سراسر کرم ہے، محبوب کا تیر کھا کے بھی عاشق اس کے دستِ کرم کو چوم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق رکھو پھر ان ہی حالات میں مست رہو گی اور دنیا کا کوئی غم غمگین نہیں کرسکتا، عافیت و راحت مانگو، اپنا ہر غم اللہ سے کہو، لیکن جب تک جس حال میں رکھیں خوش رہو۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مانگو قرمہ بریانی اور راضی رہو چٹنی روٹی پر، مانگو بادشاہت راضی رہو فقیری پر، اگر گھر والے آپ سے بات نہیں کرتے تو گھر والوں سے آپ خود بات کرلیا کریں۔

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اطمینان وسکون، رضا بالقضاء اور عافیت وراحت والی زندگی عطا فرمائیں۔ انعاماتِ الٰہیہ کا مراقبہ کرتی رہیں، نعمتوں کے بار بار استحضار سے سکون میں رُسوخ پیدا ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۸۶ **حال**: حضرت والا! پچھلے خط میں دل کی بے چینی کا ذکر کیا تھا۔ حضرت! دل مستقل گناہوں کی آماجگاہ محسوس ہوتا ہے۔ حضرت! قلب کی حفاظت نہیں ہو پا رہی ہے، غیر اللہ کے خیالات بہت آتے ہیں، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرا دل بہت زیادہ ناپاک ہے۔

جواب: گناہ کے خیالات کا لاکھ ہجوم ہو یہ ہجوم ہونا یعنی خیالات آنا گناہ نہیں ہے لانا گناہ ہے۔ جب خیالات آئیں تو کسی مباح کام یا گفتگو یا مطالعہ میں لگ جائیں، نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔

۱۳۸۷ **حال**: حضرت والا! آپ کے وعظ کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظر کی حفاظت کی کوشش کرتی ہوں، مگر حضرت کوتاہیاں اور غلطیاں بھی بہت ہوتی ہیں، خاص طور پر جب گھر میں اخبار وغیرہ کو اٹھا کر کہیں رکھنا ہو یا کسی کو دینا ہو تو اگر نامحرم پر نظر پڑ جائے تو حضرت دل ایسا لگتا ہے جیسے بالکل سیاہ ہوگیا ہے۔

جواب: یہ تو مبارک حالت ہے، یہ علامت ہے کہ دل زندہ ہے۔ نظر کی بہت سختی اور اہتمام سے حفاظت کریں۔

۱۳۸۸ **حال**: حضرت والا! اگر پچھلے گناہوں کی ہلکی سی بھی یاد آجائے تو لاکھ توبہ استغفار کرنے کے بعد بھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نفس نے مزہ اٹھالیا ہو۔ پچھلے گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جیسے پہلے نظر کی بالکل حفاظت نہیں کرتی تھی اور شرعی پردہ بالکل بھی نہیں کرتی تھی، کچھ عرصہ اسکول میں مخلوط تعلیم بھی حاصل کی تو ان کا ہلکا پھلکا سا بھی خیال آئے تو دل بگڑ جاتا ہے اور ڈر لگتا ہے کہ کہیں دوبارہ

ان گناہوں میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کیا کریں، دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محروم نہیں فرماتے۔ گناہ یاد آنا گناہ نہیں ہے، پرانے گناہوں کو یاد کرنا یعنی سوچ سوچ کر مزہ لینا گناہ ہے۔ اس کا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا کہ کسی مباح کام یا گفتگو میں لگ جائیں۔

۱۳۸۹ **حال**: حضرت والا! جب سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناپاک اور گندے دل کو اپنا نہیں بناتے تب سے دل کا عجیب حال ہے۔ میرا دل بہت ناپاک اور گندہ ہے۔ حضرت! میرے قلب کی پاکی کی دعا فرمادیں اور میرے دل کو بھی اللہ تعالیٰ اپنا بنالیں، آمین۔ حضرت! آپ نے وعظ میں شریک ہونے کو فرمایا تھا۔ حضرت! دل تو بہت چاہتا ہے مگر ہمارے ابو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے، والد صاحب کا مزاج اس طرح کا نہیں ہے، دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو اللہ والا بنادے، آمین۔

جواب: جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتا ہے اس کا دل ناپاک نہیں ہے۔ خود بخود خیالات آنے سے دل ناپاک نہیں ہوتا بس اس میں مشغول نہ ہوں، پھر بھی شبہ ہو کہ نفس نے کچھ مزہ چرالیا تو استغفار کر کے اپنے کام میں لگیں، اسی ادھیڑ بُن میں مبتلا نہ رہیں، اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں۔

۱۳۹۰ **حال**: حضرت والا! ایسی مجالس میں شرکت ہو جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑا جارہا ہو مثلاً ہماری چچی جو شرعی پردہ نہیں کرتیں میرے والد کے سامنے آتی ہیں اور مجھے بھی بلایا جاتا ہے کہ آ کر بیٹھو تو حضرت کیا کروں؟

جواب: کوئی آپ کا نامحرم ہو اور وہاں بلایا جائے تو وہاں ماں باپ وغیرہ کسی کی بات ماننا جائز نہیں، لیکن جو صورت لکھی ہے اس میں بیٹھ سکتی ہیں لیکن دل سے اس کو برا سمجھیں۔

۱۳۹۱ **حال**: حضرت والا! نیکیوں میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔

جواب: بس گناہوں سے بچو اور ضروری عبادت کرو اتنی مستقل مزاجی ضروری ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۹۲ **حال**: حضرت والا! آپ کے ارشاد کے مطابق ہر گناہ سے بچنے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہوں، خاص کر بدنگاہی سے اور دل میں گندے خیالات پکانے سے، چونکہ میرا کام گھومنے پھرنے کا ہے، اس لیے پورا دن نگاہیں بچا بچا کر دل میں عجیب سکون اور مٹھاس محسوس ہوتی ہے اور مجھے الحمدللہ بفیضِ شیخ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے دل پر کوئی شہد انڈیل رہا ہے۔

جواب: مبارک ہو! یہی حلاوتِ ایمانی ہے، آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۱۳۹۳ **حال**: حضرت والا! اللہ کے فضل اور آپ کے فیض سے اگر کسی نیک کام کی توفیق ہو جائے تو شیطان دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ کام تم دکھاوے کے لیے کر رہے ہو، حالانکہ میرا دکھاوے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ اگر یہ بیماری ہے تو نسخہ عطا فرمائیں۔

جواب: یہ شیطانی وسوسہ ہے، رِیاء نہیں، رِیاء خیال آنے سے نہیں بلکہ ارادہ کرنے سے ہوتی ہے۔ بس دعا کافی ہے کہ اے اللہ! میرے دل کی گہرائیوں میں ریاء، کبر یا کسی اخلاقِ رذیلہ کا ذرہ چھپا ہو جس کا مجھے پتہ بھی نہ ہو تو اپنے کرم سے آپ مجھے اس سے پاک کر دیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۱۳۹۴ **حال**: کبھی دل میں آتا ہے کہ بندہ کسی کام کا نہیں، نہ زبان مادری صحیح ہے، نہ فارسی عربی، نہ اردو نہ پشتو دوسرے لوگ پتہ نہیں کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے، تجھ سے دین کا کام کیسے ہو سکتا ہے، نہ اعمال صحیح ہیں۔

جواب: اللہ کی محبت کسی زبان کی محتاج نہیں، نہ کسی قابلیت کی ان کو ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی محبت کو رائیگاں نہیں کرتے، مطمئن رہیں۔

۱۳۹۵ **حال**: لیکن ایک بات یہ ہے کہ الحمدللہ ان چھٹیوں میں آپ کے پاس رہنے سے اتنا ہوا کہ پہلے میں بدنظری کو لاعلاج بیماری سمجھتا تھا لیکن اس کا علاج آپ کے پاس پایا۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ بدنظری کرنے کا دل نہیں چاہتا، بالکل نفرت ہو جاتی ہے، کبھی دیکھنے کا دل کرتا ہے، لیکن آپ کی صحبتوں اور دعاؤں کی برکت سے نظر بچا لیتا ہوں، جبکہ پہلے میں نظر نہیں جھکاتا تھا۔ **اللھم لک الحمد ولک الشکر** اللہ تعالیٰ تادیر آپ کا سایہ ہمارے سروں پر رکھیں، آمین۔

جواب: الحمدللہ! مبارک ہو، یہ نفع عظیم ہے۔ شکر کریں، یہی مطلوب ہے، دل کا چاہنا برا نہیں، دل چاہے تو پھر اس پر عمل نہ کریں، یہی مطلوب اور موجبِ قرب ہے۔

۱۳۹۶ **حال**: آج کل جو میرے دل میں خیال آرہا ہے وہ یہ ہے کہ سب کچھ چھوڑ دوں اور آپ کے پاس رہوں۔ دورۂ حدیث شریف کرنے کے بعد خانقاہ آجاؤں، نہ افتاء کروں نہ ماں باپ کے پاس جاؤں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

جواب: پہلے دورہ کرلیں، پھر ان شاء اللہ اگر حقوقِ واجبہ ذمہ نہ ہوں تو خانقاہ میں رہ پڑنا۔ فی الحال حصولِ علم کی طرف ذہن کو لگائیں، چھٹی کے دن خانقاہ میں پابندی سے آتے رہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁